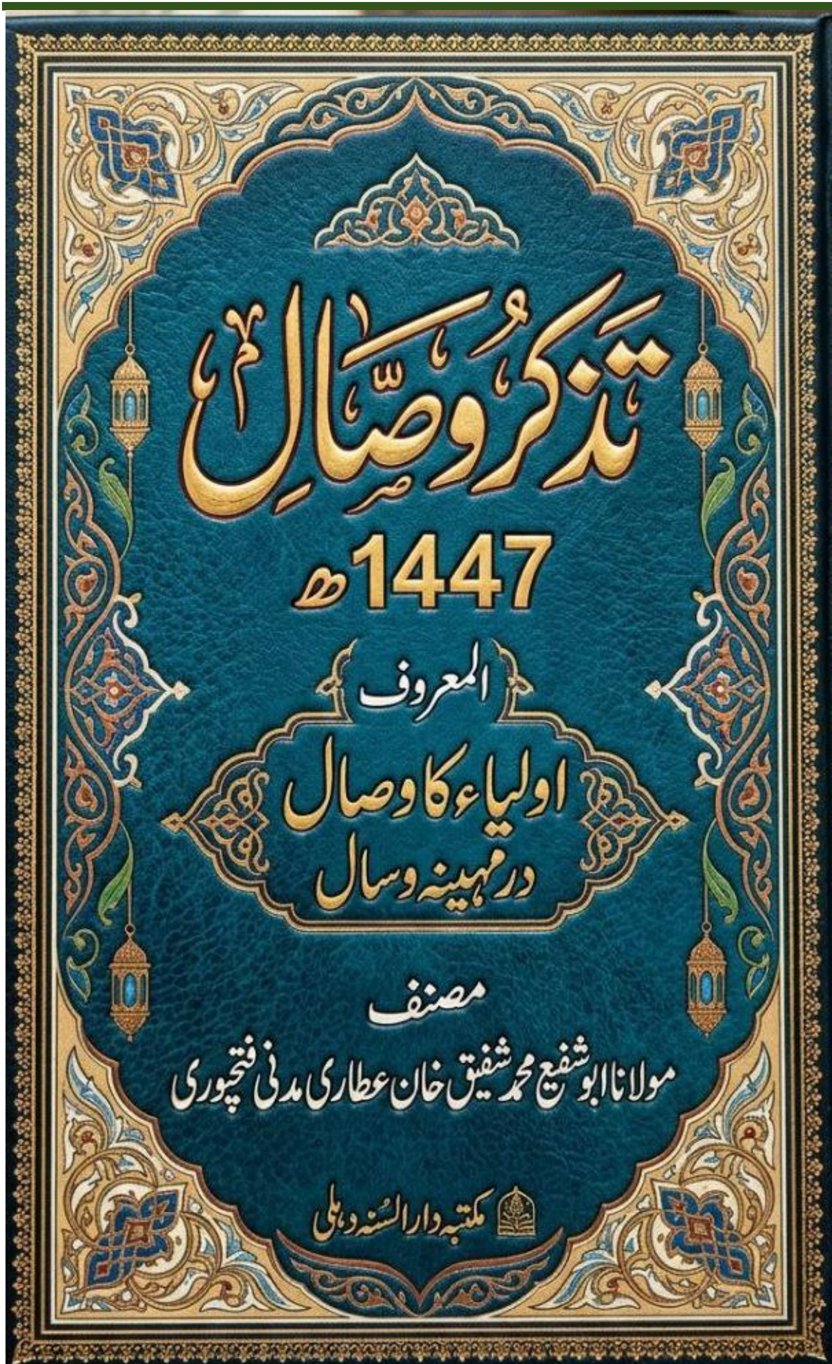

تذکرِ وصال
1447ھ
المعروف
اولیاء کا وصال
در مہینہ و سال
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللَّطِيْفِ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الشَّفِيْقِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

عالمِ اسلام کے 710 دینی شخصیات جن میں صحابہ، اولیاء
اور علماء کے وصال کی تاریخ، مہینہ، سال کے ساتھ ساتھ مختصر
سیرت پر مشتمل کتاب جس کا تاریخی نام

تَذَکُّرِ وِصَال ۱۴۴۷ھ

عرفی نام

اولیاء کا وصال در مہینہ وسال

☆... محرم الحرام	☆... صفر المظفر	☆... ربیع الاول
☆... ربیع الآخر	☆... جمادی الاولی	☆... جمادی الاخری
☆... رجب المرجب	☆... شعبان المعظم	☆... رمضان المبارک
☆... شوال المکرم	☆... ذی القعدہ	☆... ذی الحجہ

مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

فہرست

اولیائے کرام

علمائے اسلام ٨١

اولیائے کرام

علمائے اسلام

احبابِ اعلیٰ حضرت

علمائے اسلام

اولیائے کرام

علمائے اسلام

اولیائے کرام ۳۲۱

صحابۂ کرام ۳۵۵

اولیائے کرام ۳۶۱

علمائے اسلام ٣٧٠

صحابۂ کِرام

اولیائے کِرام

علمائے اسلام

علمائے اسلام ٥٠٢

تلامذہ و خلفائے اعلیٰ حضرت ٥٠٩

(1) محرم الحرام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔(مسند الفردوس، باب الیاء، ۵/۲۷۷، حدیث:۸۱۷۵)

اُف وہ رہِ سنگلاخ، آہ! یہ پا شاخ شاخ
اے مرے مشکل کشا! تم پہ کروڑوں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”محرم“ کہنے کی وجہ

اسلامی سال کا پہلا مہینا محرم ہے اس ماہِ مبارک کی حرمت کی وجہ سے اِسے ”مُحرم“ کانام دیا گیا ہے۔(تفسیر ابن کثیر، التوبۃ، تحت الآیۃ۳۶، ۴/۱۲۸)

روایات میں محرّمُ الحرام کے مزید دو نام آئے ہیں:

(۱)۔۔۔ محرّمُ الحرام کو شَھْرُ اللہ (یعنی اللہ پاک کا مہینا) بھی کہتے ہیں اور اِسے یہ نام دینے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ محرّمُ الحرام کی حرمت اللہ پاک کی طرف سے ہے، مخلوق میں کسی کو اس کی تبدیلی کا اختیار نہیں ہے جیسے زمانۂ جاہلیت میں لوگ کرتے تھے کہ محرّمُ الحرام کے بجائے صفرُ المظفّر کو حرمت والا مہینا قرار دے دیتے تھے۔ (لطائف المعارف، وظائف شہر اللہ المحرم، المجلس الاول۔۔۔ الخ، الفصل الاول۔۔۔ الخ، ص ۳۷)

(۲)۔۔۔ محرّمُ الحرام میں جنگ بندی کی وجہ سے ہتھیاروں کی آوازیں نہیں سُنی جاتیں اِس احترام کی وجہ سے اِس ماہ کو "شَھْرُ اللہ الْاَصَم" یعنی اللہ پاک کا بہرا مہینا " کہتے ہیں۔ (لطائف المعارف، ص ۳۵۔ غریب الحدیث لقاسم بن سلام، ۳/۵)

پہلا مہینا "محرّمُ الحرام" ہی کیوں؟

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی رحمت پر قربان جایئے کہ ہمارے پیارے ربّ نے ہم پر کرم نوازی فرمائی اور اسلامی سال کا آغاز محرّم الحرام کے بابرکت مہینے سے کیا اور اس میں اجر و ثواب اور خیر و برکت کے کثیر مواقع عطا فرمائے۔ بندۂ مومن کے لئے اپنا پسندیدہ بننے کی راہیں کھول دیں تاکہ سال کی ابتداء ہی سے بندہ اپنے ربّ کے قریب ہو جائے اور توبہ کرے تو اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں۔ نیکیوں کا اثر بندے پر سال کے اختتام تک رہے حتّٰی کہ سال کا آخری مہینا ذوالحجۃ الحرام بھی عبادت میں گزرے امید ہے کہ اس کے لئے پورے سال کی اطاعت لکھی جائے کیونکہ جس کے

عمل کا شروع عبادت ہو اور عمل کا اختتام بھی عبادت ہو تو وہ اس کے حکم میں ہے جو دونوں عملوں کے درمیان بھی عبادت میں ہی لگا رہا ہو۔

(لطائف المعارف، وظائف شہر اللہ المحرم، المجلس الاول۔۔۔الخ، الفصل الاول۔۔۔الخ، ص۳۶)

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی
عبادت میں گزرے مری زندگانی
کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

محرّمُ الحَرام کے فضائل

ماہِ محرّمُ الحرام کے کئی فضائل احادیثِ مبارکہ میں آئے ہیں، اُن میں سے تین یہ ہیں:

(۱)۔۔۔ایک شخص حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! رمضان کے علاوہ میں کس مہینے میں روزے رکھوں؟ ارشاد فرمایا: اگر تُم نے رمضان کے بعد کسی مہینے کے روزے رکھنے ہوں تو مُحرّم کے روزے رکھو کہ یہ اللہ پاک کا مہینا ہے، اس مہینے میں ایک دن ہے جس میں اللہ پاک نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور دوسروں کی توبہ بھی قبول فرمائے گا۔

(مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۳۲۷، حدیث:۱۳۳۴)

(۲)۔۔۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ماہِ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ پاک کے مہینے محرّم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، ص ۴۵۶، حدیث: ۲۷۵۵)

(۳)۔۔۔ حضرت سیّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: رات کا کونسا حصہ بہترین ہے اور کونسا مہینا افضل ترین ہے؟ ارشاد فرمایا: رات کا بہترین حصہ اس کا درمیان ہے اور افضل ترین مہینا اللہ پاک کا وہ مہینا ہے جسے تم محرّم کہتے ہو۔

(سنن کبری للنسائی، کتاب الحج، باب ای الاشھر الحرم افضل، ۲ / ۴۷۰، حدیث: ۴۲۱۶)

محرم کے پہلے عشرے کی عظمت

اے عاشقانِ رسول! آپ نے مُحرّمُ الْحَرَام کی فضیلت ملاحظہ فرمائی، اس مبارک ماہ کا پہلا عشرہ پچھلی شریعتوں سے ہماری شریعت تک نہایت بابرکت و محلِ عبادت رہا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴ / ۵۱۲ ماخوذاً)

اس کے بارے میں حضرت سیّدُنا ابو عثمان نہدی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام تین عشروں کی تعظیم کیا کرتے تھے:

(۱)۔۔۔ رمضانُ المبارک کا آخری عشرہ

(۲)۔۔۔ ذوالحجۃ الحرام کا پہلا عشرہ

(۳)۔۔۔ محرّم الحرام کا پہلا عشرہ۔

(لطائف المعارف، وظائف شہر اللہ المحرم، المجلس الاول۔۔۔الخ، الفصل الاول۔۔۔الخ، ص۳۶)

یومِ عاشوراء

اے عاشقانِ رسول! اس مبارک ماہ میں ۱۰ محرّمُ الحرام کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اِسے یومِ عاشوراء کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ۱۰ محرّمُ الحرام کو عاشوراء کہنے کی ایک وجہ یہ بھی کہ اِس دن اللہ پاک نے ۱۰ انبیائے کرام کو اعزاز و اکرام سے نوازا۔(فیض القدیر، حرف العین، ۴/ ۳۹۴، تحت الحدیث:۵۳۶۵)

یومِ عاشوراء کی مبارک نسبتیں

یومِ عاشوراء کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے خصوصی نسبت حاصل ہے اس لئے یہ مبارک دن بہت بابرکت اور اہم ہے، آیئے! اس مبارک دن کی نسبتوں کا مختصر تذکرہ ملاحظہ کرتے ہیں:

(۱)۔۔۔یومِ عاشوراء کو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد کی گئی اور فرعون اور اس کے پیروکار اس میں ہلاک ہوئے۔

(۲)۔۔۔حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی ”جودی پہاڑ“ پر ٹھہری۔

(۳)۔۔۔حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔

(۴)۔۔۔حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی قبولیتِ توبہ کا دن ہے۔

(۵)۔۔۔حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کنویں سے نکالے گئے۔

(۶)۔۔۔اسی دن حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی اور اسی دن آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔

(۷)۔۔۔عاشوراء کے دن ہی حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔

(۸)۔۔۔حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی اسی دن ولادت ہوئی۔

(۹)۔۔۔حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بینائی کا ضعف اسی دن دور ہوا۔

(۱۰)۔۔۔حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔

(۱۱)۔۔۔ اسی روز اللہ پاک نے حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی آزمائش دور فرمائی۔

(۱۲)۔۔۔ یومِ عاشوراء کو ہی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو بادشاہت عطا ہوئی۔(عمدۃ القاری، کتاب الصوم، تحت الباب صیام یوم عاشوراء، ۸/ ۲۳۳)

(۱۳)۔۔۔ یومِ عاشوراء کو نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو خاص لوگوں کی مغفرت کا مژدہ ملا۔(نزھۃ القاری 3/ 409)

محرّمُ الحَرام کیسے گزاریں؟

اے عاشقانِ رسول! گزشتہ صفحات میں آپ نے محرّمُ الحرام کے فضائل و برکات ملاحظہ فرمائے، اس مبارک مہینے سے خوب خوب استفادہ کرنے کے لئے اگر ہم محرم الحرام گزارنے کا طریقہ سیکھ لیں تو اس ماہِ مبارک کی خوب برکتیں پاسکیں گے۔

محرم الحرام کی پہلی رات یہ کام کیجئے

(۱)۔۔۔جب محرّم کا چاند نظر آئے تو یہ دعا پڑھئے:

مَرْحَبًا بِالسَّنَةِ الْجَدِيْدِ وَالشَّهْرِ الْجَدِيْدِ وَالْيَوْمِ الْجَدِيْدِ وَالسَّاعَةِ الْجَدِيْدِ مَرْحَبًا بِالْكَاتِبِيْنَ الشَّاهِدِيْنَ اُكْتُبَا فِيْ صَحِيْفَتِيْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ۔

ترجمہ: نئے سال، نئے مہینے، نئے دن اور نئی ساعت کو مرحبا!!!میرا نامہ اعمال لکھنے کے لئے حاضر رہنے والے دو فرشتوں کو مرحبا!!!اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد صَلَّى اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، یقیناً جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، یقیناً قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور یقیناً اللہ پاک قبروں میں موجود لوگوں کو اٹھائے گا۔(لطائف اشرفی، ۲/ ۲۲۶)

اے عاشقانِ رسول! اس دعا کے مبارک الفاظ سال کی ابتداء ہی میں ہمیں اپنا اعمال نامہ یاد دلا رہے ہیں، واقعی !رحمتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ یہ اعمال ہی تو ہیں جو قیامت کی رسوائی سے ہماری جان چھڑواسکتے ہیں، جہنم سے ہمیں بچاسکتے ہیں اور جنت میں داخل کرواسکتے ہیں لہٰذا اس مفہوم کو ذہن میں رکھ کر یہ دعا پڑھئے، اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال رہی تو آپ کو جنت میں لے جانے والے اعمال کرنے کی سعادت ملے گی اور جہنم میں لے جانے والے اعمال سے بچنے کی توفیق نصیب ہو گی۔

ہو سکے تو ہر ماہ پہلی رات چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھ لیجئے: حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبیدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاند دیکھتے تو یوں دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اَھۡلِلۡہُ عَلَیۡنَا بِالۡیُمۡنِ وَالۡاِیۡمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالۡاِسۡلَامِ رَبِّیۡ وَرَبُّکَ اللّٰہ۔

ترجمہ: اے اللہ پاک! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول عند رویۃ الھلال، ۵/ ۲۸۱، حدیث: ۳۴۶۲)

(۲)۔۔۔ محرم الحرام کی پہلی رات دو دو کر کے چھ رکعت یوں ادا کیجئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ بار سورۂ اخلاص (قُلۡ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) اور ایک قول کے مطابق سات بار پڑھے اور ہر دو رکعت کے بعد یہ پڑھئے: **سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوۡح۔** **ترجمہ:** پاک ہے، بے عیب ہے ہمارا ربّ اور فرشتوں اور روح کا ربّ۔

(مرقع کلیمی، ۱۸۶)

(۳)۔۔۔ محرّمُ الحرام کی پہلی رات دو رکعت یوں ادا کیجئے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص (قُلۡ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) پڑھئے اور سلام کے بعد یہ پڑھئے: **سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوۡح۔** اس نماز کا بھی بہت ثواب ہے۔ (رکن دین، ص ۱۶۰)

نئے سال و مہینے کی دعا

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن ہشام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ نئے سال یا مہینے کی آمد پر صحابۂ کرام (عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان) ایک دوسرے کو یہ دعا سکھاتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَرِضْوَانٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ وَجِوَارٍ مِّنَ الشَّیْطَان۔

ترجمہ: اے اللہ پاک! اس کو ہمارے لئے امن وایمان، سلامتی واسلام اور اپنی رضامندی والا اور شیطان سے بچانے والا بنا۔ (معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۴/ ۳۶۰، حدیث: ۶۲۴۱)

شیطان سے حفاظت کا ایک عمل

محرّمُ الحرام کے پہلے دن سورج نکلنے کے (۲۰ منٹ) بعد دو رکعت ادا کیجئے پھر سلام کے بعد سات مرتبہ کلمہ طیبہ اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللهُ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ وَھٰذِہٖ سَنَةٌ جَدِیْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِیْھَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَالْعَوْنَ عَلَی النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَاَسْئَلُكَ الْاِشْتِغَالَ بِمَا تَقَرَّبَنِیْ اِلَیْكَ یَا کَرِیْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیشہ ہمیشہ سے ہے، یہ نیا سال ہے، میں تجھ سے اِس سال میں شیطان سے حفاظت کا سوال کرتا ہوں اور نفسِ اَمّارہ کی برائی پر مدد چاہتا ہوں۔ اے کرم فرمانے والے! اے جَلال واکرام والے! میں تیری بارگاہ میں تیرے قریب کردینے والے کاموں میں مشغول رہنے کا سوال کرتا ہوں۔

یہ عمل کرنے والے پر اللہ پاک ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا جو نیک کام کرنے میں اس کی مدد کرے گا اور شیطان پورے سال کے لئے اس سے ناامید ہو جائے گا۔

(جواہر خمسہ، ص۱۸)

یکم محرم الحرام کے دو وظیفے

(۱)۔۔۔یکم مُحرّمُ الحرام کو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۱۳۰ بار لکھ کر (یا لکھوا کر) اپنے پاس رکھ لیجئے (یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سِلوا کر پہن لیجئے۔ دھات کی ڈبیہ میں کسی قسم کا تعویذ نہ پہنیں) اِنْ شَآءَاللہ ایسا کرنے سے عمر بھر گھر سمیت برائی سے حفاظت رہے گی۔

(شمس المعارف الکبری، الباب الخامس فی اسرار البسملۃ۔۔۔الخ، ص۳۸۔ فیضانِ سنت، ۱/۱۳۶، ملخصًا)

(۲)۔۔۔حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو کوئی بارہ مرتبہ یہ دُعا پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لے تمام تکلیفوں اور آفتوں سے اللہ پاک کی حفاظت میں رہے گا۔ (مرقع کلیمی، ص۱۸۷)

وہ دعا یہ ہے:

سُبْحٰنَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَہَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضا وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَامَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَامِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا اَسْاَلُہُ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَھُوَ حَسْبِیْ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

ترجمہ: میزان کے بھرنے، علم کے منتہٰی، مَبْلَغِ رضا اور عرش کے وزن کے برابر اللہ کی پاکی ہے۔ پناہ گاہ اور مقامِ نجات اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ہر جفت وطاق اور اللہ پاک کے تمام کامل کلمات کے برابر اس کی پاکی ہے۔ میں اللہ پاک سے سلامتی اور رحمت کا

سوال کرتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے اور کیا ہی اچھا والی اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ اللہ پاک کی رحمت ہو اپنی مخلوق میں سب سے بہتر محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر، ان کی آل پر اور تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر۔

عاشوراء کے اعمال

اے عاشقانِ رسول! گزشتہ صفحات میں عاشوراء(دس محرم) کے فضائل و برکات اور اس دن میں ہونے والے عجائبات تفصیل سے گزرے جس سے اِس مبارک دن کی اہمیت خوب واضح ہوگئی اور ہمیں یہ پیغام ملا کہ اس مبارک دن کو غفلت یا گناہوں میں ہرگز ہرگز نہیں گزارنا چاہیئے بلکہ خوب خوب نیکیاں کرکے اجر و ثواب کا ذخیرہ جمع کرنا چاہیئے۔ آیئے! اس مبارک دن کو گزارنے کا طریقہ سیکھتے ہیں:

شبِ عاشوراء کے دو عمل

عاشوراء کی رات آئے تو یہ دو عمل کیجئے:

(۱)۔۔۔شبِ عاشوراء غسل کیجئے کیوں کہ اِس رات آبِ زم زم تمام پانیوں میں شامل کردیا جاتا ہے اوراس رات غسل کرنے سے پورے سال بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔(النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص۱۲۳)

(۲)۔۔۔عاشوراء کی رات میں چار نفل اس طرح ادا کیجئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃُ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص(قُل ھُوَاللّٰہُ اَحَد) تین تین بار

پڑھئے پھر نماز سے فارغ ہو کر سو مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھئے۔ اس کی برکت سے گناہوں سے پاک ہو گا اور بہشت (جنت) میں بے انتہا نعمتیں ملیں گی۔

(جنتی زیور، ص۱۵۷ ماخوذاً)

یومِ عاشوراء کے ۱۲ اعمال

حضرت علامہ ابن جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دس محرم بہت عظمت والا دن ہے لہٰذا مناسب ہے کہ جس قدر ممکن ہو اچھے کام کیے جائیں۔ بھلائیوں کے ان موسموں کو غنیمت جانو اور غفلت سے بچو۔ (التبصرۃ لابن جوزی، المجلس الاول فی ذکر عاشوراء والمحرم، ۲/۸)

اس عظمت والے دن کی نسبت کو پیشِ نظر رکھئے اور یہ نیک کام کیجئے:

(۱)۔۔۔یومِ عاشوراء کا روزہ رکھئے اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرّمُ الحرام کا روزہ بھی ملا لیجئے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو سکے۔

(مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس۔۔۔الخ، ۱/۵۱۸، حدیث: ۲۱۵۴ ماخوذاً)

(۲)۔۔۔حضرت سیّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا فرمان ہے: عاشوراء کے دن جو ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کی طرف رحمٰن (اللہ پاک) نظر فرمائے گا اور جس کی طرف رحمٰن نظر فرمائے اُسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔

(النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص۱۲۴)

اس فرمان کو پیشِ نظر رکھئے اور رحمتِ خداوندی کے امیدوار بن کر ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لیجئے۔

(۳)۔۔۔یومِ عاشوراء ہی کو حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی لہٰذا اِس دن توبہ واِستغفار کیجئے اور بار گاہِ الٰہی سے توبہ پر قائم رہنے کی بھیک طلب کیجئے۔
(لوامع الانوار، باب الثالث فی اذکار صلوات منصوصات۔۔۔الخ، عشر المحرم، ص۲۵۹)

(۴)۔۔۔والدین کا اِکرام کیجئے۔

(۵)۔۔۔غصے پر قابو رکھیے۔

(٦)۔۔۔راستے سے تکلیف دہ چیز دور کیجئے۔

(۷)۔۔۔نوافل کی کثرت کیجیے۔

(۸)۔۔۔سرمہ لگائیے۔(النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص۱۲۳)

(۹)۔۔۔یومِ عاشوراء کوبالخصوص اِثْمِد سرمہ لگائیے اس کی برکت سے آنکھیں نہیں دکھیں گی جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو شخص یومِ عاشوراء اِثْمِد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔
(شعب الایمان، باب فی الصیام، صوم التاسع مع العاشر، ۳/۳٦۷، حدیث:۳۷۹۷)

(۱۰)۔۔۔فضولیات سے بچئے۔

(۱۱)۔۔۔رشتہ داروں سے ملاقات کیجئے۔

(۱۲)۔۔۔زیارتِ قبور کیجئے۔

(۱۳)۔۔۔خوشبو لگائیے۔

(۱۴)۔۔۔روزہ داروں کو افطار کروائیے۔

(۱۵)۔۔۔قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے۔

(۱۶)۔۔۔ستّر بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کا ورد کیجئے۔

(۱۷)۔۔۔یتیم کے سَر پر شفقت سے ہاتھ پھیریئے۔

(۱۸)۔۔۔ناراض مسلمانوں میں صلح کروایئے۔

(۱۹)۔۔۔علمائے دین کی زیارت کیجئے۔

(۲۰)۔۔۔(ہوسکے تو)خوفِ خدا سے آنسو بہایئے۔(مرقع کلیمی، ص ۱۹۰ ملتقطا)

(۲۱)۔۔۔ایک بار دس محرّمُ الحرام کو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مسجد نبوی میں ایک ستون کے قریب تشریف فرما ہوگئے۔ حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے برابر میں بیٹھے تھے۔ مؤذن رسول حضرت سیّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اذان دینا شروع کی اور جب انہوں نے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہا تو حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا اور کہا: قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ! جب حضرت سیّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اذان دے چکے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! جو شخص ایسا کرے جیسا تم نے کیا اللہ پاک اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دے گا۔

(تفسیر روح البیان، الاحزاب، ۷/ ۲۲۹ ماخوذاً)

حضرت ابو بکر صدیق کی اِس ادا کو ادا کرتے ہوئے نہ صرف یومِ عاشورہ کو بلکہ جب بھی نامِ محمد سُنیں تو انگوٹھے چومنے کی عادت بنایئے۔

(۲۲)۔۔۔جو کوئی عاشوراء کے دن یہ دعا پڑھے تو درازئ عمر پائے گا:

سُبۡحٰنَ اللهِ مِلۡءَ الۡمِيۡزَانِ وَمُنۡتَهَى الۡعِلۡمِ وَمَبۡلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الۡعَرۡشِ لَا مَلۡجَاءَ وَلَا مَنۡجَا مِنَ اللهِ اِلَّا اِلَيۡهِ ، سُبۡحٰنَ اللهِ عَدَدَ الشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ وَ اَسۡاَلُهُ السَّلَامَةَ بِرَحۡمَتِهٖ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ۔

ترجمہ: میزان کے بھرنے، علم کے منتہٰی، مَبۡلَغِ رضا اور عرش کے وزن کے برابر اللہ کی پاکی ہے۔ پناہ گاہ اور مقامِ نجات اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ہر جفت وطاق اور اللہ پاک کے تمام کامل کلمات کے برابر اس کی پاکی ہے۔ میں اللہ پاک سے سلامتی اور رحمت کا سوال کرتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اللہ پاک کی رحمت ہو اپنی مخلوق میں سب سے بہتر محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور ان کی تمام آل پر۔ (لطائف اشرفی، ۲/ ۲۲۷)

رزق میں فراخی کا مجرب نسخہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو دسویں محرم اپنے بچوں کے خرچ میں فراخی کرے گا تو اللہ پاک سارا سال اس کو فراخی دے گا۔ حضرت سیّدُنا سفیان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: ہم نے اس حدیث کا تجربہ کیا تو ایسے ہی پایا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، الفصل الثالث، ۱/ ۳۶۵، حدیث: ۱۹۲۶)

حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: محرم کی دسویں تاریخ کو اپنے بال بچوں، نوکر خادموں، فقراء مساکین کے لیے مختلف قسم کے کھانے تیار کرے تو اِنۡ شَآءَ اللہ تعالٰی سال بھر تک ان کھانوں میں

برکت ہو گی، مسلمان عاشورہ کے دن حلیم (کھچڑا) پکاتے ہیں، اس کا ماخذ یہ حدیث ہے کیونکہ حلیم (کھچڑے) میں ہر کھانا ہوتا ہے، گندم، گوشت اور دالیں چاول وغیرہ تو اِنْ شَآءَاللہ حلیم پکانے والے کے گھر ان تمام کھانوں میں برکت ہو گی۔ پھر حضرت سفیان رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کے قول کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ہمارے اور ہمارے ساتھیوں کے تجربہ میں آئی ہے واقعی اس عمل سے برکت ہوتی ہے لہٰذا یہ حدیث قوی ہے۔ خیال رہے کہ تجربہ سے بھی حدیث کو تقویت پہنچتی ہے اس لیے محدثین حدیث کی توثیق کے لیے کبھی اپنے تجربہ کا ذکر کر دیتے ہیں، یہاں بھی ایسا ہی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: خیال رہے کہ عاشورہ کے دن خود روزہ رکھو اور بچوں کو فقراء کو خوب کھلاؤ پلاؤ لہٰذا یہ حدیث عاشورہ کے روزہ کے خلاف نہیں۔

(مرأۃ المناجیح، ۳/۱۱۵)

یومِ فاروقِ اعظم منایئے

یکم محرّمُ الحرام امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی شہادت کا دن ہے، اس دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے لئے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیجئے۔

نیازِ امام حسین کا اہتمام کیجئے

اے عاشقانِ اہلبیت! امامِ عالی مقام، امامِ تِشْنَہ کام، حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے تین دن کی بھوک پیاس کے باوجود بھائی بھتیجوں، بھانجوں اور بیٹوں کے خون سے گلشنِ اسلام کی آبیاری کی اور بالآخر یومِ عاشوراء اپنی جان کا نذرانہ پیش فرما کر ایک عظیم کارنامہ سر انجام دیا۔ ہمیں اس مبارک دن میں قرآن خوانی، ذکر و درود

اور نذر و نیاز کی صورت میں ان عظیم ہستیوں کو خراج عقیدت پیش کرنا چاہئے۔ فی زمانہ اس بابرکت دن پر جو لوگ ٹھنڈے مشروبات اور کھچڑے پر امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی فاتحہ دلاتے ہیں یہ بھی جائز و مستحب کام ہے۔

محرم الحرام اِسلامی سال کا پہلا مہینا ہے۔اِس میں جن صحابۂ کِرام، اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وِصال ہوا، اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکر پیشِ خدمت ہے۔

صحابۂ کرام

(1)۔حضرت سیّدنا ابو حفص عمر فاروقِ اعظم

امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا ابو حفص عمر فاروقِ اعظم عَدَوِی قرشی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت واقعۂ فیل کے ۱۳سال بعد مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ دورِ جاہلیت میں علمِ انساب، گھڑ سواری، پہلوانی اور لکھنے پڑھنے میں ماہر اور قریش کے سردار و سفیر تھے، اعلانِ نبوت کے چھٹے سال مسلمان ہوئے۔ آپ جلیلُ القدر صحابی، دینِ اسلام کی مؤثر شخصیت، قاضیِ مدینہ، قوی و امین، مبلغ عظیم، خلیفۂ ثانی، پیکرِ زہد و تقویٰ، عدل و انصاف میں ضربُ المثل اور عظیم منتظم و مدبر تھے۔ آپ کے ساڑھے ۱۰سالہ دورِ خلافت میں اسلامی حدود تقریباً سوا۲۲ لاکھ مربع میل تک پھیل گئیں۔ آپ نے یکم محرم ۲۴ھ کو مدینہ شریف میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

(تاریخ الخلفاء، ص۸۶تا۱۱۷، العبر فی خبر من غبر، ج۱، ص۲۰)

(2)۔سیّدُ الشُّھداء، حضرتِ سیّدُنا امام حسین

سیّدُ الشُّھداء، امامِ عالی مقام، حضرتِ سیّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ۵ شعبانُ المعظّم ۴ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور ۱۰ محرمُ الحرام ۶۱ھ کو کربلائے معلیٰ (کوفہ، عراق) میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ نواسۂ رسول، نورِ عینِ فاطمۂ بتول، جگر گوشۂ علیُّ المرتضیٰ اور پیکرِ صبر و رضا تھے۔ آپ عبادت، زُہد، سخاوت، شُجاعت، شَرم و حیا

اور اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ آپ نے راہِ حق میں سب کچھ لُٹا دیا لیکن باطل کے سامنے سَر نہ جُھکایا اور شہادت کا جام پی لیا۔ آپ کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام زندہ ہے۔(سیر اعلام النبلاء، ج۴، ص۴۰۱ تا ۴۲۹)

(3)۔حضرت سلمہ بن ہشام مخزومی قرشی

مجاہدِ اسلام حضرت سلمہ بن ہشام مخزومی قرشی رضی اللہ تعالٰی عنہ قدیمُ الاسلام، مہاجرِ حبشہ و مدینہ اور بزرگ صحابی تھے۔ آپ محرمُ الحرام ۱۴ھ کو واقعۂ مَرْجُ الصُّفَّر (شام) میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔(الطبقات الکبریٰ لابنِ سعد، ۴، ص۹۶ تا ۹۸)

(4)۔حضرت سیّدُنا حُذیفہ بن یَمان عَبْسی انصاری

رازدانِ مصطفٰے، حضرت سیّدُنا حُذیفہ بن یَمان عَبْسی انصاری رضی اللہ عنہ مدینۂ منوّرہ میں پیدا ہوئے اور وِصال (غالباً ۲۸) محرمُ الحرام ۳۶ھ کو مدائن (سلمان پاک) عراق میں ہوا، مزار یہیں ہے۔ آپ جلیلُ القدر صحابی، علاماتِ نِفاق و قِیامت سے خوب واقف، تکلُّفات سے پاک سادہ طبیعت کے مالِک، زُہد و تقویٰ کے پیکر، بدر کے علاوہ تمام غزوات اور کئی مُہِمّات (جنگوں) میں شرکت کرنے والے مجاہد، ہمدان، رَے اور دِینَوَر کے فاتح اور مدائن کے گورنر تھے۔

(زرقانی علی المواھب، ج۴، ص۵۵۷، تاریخ ابن عساکر، ج۱۲، ص۲۵۹، بغیۃ الطلب، ج۵، ص۲۱۷۶)

(5)۔ابو قحافہ عثمان بن عامر قرشی

ابو قحافہ عثمان بن عامر قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جن کی چار پشتیں مقامِ صحابیت پر فائز ہوئیں۔ ان کے صاحبزادے امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدنا ابو بکر صدیق، پوتے حضرتِ سیّدنا عبداللہ اور حضرتِ سیّدنا عبدالرحمٰن اور پڑپوتے حضرتِ سیّدنا محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ آپ مکّۂ مکرّمہ میں پیدا ہوئے اور یہیں محرّمُ الحرام ۱۴ھ میں وفات پائی۔

(المنتظم، ج۴، ص۱۸۷-طبقات ابن سعد، ج۳، ص۱۵۸-فیضانِ صدیق اکبر، ص۷۵)

(6)۔حضرتِ سیّدتنا ماریہ قبطیہ

حضرتِ سیّدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ صحابیہ ہیں جنہیں نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کنیز اور ابنِ رسول حضرتِ سیّدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدۂ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ محرّمُ الحرام ۱۶ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وصال فرمایا، مزار مبارک جَنَّتُ البقیع میں ہے۔(المنتظم، ج۴، ص۲۱۸-المواہب اللدنیۃ، ج۱، ص۴۱۸)

(7)۔حضرت سیّدُنا ابو عمیر سعد بن عُبیدُ القاری

جلیلُ القدر بدری صحابی، حضرت سیّدُنا ابو عمیر سعد بن عُبیدُ القاری رضی اللہ عنہ کی پیدائش اَنصار کے قبیلہ اَوْس میں ہجرت سے ۴۹سال پہلے ہوئی اور محرم۱۵ہجری جنگِ قادِسیَّہ میں شہید ہوئے۔ آپ حافظِ قرآن تھے اور آپ کا شمار اُن چار انصاری صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے زمانۂ نبوی میں جمعِ قرآن کی سعادت پائی۔بدر

سمیت تمام غَزوات میں شریک رہے اور عرصہ ٔ دراز تک مسجدِ قُبا میں امامت بھی فرمائی۔(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ،۳/۵۷،الاستیعاب،۲/۱۶۵)

(8)۔حضرت سیّدُنا عمرو بن عثمان قرشی تیمی

حضرت سیّدُنا عمرو بن عثمان قرشی تیمی رضی اللہ عنہ مکہ ٔمکرمہ کے رہائشی، قدیمُ الاسلام صحابی اور حبشہ و مدینہ ٔمنوّرہ ہجرت فرمانے والے ہیں۔ آپ محرم۱۵ھ کو جنگِ قادِسِیَّہ میں شہید ہوئے۔ جنگِ قادسیہ خلافتِ فاروق اعظم میں محرم ۱۴یا۱۵ھ میں حضرت سیّدُنا سعد بن ابی و قاص کی کمانڈ میں لڑی گئی۔

(طبقاتِ ابنِ سعد،۴/۹۶،الاستقصالاخبار دول المغرب،۱/۸۱)

اولیائے کرام

(9)۔ حضرتِ سیّدنا ابو القاسم محمد بن حنفیہ

حضرتِ سیّدنا ابو القاسم محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ، امیرُ المؤمنین حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے فرزند، تابعی، مجاہد، امام، مُدرّس اور مُحدّث تھے، ١٦ھ کو مدینۂ منوّرہ میں پیدا ہوئے اور یہیں محرّمُ الحرام ٨١ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کی تدفین جَنَّۃُ البقیع میں ہوئی۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، ج٦، ص١٨١تا١٩٣) (طبقات ابنِ سعد، ج٥، ص٨٧- تاریخِ دمشق، ج٥٤، ص٣٢٦)

(10)۔ حضرتِ سیّدنا ابو الحسن علی بن احمد ہکّاری

شیخ الاسلام، سلطانُ الاولیاء حضرتِ سیّدنا ابو الحسن علی بن احمد ہکّاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ٤٠٩ھ کو عراق کی سرحد کے ساتھ ہکّاری (جنوب مشرقی ترکی) میں ہوئی اور وصال یکم محرّمُ الحرام ٤٨٦ھ کو ہوا، آپ کا مزار مبارک بغداد (عراق) میں ہے۔ آپ سلسلہ عالیہ رضویہ عطاریہ کے پندرہویں شیخِ طریقت، زاہد وعابد، محدث وعالم اور صاحبِ وقار وہیبت تھے۔ رسالہ "ھدیۃ الاحیاء للاموات" آپ کی تصنیف ہے۔ (شذرات الذھب، ج٤، ص٨٣تا٨٤- وفیات الاعیان، ج٢، ص١٦٣)

(11)۔ حضرتِ سیّدنا شیخ شہابُ الدّین سہروردی

شیخ الاسلام حضرتِ سیّدنا شیخ شہابُ الدّین ابو حفص عمر صدیقی سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت رجبُ المرجَّب ٥٣٩ھ کو قصبہ سُہرَوَرۡد (صوبہ زنجان) ایران میں ہوئی اور یکم محرّمُ الحرام ٦٣٢ھ کو عراق میں وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، سلسلہ

سہر وردیہ کے بانی اور شیخ المشائخ ہیں۔ آپ کی کتاب "عوراف المعارف" دنیا بھر میں مشہور ہے۔ آپ کا مزار مبارک رصافہ کی جانب وردیہ قبرستان (بغداد شریف، عراق) میں مرجعِ خلائق ہے۔

(تاریخ الاسلام للذھبی، ج۴۶، ص۱۱۲تا۱۱۵-طبقات الشافعیۃ لابن قاضی شہبۃ، ج۲، ص۱۰۳تا۱۰۴)

(12)۔ حضرتِ سیّدنا شیخ معروف کرخی

شیخِ وقت حضرتِ سیّدنا شیخ ابو محفوظ اسدُالدّین معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت بغداد شریف کے ایک علاقے کرخ میں ہوئی۔ یہیں آپ کا وصال ۲ محرّمُ الحرام ۲۰۰ھ میں ہوا۔ آپ عالمِ باعمل، ولیِ کامل، عابد وزاہد اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے نویں شیخِ طریقت ہیں۔ آپ کا مزار پُرانوار بغداد شریف میں کرخ کی جانب "قبرستان معروف کرخی" میں دعاؤں کی قبولیت کا مرکز ہے۔

(تاریخ الاسلام للذھبی، ج۱۳، ص۳۹۸تا۴۰۴-مراۃ الجنان، ج۱، ص۳۵۳)

(شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص۶۷تا۶۹)

(13)۔ حضرت سیّد شاہ بَرَکتُ اللہ مارہروی

سلطانُ العاشقین، حضرت سیّد شاہ بَرَکتُ اللہ مارہروی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۰۷۰ھ کو بلگرام (اودھ، یوپی) ہند میں ہوئی۔ ۱۰ محرّمُ الحرام ۱۱۴۲ھ کو مارہرہ مطہرہ (ضلع ایٹہ، یوپی) ہند میں وصال فرمایا۔ آپ عالمِ باعمل، شیخ المشائخ، مصنفِ کتب، صاحبِ دیوان شاعر، عوام وخواص کے مرجع اور بانیِ خانقاہ برکاتیہ ہیں۔

(تاریخ خاندان برکات، ص۱۲تا۱۷)

(14)۔ حضرت سیّد شاہ حمزہ مارہروی

زبدۃ الواصلین، حضرت سیّد شاہ حمزہ مارہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۱۳۱ھ مارہرہ شریف (یوپی) ہند میں ہوئی اور یہیں ۱۴ محرّمُ الحرام ۱۱۹۸ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار "درگاہ شاہ بَرَکَتُ اللہ" کے دالان میں شرقی گنبد میں ہے۔

آپ عالمِ باعمل، عظیم شیخِ طریقت، کئی کتب کے مصنف اور مارہرہ شریف کی وسیع لائبریری کے بانی ہیں۔ (تاریخ خاندان برکات، ص۲۰تا۲۳)

(15)۔ حضرت شیخ سیّد احمد جیلانی بغدادی

زینتِ خاندانِ غوثِ اعظم، عارفِ ربّانی حضرت شیخ سیّد احمد جیلانی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کی ولادت غالباً آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں ہوئی اور وصال شریف ۱۹ محرّمُ الحرام ۸۵۳ھ کو بَغداد (عراق) میں ہوا۔ یہیں مزار فائضُ الانوار ہے۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے چوبیسویں شیخِ طریقت ہیں۔

(شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص۹۵)

(16)۔ حضرت بابا سیّد محمد تاجُ الدّین اولیاء صابری

مشہور ولیُ اللہ، تاج الاولیاء حضرت بابا سیّد محمد تاجُ الدّین اولیاء صابری علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادتِ باسعادت ۱۲۷۷ھ میں کامٹی محلہ، کمسری بازار (ناگپور، مہاراشٹر) ہند میں ہوئی اور یہیں مزار بنا جو کہ مرجع الخلائق ہے۔ آپ کا یومِ وصال ۲۶ محرّمُ الحرام (۱۳۴۴ھ) ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ج۲، ص۳۳۱تا۳۴۷)

(17)۔ حضرت مخدوم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی

غوثُ العالَم، محبوبِ یزدانی، حضرت مخدوم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادتِ باسعادت ۷۱۲ھ کو سمنان (ایران) میں ہوئی اور وصال ۲۸ محرّمُ الحرام ۸۳۲ھ کو ہند میں فرمایا، آپ کا مزار مبارک کچھوچھہ شریف (ضلع امبیڈکر نگر، یوپی ہند) میں زیارت گاہِ عوام و عُلَما ہے۔ آپ حافظُ القرآن مع سبعہ قراءت، علومِ عقلیہ و نقلیہ میں ماہر، مصنفِ کتب اور تاجدارِ روحانیت ہیں۔ سیکڑوں صفحات پر مشتمل ملفوظات کا مجموعہ "لطائفِ اشرفی" رشدو ہدایت کا ذریعہ ہے۔

(ماہنامہ الاشرف باب المدینہ کراچی جنوری ۲۰۱۰ء، ص ۲۰ تا ۲۷)

(18)۔ حضرت سیّدنا عباس بن علی ہاشمی قرشی

حضرت سیّدنا عباس بن علی ہاشمی قرشی غازیِ اسلام، قمرِ بنی ہاشم، برادرِ امام حسین، علم دارِ اہلِ بیت حضرت سیّدنا عباس بن علی ہاشمی قرشی رضی اللہ عنہ کی پیدائش ۲۶ھ کو مدینۂ منورہ میں اور شہادت ۱۰ محرمُ الحرام ۶۱ھ کو کربلا میں ہوئی، آپ حسنِ ظاہری و باطنی کے مالک، غریبوں اور لاچاروں کی مدد کرنے والے، علم و عمل کے جامع اور بہادری و شجاعت کے پیکر تھے۔ آپ کا مزار کربلا میں امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزار سے شمال مشرق کی جانب زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

(تاریخِ طبری، ج۵، ص ۴۱۲، ۴۱۳)

(19)۔امام زینُ العابدین

سجادِ اُمّت، حضرت سیّدنا امام زینُ العابدین ابوالحسن علی اوسط ہاشمی قرشی علیہ رحمۃ اللہ القوی شعبان ۳۸ھ کو مدینۂ منورہ میں پیدا ہوئے اور محرمُ الحرام ۹۴ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار جنتُ البقیع میں حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں ہے۔ آپ عظیمُ المناقب تابعی، محدث، فقیہ، عابد، سخی، صاحبِ زہد و تقویٰ، جلیلُ القدر، عالی مرتبت اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے چوتھے شیخِ طریقت ہیں۔(وفیات الاعیان، ج۲، ص۱۲۷، شرح شجرۂ قادریہ، ص۵۴،۵۱)

(20)۔حضرت سیّدنا شیخ ابوسعید مبارک مخزومی حنبلی

مرشدِ غوثِ اعظم، حضرت سیّدنا شیخ ابوسعید مبارک مخزومی حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القَوی، فقیہ، صوفی، قاضیِ بغداد اور مدرسہ بابُ الازج کے بانی تھے، بغداد شریف میں پیدا ہوئے اور یہیں ۱۲ محرمُ الحرام ۵۱۳ھ میں وصال ہوا، باب حرم میں دفن کئے گئے۔(شذرات الذہب، ج۴، ص۱۷۹، شریف التواریخ، ج۱، ص۱۳)

(21)۔حضرت سیّد محمد غوث بندگی گیلانی اوچی قادری

جدِّامجد خاندانِ گیلانیہ فی الہند حضرت سیّد محمد غوث بندگی گیلانی اوچی قادری علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادتِ باسعادت ۸۴۳ھ میں حلب شام میں ہوئی۔ آپ ولیِ کامل، جامع علومِ عقلیہ و نقلیہ، صاحبِ زہد و تقویٰ اور فخر خاندانِ قادریہ تھے، حاکمِ سندھ

اور شاہِ ہند آپ کے عقیدت مند تھے۔ وصال ۷ محرمُ الحرام ۹۲۲ھ میں فرمایا، آپ کا مزارِ پُرانوار اُوچ شریف (ضلع بہاولپور جنوبی پنجاب پاکستان) میں مرجعِ خلائق ہے۔

(خزینۃ الاصفیاء، ج۱، ص۱۸۹، اقوامِ پاکستان، ص۳۰۴)

(22)۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود

ولیِ شہیر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر فاروقی چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت مدینۃ الاولیاء ملتان کے قصبہ کوٹھے وال میں ۵۶۹ھ کو ہوئی اور ۵ محرمُ الحرام ۶۶۴ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار پاک پتن شریف پنجاب (پاکستان) میں مشہور اور زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ آپ عالمِ باعمل، ولیِ کامل، سلسلہ نظامیہ اور سلسلہ صابریہ کے جدِّ امجد ہیں۔ **راحت القلوب** اور **اسرار الاولیاء** آپ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔

(مرآۃ الاسرار، ص۷۷۱، فیضان بابا فرید گنج شکر، ص۹۶،۲)

(23)۔ حضرت سیدو بابا عبد الغفور اَخُوند قادری

قطبُ العارفین، شیخُ الاسلام، امامُ المجاہدین حضرتِ سوات، سیدو بابا عبد الغفور اَخُوند قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۱۸۴ھ کو موضع جبڑی سوات میں اور وصال ۷ محرمُ الحرام ۱۲۹۵ھ کو سیدو شریف سوات خیبر پختونخواہ پاکستان میں ہوا۔ آپ سلسلہ قادریہ کے عظیم شیخِ طریقت، ہر دل عزیز شخصیت اور شیخ المشائخ ہیں۔

(تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص۲۴۶، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ج۲، ص۲۱۶)

(24)۔ حضرت فُضیل بن عِیاض خراسانی مکّی

سلسلۂ چشتیہ کے چشم وچراغ، شیخ الحرم حضرت فُضیل بن عِیاض خراسانی مکّی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سَمرقَنْدیا خُراسان میں اوروفات مکّہ شریف میں ۱۰ محرم ۱۸۷ھ کو ہوئی۔ آپ شیخ الاسلام، استاذُ الائمہ، تفسیر وحدیث کے امام، رَقِیقُ القلب(نرم دل)، ضَرْبُ المَثَل تقویٰ کے مالک اور درجۂ اَبدال پر فائزولیِ کامل تھے۔

(تھذیب التھذیب، ج۶، ص ۴۲۲، سیر اعلام النبلاء، ج۷، ص ۶۳۳)

(25)۔ حضرت شیخ احمد جام نامقی

قطبِ اَوْلیاء حضرت شیخ احمد جام نامقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۴۴۱ھ میں نامق (کاشمر، صوبہ خراسان رضوی) ایران میں ہوئی۔ محرم ۵۳۶ھ کو وصال فرمایا، مزار شہر ''تربتِ جام'' (صوبہ خراسان رضوی) ایران میں زیارت گاہِ عام ہے۔ آپ ولیِ شہیر، شاعرِ اسلام، علّامۂ زمانہ اور مُصنّفِ کتب تھے۔

(مرآۃ الاسرار مترجم، ص ۴۹۱، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج۲، ص ۱۰۶)

(26)۔ حضرت خواجہ ابوالحسن علی خَرْقانی

غوثِ وقت، حضرت خواجہ ابوالحسن علی خَرْقانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۳۵۰ھ میں خَرْقان (ضلع شاہرود، صوبہ سمنان) ایران میں ہوئی۔ ۱۰ محرم ۴۲۵ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک خَرْقان میں دُعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔

(مرآۃ الاسرار مترجم، ص ۴۷۶، ۴۷۳، نفحات الانس مترجم، ص ۳۳۵)

(27)۔ حضرت خواجہ محمد سلونی چشتی صابری

پیرِ وقت، حضرت خواجہ محمد سلونی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۹۶ھ سلون شریف (ضلع رائے بریلی، اتر پردیش) ہند میں ہوئی اور یہیں ۲۱ محرم ۱۰۹۹ھ کو وصال فرمایا۔ آپ جامعِ عُلوم و کرامات اور اکابرِ اولیائے چشت سے ہیں۔

(خزینۃ الاصفیاء، ج۲، ص۴۴۰، نزہۃ الخواطر، ج۵، ص۱۰۷)

(28)۔ حضرت سہل بن عبدُاللہ تُستَری

شیخ العارفین حضرت سہل بن عبدُاللہ تُستَری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تُستَر (بصرہ) عراق میں ۲۰۰ھ میں ہوئی اور محرم ۲۸۳ھ میں وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قرآن، عالمِ نبیل، مُفَسِّرِ قرآن، محدّثِ جلیل، صاحبِ کرامات اور تفسیرُ التستری سمیت کئی کُتُب کے مصنف ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، ۱۰/۶۴۷، اعلام للزرکلی، ۳/۱۴۳)

(29)۔ حضرت ابومَدیَن شعیب مغربی تِلِسانی مالکی

شیخ الشّیُوخ حضرت ابومَدیَن شعیب مغربی تِلِسانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ 520ھ کو قطنیانہ (نزد اشبیلیہ) اندلس (Spain) یورپ میں پیدا ہوئے اور ۲۸ محرم ۵۹۰ھ کو الجزائر (براعظم افریقہ) میں وصال فرمایا، مزار مبارک مَدفَنُ الاولیاء اَلعُبّاد (تلمسان) الجزائر میں مرجعِ خاص و عام ہے۔ آپ عالمِ دین، فیض یافتہ غوثُ الاعظم شیخ عبدُالقادر جیلانی، صاحبِ کرامات، ولیِ کامل، مصنفِ کُتب، شاعرِ اسلام، بانی سلسلہ قادریہ مغربیہ اور مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔

(جمالیۃ التصوف فی شعر سیدی ابی مدین الغوث، ص۲۴ تا ۲۶، وفیات الاخیار، ص۴۷)

(30)۔ حضرت شیخ سلیمان بن عفّان مَنْدَوِی دہلوی

حضرت شیخ سلیمان بن عَفّان مَنْدَوِی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ روحانی مَراتِب سے مالا مال، عظیم و یکتا ولی کامل تھے، سیر و سیاحت کی کثرت کی بدولت کئی نعمتیں حاصل کیں، مریدوں کی اصلاح و تربیت میں بہت کوشش فرماتے تھے۔ آپ کا وصال ۱۴ محرم ۹۴۴ کو دہلی میں ہوا، پُرانی دہلی میں خواجہ بختیار کاکی کے مزار کی پچھلی جانب آپ کا مزار ہے۔(اخبارالاخیار فارسی، ص۲۲۱)

(31)۔ حضرت علامہ حافظ محمد طاہر بندگی قادری مجددی

قطبِ لاہور، حضرت علامہ حافظ محمد طاہر بندگی قادری مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت مَوتی بازار اندرونِ لاہور میں ۹۸۴ھ میں ہوئی اور ۸ محرم ۱۰۴۰ھ کو وِصال فرمایا، مزار مِیانی صاحب قبرستان میں معروف ہے۔ آپ شاہ سکندر کیتھلی کے مرید، حضرت مجدّدِ اَلف ثانی کے خلیفہ، ان کے صاحبزادگان کے استاذ، بہترین کاتب اور صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ تھے۔(تذکرۂ اولیائے پاکستان، ۲/۲۷۲تا۲۷۷)

(32)۔ حضرت مولانا سید اشرف حسین اشرفی

اشرفُ الاولیاء، حضرت مولانا سید اشرف حسین اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۱۲۶۰ھ میں کچھوچھہ شریف میں ہوئی اور یہیں ۲۵ محرم ۱۳۴۸ھ کو وصال فرمایا۔ آپ خاندانِ اشرفیہ کے اہم فرد، عالمِ دین، اچھے شاعر، شیخِ طریقت اور خانقاہِ

حسینیہ سرکارِ کلاں کے سجادہ نشین تھے۔ آپ شبیہِ غوثُ الاعظم حضرت شاہ سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے بڑے بھائی تھے۔(حیات مخدوم الاولیاء، ص۲۲تا۴۲)

(33)۔حضرت ہمت خان

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اصلی نام میر عیسی تھا۔ نواب اسلام خان (میر ضیاء الدین حسین) بدخشی اکبر آبادی کے فرزند رشید ،فضائل و خصائل اور قابلیت وکمالات کا مجموعہ اور مرجع سخن فہمان نکتہ پرواز تھے۔ نہایت سلیم النفس، نیک ذات، کریم الاخلاق، خیر خواہِ کائنات، علم دوست اور ارباب علم و ہنر کے قدر دان اور کمال پرور تھے۔ موزوں طبع اور میرن تخلص تھا۔ عربی، فارسی کے علاوہ ہندی زبان میں بھی خاص ملکہ تھااور سلیقہ حاصل تھا۔

عالمگیر بادشاہ کے زمانے میں امرائے شاہی کے سلسلہ میں منسلک اور مدت تک آگرہ کے صوبہ دار اور دیگر مناصب جلیلہ مثل قلع داری وغیرہ پر سر فراز رہے۔ مگر تمام عمر علمی مشاغل کا سلسلہ جاری رکھا۔ **۵ محرم ۱۰۹۲ھ** کو اپنی فصاحت وبلاغت اور نظم ونثر کی بہت سی یاد گاریں صفحۂ روز گار پر چھوڑ کر عالم بقا کو روانہ ہوئے۔

مزار مبارک غالباً میر محمد نعمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی درگاہ کے پاس ہے یعنی نگلہ دھنی متصل سلطان گنج۔(بوستانِ اخیار، ص249)

(34)۔ شیخ ابوالفتح شہید

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شہدا کے زمرے میں ہیں خواب گاہ خاکی قبرستان پیچ کوئیاں کے گوشۂ جنوب و مشرق میں ایک کھیت کے درمیان میں واقع ہے۔ ایک پختہ چبوترہ پر پانچ قبریں بنی ہیں، ان میں جنوبی آخری قبر آپ کی ہے۔ لوح مزار کا پتھر نہایت پائدار و خوشنما ہے جس پر آیاتِ قرآنی کے نیچے تاریخ کندہ ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات ۱۵ محرم، پنج شنبہ ۱۰۳۳ھ کو ہوئی۔ (بوستانِ اخیار، ص34.35)

علمائے اسلام

(35)۔ابو حفص کبیر احمد بن حفص بخاری حنفی

شاگردِ امام محمد، حضرت سیّدنا ابو حفص کبیر احمد بن حفص بخاری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۵۰ھ کو بخارا ازبکستان میں ہوئی اور یہیں ماہِ محرمُ الحرام ۲۱۷ھ کو وصال فرمایا۔ آپ فقیہِ مشرق، مجتہدِ عصر، مجدّدِ زمانہ، مصنفِ کتب اور شیخ الشیوخ تھے۔

(حدائق الحنفیہ، ص ۱۴۰، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص ۲۴، سیر اعلام النبلاء، ج ۸، ص ۴۵۷، ۴۵۸)

(36)۔حضرت ابو موسیٰ عیسیٰ بن ابان بصری حنفی

تلمیذِ امام محمد، حضرت سیّدنا ابو موسیٰ عیسیٰ بن ابان بصری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت دوسری سنِ ہجری کے وسط میں عراق میں ہوئی۔ ماہِ محرمُ الحرام ۲۲۱ھ کو بصرہ عراق میں وصال فرمایا۔ آپ فقیہِ وقت، محدثِ زمانہ، ماہرِ علمِ فلکیات و حساب، قاضیِ بصرہ اور مصنفِ کتب تھے۔

(تاریخِ بغداد، ج ۱۱، ص ۱۵۸ تا ۱۶۰، سیر اعلام النبلاء، ج ۹، ص ۱۵۲، تاریخِ اسلام للذھبی، ج ۱۶، ص ۲۵۱)

(37)۔حضرت ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی

محدثِ شہیر حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت ۳۳۶ھ کو اَصبہان (ایران) میں ہوئی اور یہیں ۲۰ محرمُ الحرام ۴۳۰ھ میں وصال فرمایا۔ آپ امامِ جلیل، صوفیِ کبیر، مؤرخِ اسلام، تاجُ المحدثین، شیخ الاسلام اور مصنفِ کتب ہیں۔ ۵۰ کتب میں **حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء** زیادہ مشہور ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، مقدمہ، ج ۱، ص ۶ تا ۱۵، اللہ والوں کی باتیں، ص ۳۴ تا ۳۷)

(38)۔ حضرت امام محمد بن عبدُالستار کردری عمادی حنفی

شمسُ الائمہ حضرت امام محمد بن عبدُالستار کردری عمادی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۵۵۹ھ براقین (مضافات کردر شہر، نزد جرجانیہ) خوارزم میں ہوئی۔ ۹ محرمُ الحرام ۶۴۲ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک بخارا (ازبکستان) میں امام ابو محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی محدثِ بخاری کے ساتھ ہے۔ استاذُ الائمہ، محیِ اصولِ فقہ، مجددِ علمِ اصول و فروع اور فقیہِ مشرق ہیں۔

(تاریخ الاسلام للذہبی، ج ۴۷، ص ۱۳۸، حدائق الحنفیہ، ص ۲۷۹)

(39)۔ حضرت مولانا نورُالدّین عبدالرحمٰن

مشہور عاشقِ رسول حضرت مولانا نورُالدّین عبدالرحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ولادت ۸۱۷ھ ہرات کے علاقہ جام (صوبہ غور) افغانستان میں ہوئی اور وصال ۱۸ محرمُ الحرام ۸۹۸ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک ہرات (افغانستان) میں قبولیت دعا کا مقام ہے۔ آپ حافظُ القرآن، عالمِ دین، خاتمُ الشعراء، مؤرخ، مصنفِ کتب اور سلسلہ نقشبندیہ کے شیخِ طریقت ہیں۔ بہارستان و رسائلِ جامی، نفحاتُ الانس، شرح ملّا جامی اور شواہدُالنبوت وغیرہ آپ کی بہترین کتب ہیں۔ (نفحات الانس مترجم، ص ۲۰ تا ۲۸)

(40)۔ حضرتِ جلالُ الدّین محمد مَحَلّی شافعی

مُفسرِ قرآن، حضرتِ جلالُ الدّین محمد مَحَلّی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۹۱ھ قاہرہ مصر میں ہوئی۔ آپ استاذُ العلماء، تفتازانیِ عرب، ۱۳ کُتُب کے مصنف

اور شیخِ طریقت تھے۔ تفسیرِ جلالین (کا نصفِ آخر) آپ کی یادگار و مشہور تصنیف ہے۔ یکم محرم ۸۶۴ھ کو قاہرہ مصر میں وصال فرمایا۔

(تفسیرِ جلالین مع حاشیہ انوار الحرمین، مقدمہ، ج۱، ص۱۸، حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرۃ، ج۱، ص۳۷۱)

(41)۔ حضرت امام سعدُالدِّین مَسعود تفتازانی حنفی

صاحبِ شرحِ عقائدِ نَسَفِیَّہ، حضرت امام سعدُ الدِّین مَسعود تفتازانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت خاندانِ عُلَما میں ۷۲۲ھ تفتازان (ضلع شیر وان، خراسان رضوی) ایران میں ہوئی اور محرم ۷۹۱ھ میں وصال فرمایا، تدفین سَرَخْس (ضلع شیر وان، صوبہ خراسان رضوی) ایران میں ہوئی۔ علومِ قدیمہ وجدیدہ میں ماہر، علومِ حکمیہ و عقلیہ (نحو وصرف، منطق و حکمت، اصول و کلام، معانی و بیان) میں کامل، استاذُ العلماء اور مصنّفِ کتب تھے۔ (شذرات الذھب، ج۷، ص۶۷، حدائق الحنفیہ، ص۳۲۷)

(42)۔ حضرت امام شہابُ الدِّین ابو العباس احمد بن محمد قَسْطَلانی

امام شہابُ الدِّین ابو العباس احمد بن محمد قَسْطَلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸۵۱ھ کو مصر میں ہوئی، یکم محرم ۹۲۳ھ کو قاہرہ مصر میں وصال فرمایا اور آپ کا مزار جامعہ ازہر کے قرب میں امام عَیْنی کے مدرسہ میں ہے۔ حافظِ قرآن، ماہرِ فنِ قراءت، علم وفن میں حُجّت (دلیل)، ثقہ عالم، فقیہِ وقت، جلیلُ القدر امام، حافظُ الحدیث اور سندُ المحدّثین تھے۔ آپ کی ۲۵ تصانیف میں ”اِرْشَادُ السَّارِی فِی شَرْحِ صَحِیْحِ الْبُخَارِی“ مشہور ہیں۔ (مقدمہ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری، ج۱، ص۵)

(43)۔ حضرت مولانا شیخ رحمتُ اللہ سندھی قادری حنفی

عالمِ باعمل، صوفیِ کامل حضرت مولانا شیخ رحمتُ اللہ سندھی فاروقی قادری حنفی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دربیلہ، کنڈیارو، ضلع نوشہرو فیروز (باب الاسلام سندھ) پاکستان میں ہوئی اور ۱۲ محرم ۹۹۳ھ کو مکۂ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ آپ خلیفۂ صاحبِ کنزالعمال علّامہ علی متقی، محدّث وفقیہِ حنفیہ اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔

(فقہائے ہند،ج۱،ص۲۰۴،۵۷۰، اخبار الاخیار مترجم ص۵۶۱)

(44)۔ حضرت سیّد محمد بن عبدالرسول بَرزَنجی مَدَنی شافعی

مُجدّدِ وقت، حضرت سیّد محمد بن عبدالرسول بَرزَنجی مَدَنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت شہرزُور (صوبہ سلیمانیہ، عراق) ۱۰۴۰ھ میں ہوئی اور یکم محرم ۱۱۰۳ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وصال فرمایا اور جنّتُ البقیع میں دفن ہوئے۔ آپ حافظِ قرآن، جامعِ معقول ومنقول، علامۂ حجاز، مفتیِ شافعیہ، ۹۰ کتب کے مصنّف، ولیِ کامل اور مدینہ شریف کے خاندانِ بَرزَنجی کے جدِّامجد ہیں۔ (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ، ص۱۳، تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص۵۹)

(45)۔ حضرت شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی شافعی

خاتمۃُ المحدّثین، صاحبِ کشفُ الخفاء، حضرت شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۰۸۷ھ عجلون اُردن میں ہوئی۔ ۲ محرم ۱۱۶۲ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک دمشق (بجوارِ شیخ ارسلان) شام میں ہے۔ آپ حافظِ قرآن، عُلوم وفنون

کے ماہر، استاذُ العلماء، مصنفِ کتب، سلسلۂ خلوتیہ کے شیخِ طریقت اور مَرجَعِ عوام وخواص تھے۔(کشف الخفاء، ج۱، ص۳، حوادث دمشق الیومیہ، ص۳۰، اعلام للزرکلی، ج۱، ص۳۲۵)

(46)۔ حضرت علامہ غلام دستگیر قصوری ہاشمی نقشبندی

مناظرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ غلام دستگیر قصوری ہاشمی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اندرونِ موچی دروازہ لاہور میں ہوئی۔ جیدعالمِ دین، مناظرِ اسلام، مصنّفِ کتب اور مجازِ طریقت تھے۔ پندرہ سے زیادہ تصانیف میں تقدیسُ الوکیل کو شہرت حاصل ہوئی۔ ۲۰ محرم ۱۳۱۵ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک بڑا قبرستان (کچہری روڈ) قصور پاکستان میں ہے۔(رسائل قصوری، ص۴۷، ۶۵)

(47)۔ حضرت مولانا مفتی محمد فاروق عطّاری مدنی

مفتیِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا مفتی محمد فاروق عطّاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۹۶ھ کو (لاڑکانہ، سندھ) میں ہوئی اور صرف ۳۱ سال کی عمر میں ۱۸ محرم ۱۴۲۷ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار صحرائے مدینہ (نزد ٹول پلازہ) کراچی میں ہے۔ آپ حافظِ قرآن، فاضلِ جامعۃُ المدینہ، استاذُ العلماء، مُفسرِ قرآن، رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)، نگرانِ مجالسِ کثیرہ اور مبلغ دعوتِ اسلامی تھے، آپ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کے لئے کئی شہروں اور ملکوں کا سفر کیا۔ اَنْوارُ الحرمَیْن حاشیہ تفسیرِ جلالین (۶ جلدیں) آپ کی عربی تفسیر ہے۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص۱۳، ۵۷)

(48)۔ حضرت علّامہ قاضی عبدُالمُقتَدِر دہلوی

استاذُ العلماء، حضرت علّامہ قاضی عبدُالمُقتَدِر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۷۰۲ھ کو دہلی میں ہوئی اور یہیں ۲۶ محرم ۷۹۱ھ کو وصال فرمایا، مزار خانقاہِ شیخ عبدُالصمد دہلی میں ہے۔ آپ جَیّد عالمِ دین، فصیح و بلیغ شاعر، ذہین و فطین، صوفیِ کامل، شیخِ طریقت، صاحبِ دیوان شاعر، صاحبِ کرامت ولی اللہ تھے۔ قصیدہ "لَامِیَۃُ الْعَجَم" آپ کا تحریر کردہ ہے۔(اخبار الاخیار مترجم، ص۳۲۶)

(49)۔ حضرت خواجہ محمد یحیٰ نقشبندی

قطبُ الدّین، حضرت خواجہ محمد یحیٰ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ دین، جانشینِ خواجہ احرار اور صاحبِ ثَرْوَت تھے۔ ۱۵ یا ۱۷ محرم ۹۰۶ھ کو شہید ہوئے مزار سمرقند میں اپنے والد کے مَرْقَد کے قریب ہے۔(خواجہ عبید اللہ احرار، ص۱۲۳)

(50)۔ حضرت شیخ احمد صاوی مالکی

جامعِ علم و معرفت، حضرت شیخ احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱۷۵ھ میں صاءُ الحَجَر (صوبہ غربیہ) مصر میں ہوئی اور ۷ محرم ۱۲۴۱ھ کو وصال فرمایا، تدفین مدینۂ منوّرہ میں ہوئی۔ آپ حافظِ قرآن، فاضل جامعۃُ الاَزہر، مُفَسِّرِ قرآن، سلسلۂ خَلْوَتِیّہ کے شیخِ طریقت، استاذُ العلماء، صاحبِ کرامات اور ولیِ شہیر تھے۔ سَترہ کُتُب میں سے "حَاشِیَۃُ الصَّاوِی عَلٰی تَفْسِیْرِ الْجَلَالَیْن" علما میں معروف ہے۔

(شرح الصاوی علیٰ جوہرۃ التوحید، ص۱۴تا۲۱)

(51)۔ حضرت مولانا ابوالخیر محمد عبدُالواجد فرنگی محلی

نبیرۂ بحرُ العلوم، حضرت مولانا ابوالخیر محمد عبدُالواجد فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ با عمل اور شاگردِ بحرُ العلوم ہیں۔ مدرسہ بحرُ العلوم مُدراس (کرناٹک ہند) میں تادمِ وصال (۱۳ محرم ۱۲۴۱ھ) مدرس رہے، مزار مبارک جَدِّامجد بحرُ العلوم (حضرت علّامہ مولانا عبد العلی) کے پہلو میں مدراس (چینائی، تامل ناڈو، جنوبی ہند) کی مسجد والا شاہی میں ہے۔(تذکرہ علمائے فرنگی محلی، ص ۱۴۱، ۱۴۳)

(52)۔ حضرت مولانا محمد عبدُالسمیع بیدل انصاری رام پوری چشتی

صاحبِ انوارِ ساطعہ، مولانا محمد عبدُالسمیع بیدل انصاری رام پوری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت رام پور منہیاراں (ضلع سہارن پور یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ جید عالم، مصنفِ کتب، شاعرِ اسلام اور سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے شیخ طریقت تھے۔ یکم محرم ۱۳۱۸ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک مخدوم شاہ ولایت قبرستان میرٹھ (یوپی) ہند میں ہے۔ اپنی کتاب **"انوارِ ساطعہ در بیانِ مولود وفاتحہ"** کی وجہ سے معروف ہیں۔

(نورِ ایمان، ابتدائیہ، تذکرۂ علمائے اہلسنت، ص ۱۶۷)

(53)۔ حضرت شیخ محمد بشیر بن ہاشم خطیب شافعی

خاندانِ غوثُ الاعظم کے بُزرگ حضرت شیخ محمد بشیر بن ہاشم خطیب شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۱۳۲۸ھ کو دمشق میں ہوئی اور ۲ محرم ۱۳۸۲ھ کو وصال فرمایا، تدفین بابُ الصّغیر قبرستان دمشق میں ہوئی، آپ حافظِ قرآن، عالمِ دین، صوفیِ باصفا،

ادیب و شاعر اور سلسلہ قادریہ کے شیخِ طریقت، جامع مسجد اُموِی کے خطیب و مدرس تھے۔(اتحاف الاکابر، ص ۴۴۳)

(54)۔ حضرت علّامہ مفتی عبدُالمنان اعظمی رضوی مصباحی

بحرُ العلوم، حضرت علّامہ مفتی عبدُالمنان اعظمی رضوی مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۴۴ھ مبارک پور (ضلع اعظم گڑھ، یوپی) ہند میں ہوئی اور ۱۴ محرم ۱۴۳۴ھ کو وصال فرمایا، آپ بہترین مدرس، مفتی، مصنف، شاعر، خطیب، مجازِ طریقت اور استاذُ الاَساتِذہ تھے۔ ۲۰ تصانیف میں سے فتاویٰ بحرُ العلوم (۶ جلدیں) آپ کی محنتوں کا ثمر (پھل) ہے۔ آپ نے بانیِ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری کو بھی سلسلہ قادریہ برکاتیہ کی خلافت عطا فرمائی۔

(فتاویٰ بحر العلوم، ۱/ ۱۵، ماہنامہ کنز الایمان دہلی دسمبر ۲۰۱۳، ص ۱۱)

خاندان واحبابِ اعلٰی حضرت

(55)۔حضرت مولانا مفتی قاضی ابو المعالی شمس الدّین احمد جونپوری

مریدِ اعلیٰ حضرت، شمس العلماء، حضرت مولانا مفتی قاضی ابو المعالی شمس الدّین احمد جعفری رضوی جونپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۳۲۲ھ محلہ میر مست جونپور (یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ فاضل دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، جید مدرس، صاحبِ قانونِ شریعت اور شیخِ طریقت تھے۔ یکم محرمُ الحرام ۱۴۰۱ھ کو وصال فرمایا، آپ کو احاطۂ مزار حضرت قطب الدّین بینادل قلندر، جونپور (یوپی) ہند میں دفن کیا گیا۔(مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ج۱، ص ۴۳۴ تا ۴۳۹)

(56)۔حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد مصطفٰے رضا خان نوری

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظم ہند، حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد مصطفٰے رضا خان نوری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۳۱۰ھ رضا نگر محلّہ سوداگران بریلی (یوپی،ہند) میں ہوئی۔ آپ فاضل دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، جملہ علوم و فنون کے ماہر، جید عالِم، مصنفِ کتب، مفتی و شاعرِ اسلام، شہرۂ آفاق شیخِ طریقت، مرجعِ علماء و مشائخ اور عوامِ اہلِ سنّت تھے۔ ۳۵ سے زائد تصانیف و تالیفات میں سامانِ بخشش اور فتاویٰ مصطفویہ مشہور ہیں۔ ۱۴ محرمُ الحرام ۱۴۰۲ھ میں وصال فرمایا اور بریلی شریف میں والدِ گرامی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے پہلو میں دفن ہوئے۔

(جہانِ مفتی اعظم، ص ۶۴ تا ۱۳۰)

(57)۔حضرت مولانا مفتی سبطین رضا خان

امینِ شریعت، حضرت مولانا مفتی سبطین رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن ۱۳۴۶ھ میں محلّہ سوداگران بریلی شریف میں پیدا ہوئے اور ۲۶ محرمُ الحرام ۱۴۳۷ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک کانکر ٹولہ، بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہے۔ آپ عالمِ دین، مفتیِ اسلام، استاذ العلماء اور شیخِ طریقت تھے۔ درسِ نظامی کی جملہ کتب میں مہارتِ تامّہ حاصل تھی اور اچھے حکیم بھی تھے۔ زندگی کا اکثر حصّہ کانکر ضلع بستر چھتیس گڑھ میں گزارا اور مدرسہ فیضُ الاسلام کشیکل (ایم پی) ہند میں تدریس فرمائی۔

(مفتی اعظم اور ان کے خلفا، ص ۳۸۷ تا ۳۹۱)

تلامذہ و خلفائے اعلٰی حضرت

(58)۔ حضرت مولانا محمد حشمت علی خان رضوی لکھنوی

شیر بیشۂ سنّت، مولانا ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان رضوی لکھنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی ۱۳۱۹ھ کو لکھنو (یوپی) ہند میں پیدا ہوئے۔ آپ حافظُ القراٰن، فاضل دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، مناظرِ اہلِ سنّت، مفتیِ اسلام، مصنف، مدرس، شاعر، شیخِ طریقت اور بہترین واعظ تھے۔ چالیس تصانیف میں **"الصوارم الہندیہ"** اور **"فتاویٰ شیر بیشہ سنّت"** زیادہ مشہور ہیں۔ وصال ۸ محرّمُ الحرام ۱۳۸۰ھ میں فرمایا، مزار مبارک بھورے خاں پیلی بھیت (یوپی) ہند میں ہے۔

(تجلیات خلفائے اعلٰی حضرت، ص ۳۰۴ تا ۳۱۶)

(59)۔ حضرت مولانا سیّد محمد غیاث الدّین حسن شریفی چشتی رضوی

استاذ العلماء حضرت مولانا سیّد محمد غیاث الدّین حسن شریفی چشتی رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادتِ باسعادت ۱۳۰۴ھ کو قصبہ رجہت (ضلع گیا، صوبہ بہار) ہند میں ہوئی۔ آپ فاضل دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، مدرس، مصنف، واعظ اور شیخِ کامل تھے۔ اردو، فارسی اور عربی تصانیف میں "غیاث الطالبین" اہم ہے۔ آپ نے ۱۳ محرمُ الحرام ۱۳۸۵ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک خانقاہ کبیریہ شہسرام (ضلع آرہ، صوبہ بہار) ہند کے احاطۂ قبرستان میں ہے۔

(تجلیات خلفائے اعلٰی حضرت، ص ۳۶۴ تا ۳۷۳-ماہنامہ معارفِ رضا، اگست ۲۰۰۷ء، ص ۳۰ تا ۳۵)

(60)۔ حضرتِ علّامہ مولانا قاضی ابو المظفر غلام جان ہزاروی

فقیہ دوراں، حضرتِ علّامہ مولانا قاضی ابو المظفر غلام جان ہزاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی فاضل دارالعلوم مظہرِ اسلام بریلی شریف، بہترین مدرس، مفتیِ اسلام اور صاحبِ تصنیف ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۳۱۶ھ اوگرہ مدنی صحرا (مانسہرہ، پاکستان) میں ہوئی اور وصال ۲۵ محرمُ الحرام ۱۳۷۹ھ کو فرمایا، آپ مرکز الاولیاء لاہور میں غازی عِلْم دین شہید کے مزار کے جنوبی جانب محوِ استراحت ہیں۔ **"فتاویٰ غلامیہ "** آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔(حیات فقیہ زماں - تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص۲۹۹ تا ۳۰۰)

(61)۔ حضرتِ علّامہ مولانا حامد علی فاروقی رضوی رائے پوری

محسنِ ملت حضرتِ علّامہ مولانا حامد علی فاروقی رضوی رائے پوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادتِ باسعادت قاضی پور چندہا (الہ آباد یوپی) ہند میں ۱۳۰۶ھ میں ہوئی۔ ۲۶ محرمُ الحرام ۱۳۸۸ھ وصال فرمایا، رائے پور کے مشہور ولیُ اللہ حضرت فاتح شاہ کے قرب میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ فاضل منظرِ اسلام بریلی شریف، مناظر و خطیبِ اسلام، ملّی قائد اور قومی رہنما تھے، آپ نے کئی فتاویٰ بھی لکھے، آپ کا ۱۹۲۴ء میں قائم کردہ "مدرسہ و ادارہ اصلاحُ المسلمین و دارُ الیتامیٰ چھتیس گڑھ ہند "آج بھی قوم وملت کی آبیاری کررہاہے۔(تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص۵۶۲ تا ۵۷۳)

(62)۔ حضرت علّامہ شہابُ الدّین احمد کویا ازہر شالیاتی ملیباری شافعی

استاذُ العلماء، مفتیِ اسلام حضرت علّامہ ابوالسعادات شہابُ الدّین احمد کویا ازہر شالیاتی ملیباری شافعی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادتِ باسعادت ۱۳۰۲ھ قریہ چالیم ملیبار کیرالا (جنوبی ہند) میں ہوئی اور یہیں ۲۷ محرمُ الحرام ۱۳۷۴ھ کو وصال فرمایا، آپ جید عالِم، مدرس، شیخِ طریقت، مفتیِ اسلام، مرجعِ عوام و علما اور عِلْم و عمل کے جامع تھے۔ آپ **"دارالافتاء الازہریہ "** کے بانی ہیں اور **"الفتاوی الازہریہ فی احکام الشرعیہ "** آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔(تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۵۷۴تا۵۷۸)

(63)۔ حضرت مولانا ابوالمساکین محمد ضیاءالدّین ہمدم پیلی بھیتی

استاذُ العلماء، مولانا ابوالمساکین محمد ضیاء الدّین ہمدم قادری پیلی بھیتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادتِ باسعادت شوّال المکرم ۱۲۹۰ھ تلہر (ضلع شاہ جہاں پور، یوپی) ہند میں ہوئی اور ۲۸ محرمُ الحرام ۱۳۶۴ھ کو وصال فرمایا، پیلی بھیت (یوپی) ہند میں بہشتیوں والی مسجد سے متصل آسودۂ خاک ہیں۔ آپ جید مدرس، مصنف، صاحبِ دیوان شاعر، شیخِ طریقت اور پیلی بھیت کی مؤثر شخصیت تھے۔

(تذکرہ محدثِ سورتی، ص ۲۷۴تا۲۷۵)

(2) صفر المظفر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللَّطِيْفِ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الشَّفِيْق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَ عَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَ عَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاةً یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴)

نبی کے عاشقوں کی عید ہوگی عید محشر میں
کوئی قدموں میں ہو گا کوئی سینے سے لگا ہو گا
ترے دامانِ رحمت کی کُھلے گی حشر میں وُسعَت
وہ آ آ کر چھپے گا جو گنہگار اور بُرا ہو گا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

''صفر'' کہنے کی وجہ

اسلامی سال کا دوسرا مہینا صفرُ الْمظفَّر ہے۔ لفظ ''صفر'' تین حُروف کا مجموعہ ہے عربی زبان چونکہ بہت وسیع ہے اس میں ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہوتے ہیں، اہلِ لغت نے صفر کے کئی معانی بیان کیے ہیں جن میں سے ایک معنیٰ خالی ہونا بھی ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے ماہِ صفر کو ''صفر'' کہنے کی چند وجوہات ملاحظہ کیجئے:

(۱)۔۔۔ اہلِ عرب کا معمول تھا کہ وہ ماہِ صفر شروع ہوتے ہی جنگ و جَدَل اور سفر کے ارادے سے اپنے گھروں سے نکل جاتے جس کی وجہ سے ان کے گھر خالی رہ جاتے تھے، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے: صَفَرَ الْمَکَان (مکان خالی ہو گیا)۔

(تفسیر ابن کثیر، التوبۃ، تحت الآیۃ:۳۶، ۴/ ۱۲۹)

(۲)۔۔۔ صفر کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ اس مہینے میں اہلِ عرب قبائل کے خلاف چڑھائی کرتے اور انہیں بے سروسامان کر دیتے تھے۔

(لسان العرب، ۱/ ۲۲۰۴)

(۳)۔۔۔ اس مہینے میں اہلِ عرب ''صفریہ'' نامی شہر میں جا کر کھانے پینے کی چیزیں جمع کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے گھر خالی ہو جاتے تھے۔

(عمدۃ القاری، کتاب الحج، باب التمتع والاقران والافراد بالحج۔۔۔ الخ، تحت الحدیث:۱۵۶۴، ۷/ ۱۱۰)

ماہِ صفر کے دیگر نام

اہلِ عرب ماہِ صفر المظفر کو ناجِر اور صفرُ الثانی بھی کہا کرتے تھے۔ علامہ جلالُ الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات: ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں محرم کا

کوئی معروف نام نہیں تھا بلکہ اسے اور صفر دونوں کو صفَرَین کہا جاتا تھا۔ اہلِ عرب ربیعُ الاوّل، ربیعُ الثّانی اور جمادَی الاُولیٰ، جمادَی الاُخریٰ کی طرح ان دونوں مہینوں کو بھی صفرُ الاوّل اور صفرُ الثّانی کہتے تھے۔(المزھر فی علوم اللغۃ، النوع العشرون، معرفۃ الالفاظ الاسلامیہ، ۱/۳۰۰)

ماہِ صفر چونکہ بابرکت مہینا ہے اسی وجہ سے اسے صفرُ المُظفّر (کامیابی والا) اور صفَرُ الخَیر (بھلائی والا) بھی کہا جاتا ہے۔

دورِ جاہلیت میں اس مہینے کے ساتھ سلوک

اہلِ عرب کا معمول تھا کہ وہ زمانۂ جاہلیت میں حرمت والے مہینوں کو مقدّس و محترم جاننے کے باوجود جنگ وجِدال سے باز نہ آتے اور حیلہ سازی سے کام لیتے ہوئے ایک مہینے کی حرمت ختم کرکے دوسرے مہینے کو محترم قرار دیتے، محرّم کی حرمت صفر کی طرف ہٹاکر محرّم میں جنگ جاری رکھتے اور محرّم کے بجائے صفر کو ماہِ حرام بنالیتے اور جب اس سے بھی تحریم ہٹانے کی حاجت ہوتی تو اس میں بھی جنگ حلال کرلیتے اور ربیعُ الاوّل کو ماہِ حرام قرار دیتے۔ اس طرح یہ تحریم سال کے تمام مہینوں میں گھومتی اور ان کے اس طرزِ عمل سے حرمت والے مہینوں کی تخصیص ہی باقی نہ رہی۔ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَجَّۃُ الوَداع میں اعلان فرمایا کہ نَسِیء کے مہینے گئے گزرے ہوگئے، اب مہینوں کے اوقات کی حکمِ خداوندی کے مطابق حفاظت کی جائے اور کوئی مہینا اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جائے۔(تفسیر خازن، التوبۃ، ۲/۲۳۷-۲۳۸)

صفرُ المظفَّر کیسے گزاریں؟

اے عاشقانِ رضا! ماہِ صفر بھی سال کے دیگر مہینوں کی طرح ایک بابرکت مہینا ہے لہٰذا اس مہینے میں بھی گناہوں سے بچتے ہوئے خوب خوب نیک اعمال کیجئے ، نفلی روزوں کا اہتمام کیجئے ، نوافل اور ذکر ودرود کی کثرت کیجئے اور صفر المظفر سے متعلق ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُاللّٰہ عَلَیْہِم سے جو اَوراد ووَظائف منقول ہیں ان پر عمل کیجئے اِنْ شَآءَاللّٰہ اس کی برکت سے ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی، چنانچہ

(۱) پہلی رات کے نوافل

ماہِ صفر کی پہلی رات میں نمازِ عشاء کے بعد ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون (قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْن) پندرہ مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) گیارہ مرتبہ پڑھے اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق) پندرہ بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) پندرہ مرتبہ پڑھے ، سلام پھیرنے کے بعد چند بار اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْن پڑھے۔ پھر ستّر مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ پاک اس کو بڑا ثواب عطا فرمائے گا اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔ (راحت القلوب فارسی، ص ٦١)

(۲)بلاؤں سے حفاظت

جو صفرُ المظفّر کے آخری بدھ کو چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سترہ بار سورۂ کوثر(اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَر) اور پانچ پانچ بار سورۂ اخلاص(قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد)، سورۂ فلق(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق) اور سورۂ ناس(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس)پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے:

یَاشَدِیْدَ الْقُوٰی یَاشَدِیْدَ الْمِحَالِ یَاعَزِیْزُ ذَلَّلْتَ بِعِزَّتِكَ جَمِیْعَ خَلْقِكَ اَکْفِنِیْ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِكَ یَا مُحْسِنُ یَامُجْمِلُ یَامُفَضِّلُ یَامُنْعِمُ یَامُکَرِّمُ یَا مَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن۔ تو اللہ پاک اسے اگلے سال تک تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔(مرقع کلیمی، ص۱۹۶)

ترجمہ: اے بڑی قوتوں والے!سخت گرفت فرمانے والے!اے عزیز!تیری عزت کی قسم!تو اپنی تمام مخلوق پر غالب ہے۔ مجھے اپنی تمام مخلوق سے بے نیاز کردے۔ اے احسان فرمانے والے!اے خوبصورتی عطا فرمانے والے!اے فضل فرمانے والے! اے انعام کرنے والے!اے عزت دینے والے!اے شریک سے پاک ذات!تجھے اپنی رحمت کا واسطہ (ہم پر رحم فرما)اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

(۳)رزق میں برکت

جو کوئی ماہِ صفر کے آخری بدھ کو سورۂ اَلَمْ نَشْرَح ، سورۂ وَالتِّیْن ، سورۂ نصر (اِذَاجَآءَ نَصْرُ اللہِ وَالْفَتْح) اور سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد) اَسّی اَسّی بار پڑھے اس مہینے کے ختم ہونے سے پہلے اِنْ شَآءَ اللہ وہ غنی ہو جائے گا۔(لطائف اشرفی،۲/۲۳۱)

جواہرِ خمسہ میں ہے:اس کی عمر دراز کر دی جائے گی۔(جواہر خمسہ،ص۲۰)

(۴)حاجی سے دعائے مغفرت کروایئے:

امیرُالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: حج کرنے والا مغفرت یافتہ ہے اور حاجی ذُوالْحَجۃُالْحَرام ، محرّمُ الحرام ، **صفرُالمظفّر** اور ربیعُ الاوّل کے ۲۰ دنوں میں جس کے لئے استغفار کرے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔

(احیاء العلوم،کتاب اسرار الحج،الباب الاول۔۔۔الخ،الفصل الاول۔۔۔الخ،۱/۳۲۳)

ایامِ بیض کے روزوں کے فضائل

اے عاشقانِ رضا! ہمیں اس مبارک مہینے میں نفلی عبادت اور تلاوتِ قرآن کی کثرت کے ساتھ ساتھ ہمت کرکے تین نفلی روزے رکھنے کا بھی اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ روزہ رکھنے کے بے شمار دینی اور دنیوی فوائد ہیں۔لہٰذا تمام مہینوں کی طرح ماہِ صفر میں بھی ایامِ بیض (یعنی چاند کی تیرہ(۱۳)، چودہ(۱۴) اور پندرہ(۱۵)) تاریخوں کے روزے رکھنے کی کوشش کریں کیونکہ سفر ہو یا حَضَر ہمیشہ نبیِّ کریم،رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم ہر مہینے ان تین دنوں کے روزے نہ صرف خود رکھتے بلکہ صحابۂ کرام

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کو بھی اس کی ترغیب دلاتے تھے۔ آیئے! ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کی فضیلت پر تین احادیثِ مبارکہ پڑھئے اور عمل کا جذبہ بیدار کیجئے، چنانچہ

(۱)۔۔۔حضرت سیّدُنا عثمان بن ابو العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا، جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کیلئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنّم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔

(ابن خزیمہ، جماع ابواب صوم التطوع، باب ذکر الدلیل علی ان الامر بصوم الثلاث۔۔۔الخ، ۳/ ۳۰۱، حدیث: ۲۱۲۵)

(۲)۔۔۔حضرت سیّدُنا جریر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ سے روایت ہے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر مہینے میں تین دن یعنی تیرہویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے ساری زندگی کے روزوں کے برابر ہیں۔

(نسائی، کتاب الصیام، باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام۔۔۔الخ، ص ۳۹۶، حدیث: ۲۴۱۷)

(۳)۔۔۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی کو دُور کرتے ہیں۔

(مسند امام احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی، ۹/ ۳۶، حدیث: ۲۳۱۳۲)

صفرُ المظفّر سے متعلق بے بنیاد باتیں

ماہِ صفرُ المظفّر جیسے بابرکت مہینے سے متعلق بہت سی بے بنیاد باتیں مشہور ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں اہلِ عرب محض اپنے باطل خیالات کی وجہ سے اسے مَنحوس خیال کرتے تھے۔ جیسا کہ علامہ بدرُ الدین عینی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ (وفات: ۸۵۵ھ) فرماتے ہیں:

دورِ جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) ماہِ صفر کے بارے میں لوگ اس قسم کے وہمی خیالات بھی رکھا کرتے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، اسی وجہ سے وہ لوگ ماہِ صفر کے آنے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے۔

(عمدۃ القاری، کتاب الحج، باب التمتع والاقران۔۔۔الخ، تحت الحدیث:۱۵۶۴، ۷/۱۱۰ مفہوماً)

نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صفرُ المظفَّر کے بارے میں ان کے وہمی خیالات کو باطِل قرار دیتے ہوئے فرمایا: ''لَاصَفَرَ'' یعنی **صفر کچھ نہیں۔**

(بخاری، کتاب الطب، باب الجذام، ۴/۲۴، حدیث:۵۷۰۷)

مُحقّق علی الاِطلاق حضرت علامہ مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:۱۰۵۲ھ) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: عوام اسے (یعنی صفر کے مہینے کو) بلاؤں، حادثوں اور آفتوں کے نازل ہونے کا وَقْت قرار دیتے ہیں، یہ عقیدہ باطِل ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ۳/۶۶۴)

ماہِ صفرُ المظفّر اور ہمارا معاشرہ

اس ترقی یافتہ دور میں بھی ماہِ صفرُ المظفّر میں نُحوست سے متعلق لوگوں کے غلط نظریات ختم نہیں ہوئے بلکہ جیسے ہی اس بابرکت مہینے کی آمد ہوتی ہے تو نُحوست کے وہمی تصورات کے شکار بعض نادانوں کی جانب سے اس پاکیزہ مہینے سے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیوں پر مشتمل پیغامات پھیلائے جاتے ہیں اور اس ماہ کو انتہائی منحوس تصور کیا جاتا ہے کہ

* اس مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے نقصان کا خطرہ ہے۔

* سفر کرنے سے بچنا چاہئے ایکسیڈنٹ کا اندیشہ ہے۔

* شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رخصتی نہ کریں کہ اس سے گھر برباد ہونے کا امکان ہے۔

* ایسے لوگ بڑا کاروباری لین دین نہیں کرتے۔

* گھر سے باہر آمد و رفت میں کمی کر دیتے ہیں اس گمان کے ساتھ کہ آفات نازل ہو رہی ہیں۔

* اپنے گھر کے ایک ایک برتن کو اور سامان کو خوب جھاڑتے ہیں۔

* اسی طرح اگر کسی کے گھر میں اس ماہ میں میت ہو جائے تو اسے منحوس سمجھتے ہیں۔

* اور اگر اس گھرانے میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی نسبت طے ہوئی ہو تو اس کو توڑ دیتے ہیں۔

صفر کو منحوس سمجھنا جہالت ہے

صدرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں ، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس (یعنی نُحوست والی) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۶۵۹)

یاد رکھئے! اس قسم کے نظریات سَر اسَر شریعت کے خلاف ہیں ہمیں ان سے توبہ کرنی چاہیے اسلام میں ہرگز ہرگز نہ کوئی مہینا، نہ دن اور نہ کوئی تاریخ منحوس ہے بلکہ ہر مہینا، دن، تاریخ اللہ پاک کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور اس نے ان میں سے کسی کو نحوست والا نہیں بنایا۔ ہمیں خود بھی ان وہمی خیالات سے بچنا چاہیے اور اگر کسی کو ان باتوں میں مبتلا پائیں تو اس کی اصلاح کیلئے کوشش بھی کرنی چاہیے۔

کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی کر دے
شعور و فکر کو پاکیزگی عطا یارب

"تیرہ تیزی" کی شرعی حقیقت

صفرُ المظفّر کے پورے مہینے سے متعلق نحوست کا تصور تو عام ہی ہے بالخصوص اس کی ابتدائی تیرہ تاریخوں اور اس مہینے کے آخری بدھ کے بارے میں بھی بہت سی خلافِ شریعت باتیں مشہور ہیں مثلاً ابتدائی تاریخوں میں گھُنگنیاں (چنے یا گندم) اُبال کر نیاز دلائی جاتی ہے۔ مخصوص تعداد میں سورۂ مُزمّل کا ختم کروایا جاتا ہے۔ ساحلِ سمندر پر آٹے کی گولیاں بنا کر مچھلیوں کو ڈالی جاتی ہیں۔ ان سب باتوں کے پیچھے لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ ماہِ صفر میں جو آفات وبَلیّات نازل ہوتی ہیں ان کاموں کو کرنے سے یہ بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ یاد رہے مصیبتیں و آزمائشیں اللہ پاک کی طرف سے آتی ہیں اور ان کیلئے کوئی دن یا مہینا مخصوص نہیں بلکہ جس کے حق میں جو آزمائش لکھی جا چکی ہے وہ اسے پہنچ کر رہتی ہے اب چاہے صفر کا مہینا ہو یا سال کے دیگر مہینے نیز یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ قرآن خوانی یا نیاز فاتحہ کرنا ایک مستحب کام ہے اور ہر طرح کے رزقِ

حلال پر ہر ماہ کی کسی بھی تاریخ کو کسی بھی وقت دلوائی جاسکتی ہے لیکن محض وہم کی بنا پر یہ سمجھ لینا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دلائی گئی اور چنے اُبال کر تقسیم نہ کئے گئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متاثر ہوگا یا گھر والے کسی مصیبت کا شکار ہو جائیں گے یہ نظریہ محض بے بنیاد ہے۔

صفر کا آخری بدھ اور نحوست

ابتدائی تیرہ تاریخوں کے علاوہ ماہِ صفرُالمظفّر کے آخری بدھ کے بارے میں بھی بہت سی غلط باتیں مشہور ہیں جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ ماہِ صفر کا آخری چہار شنبہ (بدھ کا دن) ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں، پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مرض شِدَّت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع (جھوٹی) ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۶۵۹)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہِ سے ماہِ صفر کے آخری بدھ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس دن عورتیں بطورِ سفر شہر سے باہر جائیں اور قبروں پر نیاز وغیرہ دلائیں جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ایسا)

ہرگز نہ ہو (کہ اس میں) سخت فتنہ ہے اور چہار شنبہ (بدھ کا دن منانا) محض بے اصل۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم (فتاوی رضویہ، ۲۲/۲۴۰)

حکیمُ الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض لوگ صفر کے آخری چہار شنبہ کو خوشیاں مناتے ہیں کہ مَنحوس شہر (مہینا) چل دیا یہ بھی باطل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۲۵۷)

رُوحُ البیان میں ہے: صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقْت کو منحوس سمجھنا دُرُست نہیں، تمام اوقات اللہ پاک کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وقت میں بندۂ مومن اللہ پاک کی اطاعت وبندگی میں مشغول ہو وہ وقت مبارک ہے اور جس وقت میں اللہ پاک کی نافرمانی کرے وہ وقت اس کے لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔ (تفسیر روح البیان، التوبۃ، ۳/۴۲۸)

صحابۂ کرام

صفر المظفر اِسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے۔اِس میں جن صحابہ کِرام، اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وصال ہوا، اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکر پیشِ خدمت ہے۔

(64)۔حضرت سیّدنا محمد بن ابو بکر

صحابیِ رسول، شہزادۂ صدیقِ اکبر، پروردۂ مولیٰ علی حضرت سیّدنا محمد بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ذوالحلیفہ (نزد مدینہ شریف) میں ذوالقعدہ ۱۰ ہجری کو پیدا ہوئے اور صَفَرُالْمُظَفَّر ۳۸ھ کو مصر میں شہید کئے گئے۔ آپ مجاہد، عبادت گزار اور علم و فضل کے مالک تھے، کئی سال مصر کے گورنر رہے۔

(سنن نسائی، ص ۶۳۸، حدیث: ۲۶۶۱، اسد الغابۃ، ج ۵، ص ۱۰۵، المنتظم، ج ۵، ص ۱۵۶)

(65)۔حضرت میمونہ بنتِ حارث ہلالیہ

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا میمونہ بنتِ حارث ہلالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سلسلہ نسب ۱۸ویں پشت میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مل جاتا ہے آپ کا نکاح نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ۷ھ کو مکّۂ مکرمہ میں ہوا اور مکّۂ مکرمہ سے ۶ میل کے فاصلے پر سَرِف (موجودہ نواریہ) کے مقام پر آپ کا وصال ہوا۔

(زرقانی علی المواہب، ج ۴، ص ۴۲۳)

(سبل الہدی، ج ۱۱، ص ۲۰۷-۲۰۹ تا ۲۰۹-سیرت سید الانبیا، ص ۴۰۸)

(66)۔ شہدائے بئرِ معونہ

ستر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان (جن میں کئی حفاظ اور قراء بھی تھے) اہلِ نجد کو دعوتِ اسلام دینے کے لئے روانہ ہوئے، جب یہ لشکر بئرِ معونہ کے مقام پر پہنچا تو قبیلہ بنو سلیم نے ان پر حملہ کرکے حضرت عَمرو بن اُمَیّہ ضَمرِی کے علاوہ تمام صحابہ کو شہید کر دیا۔ یہ واقعہ صفر ۴ھ میں پیش آیا۔ (المنتظم، ج۳، ص۱۹۸تا۲۰۰، طبقات ابن سعد، ج۲، ص۳۹تا۴۲)

(67)۔ حضرت سیّدنا عمار بن یاسر عَنْسِی

جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا عمار بن یاسر عَنْسِی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت ۵۶ سال قبلِ ہجرت مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ قدیمُ الاسلام، پیکرِ صبر و استقامت، مشتاقِ جنّت، مجاہدِ اسلام، گورنرِ کوفہ اور راویِ احادیث ہیں۔ ۷ صفر ۳۷ھ کو وادی صفین میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے، مزار شام کے شہر رَقّہ میں ہے۔

(طبقات ابن سعد، ج۳، ص۱۸۶تا۲۰۰، تاریخ ابن عساکر، ج۴۳، ص۳۵۹تا۴۴۹)

(68)۔ حضرت سیّدنا ابوبِشر بَرَّاء بن مَعرُور انصاری

رئیسِ قبیلۂ خزرج حضرت سیّدُنا ابوبِشر بَرَّاء بن مَعرُور انصاری رضی اللہ عنہ نے عُقبۂ اُولیٰ میں دینِ اسلام قبول کیا اور اس موقع پر سب سے پہلے بیعت کا شرف پایا۔ آپ کو قبیلۂ بنو سَلَمہ کا نقیب (سردار) مقرر کیا گیا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہجرتِ مدینہ سے ایک ماہ قبل صفر میں مدینۂ منوّرہ میں وِصال فرمایا۔ آپ پہلے صحابی ہیں جنھوں نے اپنے مال کے تِہائی حصّے کی وصیّت کی۔

(طبقات ابن سعد، ج۳، ص۴۶۴، ۴۶۵، المنتظم، ج۳، ص۸۳)

(69)۔حضرت سیّدُنا مَرثَد بن ابو مَرثَد کَنَّاز غَنَوِی

بَدری صَحابی حضرت سیّدُنا مَرثَد بن ابو مَرثَد کَنَّاز غَنَوِی رضی اللہ عنہ حضرت سیّدُنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کے حلیف تھے، ہجرت کے بعد حضرت سیّدُنا اَوس بن صَامِت اَنصاری رضی اللہ عنہ سے مواخات ہوئی، ہجرت کے بعد کچھ نادار مسلمان مکے میں قید کر لئے گئے تھے لہٰذا کسی تدبیر سے ان قیدیوں کو مکہ مکرمہ سے چھڑا کر مدینے شریف لانے کے لئے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے بہادر اور نڈر ہونے کی وجہ سے یہ کام سونپا۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے، صفر المظفر ۳ھ میں سریۂ مَرثَد میں امیر بنائے گئے اور مقامِ رَجِیع پر شہید ہوئے۔(الاستیعاب، ج۳، ص ۴۴۲، ۴۴۰، اسد الغابہ، ج۵، ص ۱۴۴)

(70)۔حضرت سیّدُنا خُزَیمہ بن ثابت اَوسی انصاری

ذُوالشَّہادَتَین حضرت سیّدُنا خُزَیمہ بن ثابت اَوسی انصاری رضی اللہ عنہ قبلِ ہجرت اسلام لا کر اَلسّابِقُونَ الاَوَّلُون میں شامل ہوئے، بدر سمیت تمام غزوات میں شرکت فرمائی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے راضی ہو کر ان کی گواہی کو دو مَردوں کے برابر فرما دیا۔ ان سے کئی احادیث مروی ہیں، یومِ فتحِ مکّہ انہیں لشکرِ اسلام کا صاحبِ عَلَم (جھنڈے والا) ہونے کا شرف حاصل ہوا، آپ کی شہادت جنگِ صِفّین صفر ۳۷ھ میں ہوئی۔(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۲/ ۳۰، تاریخ طبری، ۸/ ۷۶۵)

(71)۔حضرت ابو عبد اللہ محمد بن مَسلَمَہ اَوسی انصاری

حارِسُ النبی حضرت ابو عبد اللہ محمد بن مَسلَمَہ اَوسی انصاری رضی اللہ عنہ اعلانِ نبوت سے ۲۲سال قبل پیدا ہوئے اور صفر۴۶ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وفات پائی۔ آپ جلیلُ القدر صحابی ، بہادر اور قدیمُ الاسلام تھے۔ تَبُوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے، اس موقع پر مدینے کے حاکم بنائے گئے۔ آپ نے دشمنِ رسول کعب بن اشرف کا کام تمام کیا۔ آپ سے کئی احادیث مروی ہیں ، دورِ خلافت راشدہ میں کئی عہدوں پر فائز رہے۔(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ،۶/۲۸،المواھب اللدنیہ،۱/۴۳۱)

اولیائے کرام

(72)۔ حضرت بہاء الدین زکریا قریشی ملتانی

مشہور ولیِ کامل، شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا قریشی ملتانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی پیدائش ۵۶۶ھ میں کروڑ لعل عیسن (ضلع لیہ، جنوبی پنجاب) پاکستان میں ہوئی۔ آپ مادرزاد ولی، حافظ القراٰن، عالمِ دین، شیخِ طریقت اور امام سلسلۂ سہروردیہ فی الہند ہیں۔ آپ نے ۷ صَفَرُالْمُظَفَّر ۶۶۱ھ کو مدینۃُ الاولیا ملتان (جنوبی پنجاب) پاکستان میں وصال فرمایا، آپ کا مزار مرجعِ خاص وعام ہے۔(فیضانِ بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۳تا ۶۳)

(73)۔ حضرت پیر سیّد احمد شاہ ترمذی کالپوی

سجادہ نشین درگاہِ محمدیہ کالپی شریف حضرت علّامہ پیر سیّد احمد شاہ ترمذی کالپوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ولیِ کامل، عالمِ باعمل، صاحبِ تصانیف اور سلسلۂ عالیہ قادریہ عطاریہ کے اکتیسویں شیخِ طریقت ہیں، گیارہویں صدی ہجری کی ابتدا میں پیدا ہوئے اور ۱۹ صَفَرُالْمُظَفَّر ۱۰۸۴ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک کالپی شریف (ضلع جالون، یوپی) ہند میں ہے۔(تاریخ مشائخ قادریہ، ج ۲، ص ۱۱۴)

(74)۔ حضرت سیّدنا شیخ سیّد حسن بغدادی

زینتِ خاندانِ غوثِ اعظم حضرت سیّدنا شیخ سیّد حسن بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کی ولادت ابتدائے آٹھویں سن ہجری بغداد (عراق) میں ہوئی، آپ عالمِ دین،

سلسلۂ عالیہ قادریہ عطاریہ کے تیئیسویں شیخِ طریقت اور آستانۂ غوثیہ کے سجادہ نشین تھے۔ وصال ۲۶ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۷۸۱ھ کو فرمایا اور تدفین بغداد شریف میں ہوئی۔

(تاریخ مشائخِ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص ۲۰۱)

(75)۔ مجددِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی حنفی

تاجدارِ سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ حضرت مجددِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۹۷۱ھ کو سرہند شریف (ضلع فتح گڑھ، صوبہ مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی اور ۲۸ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۰۳۴ھ کو یہیں وصال فرمایا، روضۂ مبارک مرجعِ انوار ہے۔ آپ عالمِ باعمل، مصنفِ کُتُب اور عالمگیر شہرت کے حامل شیخِ طریقت ہیں۔ ”مکتوباتِ امام ربانی“ آپ کی کُتُب سے ہے۔ (تذکرۂ مجدد الف ثانی، ص ۲ تا ۳۹)

(76)۔ حضرت داتا گنج بخش سید علی بن عثمان ہجویری

منبع فیض عالم حضرت داتا گنج بخش سید علی بن عثمان ہجویری جنیدی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت تقریباً ۴۰۰ھ کو غزنی شہر (مشرقی افغانستان) میں ہوئی۔ آپ علومِ ظاہری و باطنی کے جامع، سلسلہ جنیدیہ کے عظیم المرتبت شیخِ طریقت، مشہورِ زمانہ کتاب کَشۡفُ الۡمَحۡجُوۡب کے مصنف اور برِ عظیم کے بہت بڑے ولی کامل ہیں۔ آپ نے ۲۰ صفر ۴۶۵ھ کو وصال فرمایا، مزار مرکز الاولیاء لاہور (پاکستان) میں دعاؤں کی قبولیت اور انوار و تجلیات کا مقام ہے۔ (فیضان داتا علی ہجویری، ص ۴، ۷۴)

(77)۔ حضرت ابو صرائر احمد بن عروس ہواری مالکی

قطب الاقطاب حضرت ابو صرائر احمد بن عروس ہواری مالکی علیہ رحمۃ اللہ الوَالی کی ولادت ۷۷۸ھ میں مزاتین تُونِس (براعظم افریقہ) میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ باعمل، بارعب شخصیت کے مالک، سلسلہ شاذلیہ عروسیہ کے بانی اور باکرامت بزرگ تھے۔ ۲ صفر ۸۶۸ھ کو وصال فرمایا، مزار زوایہ ابن عروس (نزد زیتونہ مسجد) تونس شہر میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

(جامع کراماتِ اولیاء مترجم، ج ۲، ص ۳۸۳، معجم اعلام الجزائر، ص ۱۴۶)

(78)۔ حضرت سید شاہ عبد اللطیف بھٹائی

باب الاسلام سندھ کے بزرگ حضرت سید شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۱۱۰۱ھ ہالا حویلی (ضلع مٹیاری) پاکستان میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، ولیِ کامل اور سندھی صوفی شاعر تھے۔ ۱۱۶۵ھ کو بھٹ شاہ (ضلع مٹیاری) میں وصال فرمایا، آپ کا عرس ۱۴ صفر کو ہوتا ہے۔ "شاہ جو رِسالو" آپ کے کلام کا مجموعہ ہے۔

(تذکرہ اولیائے سندھ، ص ۱۹۵ تا ۲۰۱، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۵، ص ۳۳۰، ۳۲۹)

(79)۔ حضرت محمد سلیمان تونسوی چشتی نظامی

پیر پٹھان، غوثِ زمان حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی چشتی نظامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ولادت ۱۱۸۴ھ میں موضع گڑگوجی (نزد تونسہ شریف) پاکستان میں ہوئی اور وصال ۷ صفر ۱۲۶۷ھ کو فرمایا۔ آپ کا مزار تونسہ شریف (ضلع ڈیرہ غازی خان) میں دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ (مناقب المحبوبین، ص ۵۷۴، فیضان پیر پٹھان، ص ۳، ۵۶)

(80)۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی

شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی نظامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیکی ولادت ۱۲۱۴ھ میں سیال شریف (تحصیل ساہیوال، ضلع گلزارِ طیبہ سرگودھا) پاکستان میں ہوئی اور یہیں ۲۴ صفر ۱۳۰۰ھ کو وصال فرمایا، مزار مرکز روحانیت ہے۔ آپ عالمِ دین، رہنمائے صوفیا اور مرشد علما و عوام ہیں۔

(مرآت العاشقین، ص ۲۸۹، فیضانِ شمسُ العارفین، ص ۱۳، ۵۳، ۱)

(81)۔ حضرت حافظ سید حاجی وارث علی شاہ

بانیِ سلسلہ وارثیہ، سرکار وارث پاک حضرت حافظ سید حاجی وارث علی شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۱۲۳۸ھ کو دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی (یوپی، ہند) میں ہوئی اور وصال یکم صفر ۱۳۲۳ھ کو فرمایا، مزار دیوہ شریف میں مرجعِ خاص و عام ہے۔

(آفتابِ ولایت، ص ۱۷۰، ۴۶)

(82)۔ حضرت سیّد امیر ابو العلا نقشبندی چشتی

بانیِ سلسلۂ ابو العلائیہ حضرت سیّد امیر ابو العلا نقشبندی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۹۰ھ میں نریلہ (مضافاتِ دہلی) ہند میں ہوئی اور ۹ صفر ۱۰۶۱ھ کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک آگرہ (اکبر آباد اترپردیش) ہند میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ صاحبِ کرامت، جلیلُ القدر، مقاماتِ عالیہ پر فائز اور عظیم اَوصاف کے جامع تھے۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ کے شیخِ طریقت حضرت میر سیّد محمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے بھی خلافت حاصل ہوئی۔ (تذکرہ اولیائے پاک و ہند، ص ۲۵۱، بزم ابو العلاء، ۲۵، ۳۲، ۷۷)

(83)۔حضرت علّامہ فقیر اللہ علوی نقشبندی

استاذ پیر روضے دھنی، عارف بِاللہ حضرت علّامہ فقیر اللہ علوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی وِلادت گیارھویں صدی ہجری کے شروع میں روتاس (ضلع جلال آباد) افغانستان میں ہوئی اور ۳صفر ۱۱۹۵ھ کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار اندرونِ ہاتھی گیٹ شِکارپور (سندھ) پاکستان میں زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ آپ صوفیِ باصفا، عالمِ باعمل، صاحبِ تصانیف اور استاذُ العلماء و صُوفیا ہیں۔ قُطبُ الاِرشاد آپ کی اہم تصنیف ہے۔(جہانِ امام ربانی،ج۶،ص۳۱۵)

(انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص۱۰۵۴، ۱۰۵۶،سندھ کے صوفیائے نقشبند،ج۲،ص۴۴۳،تذکرہ اولیائے سندھ،ص۲۵۸)

(84)۔حضرت امام سیّد محمد بن علی سنوسی کبیر مالکی

بانیِ سلسلۂ سنوسیہ حضرت امام سیّد محمد بن علی سنوسی کبیر مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۰۲ھ کو مستغانم (مندراس، مضافاتِ وادیِ مینا) الجزائر میں ہوئی۔ ۱۲۷۶ھ کو جغبوب (صوبہ بطنان) لیبیا میں وِصال فرمایا، آپ کا عُرس ۹صفر کو ہوتا ہے۔ آپ برِّ اعظم افریقہ کی عظیم شخصیت، عالمِ جلیل، مجاہدِ اسلام، صوفیِ کبیر، شاعرِ اسلام، کئی کتب کے مصنف، تحریک سنوسیہ کے بانی، کثیر سنوسی خانقاہوں کے سرپرست، عاشقِ محافلِ میلاد اور صاحبِ کرامت ولی اللہ تھے۔(اعلام لزرکلی،ج۶،ص۲۹۹،تذکرہ سنوسی مشائخ،ص۵۱تا۶۱)

(85)۔ حضرت اویس قَرَنی

سیّدُ التّابعین حضرت اویس قَرَنی رحمۃ اللہ علیہ اہلِ یمن سے ہیں۔ زمانۂ رسالت میں اسلام قبول کیا مگر بوڑھی والدہ کی خدمت کی وجہ سے دیدارِ نبی کی سعادت نہ پاسکے۔ ۲ فرامینِ مصطفٰے (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم):

(۱) تم میں سے جو اویس کو پائے تو اُس سے دعائے بخشش کرائے۔

(۲) بے شک اویس خَیرُ التّابِعین ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات فرمائی، آپ عشقِ رسول، گوشہ نشینی اور زہد و تقویٰ میں مشہور تھے۔ جنگِ صِفّین صفر ۳۷ھ میں شہید ہوئے، آپ کا مزار رَقّہ (دمشق، شام) میں ہے۔

(مسلم، ص۱۰۵۵، حدیث:۶۴۹۲، مستدرک للحاکم، ۴/ ۴۹۶، حدیث:۵۷۷۱، طبقات ابن سعد، ۶/ ۲۰۴ تا ۲۰۷)

(86)۔ حضرت شیخ صلاحُ الدّین دَرُوَیش سہروردی دہلوی

حضرت شیخ صلاحُ الدّین دَرُوَیش سہروردی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۶۴۸ھ اور وفات ۷۴۹ھ میں دہلی میں ہوئی۔ آپ کا عرس ۲۲ صفر کو دہلی میں ہوتا ہے، آپ شیخ صدرُ الدّین عارف ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ، حضرت خواجہ نصیرُ الدّین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمسائے، صاحبِ کرامت، دردِ اُمّت رکھنے والے اور نِڈر تھے۔ (اخبار الاخیار مترجم، ص۱۴۹)

(87)۔حضرت خواجہ سیّد یحییٰ کبیر غرغشتی سہروردی

حضرت خواجہ سیّد یحییٰ کبیر غرغشتی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۰۷ھ میں شہر علی (نزد کوہ سلیمان) بلوچستان میں ہوئی۔ یہیں ۲ صفر ۸۳۴ھ کو وصال فرمایا۔ مزار جائے پیدائش میں ہے۔ آپ علمِ ظاہری و باطنی کے جامع، مرید و خلیفہ جہانیاں جَہاں گَشت، باکرامت ولی اور مرجعِ عُلَماوعوام شخصیت کے مالک تھے۔

(انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۵/ ۱۵۴)

(88)۔حضرت علّامہ خواجہ یعقوب چَرخی

مفسرِ قراٰن حضرت علّامہ خواجہ یعقوب چَرخی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۶۲ھ میں چرخ نزد غَزنی افغانستان میں ہوئی اور وصال ۵ صفر ۸۵۱ھ میں فرمایا، مزار موضع لنین کال خور (دوشنبہ) تاجکستان میں ہے، آپ جید عالمِ دین، خلیفہ بانیِ سلسلہ نقشبندیہ خواجہ بہاؤالدّین اور صاحب تصانیف ہیں، تفسیرِ چرخی اور شرح اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی آپ کی مطبوع کُتب ہیں۔ (تاریخ مشائخ نقشبند، ص ۲۲۵ تا ۲۳۴، خواجہ عبید اللہ احرار، ص ۸۹)

(89)۔حضرت شیخ محمود راجن فاروقی

جلیلُ القدر شیخِ طریقت حضرت شیخ محمود راجن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ احمد آباد (گجرات ہند) کے ایک عظیم صوفی خاندان میں پیدا ہوئے۔ کئی سلاسل سے خلافت حاصل ہوئی، آپ جامع عُلوم و فنون اور کثیرُ الفیض تھے، ۲۲ صفر ۹۰۰ھ میں وصال

فرمایا۔ مزار درگاہ شیخ سراجُ الدّین پیرانِ پٹن نہر والا محلہ مبارکپورہ گجرات میں ہے۔(مشائخ احمد آباد، ص ۲۲٦)

(90)۔ حضرت شاہ غلام علی دہلوی مجددی نقشبندی

شیخُ المشائخ حضرت شاہ غلام علی دہلوی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱۵٦ھ میں پٹیالہ (ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی۔ ۲۲ صفر ۱۲۴۰ھ میں وصال فرمایا، آپ کا مزار دہلی ہند میں ہے۔ آپ عالمِ دین، عظیم شیخِ طریقت، تیرھویں صدی کے مجدد، صاحبِ کرامت ولی اللہ اور ۱۲ سے زائد کُتب کے مصنف تھے۔

(جہانِ امام ربانی، ۴/ ۵۸۸ تا ٦۰۲)

(91)۔ حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گیلانی

قبلۂ عالم، تاجدارِ گولڑہ حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۷۵ھ میں گولڑہ شریف (اسلام آباد، پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور ۲۹ صفر ۱۳۵٦ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار گولڑہ شریف میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ آپ جید عالمِ دین، مرجعِ علما، شیخِ طریقت، کئی کتب کے مصنف، مجاہدِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر اور عظیم و مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔(مہرِ منیر، ص ٦۱، ۳۳۵، فیضانِ پیر مہر علی شاہ، ص ۴، ۳۲)

(92)۔ میر محمد نعمان بدخشی نقشبندی مجددی

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کانِ بدخشاں کے لعل بے بہا اور میر شمس الدین یحیٰ ابن میر خواجہ جلال الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرزند رشید ہیں۔ ۹۷۷ھ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے

عالم دنیا میں ظہور فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد ماجد بدخشاں کے مشہور مشائخین سے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت سے ایک رات پہلے انہوں نے حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ آج تیرے ایک بڑا بزرگ فرزند پیدا ہو گا اس کو میرے نام پر نامزد کرنا۔

چنانچہ اسی دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیدا ہوئے اور والد بزرگ نے محمد نعمان آپ کا نام رکھا۔ سن تمیز پر پہنچ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جملہ علوم عقلی و نقلی میں کمال پیدا کیا۔ اور جہانگیر بادشاہ کے زمانہ میں ہندوستان تشریف لائے اور دہلی میں سکونت پذیر ہو کر حضرت خواجہ باقی باللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مرید ہوئے۔ خواجہ باقی باللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بوجہ علم و فضل آپ پر خاص نظر عنایت رکھتے تھے۔ جب خواجہ باقی باللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے چند خاص مرید حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سپرد فرمائے میر صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی انہی میں تھے۔ آپ کو خواجہ باقی باللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جدائی ناگوار تھی لہذا جانے میں توقف کیا، اس پر حضرت خواجہ باقی باللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے غضبناک ہو کر فرمایا کہ شیخ احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک ایسے آفتاب ہیں کہ ہمارے جیسے ہزاروں ستارے ان کی ضمیر میں گم ہیں۔ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مجدد الفِ ثانی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے انفاس اور توجہ خاص کی بدولت آفتاب طریقیت ہو کر چمکے۔

مجددِ الفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرزندان سعید کے بعد سب سے پہلے آپ ہی کو منصب خلافت مرحمت فرما کر سند اجازت مرحمت فرمایا جس میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

کی نسبت یہ فقرہ درج تھا۔ "**اِنَّ الْعَارِفَ بِاللّٰہِ ھُوَ السَّیِّدُ الْکَامِلُ**"۔ حضرت مجدد الفِ ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے خرقۂ خلافت سے مشرف فرماکر آپ کو دکن میں متعین کیا۔ وہاں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ارشاد کو وہ رونق ہوئی کہ بے شمار پیادوں کے علاوہ چار سو سوار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ شام کے حلقہ میں مراقب ہوتے تھے۔ آخر کار جہانگیر بادشاہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے کمالات کا حال سن کر دارالخلافت اکبر آباد میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو طلب کر لیا اور دارالخلافت کی صدارت عظمیٰ کے منصب پر آپ کو سرفراز کیا۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عالمِ باعمل صاحبِ کشف و الہام، زہد و تقویٰ میں بے نظیر، شریعت پر ثابت قدم اور اسرار طریقت کے مشکل کشا تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ہدایت ورہنمائی سے ہزاروں آدمیوں نے خداشناسی کی آنکھیں روشن کیں۔ بہت سی کرامتیں اور خرقِ عادات آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ظہور میں آئیں جن کا کچھ بیان روضۂ قیّومیہ میں موجود ہے۔

ایک مرتبہ عالم مثال میں حضور فخر دوعالم محبوب معظم ختم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی **زیارت سے مشرف** ہوئے۔ اس وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ بھی ہم رکاب تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ: "**نعمان سے کہو کہ جو شیخ احمد کا مقبول ہے وہ ہمیں بھی مرغوب اور خدا کو محبوب ہے اور جو شیخ احمد کا مردود ہے وہ میرا اور خدا کا مردود ہے**"۔ یہ سنتے ہی میر صاحب کے دل میں خیال گزرا کہ شکر ہے کہ میں حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقبول ہوں۔اس خیال کے گزرتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:**"جو تیرا مقبول ہے وہ شیخ احمد اور میرا اور خدا کا مقبول ہے اور جو تیرا مردود ہے وہ شیخ احمد اور میرا اور خدا کا مردود ہے"**۔

آگرہ میں آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا مکان اور خانقاہ محلہ صوفی پورہ میں واقع تھی جہاں اب **مزار مبارک** واقع ہے۔صدارت کا اجلاس ایک وسیع اور قدیم جامع مسجد میں ہوتا تھا جو موجودہ جامع مسجد کے قریب واقع اور محکمہ کی مسجد کے نام سے موسوم تھی۔یہ مسجد ایام غدر یعنی ۱۸۵۷ء کی جنگ میں شہید ہو گئی۔

حضرت مجدد الفِ ثانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے انتقال کے بعد آپ نے تریسٹھ (۶۳) مادہ تاریخ نکالے جن کا شمار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف کے سالوں کے برابر ہے۔اُن میں سے چند فقرات یہ ہیں:جان شریعت۔شہباز طریقت۔خسرو معرفت۔

سید محب اللہ مانک پوری اور خواجہ ہاشم کشمی صاحبِ زبدۃ المقامات و برکات الاحمدیہ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے مشہور مریدوں میں ہیں۔

۱۸ صفر ۱۰۵۸ھ کو آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اس سرائے عاریتی کو چھوڑ کر حجِ دیدار کے واسطے کوچ فرمایا۔جسم خاکی خانقاہ عالی میں سپرد خاک کیا گیا۔

مزار مبارک نگلہ دھنی متصل سلطان گنج میں واقع ہے۔مزار پر ایک مختصر گنبد اور اطراف میں سنگ سرخ کی غلام گردش بنی تھی جو اب بہت شکستہ حالت میں ہے۔اگر مرمت نہ ہوئی تو چند روز میں بالکل گر جائے گی۔

حاجی الطاف حسین صاحب سوداگر درگاہ شریف کی مرمت میں امداد دینے پر آمادہ ہیں اللہ تعالی مسلمانانِ آگرہ کو مرمت کی توفیق عطا فرمائے۔نواب اسلام خاں بدخشی (میر ضیاء الدین حسین) کو جو عالمگیر بادشاہ کے زمانے میں منصبِ پنج ہزاری پر سرفراز اور اکبر آباد کے صوبہ دار تھے۔پاس ہموطنی میر موصوف سے بہت عقیدت تھی۔ انہوں نے ۱۰۵۸ھ میں آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ مقبرہ اور اس کے قریب ایک عالیشان مسجد تعمیر کرائی تھی جس کی تاریخِ تعمیر بانی اسلام خان بہادر ہے (۱۰۵۸)مسجد مذکور منہدم ہو گئی جس کا پتھر اکبر آبادی مسجد میں لگا ہوا ہے۔نواب سلام خاں نے ۱۰۷۴ھ میں وفات پائی اور گنبد کے اندر آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ہمخواب ہیں۔

حضرت باقی باللہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جبّہ شریف اور میر محمد نعمان کی دستار مبارک سید مظفر حسین صاحب پیشہ کار کلکڑی آگرہ ساکن محلہ چڑی مار ٹولہ کے پاس نسلاً بعد نسلٍ چلی آتی ہے جس کی زیارت دیگر تبرکات شاہ فخر الدین مداری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ گیارہویں ربیع الاول کو کرائی جاتی ہے۔میر صاحب کا شجرۂ نسب مرزا حافظ قمر الدین بیگ صاحب سجّادہ نشین درگاہ ابو العلی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس موجود ہے۔میر صاحب مرزا صاحب کے جدّ مادری ہیں۔(بوستانِ اخیار، ص204.207)

(93)۔قاضی سیّد مہر علی قادری

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے عابد و زاہد اور سالک راہِ خدا تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے باپ داداشاہی زمانے میں سبز وار سے آگرہ میں تشریف لائے تھے۔ محلہ بلوچ پورہ

میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مسکن تھا۔ خاندان میں شاہی زمانہ سے نسلاً بعد نسلٍ قضا کا عہدہ چلا آتا تھا۔ **مولانا امجد علی شاہ قادری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (جن کا مزار مبارک پنجہ مدرسہ میں موجود ہے) کے آپ مرید اور مختار عام تھے۔

ماہِ صفر ۱۲۷۰ھ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وِصال ہوا۔ **مزار مبارک** موضع بودلہ میں درگاہ قدم شریف کے احاطہ کے باہر واقع ہے۔ (بوستانِ اخیار، ص218)

(94)۔ میر سید جلال الدین قادری

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **سید شیخین قادری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیٹے اور آگرہ کے اکابر سادات سے ہیں۔ بڑے عابد و زاہد اور متوکل بزرگ تھے۔ ابتدا سے انتہا تک گوشۂ عزلت میں بیٹھے رہے۔ "**بِئْسَ الْفَقِیْرُ عَلٰی بَابِ الْاَمِیْرِ**" (ترجمہ: فقیروں میں سے برا فقیر وہ ہے جو امیروں کے دروازے پر جائے) پر کاربند اور امیروں کی صحبت سے بہت پرہیز کرتے تھے۔

حضرت غوث الاعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف سے لوگوں کو مرید کیا کرتے تھے۔ سید محمد اور سید داؤد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دو صاحبزادے تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات کے بعد سید داؤد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جانشین ہوئے۔ **۲۵ صفر ۹۸۳ھ** کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وفات پائی۔ **مزار مبارک** موضع گھٹواسن متصل آگرہ میں موجود ہے۔ (بوستانِ اخیار، ص66.67)

(95)۔ حکیم سید نورالدین رضوی قادری

آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سید صدرالدین ابن سید امجد ولد سید حافظ عنایت اللہ ملتانی کے فرزند رشید تھے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے آباؤ واجداد ملتان میں سکونت پذیر اور سب صلحائے امت سے تھے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے جد سوم حافظ عنایت اللہ جہانگیر بادشاہ کے زمانے میں مع اہل و عیال آگرہ میں رونق افروز ہو کر آباد ہوئے۔ اُس وقت سے ماہوار وظیفہ دربار شاہی سے مقرر ہوا جو آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے والد ماجد سید صدرالدین کی حیات تک برابر ملتا رہا۔ جب آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا زمانہ آیا تو تصدیق کے واسطے صاحب کلکٹر ضلع کے روبرو جانا لازمی ہوا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے باوجود لوگوں کے بیحد اصرار کے اس امر کو منظور نہ فرمایا اور رزاق حقیقی کی روزی پر قانع ہو کر اس وظیفہ پر لات مار دیا۔

ایام طفلی ہی سے ولایت کی نشانی آپ کی پیشانی پر ظاہر تھی۔ چنانچہ سن تمیز پر پہنچ کر بہت جلد آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے علوم و فنون خصوصاً حکمت میں کمال حاصل کر لیا اور خداشناسی کے شوق میں اپنے زمانے کے بزرگان دین کی خدمت میں حاضر رہنے لگے ۔سب سے پہلے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو شیخ محمد چشتی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی خدمت سے فیض حاصل ہوا اور انہی کی بدولت طریقت شناس سالکوں کے حالات سے پوری واقفیت پیدا کر کے حسب الحکم سید امجد علی شاہ قادری اکبر آبادی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے مرید ہوئے اور آپ کے انفاس اور توجہ کی برکت سے بہت جلد معنوی عظمت حاصل کر کے خلافت و دامادی کے

شرف سے مشرف ہوئے یعنی سید امجد علی شاہ قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کر دیا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میں خدا شناسان باکمال کے جملہ پسندیدہ افعال موجود تھے ۔صاحب انوار العارفین کا بیان ہے کہ میں دو مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اخلاق حمیدہ اور اقوال سنجیدہ نا قابل بیان ہیں۔ اگر کسی سے اتفاقیہ یا عمداً کوئی خطا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حق میں سرزد ہو جاتی ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کے انتقام میں اُس کی راحت رسانی میں کوشش بلیغ فرماتے ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے آرام و آسائش پر دوستوں اور مخلصوں کی راحت کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہر شخص کی تعظیم کے واسطے اٹھتے ہیں۔ علما فقرا کے دوست اور ان کی تعظیم و تکریم میں کوئی کمی نہیں اٹھا رکھتے۔ دیوان خانہ کے دروازہ تک اُن کا استقبال فرما کر اپنے خاص مسند کو اُن کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی طرح رخصت کے وقت دروازہ تک ساتھ جاتے ہیں۔

اخیر عمر میں مسند و تکیہ ترک کر کے دیوان خانہ میں روئی کا فرش بچھوا دیا تھا سب کے ساتھ اسی پر بیٹھتے تھے۔ چنانچہ جب میں دوبارہ مراد آباد سے اکبر آباد گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ملازمت میں حاضر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ خلق خدا کو فرش پر بیٹھا ہوا دیکھ کر مجھے مسند پر تکیہ لگا کر بیٹھنے میں بہت شرم معلوم ہوتی تھی لہذا میں نے مسند و تکیہ ترک کر دیا ہے۔

روزانہ اکثر مرد و عورتیں حاضر خدمت ہو کر خاندان قادریہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرید ہوتے تھیں۔ خصوصاً ماہ ربیع الثانی میں لوگ بہت کثرت سے مرید ہوتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اوقات نہایت منضبط تھے۔ نماز تہجد سے صبح کی نماز تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مشغول بحق رہ کر بعد ادائے نماز فجر درود و وظائف کا ورد فرماتے ہیں۔ پھر نماز اشراق سے فارغ ہو کر دوستوں، ہم نشینوں سے ہم صحبت ہو کر بات چیت کرتے ہیں۔ دوپہر کے قریب طعام تناول فرماتے اور اکثر مخلصان خاص سے ملتے جلتے ہیں۔ زوال کے بعد نماز ظہر اول وقت میں پڑھ کر استراحت فرماتے ہیں۔ پھر بیدار ہو کر وضو کے بعد اجلاس عام کا وقت ہوتا ہے۔ اور لوگ خدمت بابرکت میں باریاب ہوتے ہیں۔ اس کے بعد نماز عصر جماعت کے ساتھ ادا فرماتے ہیں۔ بعد نماز مغرب ورزش وغیرہ سے فرصت پاکر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھانا کھانے کے واسطے گھر میں جاتے ہیں تھوڑی دیر بعد واپس آکر مریدوں اور معتقدوں کو علمِ باطن کی تعلیم و تلقین فرماکر اور نماز عشا باجماعت ادا کرکے آرام فرماتے ہیں۔

عجیب تسخیر و تصرف آپ کی ذات میں ہے۔ ہر امیر و غریب جو دیگر شہروں سے آگرہ میں آتا ہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں ضرور ہی حاضر ہوتا ہے۔ راقم نے دو سال کے قریب کبھی ان اوقات میں خلل نہیں دیکھا۔ یہاں تک مشہور ہے کہ جس دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جوان و خوش رو اور لائق و فائق اور اہل علم صاحبزادہ سید شیر علی نے انتقال فرمایا اس دن بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے معمولات میں کچھ فرق نہیں آیا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قضا و رضائے الٰہی پر صابر و شاکر رہ کر کچھ جزع فزع نہیں فرمایا تھا۔

بہادر شاہ ظفر کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے خاص عقیدت تھی۔ کئی مرتبہ بہت اصرار سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دہلی میں بلایا مگر آپ تشریف نہیں لے گئے۔ ایک مرتبہ جبکہ نواب احتشام الدولہ امین الرحمن خان کے اصرار سے جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مرید ان جان نثار سے تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دہلی تشریف لے گئے تھے۔ ہرچند بادشاہ نے کوشش کی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حاضر دربار ہو کر ملاقات فرمائیں مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قبول نہیں فرمایا۔ آخرکار ایک دن جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت قطب الاقطاب **قطب الدین بختیار کاکی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار کی زیارت کے واسطے میں گئے تو بہادر شاہ ظفر نے وہیں حاضر خدمت ہو کر ندر پیش کی۔ آپ نے نذر تو منظور نہیں فرمائی صرف بادشاہ کا دیوان لے لیا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامات کے بیان کی اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں۔ رسالہ خوارق عادات میں جو حکیم سید عرفان علی شاہ صاحب کے کتب خانہ میں موجود ہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی **ایک سو چار کرامتوں** کا مفصل حال قلمبند ہے۔ جسے شوق ہو ملاحظہ کر سکتا ہے۔

۲۳ صفر ۱۲۰۷ھ کو جمعہ کے دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس دار ناپائدار سے کوچ فرمایا اور بہشت نشینوں کے ہم نشین ہوئے۔ مزار مبارک متصل شفاخانہ احاطہ دیوان خانہ میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ (بوستانِ اخیار، ص231.235)

(96)۔ آغا صفدر خاں غازی یزدی

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالمگیر بادشاہ کے زمانہ میں یزد سے جو ایران کا مشہور شہر ہے تشریف لائے تھے۔ علم و فضل سے موصوف اور بڑے عارف کامل بزرگ تھے۔ بادشاہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو آگرہ کی عید گاہ کا خطیب مقرر کیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خاندان میں خطابت کا عہدہ اب تک قائم تھا۔ اب اگرچہ عید گاہ کمیٹی لوکل کے زیر اہتمام ہے۔ مگر آغا مرزا کو جو کلکٹری آگرہ میں عرائض نویس اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نسل سے ہیں۔ کچھ وظیفہ اب تک ملتا ہے۔ مزار مبارک محلہ دھاکڑان (نائی کی منڈی) کے قریب نالہ میں واقع اور عوام میں نواب عبدل شاہ غازی کے مزار کے نام سے موسوم و مشہور ہے۔

ایک بلند وسیع اور پکا چبوترہ پر **مزار مبارک** کا گنبد چار سنگین ستونوں پر قائم ہے۔ چبوترہ پر کئی نیم کے درخت سایہ کئے ہوئے ہیں۔ یہاں کا منظر نہایت دلکش و خوشنما اور مزار سے فیض و برکت کے آثار ظاہر ہیں۔ خوش عقیدہ لوگ پرانے بخار کے واسطے یہاں کی اینٹ اٹھا کر لے جاتے ہیں، اور صحت کے بعد ملیدہ پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نیاز دلاتے ہیں۔ چبوترہ کے قرب و جوار میں کئی سنگین تعویذ موجود ہیں۔ جن میں پانچ تعویذوں پر یہ نام لکھے ہوئے ہیں:

(1)۔۔۔ آقا محمد باقر ولد علی رضا، 1096ھ۔

(2)۔۔۔ آقا محمد طاہر ولد آقا علی رضا۔

(3)۔۔۔ محمد باقر، 1070ھ۔

(4)۔۔۔اسد اللہ عرف مرزادولہ،1093ھ۔

(5)۔۔۔ہوری بنت سلطان مرزا۔

ان ناموں میں پہلے اور دوسرے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھانجے اور عالمگیر بادشاہ کے زمانے کے امیر لوگوں میں سے تھے۔(بوستانِ اخیار، ص90.91)

آپ کا عرس سیدنا سرکار حضرت سید امیر ابو العلی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے ایک ہفتے بعد یعنی ۱۳، ۱۴ صفر المظفر کو ہوتا ہے۔ مزار مبارک کی دیکھ بھال کرنے والوں نے بتایا کہ دس، بارہ سال پہلے آپ کا عرس تین دن تک کافی شان و شوکت کے ساتھ منایا جاتا تھا اور عاشقانِ اولیاء بڑی تعداد میں شرکت بھی کرتے تھے لیکن اب چند لوگوں کے کوئی نہیں آتا اور اب صرف ۱۳ صفر کو عصر تا مغرب فاتحہ خوانی وغیرہ کر لی جاتی ہے۔

(97)۔مرزا حسن بیگ صوفی

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالمگیر بادشاہ کے زمانہ کے مشائخین میں سے ہیں، **شب جمعہ ۲۲ صفر ۱۰۷۴ھ** کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وفات پائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے **مزارِ مبارک** کا پتہ نہیں چل سکا۔(بوستانِ اخیار، ص71.72)

علمائے اسلام

(98)۔حضرت محمد بن علی حکیم ترمذی شافعی

حضرت امام حافظ محمد بن علی حکیم ترمذی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ترمذ (صوبہ سرخان دریا) ازبکستان میں ہوئی اوروصال ۲۱صفر ۲۸۵ھ کو فرمایا۔آپ محدث،واعظ،فقیہ،صوفی،عارف،سلسلہ شاذلیہ کے شیخ اور مؤلف تصانیف کثیرہ تھے۔ ٦۴کتب میں سے نَوَادِرُ الْاُصُوْل فِیْ مَعْرِفَةِ اَحَادِیْثِ الرَّسُوْل مشہور ہے۔

(نوادرالاصول،ج۱،ص۱۳تا۳٦،وفیات الاخیار،ص۸۲)

(99)۔حضرت حافظ زین الدین محمد عبدالرؤف مناوی شافعی

عالمِ کبیر حضرت حافظ زین الدین محمد عبدالرؤف مناوی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۹۵۲ھ قاہرہ مصر میں ہوئی اور۲۳ صفر۱۰۳۱ھ کو یہیں وصال فرمایا، مزار خانقاہ قسم مبارک (شارع باب البحر قاہرہ) میں ہے۔آپ محدث، استاذالعلماء، شارح کتب احادیث، جامع علوم و معارف اور صوفی کامل ہیں۔۸۰کتب میں فَیْضُ الْقَدِیْر بِشَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِیْر اہم ترین تصنیف ہے۔

(معجم المؤلفین،ج۲،ص۱۴۳،الاعلام للزرکلی،ج٦،ص۲۰۴)

(100)۔حضرت محمد فضلِ حق خیر آبادی چشتی

قائدِ جنگِ آزادی حضرت علامہ محمد فضلِ حق خیر آبادی چشتی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۲۱۲ھ خیر آباد، ضلع سیتاپور(یوپی،ہند) میں ہوئی اور وصال ۱۲صفر ۱۲۷۸ھ کو جزیرہ انڈمان میں ہوا۔مزار یہیں ساؤتھ پوائنٹ پورٹ بلیر میں ہے۔آپ

علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر، منطق و حکمت میں ایک معتبر نام، استاذالعلماء، سلسلہ خیر آبادیہ کے چشم و چراغ، لکھنؤ کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) اردو و عربی کے شاعر، کئی کتب کے مصنف اور مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔

(ماہنامہ جامِ نور دہلی، اکتوبر ۲۰۱۱ء)

(101)۔ حضرت شاہ احمد حسن محدث کانپوری چشتی

استاذالعلماء، امامِ معقولات و منقولات حضرت مولانا شاہ احمد حسن محدث کانپوری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۲۹۶ھ میں پٹیالہ (مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی اور وصال ۳صفر ۱۳۲۲ھ کو کانپور (یوپی) ہند میں فرمایا، آپ کا مزار پرانوار یہیں بساطیوں والے قبرستان نزد پنجابی محلہ میں ہے۔ آپ جید عالم، مدرس، مصنف، شارحِ کتب، دوستِ اعلیٰ حضرت اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ تصانیف میں رسالہ تَنْزِیْہُ الرَّحْمٰن کو شہرت حاصل ہوئی۔

(تذکرہ محدث سورتی، ص۲۹۸ تا ۳۰۱، کانپور نزدیک سے دور تک، ص ۳۰، ۲۵)

(102)۔ حضرت علامہ غلام رشید ارشد القادری مصباحی

رئیس القلم، ملک التحریر حضرت علامہ غلام رشید ارشد القادری مصباحی علیہ رحمۃ اللہ الوَالی کی ولادت ۱۳۴۳ھ میں سید پور (ضلع بَلیا یوپی ہند) میں ہوئی اور ۱۵صفر ۱۴۲۳ھ کو وصال فرمایا، مزار دارالعلوم فیض العلوم جمشید پور (جھارکھنڈ، ہند) میں ہے۔ آپ مریدِ صدر الشریعہ، شاگردِ حافظِ ملت، خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، استاذ العلماء، مناظرِ اہل

سنت، مفکرِ اسلام، ملک و بیرونِ ملک کئی تنظیمات و مدارس کے بانی، مصنفِ کتب اور اکابر علمائے اہل سنت سے تھے۔

(رئیس القلم علامہ ارشد القادری، ص ۱ تا ۳۶، سیرتِ صدر الشریعہ، ص ۲۵۱)

(103)۔ حضرت علامہ مولانا غلام علی اوکاڑوی رضوی

حضرت علامہ مولانا غلام علی اوکاڑوی رضوی اشرفی علیہ رحمۃ اللہ الوَلی کی ولادت ۱۳۳۸ھ گجرات (پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور وصال ۱۱ صفر ۱۴۲۱ھ کو فرمایا۔ مزار آپ کے قائم کردہ جامعہ حنفیہ اشرف المدارس اوکاڑہ میں ہے۔ آپ تلمیذ و خلیفہ شاہ ابو البرکات رضوی، استاذ العلماء، کئی رسائل کے مصنف اور اکابرینِ اہل سنت سے ہیں۔ (اشرف الرسائل فی تحقیق المسائل، ص ۲۷،۶، انوارِ قطبِ مدینہ، ص ۲۶۳)

(104)۔ حضرت امام عبد الرحمٰن اَوْزَاعی

مجتہدِ اُمّت، استاذِ امام محمد، حضرت امام عبد الرحمٰن اَوْزَاعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸۸ھ کو موضع اَوْزَاع (نزد بابِ الفرادیس بعلبک، صوبہ بقاع) لُبنان میں ہوئی۔ ۲ صفر ۱۵۷ھ کو بیروت میں وِصال فرمایا، مزار بیروت شہر کے علاقے حنتوس میں مسجد امام اوزاعی سے متصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تبع تابعی، فقیہِ زماں، امامِ اہلِ شام، استاذُ المحدثین اور ستر ہزار فتاویٰ لکھنے والے بزرگ ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ، جز ۱، ج ۱، ص ۱۳۴، ۱۳۷، فقہائے ہند، ج ۱، ص ۶۷)

(105)۔ حضرت امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نَسَائی

صاحب سُنَنِ نَسَائی، حافظُ الحدیث حضرت امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نَسَائی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۲۱۵ھ شہر نسا (نزد عشق آباد، ترکمانستان) میں ہوئی اور ۱۳ صفر ۳۰۳ھ کو رملہ (فلسطین) میں جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کی کتاب سُنَن النسائی صحاح ستہ میں سے ہے۔ (تاریخ ابن عساکر، ج ۷۱، ص ۱۷۰، ۱۷۶، بستان المحدثین، ص ۲۹۸)

(106)۔ حضرت امام ابو عبد اللہ محمد حاکم نیشاپوری

صاحبِ مستدرک امام ابو عبداللہ محمد حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۳۲۱ھ کو نیشاپور میں ہوئی۔ ۳ صفر ۴۰۵ھ میں وصال فرمایا۔ آپ قاضی نیشاپور، حافظُ الحدیث، فقیہ شافعی، صاحب تصنیف و تالیف اور استاذُ المحدثین تھے۔ کتب میں اَلْمُسْتَدْرَك عَلَى الصَّحِيحَين کو شہرت حاصل ہوئی۔

(مستدرک للحاکم، ج ۱، ص ۷، ۵۶، وفیات الاعیان، ج ۲، ص ۳۶۴)

(107)۔ حضرت امام تقی الدّین محمد بن دقیق العید قشیری شافعی

ساتویں ہجری کے مجدد، شیخُ الاسلام حضرت امام تقی الدّین محمد بن دقیق العید قشیری شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۶۲۵ھ ساحلِ بحر احمر یَنْبُع (صوبہ مدینۂ منوّرہ) عرب شریف میں ہوئی اور ۱۱ صفر ۷۰۲ھ کو وصال فرمایا، مزار قرافۃ الصغریٰ (قاہرہ) مصر میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، امامِ مجتہد، فقیہِ اُمّت، استاذِ متأخرین فقہا و محدثین،

صاحبِ دیوان و کتب اور اکابرینِ علمائے شوافع سے ہیں۔ تصانیف میں اَلْاِقْتِرَاحِ فِی عُلُوْمِ الحَدِیثِ اور اَلْاِلْمَامُ فِی اَحَادِیْثِ الْاَحْکَامِ بھی ہیں۔

(اعیان العصر، ج۴، ص۵۸۰، ۵۷۶، جامع کراماتِ اولیامترجم، ج۱، ص۵۹۴)

(108)۔حضرت علّامہ سیّد محمد عمر خلیق حسینی قادری حنبلی

سیّد الشیوخ، مفسّرِ قراٰن حضرت علّامہ سیّد محمد عمر خلیق حسینی قادری حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۸۲ھ کو محلہ قاضی پورہ (حیدرآباد دکن) ہند میں علمی سادات خاندان میں ہوئی اور وصال ۲۰ صفر ۱۳۳۰ھ کو فرمایا، مزار قادری چمن، مضافاتِ محلہ فلک نما حیدر آباد دکن ہند میں ہے۔ آپ بہترین واعظ، قاری، مصنف، شاعر، استاذُ العلماء اور شیخِ طریقت تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی وفات پر عربی قصیدہ قلمبند فرمایا۔ (مرقع انوار، ص۹۲۹، تذکرہ علمائے اہلسنت، ص۱۸۶)

(109)۔اعلیٰ حضرت، مجدِدِ دین وملت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان

اعلیٰ حضرت، مجدِدِ دین وملت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ کو بریلی شریف (یو.پی) ہند میں ہوئی اور یہیں ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو وِصال فرمایا۔ مزار مبارک مرجع خاص وعام ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، ۵۰ سے زیادہ جدید وقدیم علوم کے ماہر، تاجدارِ فقہاو محدثین، مصلحِ اُمّت، نعت گو شاعر، سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم شیخِ طریقت، تقریباً ایک ہزار کتب کے مصنف، مرجعِ علمائے

عرب و عجم اور چودھویں صدی کے مجدد اور مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ کَنزُالایمان فِی تَرجَمَۃِ القُراٰن، فتاویٰ رضویہ(۳۳جلدیں)، جَدُّالمُمْتَار علیٰ رَدِّالمُحْتار(۷جلدیں، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) اور حدائقِ بخشش آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت،ج۱،ص۵۸،ج۳،ص۲۹۵، مکتبۃ المدینہ)

(تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ،ص۲۸۲،۳۰۱)

(110)۔حضرت مولاناسیّد محمد فاخر الٰہ آبادی

فخر العلماء مولاناسیّد محمد فاخر الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹۲ھ کو الٰہ آباد(یو.پی ہند) میں ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور ۷ صفر ۱۳۴۹ھ کو یہیں وفات پائی، تدفین درگاہ شیخ افضل الٰہ آبادی میں کی گئی۔ آپ فاضل مدرسہ فیض عالَم کانپور، دائرہ شاہ اجمل کے شیخِ طریقت، بہترین خطیب، متحرک راہنما اور طریقت و شریعت کے جامع تھے۔ آپ شبیہِ غوثُ الاعظم حضرت سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔(حیات مخدوم الاولیاء،ص۳۱۸،۳۲۲)

(111)۔حضرت مولانا حکیم محمد نجم الغنی نجمی رامپوری حنفی

صاحبِ بحر الفصاحت حضرت مولانا حکیم محمد نجم الغنی نجمی رامپوری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۷۶ھ کو رامپور (یو.پی) ہند میں ہوئی۔ ۲۶ صفر ۱۳۵۱ھ کو بریلی شریف سے رامپور آتے ہوئے وِصال فرمایا، آپ کو قبرستان شاہ درگاہی رامپور یو.پی ہند میں دفن کیا گیا۔ آپ فاضل مدرسہ عالیہ رامپور، ماہرِ علومِ جدیدہ و قدیمہ، ریاستِ رامپور کے کئی عہدوں پر فائز، حکیم و مدرس، صاحبِ دیوان شاعر، علمِ عروض کے ماہر

اور ۳۰سے زائد کتب کے مصنف تھے۔ آپ کی کتب اسلام، اصولِ عقائد و فقہ، بلاغت، علمِ عروض، تاریخ اور طب جیسے موضوعات پر ہیں۔

(مذاہب الاسلام، ص ۱۲، ۲۶، بحر الفصاحت، حصہ اول، ۲۴ تا ۴۰)

(112)۔حضرت امام زَید اَلشَّہِید

زینتِ خاندانِ اہلِ بیت حضرت امام زَید اَلشَّہِید رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۹ھ میں ہوئی اور (ایک قول کے مطابق) ۲ صفر ۱۲۲ھ کو کوفہ میں شہید کئے گئے، یہیں مزار ہے۔ آپ امام زَینُ العابدین کے بیٹے، امام باقِر کے بھائی، عالِم کبیر، فقیہِ اسلام، بہادر و شجاع، خطیبِ زمانہ اور کئی کُتب مثلاً تفسیرِ غریبُ القرآن اور مَجْمُوع فِی الفِقہ وغیرہ کے مصنف تھے۔(تاریخ طبری، ۴/۳۱۴، اعلام للزرکلی، ۳/۵۹، تاریخِ اسلام للذھبی، ۸/۱۰۵ تا ۱۰۸)

(113)۔حضرت شیخ احمد مَجد شِیبانی

صوفیِ کامل حضرت شیخ احمد مَجد شِیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش نارنول (ضلع مہندر گڑھ، ریاست ہریانہ) ہند کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور وصال ناگور میں ۲۵ صفر ۹۲۷ھ کو ہوا، تدفین روضہ سلطانُ التّارکین شیخ حمیدُالدّین صوفی رحمۃ اللہ علیہ میں کی گئی۔ آپ جید عالمِ دین، عربی فارسی میں ماہر، عاشقِ اہلِ بیت، صاحبِ کرامت اور جذبہ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر سے سرشار تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کا ایک حصہ اجمیر شریف میں گزارا۔(اخبار الاخیار فارسی، ص ۱۸۴ تا ۱۸۶)

(114)۔ حضرت مولانا میر غلام مصطفیٰ جہانگیری دیوی

مستفتیِ اعلیٰ حضرت، مولانا میر غلام مصطفیٰ جہانگیری دیوی رحمۃ اللہ علیہ (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) میں اندازاً ۱۳۰۵ھ کو پیدا ہوئے، آپ اسکول ہیڈ ماسٹر، علمِ دین سے مالا مال، کثرتِ مطالعہ کے خُوگر، تبلیغِ دین کے شائق اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے، آپ کا وصال ۲۶ صفر ۱۳۷۰ھ کو ہوا، مزار موضع دیوی میں ہے۔ آپ نے بذریعۂ مکتوب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے علمی استفادہ فرمایا۔(معارف رضا، سالنامہ ۲۰۰۷ء، ص ۲۳۳)

(115)۔ حضرت مفتی محمد شریفُ الحق امجدی

شارحِ بخاری، فقیہِ اعظم ہند حضرت مفتی محمد شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۳۹ھ قصبہ گھوسی ضلع مؤ (یوپی ہند) میں ہوئی اور یہیں ۶ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ کو وصال فرمایا۔ آپ مفتیِ اسلام، شیخِ طریقت، استاذُ العلماء، شرح بخاری (۹ جلدیں) سمیت ۲۰ کُتب کے مصنف اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے ہیں۔ آپ نے ہند کے دس مدارس میں ۳۵ سال تدریس کی، ۱۱ سال بریلی شریف اور ۲۴ سال الجامعۃُ الاشرفیہ کے مفتی رہے، پچاسی ہزار فتاویٰ لکھے یا لکھوائے۔ انہوں نے امیرِ اہلِ سنّت علّامہ حضرت محمد الیاس قادری کو کئی سلاسل میں خلافت سے بھی نوازا۔(فتاویٰ شارح بخاری، ۱/ ۷۲ تا ۱۱۰)

خاندان واحبابِ اعلٰی حضرت

(116)۔ حضرت ابو العباس احمد بن زینی دحلان جیلانی مکی شافعی

استاذِ اعلٰی حضرت، شیخ الاسلام حضرت سیّد ابو العباس احمد بن زینی دحلان جیلانی مکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی امام الحرمین، مفتیِ شافعیہ، شیخ الحدیث، استاذُ العلما اور کئی کتب کے مصنف تھے، آپ کا گھر "بیتِ دحلان "علم و دین اور معرفت کا مرکز تھا۔ "السیرۃ النبویۃ و الاثار النبویۃ "آپ کی چالیس کتب میں سے ایک ہے۔ آپ کی ولادت ۱۲۳۲ھ کو مکّہ شریف میں ہوئی اور وفات ۴ صَفَرُالْمُظَفَّر ۱۳۰۴ھ کو مدینۂ منوّرہ میں فرمائی۔ جنّۃ البَقِیع میں دفن کئے گئے۔

(نفحۃ الرحمن فی بعض الشیخ السید احمد بن السید زینی دحلان ص،۱۵ تا ۵۱)

(117)۔ حضرت مولانا محمد حسنین رضا خان رضوی

شہزادۂ استاذِ زمن، استاذُ العلما حضرتِ مولانا محمد حسنین رضا خان رضوی علیہ رحمۃ اللہ القَوِی کی ولادت ۱۳۱۰ ھ کو بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت کے بھتیجے، داماد، شاگرد و خلیفہ، جامع معقول و منقول، کئی کُتُب کے مصنف، مدرسِ دار العلوم منظرِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر، بانیِ حسنی پریس و ماہنامہ الرضا و جماعت انصار الاسلام تھے۔ وصال ۵ صَفَرُالْمُظَفَّر ۱۴۰۱ھ میں فرمایا اور مزار بریلی شریف میں ہے۔ (تجلیات تاج الشریعہ، ص۹۵، صدر العلما محدث بریلوی نمبر، ص۷۷ تا ۸۱)

(118)۔ حضرت مولانا ابراہیم رضا خان رضوی جیلانی میاں

مُفسرِ اعظم حضرتِ مولانا محمد ابراہیم رضا خان رضوی جیلانی میاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۱۳۲۵ھ کو بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، مصنف، مہتمم دار العلوم منظرِ اسلام اور شیخ الحدیث تھے۔۱۱ صَفَرُالْمُظَفَّر ۱۳۸۵ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک بریلی شریف (یوپی) ہند میں روضۂ اعلیٰ حضرت کے دائیں جانب مرجعِ خلائق ہے۔(تجلیات تاج الشریعہ، ص۹۳، مفتی اعظم اور انکے خلفاء، ص۱۱۰)

خلفائے اعلٰی حضرت

(119)۔حضرت عبدُاللہ ابو الخیر مِرداد مکّی حنفی

شَیْخُ الخُطَباء و الاَئِمّہ، امام الحرم حضرت سیّدنا شیخ عبدُاللہ ابو الخیر مِرداد مکّی حنفی قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۱۲۸۵ھ کو مکّہ شریف میں ہوئی اور شہادت طائف میں (غالباً یکم صفر) ۱۳۴۳ھ کو ہوئی۔ آپ جید عالمِ دین، حنفی فقیہ، مؤرخ، مصنف، مدرس اور مکّہ شریف کی مؤثر شخصیت تھے۔ علمائے مکّہ کے حالات و کرامات پر مشتمل ضخیم کتاب "نشر النور والزھر" آپ کی یادگار ہے۔

(مختصر نشر النور والزھر، ص ۳۱، امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماء مکّہ مکرمہ، ص ۸۹، ۲۱)

(120)۔حضرت ابو بکر بن سالم البار مکّی علوی شافعی

مدرسِ حرم، عالمِ باعمل حضرت سیّدنا شیخ سیّد ابو بکر بن سالم البار مکّی علوی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۳۰۱ھ کو مکّہ مکرمہ کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور ۲ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۸۴ھ کو وصال فرمایا، جنّت المعلٰی میں مدفون ہوئے۔ آپ قاضیِ شہر، فقیہِ شافعی، استاذُ العلما، مصنف اور شیخِ طریقت تھے۔

(الدلیل المشیر، ص ۲۱، سالنامہ معارف رضا ۱۹۹۹ء، ص ۲۰۰)

(121)۔حضرت شیخ احمد بن عبدُاللہ ناضرین شافعی

مدرسِ حرم، قاضیِ مکّہ مکرمہ حضرت سیّدنا شیخ احمد بن عبدُاللہ ناضرین شافعی مکّی قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۱۲۹۹ھ میں مکّہ مکرمہ میں ہوئی اور ۱۳ صَفَرُ الْمُظَفَّر

۱۳۷۰ھ کو وصال فرمایا، جنّۃُ المعلیٰ میں دفن کئے گئے۔ آپ بہترین مدرس، علومِ قدیم وجدید کے جامع، صاحبِ تقویٰ وورع، فقہ شافعی کے فقیہ اور باعمل عالمِ دین تھے۔

(الدلیل المشیر، ص۴۶ تا ۵۱)

(122)۔ حضرت علّامہ محمود جان خان قادری

عالمِ باعمل حضرت علّامہ محمود جان خان قادری جام جودھ پوری پشاوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ۱۲۵۵ھ کو پشاور پاکستان میں ہوئی اور ۳ صَفَرُالْمُظَفَّر ۱۳۷۰ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک جام جودھ پور (ضلع جام نگر، گجرات) ہند میں ہے۔ آپ عالمِ دین، خطیبِ اہلِ سنّت، شاعرِ اسلام اور جام جودھ پور کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ منظوم حیاتِ اعلیٰ حضرت "ذکرِ رضا" آپ کی یادگار ہے۔ (شخصیات اسلام، ص۱۳۶ تا ۱۳۸)

(123)۔ حضرت سیّد احمد عالَم قادری رجہتی

استاذُ العلماء، حضرت مولانا سیّد احمد عالَم قادری رجہتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت موضع بچروکھی نزد رجہت (ضلع نوادہ، بہار) ہند میں ہوئی اور ۱۲ صَفَرُالْمُظَفَّر ۱۳۷۷ھ کو وصال فرمایا، بسرام پور، تھانہ امام گنج (ضلع گیا، بہار) ہند میں آسودۂ خاک ہیں۔ آپ جید عالِم، مدرس اور قادرُ الکلام واعظ تھے۔

(ماہنامہ اعلیٰ حضرت، اپریل ۲۰۰۲ء صد سالہ منظرِ اسلام نمبر قسط:۲، ص۱۶۷)

(124)۔ حضرت ابوعبد القادر محمد عبد اللہ کوٹلوی نقشبندی

شیخ الواعظین، حضرت مولانا مفتی ابوعبد القادر محمد عبد اللہ کوٹلوی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت کوٹلی لوہاراں غربی (ضیاء کوٹ، سیالکوٹ) پاکستان

میں ۱۲۸۱ھ کو ہوئی اور یہیں ۱۳ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۴۲ھ کو وصال فرمایا، عبد اللہ شاہ قبرستان میں تدفین ہوئی، آپ عالمِ باعمل، واعظِ خوش بیان، صاحبِ دیوان شاعر اور مصنّف تھے، شعری مجموعہ "انواع احمدی "مطبوع ہے۔

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور علمائے کوٹلی لوہاراں، ص ۱۳، تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص ۸۳)

(125)۔حضرت محمد عبد الکریم نقشبندی محدث بھیرو گڑھی

حافظُ المسائل حضرت علّامہ محمد عبد الکریم نقشبندی رضوی چتوڑی محدث بھیرو گڑھی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، جید عالمِ دین، واعظ، مدرس، مصنف، شیخِ طریقت اور فعال عالمِ دین تھے۔ پیدائش چتوڑ گڑھ میواڑ (راجستھان) ہند میں ہوئی اور وصال ۱۵ صَفَرُ الْمُظَفَّر (غالباً ۱۳۴۲ھ) کو بھیرو گڑھ (ضلع اجین، ایم پی) ہند میں ہوا۔

(تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۴۹۰ تا ۵۰۰، ماہنامہ معارفِ رضا دسمبر ۲۰۱۴ء، ص ۲۰)

(126)۔حضرت سیّد ابوالحسین محمد بن عبد الرحمن مرزوقی

ابو حنیفہ صغیر، امین الفتویٰ حضرت سیّدنا شیخ سیّد ابوالحسین محمد بن عبد الرحمن مرزوقی مکی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۲۸۴ھ کو مکّۂ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ حافظُ القراٰن، فقیہ حنفی، عہدِ عثمانی میں مکّہ شریف کے قاضی، تراویح کے امام اور عہدِ ہاشمی میں وزارتِ تعلیم کے بڑے عہدے پر فائز رہے۔ ۲۵ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۶۵ھ کو وصال فرمایا اور جنّۃ المعلٰی مکّۂ مکرمہ میں تدفین ہوئی۔

(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۸۰ تا ۸۳- حسام الحرمین عربی، ص ۷۹)

(127)۔حضرت ابو الفیض قلندر علی گیلانی

تلمیذِ اعلیٰ حضرت، امام السالکین حضرت علّامہ سیّد ابو الفیض قلندر علی گیلانی سہر وردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش ۱۳۱۲ھ میں کوٹلی لوہاراں شرقی (ضلع ضیا کوٹ، سیالکوٹ) پاکستان میں ہوئی۔ آپ جیّد عالمِ دین، فاضلِ دارُ العلوم منظرِ اسلام بریلی، بہترین خطیب، صاحبِ تصنیف اور صاحبِ کرامت شیخِ طریقت تھے۔ ۲۷ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۷۷ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک ہنجروال (ملتان روڈ) مرکز الاولیاء لاہور میں ہے۔(تذکرہ مشائخ سہر وردیہ قلندریہ ص ۲۳۴ تا ۲۸۹، تذکرہ علمائے اہلسنت وجماعت لاہور، ص ۳۰۲)

(128)۔حضرت رحم الٰہی منگلوری مظفر نگری

استاذُ العلما، حضرت مولانا رحم الٰہی منگلوری مظفر نگری قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت منگلور (ضلع مظفر نگر، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ ماہرِ معقولات عالم، صدر مدرس اور مجازِ طریقت تھے۔ آپ نے بحالتِ سفر آخر (غالباً ۲۸) صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۶۳ھ کو وصال فرمایا۔(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۱۳۸)

(3)ربیع الاول

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اللَّطِیۡفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الشَّفِیۡق

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحَابِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحَابِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

دُرود شریف کی فضیلت

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَغفرت نشان ہے: جب اللہ پاک کیلئے آپس میں مَحبَّت کرنے والے دو دوست ملاقات کرتے ہیں، مُصافحہ کرتے ہیں اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُن دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ و موادۃ اہل الدین، فصل فی المصافحۃ۔۔۔الخ، ٦/ ٤٧١، حدیث: ٨٩٤٤)

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عَفُوّ و غَفُور
بخش دو جُرم وخطا تم پہ کروروں دُرُود

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی سال کا تیسرا مہینا

ربیعُ الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے۔ یہ مہینا فضیلتوں اور سعادتوں کا مجموعہ ہے کیونکہ وہ ذاتِ پاک جن کو اللہ کریم نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا

وہ عظمتوں والے نبی، خاتَمُ النّبیین، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اسی ماہِ مبارک میں دنیا میں تشریف لائے۔ گویا اس مہینے کو سب فضیلتیں اور سعادتیں نبیِّ مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے صدقے نصیب ہوئیں۔

حضرت امام زکریا بن محمد بن محمود قزوینی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ (وفات : ٦٨٢ھ) فرماتے ہیں: هُوَ شَهۡرٌ مُّبَارَكٌ فَتَحَ اللهُ فِيۡهِ اَبۡوَابَ الۡخَيۡرَاتِ وَاَبۡوَابَ السَّعَادَاتِ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ بِوُجُوۡدِ سَيِّدِالۡمُرۡسَلِيۡنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّم وَالثَّانِي عَشَرَ مِنۡهُ مَوۡلَدُ رَسُوۡلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّم یعنی یہ وہ مبارک مہینا ہے جس میں اللہ پاک نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وجودِ مسعود کے صدقے دنیا والوں پر بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں اسی مہینے کی بارہ تاریخ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی۔ (عجائب المخلوقات، ص٦٨)

ربیع پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

”ربیعُ الاوّل“ کہنے کی وجہ

ربیع موسمِ بہار یعنی سردی اور گرمی کے درمیان کے موسم کو کہتے ہیں۔ اہلِ عرب موسمِ بہار کے ابتدائی زمانے کو ” ربیعُ الاوّل “کہتے تھے اس میں کھمبی (Mushroom) اور پھول پیدا ہوتے تھے اور جس وقت پھلوں کی پیداوار ہوتی تو ان ایام کو ربیعُ الآخر کہتے تھے۔ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو صفر کے بعد والے دو مہینوں کو انہی دو موسموں کے ناموں پر ربیعُ الاوّل اور ربیعُ الآخر کا نام دیا گیا۔

(لسان العرب، ۱/۱۴۳۵ ملخصاً)

ان دو مہینوں کو ربیع کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان میں لوگ ارتباع کرتے یعنی گھروں میں ٹھہرتے تھے۔ چونکہ ان دونوں مہینوں میں خوشحالی اور فراخی کی وجہ سے عرب کے لوگ گھروں میں ہی قیام کرتے تھے اس لیے انہیں ربیع کہا جانے لگا۔ (تفسیر ابنِ کثیر، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۳٦، ۴/۱۲۹۔ روح البیان، التوبۃ، ۳/۴۲۱ ملتقطاً)

ربیع الاول کی عظمتوں کی وجہ

ربیعُ الاوَّل کی عظمتوں کے کیا کہنے! اسے کائنات کی سب سے زیادہ عظمت و شان والی ہستی، ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہے۔ اسی نسبت نے اس مہینے کی شان بڑھادی ہے اور اُس تاریخ کو رشکِ لیلۃ القدر بنادیا ہے کیونکہ جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک ولادت ہوئی ہے وہ تاریخ مسلمانوں کے لئے عیدوں کی بھی عید ہے۔ یقیناً حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں میں شاہِ بحر و بَر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی عید، عید ہوتی، نہ کوئی شب، شبِ بَراءَت۔ بلکہ کون و مکاں کی تمام تَر رونق اور شان اس جانِ جہان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کی دُھول کاصَدقہ ہے۔ اس مبارک مہینے کی بارہویں تاریخ بہت ہی سعادتوں اور عظمتوں والی ہے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت بروز پیر ۱۲ ربیعُ الاوّل کو ہوئی۔

(لطائف المعارف، ص ۱۰۴۔ مواہب اللدنیۃ، المقصد الاول، آیات ولادتہ۔۔۔ الخ، ۱/۷۵)

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ

کرم کا چشمہ جاری ہے بارھویں تاریخ

رَبیعُ الاوّل کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ محبوب کا کثرت سے ذکر کیا جائے روایت میں ہے: مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهٖ یعنی جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔(جامع صغیر، حرف المیم، ص۵۰۷، حدیث:۸۳۱۲)

یوں تو سارا سال ہی ہمیں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر کرنا اور اپنے قول و فعل کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کا اظہار کرنا چاہیے لیکن بالخصوص ربیع الاول میں اللہ کریم کی عظیم نعمت کے شکرانے کے طور پر ذکرِ حبیب کی کثرت کرنی چاہیے۔ اس ذکر کے بہت سارے طریقے ہیں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنا، نعت شریف پڑھنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کرنا، محفلِ میلاد منعقد کرنا اور اس میں شریک ہونا وغیرہ ذکرِ رسول ہیں، لہٰذا ربیعُ الاوّل میں یہ تمام چیزیں ہمارے معمولات میں شامل ہونی چاہئیں۔

ربیعُ الاوّل کے نوافل

اللہ کریم کا قرب پانے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ نوافل بھی ہیں، اسی لئے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت کیا کرتے تھے۔ اوقاتِ مکروہہ کے علاوہ آدمی جب چاہے نوافل پڑھ

سکتا ہے۔ کچھ مخصوص نوافل بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے ذکر کئے ہیں جنہیں پڑھنے سے دین و دنیا کے ڈھیروں فوائد حاصل ہوتے ہیں انہیں میں سے ربیعُ الاول کے نوافل بھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱)۔۔۔ربیعُ الاوّل کی پہلی رات نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص (قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد) کی تلاوت کیجئے اور سلام کے بعد سو مرتبہ یہ درودِ پاک پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔

(لطائف اشرفی، ۲/۲۳۱۔ جواہر خمسہ، ص۲۱)

(۲)۔۔۔ربیع الاول کی تیسری تاریخ کو چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃُ الکرسی، سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کیجئے اور اس کا ثواب نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیجئے۔

(جواہر خمسہ، ص۲۱)

(۳)۔۔۔بارہویں تاریخ کو نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روحِ پاک کو ہدیہ پہنچانے کی نیت سے بیس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد) پڑھے۔ ایک شخص ہمیشہ یہ نماز پڑھتا تھا اسے خواب میں نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے تھے کہ ہم تمہیں اپنے ساتھ جنت میں لے کر جائیں گے۔

(جواہر خمسہ، ص۲۱)

بارہ ربیعُ الاوّل کا روزہ

بارہ ربیعُ الاوّل کے دن روزہ رکھئے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے دن روزہ رکھنا رب تعالیٰ کی نعمت کا شکر ہے اور اس میں بہت زیادہ اجر و ثواب بھی ہے۔ خود نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ وِلادت مناتے تھے جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا اَبُو قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ''اِسی دن میری وِلادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحی نازِل ہوئی۔''

(مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ۔۔۔ الخ، ص ۴۵۵، حدیث: ۲۷۵۰)

اس فرمانِ عالی میں ان دنوں میں روزوں کے مستحب ہونے کی طرف اشارہ ہے جن میں اللہ پاک کی نعمتیں بندوں پر اترتی ہیں۔ بے شک اس امت پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت حضرت سیّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بندوں کے لیے ظاہر فرمانا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کی طرف بھیجنا ہے کیونکہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسول بنا کر بھیجنا اس امت کے لیے آسمان، زمین، سورج، چاند ، ہوا، رات اور دن کو پیدا کرنے ، بارش برسانے اور سبزیاں اُگانے وغیرہ تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے، بے شک یہ نعمت انسانوں کے ان افراد کو بھی شامل ہے جو اللہ پاک، اس کے رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری سے انکار کر بیٹھے تو انہوں نے نعمتِ الٰہی کو ناشکری سے بدل دیا۔ (لطائف المعارف، ص ۱۰۷)

شکر نعمت کیلئے روزہ

بلا شبہ حضور تاجدارِ ختم نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کی نعمت سے دنیاو آخرت کے فوائد و منافع پورے ہو گئے اور اسی نعمت کے طفیل اللہپاک کا دین مکمل ہوا جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا اور اس دین کو قبول کرنا دنیاو آخرت میں لوگوں کی سعادت مندی کا سبب ہے۔ اور ایسے دن کا روزہ رکھنا بہت اچھا ہے جس میں اللہ پاک کے بندوں پر اس کی نعمتیں نازل ہوتی ہیں۔(لطائف المعارف، ص۱۰۷)

نفلی عبادات کی طرف اشارہ

اس ماہِ مکرم میں رب تعالیٰ کی عظیم نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ نفلی عبادات کی جائیں اگرچہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسرے مہینوں کی بہ نسبت اس مہینے میں زیادہ عبادات نہیں کیں اور یہ صرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمت پر رحمت اور نرمی تھی کیونکہ آپ اپنی امت پر رحم کرتے ہوئے بھی عمل چھوڑ دیا کرتے تھے کہ کہیں یہ میری امت پر فرض نہ ہو جائے لیکن آپ نے اس مہینے کی فضیلت کی طرف اشارہ فرمادیا تھا چنانچہ جب آپ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس دن میری ولادت ہوئی۔ تو جب پیر کا دن فضیلت والا ہے تو اس میں وہ مہینا بھی شامل ہو گا جس میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی۔(المدخل، فصل فی المولد، ۱/۲۲۹)

اس لئے اس مہینے میں روزے رکھنا، نفلی عبادات کرنا اور دیگر نیک اعمال کرنا یقیناً باعثِ فضیلت ہے۔

جواہرِ غیبی میں ہے کہ بارہ ربیع الاول کے دن کے روزہ رکھنے والے کو ۱۰۰۰ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے نیز پانچ، سولہ اور چھبیس ربیعُ الاوّل کو روزہ رکھنے کا بھی بہت ثواب ہے۔(جواہر غیبی، ص ۶۱۷)

درودِ پاک اور زیارتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

ربیعُ الاوّل شریف کے معمولات میں سے یہ بھی ہے کہ اس مبارک مہینے میں درود شریف کثرت سے پڑھا جائے۔

پہلی تاریخ سے ۱۲ تاریخ تک روزانہ ایک ہزار مرتبہ یہ درودِ پاک پڑھنا افضل ہے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ**۔ جو شخص یہ درود شریف پڑھ کر باوضو سوئے اِنْ شَآءَاللہ وہ زیارتِ رسولِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشرف ہو گا۔(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص ۳۷)

جو کوئی اس مہینے کی تمام تاریخوں میں عشاء کی نماز کے بعد یہ دُرودِ پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ایک ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ خواب میں ضرور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا۔(رکن دین، ص ۱۶۴)

اگر کوئی اس مبارک مہینے میں یہ درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله

سوا لاکھ مرتبہ پڑھے تو حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہو گا۔(رکن دین، ص ۱۶۴)

محبِّ اعلیٰ حضرت علامہ شاہ محمد رکن الدین الوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (وفات: ۱۱۳۵ھ) نقل فرماتے ہیں: جب ربیعُ الاوّل کا چاند نظر آئے تو اس رات دو دو رکعت کرکے سولہ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں اَلْحَمْد شریف کے بعد" قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد " تین تین مرتبہ پڑھے۔ جب سولہ رکعت پڑھ لے تو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے:

"**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ** "اور بارہ روز تک یہ پڑھتا رہے تو سَیِّدُ المرسلین، محبوبِ ربُّ العالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زیارت ہو گی۔ مگر عشا کی نماز کے بعد اس کو پڑھا کرے اور پھر باوضو سویا کرے۔(رکن دین، ص ۱۶۴)

نوٹ: زیارتِ رسول کے طالب کو اکلِ حلال(حلال کھانے)، صدقِ مقال(سچ بولنے)اور سنتِ حبیبِ خدا پر کاربند رہنا ضروری ہے اور باوضو سوئے۔

(اسلامی مہینوں کے فضائل ومسائل، ص ۱۳۷ماخوذا)

دیدار کے قابل تو نہیں چشمِ تمنا
لیکن وہ کبھی خواب میں آئیں تو عجب کیا

خوش رہنے کا وظیفہ

جو کوئی ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو یہ کلمات پڑھے وہ پورا سال خوش رہے گا اور یہ بھی منقول ہے کہ وہ بے حساب جنت میں جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں: **بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ**(۷بار) **يَااَللهُ**(۷بار) **يَارَحْمٰنُ** (۷بار) **يَاغَفُوْرُ**(۷بار) **يَارَحِيْمُ** (۷بار) **يَاحَنَّانُ**(۷بار) **يَامَنَّانُ**(۷بار) **يَادَيَّانُ**(۷بار) **يَاسُبْحَانُ**(۷بار)۔

(جواہر خمسہ مترجم، ص ۱۰۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ مہینا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کا مہینا ہے اورآپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کریم کی عظیم نعمت و رحمت ہیں اور رحمتِ الٰہی ملنے پر خوشی منانے اور نعمتِ خداوندی کا چرچا کرنے کا حکم تو خود اللہ پاک نے ارشاد فرمایاہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(۱)۔۔۔ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رَحمَت اور اُسی پر چاہیے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے۔ (پ۱۱، یونس:۵۸)

(۲)۔۔۔ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ (پ۳۰، الضحٰی:۱۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اَلْحَمْدُلِلّٰه! دنیا بھر میں مسلمان اس حکمِ قرآنی پر عمل کرتے ہوئے ماہِ ربیعُ الاوّل میں میلاد کی محفلیں سجاتے ہیں جس میں پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا

ذکرِ ولادت اور آپ کی شان و عظمت بیان کی جاتی ہے جو ایک مستحب اور اعلیٰ ترین کام ہے۔

صحابۂ کرام

ربیع الاول اِسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے۔اِس میں جن صحابۂ کرام،اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وصال ہوا،اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکر پیشِ خدمت ہے۔

(129)۔حضرت سیّدتنا جُویریہ

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا جُویرِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سردارِ قبیلہ بنو مصطلق کی شہزادی، حسنِ ظاہری وباطنی کی جامع اور کثرت سے ذکر و عبادت کرنے والی تھیں۔ آپ نے ربیعُ الاوّل ۵۰ھ میں وصال فرمایا اور جَنَّۃُ البَقِیْع میں دفن ہوئیں۔

(الاستیعاب،ج۴،ص۳۶۷،۳۶۶،شرحِ زرقانی،ج۴،ص۴۲۷،۴۲۸)

(130)۔حضرت امام ابو محمد حسن

نورِ چشمِ رسول، جگر گوشۂ بتول، حضرت امام ابو محمد حسن مُجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ۵ربیعُ الاوّل ۴۹ھ کو وصال فرمایا،مزید تذکرہ صفحہ ۲۰ پر ملاحظہ فرمایئے۔

(131)۔حضرتِ سیّدنا ابراہیم

نورِ چشمِ رسول حضرتِ سیّدنا ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ ذوالحجہ ۸ھ کو مدینۂ مُنَوَّرَہ میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا مارِیہ قِبطِیّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے اور ۱۰ربیعُ الاول ۱۰ھ کو وصال فرمایا۔جنّتُ البقیع میں دَفن کئے گئے۔

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم،ج۴،ص۱۰،البدایہ والنہایہ،ج۴،ص۳۰۱)

(132)۔ حضرت سیّدُنا اُنَیس بن مَرثَد غَنَوِی

حضرتِ سیّدُنا اُنَیس بن مَرثَد غَنَوِی رضی اللہ تعالٰی عنہ صَحابیِ رسول ہیں۔ انھوں نے فتحِ مکّہ اور غزوۂ حُنَین میں حصّہ لیا۔ ان کا وصال ربیعُ الاوّل ۲۰ھ میں ہوا۔ ان کے دادا حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حلیف تھے، ان کے دادا، والد اور بھائی نے بھی اسلام قبول کیا۔ (اسد الغابہ، ج۱، ص۲۰۳، ۲۰۴، الاستیعاب، ج۱، ص۲۰۲)

(133)۔ حضرت عُمرہ رابعہ بنتِ مسعود

حضرت عُمرہ رابعہ بنتِ مسعود رضی اللہ عنہا سیّدُ الخَزرَج حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ کی والدۂ محترمہ ہیں انہوں نے اسلام قبول کیا اور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بیعت کرنے کا شرف پایا، ربیعُ الاوّل ۵ھ میں وصال فرمایا، اس وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غزوۂ دَومَۃُ الجَندَل میں مصروف تھے، واپسی پر ان کی قبر پر تشریف لاکر نمازِ جنازہ ادا کی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کُھدوا کر وقف کر دیا اور فرمایا: ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یعنی یہ سعد کی ماں (کے ایصالِ ثواب) کیلئے ہے۔

(ابو داوٗد، ج۲، ص۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۱، طبقات ابن سعد، ج۸، ص۳۳۱)

(134)۔ حضرت زید بن خطاب قُرَشی عَدَوِی

حضرت زید بن خطاب قُرَشی عَدَوِی رضی اللہ عنہ جلیلُ القدر صحابی ہیں، بعدِ ہجرت حضرت مَعْن بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ سے مواخات ہوئی، غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے، دراز قد اور نڈر تھے، آپ ربیعُ الاول ۱۲ھ جنگِ یمامہ

میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے، اس جنگ میں آپ لشکرِ اسلام کے عَلَم بردار تھے۔ آپ امیرُالمؤمنین حضرت سیّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: سَبَقَنِیْ اَخِیْ اِلَی الْحُسْنَیَیْنِ: اَسْلَمَ قَبْلِیْ، وَاُسْتُشْهِدَ قَبْلِی یعنی میرے بھائی زید مجھ سے دو خوبیوں قبولِ اسلام اور شہادت میں سبقت لے گئے۔

(اسد الغابہ، ج۲، ص۳۴۱)

(135)۔حضرت کَعب بن عُمیر غفاری

حضرت کَعب بن عُمیر غفاری رضی اللہ عنہ کِبار صحابہ میں سے ہیں، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں پندرہ افراد کے ساتھ ربیعُ الاوّل ۸ھ کو شام کے علاقے ذاتِ اَطلاح (نزد وادی القُریٰ، شام) میں بنو قُضاعہ کی طرف بھیجا، انھوں نے اسلام لانے کے بجائے ان پر حملہ کردیا۔ حضرت کَعب سمیت چودہ صَحابۂ کرام اس جنگ میں شہید ہوگئے۔ (اسد الغابۃ، ۴/ ۵۱۱، ۵۱۲، طبقاتِ ابنِ سعد، ۲/ ۹۷)

(136)۔حضرت ابوحذیفہ مُہَشَّم بن عتبہ قُرَشی

بدری صحابی حضرت ابوحذیفہ مُہَشَّم بن عتبہ قُرَشی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہجرتِ مدینہ سے ۳۲سال قبل ہوئی۔ آپ بہت بڑی شان رکھنے والے، حُسن وجمال کے مالک اور مکے کے مال دار سردار عُتبہ بن ربیعہ کے بیٹے تھے۔ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دارِ اَرقم میں جانے سے قبل اسلام لائے، حَبشہ و مدینہ دونوں جانب ہجرت فرمائی، مدینے میں حضرت عَبّاد بن بِشر انصاری رضی اللہ عنہ کے بھائی بنائے گئے۔ بدر

سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ربیعُ الاوّل ۱۲ھ کو جنگِ یمامہ میں شہادت کا شرف پایا۔(اسد الغابۃ،۶/ ۷۶،۷۷،۲/ ۳۴۱)

اولیائے کرام

(137)۔ سیّد شمسُ الدّین عبدُ العزیز

شہزادۂ غوثُ الوریٰ حضرت سیّد شمسُ الدّین عبدُ العزیز جیلانی قادری علیہ رحمۃ اللہ الوَالی کی ولادت ۵۳۲ھ کو بغداد شریف عراق میں ہوئی اور یومِ وصال ۱۸ ربیعُ الاول ۶۰۲ھ ہے، مزار مبارک حیال (ضلع عقرہ صوبہ دھوک) عراق میں مشہور زیارت گاہوں میں شامل ہے۔ آپ محدّث، واعِظ، مدرّس اور استاذ العلماء تھے۔ موجودہ نقیب و متولّیِ دربارِ غوثِ اعظم آپ کی نسلِ پاک سے ہیں۔(قلائد الجواہر، ص ۳۵)

(138)۔ سیّد محی الدین ابو نصر

سیّد الاولیاء، استاذ العلماء حضرت سیّد محی الدین ابو نصر محمد جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ولادت بغداد میں ہوئی اور ۲۲ ربیعُ الاوّل ۶۵۶ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار شریف بغداد میں ہے۔ آپ سلسلہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے ۲۰ویں شیخِ طریقت ہیں۔ (قلائد الجواہر، ص ۷۴-شرحِ شجرۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ، ص ۹۲)

(139)۔ سیّد احمد بدوی شافعی

بانیِ سلسلۂ احمدیہ بدویہ، غوثِ کبیر، قطبِ شہیر حضرت سیّد احمد بدوی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت ۵۹۶ھ زُرُقاالحجَر (نزد فاس) مَراکش میں ہوئی، وصال

۱۲ ربیعُ الاوّل ۶۷۵ھ کو فرمایا۔ مزارِ مبارک طَنطا(Tanta)(صوبہ الغربیہ) مصر میں قبولیتِ دعا کا مقام ہے۔ آپ اکابر اولیا سے ہیں۔

(طبقاتِ امام شعرانی، جزء۱، ج۱، ص۲۵۴، ۲۵۶، چار بڑے اَقطاب، ص۴۴، ۵۳)

(140)۔ سیّد شاہ ابوالفضل (اچھے میاں مارَہروی)

شمس مارَہرہ، غوثِ زماں، حضرت سیّد شاہ ابوالفضل آلِ احمد اچھے میاں مارَہروی قادری علیہ رحمۃ اللہ الوَالی کی ولادت ۱۱۶۰ھ کو مارَہرہ مطہرہ (ضلع ایٹا یوپی) ہند میں ہوئی، وصال ۱۷ ربیعُ الاوّل ۱۲۳۵ھ کو یہیں فرمایا۔ آپ جَیّد عالِم دین، واعِظ، مصنّف اور شیخِ طریقت تھے، آدابُ السالکین اور آئینِ احمدی جیسی کتب آپ کی یادگار ہیں۔ آپ سلسلہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے ۳۶ویں شیخِ طریقت ہیں۔

(احوال و آثارِ شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارہروی، ص۲۶)

(141)۔ شیر محمد شَرقپوری نقشبندی

شیر ربّانی، شیخ المشائخ حضرت شیر محمد شَرقپوری نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۲۸۲ھ میں شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ، پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور ۳ ربیعُ الاوّل ۱۳۴۷ھ کو وصال فرمایا، مزارِ پُر انوار شَرقپور شریف میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ (تذکرۂ اکابرِ اہلِ سنّت، ص۱۸۰ تا ۱۸۳)

(142)۔ حضرتِ سیّدُنا ابو سلیمان داؤد طائی

شاگردِ امامِ اعظم حضرتِ سیّدُنا ابو سلیمان داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت کوفہ میں ہوئی اور ۸ ربیعُ الاوّل ۱۶۵ھ کو بغداد شریف میں وصال فرمایا۔ آپ

علومِ عقلیہ و نقلیہ میں ماہر، قُرّاء کے سَر تاج، مُحَدِّثین کے رہبر، فقیہُ الفقہاء اور امامُ الاولیاء تھے۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، ج۴، ص۳۶۲، ۳۵۷، مرآۃ الاسرار، ص۲۷۶، ۲۷۸)

(143)۔ حضرتِ سیّدُنا بِشر حافِی

ولیِ شہیر حضرتِ سیّدُنا بِشر حافِی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت ۱۵۰ھ میں "مرو" خُراسان (ایران) میں ہوئی۔ ۱۳ربیعُ الاوّل ۲۲۷ھ کو بغداد میں وِصال فرمایا، مَزار شریف مَقْبَرۂ قُریش (کاظمیہ شمالی بغداد) عِراق میں ہے۔ آپ عابد و زاہد، مُحِبِّ عُلما و اولیا، بُلند دَرَجات کے مالِک اور اَکابِر اولیا سے ہیں۔

(تاریخ الاسلام للذہبی، ج۵، ص۵۴۴، ۵۴۰، الوافی بالوفیات، ج۱۰، ص۹۱، ۹۲، المعارف، ص۲۲۸)

(144)۔ شیخ علاءُالدِّین علی احمد صابر

بانیِ سِلسلۂ صابریہ حضرت شیخ علاءُ الدِّین علی احمد صابر کلیری علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ہرات (افغانستان) میں ۵۹۲ ھ کو ہوئی اور ۱۳ربیعُ الاوّل ۶۹۰ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مَزار مُبارَک کلیر شریف (ضلع سہارن پور، یوپی) ہند میں ہے۔ آپ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بھانجے، مرید، خلیفہ اور اکابِر اولیائے ہند سے ہیں۔ (فیضانِ صابر پاک، ص۱، ۳، ۴۱)

(145)۔ شاہ ابوالمعالِی سیّد خیرُالدّین

محبوبُ العُلَماء، اَسَدِ مِلّت و دین حضرت شاہ ابوالمَعالِی سیّد خیرُالدّین قادری کِرمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت ۹۶۰ھ کو قصبہ شیر گڑھ (تحصیل رینالہ خورد ضلع

اوکاڑہ) پاکستان میں ہوئی اور ۱۶ ربیعُ الاوّل ۱۰۲۴ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مَزار مُبارَک مَین بازار گوالمنڈی (نزد سٹی ریلوے اسٹیشن) مَرکزُ الاولیاء لاہور میں مَرجَعِ خَلائق ہے۔ آپ سِلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم شیخِ طریقت، عالِمِ باعمل، مُصَنِّفِ کُتب، نعت گوشاعر اورامامُ المحدثین شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے دوست تھے۔ مُسْتَنَد کتاب "تحفۂ قادریہ" آپ کی تحریر کردہ ہے۔

(تذکرہ اولیائے پاکستان، ج ۲، ص ۳۱، ۲۴، فتاویٰ رضویہ، ج ۲۸، ص ۴۲۹)

(146)۔ محی الدّین صدّیقی غَزنَوِی

غوثِ زماں حضرت پیر غلام محی الدّین صدّیقی غَزنَوِی نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۳۲۰ھ غَزنِی افغانستان میں ہوئی اور ۱۲ ربیعُ الاوّل ۱۳۹۵ھ کو وصال فرمایا، مزار نیریاں شریف (ضلع پلندری) کشمیر میں ہے۔ آپ مشہور اولیائے کرام سے ہیں۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص ۳۵۲، ۳۵۴، تذکرہ حضرت محدثِ دکن، ص ۴۵۷، ۴۶۰)

(147)۔ حضرت خواجہ سیّد قُطبُ الدّین بَختِیار کاکِی

قُطبُ الاَقطاب حضرت خواجہ سیّد قُطبُ الدّین بَختِیار کاکِی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۵۸۲ھ میں شہرِ اُوش (فرعانہ، کرغیزستان (Kyrgyzstan)) میں ہوئی اور ۱۴ ربیعُ الاول ۶۳۳ھ کو دہلی میں وصال فرمایا، آپ کا مزار مہرولی پُرانی دہلی میں ہے۔ آپ مشہور ولی خواجہ غریب نواز کے خلیفہ اور بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مرشِد ہیں۔

(مرآۃ الاسرار، ص ۶۸۴، ۶۹۴، شانِ اولیا، ص ۳۶۸، ۳۷۳)

(148)۔ حضرت سیّد محمد بن سلیمان جَزُولی شَاذِلی مَالِکی

شَیخُ الاسلام حضرت سیّد محمد بن سلیمان جَزُولی شَاذِلی مَالِکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸۰۷ھ میں سُوس اقصیٰ (مَرَّاکُش) میں ہوئی اور ۱۶ ربیعُ الاول ۸۷۰ھ کو نمازِ فجر کے سجدے میں وصال فرمایا، آپ کا مزار مَرَّاکُش (المغرب) کے قدیم حصے میں ہے۔ آپ عالمِ باعمل، صوفیِ باصفا اور کاتب تھے۔ آپ کی تصانیف میں دَلَائِلُ الْخَیرَات کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔ زَینُ الاَولیاء، ولیُّ الکبیر، قطبِ زمانہ آپ کے القابات ہیں۔ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات مترجم، ص ۳۰،۳۲)

(زیارات مراکش، ص ۱۶ تا ۲۵، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۷، ص ۲۲۷)

(149)۔ حضرت میاں میر محمد فاروقی قادری

مشہور ولی، بالا پیر حضرت میاں میر محمد فاروقی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۵۷ھ سیوستان (سیہون شریف، سندھ) پاکستان میں ہوئی۔ ۷ ربیع الاول ۱۰۴۵ھ کو لاہور میں وصال فرمایا، آپ کا مزار میاں میر کالونی لاہور کینٹ میں ہے۔ کئی مغل شہزادے آپ کے مرید تھے۔ (بزرگانِ لاہور، ص ۵۹، تذکرہ حضرت میاں میر، ص ۱۲،۱۶)

(150)۔ حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی دہلوی

شَیخُ الاَصفیاء حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۰۶۰ھ کو شاہ جہاں آباد (دہلی) ہند میں ہوئی اور یہیں ۲۴ ربیعُ الاول ۱۱۴۲ھ کو وصال فرمایا۔ مزار دہلی میں لال قلعہ اور جامع مسجد کے درمیان پریڈ گراؤنڈ میں ہے۔

آپ جید عالمِ دین، ولیِ کامل، متحرک شیخِ طریقت، مجددِ سلسلۂ چشتیہ نظامیہ اور صاحبِ تصانیف تھے۔ مکتوبات و تصانیف میں سے کشکول شریف، مکتوبِ کلیمی، الہاماتِ کلیمی، سَوَاءُ السَّبِیل اور قرآنُ القرآن بھی ہیں۔(حیاتِ کلیم، ص۷۱، ۱۰۱ وغیرہ)

(151)۔حضرت ابو اسحاق ابراہیم خوّاص

سلطانُ المتوکلین حضرت ابو اسحاق ابراہیم خوّاص رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق آمل (صوبہ مازندران) ایران سے ہے ، آپ نے ۲۷ربیعُ الاوّل ۲۹۱ھ کو رے (قدیم تہران) کی جامع مسجد میں وصال فرمایا، مزار قلعہ طبرک (تہران) میں ہے ، آپ تیسری صدی ہجری کے عظیم صوفی اور زاہد تھے۔

(طبقاتِ امام شعرانی،۱/۱۳۷، ۱۳۸، اعلام للزرکلی،۱/۲۸، وفیات الاخیار، ص۱۲)

(152)۔حضرت سلطان حمیدُالدّین حاکم قریشی سہروردی

سلطانُ التّارکین حضرت سلطان حمیدُالدّین حاکم قریشی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۵۷۰ھ کیچ مکران (صوبہ بلوچستان) میں ہوئی۔ ۲۲ربیعُ الاوّل ۷۳۷ھ کو وصال فرمایا، مزار قلعہ مئو مبارک شریف (میانوالی قریشاں ضلع رحیم یار خان) میں ہے۔ آپ حاکمِ کیچ مکران ، خلیفہ شاہ رکنِ عالم ملتانی ، ولیِ کامل اور مستجابُ الدّعوات تھے۔ آپ کے ملفوظات کا مجموعہ ”گلزار حمیدیہ“ ہے۔

(تذکرہ صوفیائے بلوچستان، ص۱۲۸، خزینۃ الاصفیاء،۴/۸۶)

(153)۔ حضرت سیّد محمد بہاءُ الدّین نقشبند بُخاری

شاہِ نقشبند، قطبِ ارشاد حضرت سیّد محمد بہاءُ الدّین نقشبند بُخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۲۸ھ میں بُخارا ازبکستان کے قریب قصرِ عارفاں میں ہوئی اور ۳ربیعُ الاوّل ۷۹۱ھ کو وصال فرمایا، مزار قصرِ عارفاں میں ہے۔ آپ امامِ زمانہ، بانیِ سلسلہ نقشبندیہ اور رہبر ورہنماہیں، آپ کے دم قدم سے دین آباد ہوا۔(تذکرہ نقشبندیہ خیریہ، ص۲۹۵تا۳۰۸)

(154)۔ حضرت سیّد محمد بغدادی اُجھری

سیّدُ الہند، نائبِ غوثِ اعظم حضرت سیّد محمد بغدادی اُجھری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸۱۰ھ کو بغداد شریف عراق میں ہوئی اور یکم ربیعُ الاوّل ۹۴۰ھ کو ہند میں وصال فرمایا، مزار اُجھر شریف (ہس پورہ ضلع اورنگ آباد، بہار) ہند میں ہے۔ آپ خاندانِ غوثِ اعظم کے فرزندِ جلیل، علومِ ظاہریہ و باطنیہ کے جامع، بانیِ خانقاہ قادریہ اُجھر اور شیخُ المشائخ ہیں۔

(تاریخ مشائخ قادریہ،۱/۲۴۵تا۲۴۸، ۲/۵۰،ماہنامہ جام نور،نومبر۲۰۰۷، ص۲۳، ۲۴)

(155)۔ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری

بانیِ سلسلۂ نوشاہیہ، امامُ العارِفین حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۰۱۴ھ کو گھگانوالی (تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدّین) پنجاب میں ہوئی اور ۳ربیعُ الاوّل ۱۱۰۳ھ کو وصال فرمایا، مزار رنمل شریف (ضلع منڈی بہاؤ الدّین) پنجاب میں مرجعِ خاص وعام ہے۔ آپ عالمِ دین، عبادت وریاضت کے خوگر،

کئی کُتب کے مصنف، ولیِ کامل، صاحبِ دیوان شاعر اور مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔ کئی خانقائیں آپ کے فیضان سے قائم ہوئیں۔

(حضرت نوشہ گنج بخش احوال و آثار، ص ۲۷، ۳۰، ۷۵، ۷۹، ۱۱۳، ۱۳۲)

(156)۔حضرت علّامہ سیّد شاہ محمد غوث لاہوری قادری

شارح بخاری حضرت علّامہ سیّد شاہ محمد غوث لاہوری قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۰۸۴ھ پشاور میں ہوئی اور ۱۷ ربیعُ الاوّل ۱۱۵۲ھ کو لاہور میں وصال فرمایا، مزار سرکلر روڈ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ہے۔ آپ داتا سرحد شاہ ابو البرکات سیّد حسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند، میراں شاکر شاہ جہلمی کے مرشد، جید عالمِ دین، کئی کتب کے مصنف اور کثیر علماو مشائخ کے استاذ و مرشد ہیں۔

(تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند، ۱/ ۵۳۳، بزرگانِ لاہور، ص ۱۰۱، تذکرہ اولیائے پاکستان، ۲/ ۳۴)

علمائے اسلام

(157)۔امام مالِک بن انس

فقہِ مالکی کے عظیم المرتبت امام، بدرالعاشقین، حضرتِ سیّدنا امام مالِک بن انس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۹۳ھ میں مدینۂ منورہ میں ہوئی اور ۱۴ربیعُ الاوّل ۱۷۹ھ کو وصال فرمایا۔ قبر شریف جَنَّۃُ البَقِیْع میں ہے۔ آپ کی کتاب "مؤطا امام مالک" احادیثِ مبارکہ کے مقبول و معروف مجموعوں میں قدیم ترین ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ، جزء۱، ج۱، ص۱۵۷، سیر اعلام النبلا، ج۷، ص۴۳۵)

(158)۔ابویوسف یعقوب بن ابراہیم

شاگردِ امامِ اعظم، قاضیِ سلطنتِ عباسیہ حضرتِ سیّدنا امام ابویوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری علیہ رحمۃ اللہ الوَالی کی ولادت ۱۱۳ھ میں کوفہ میں ہوئی اور ۵ ربیعُ الاوّل ۱۸۲ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مسجدِ امام ابویوسف کاظمیہ بغداد شریف میں ہے۔ آپ قاضی القُضاۃ (چیف جسٹس)، استاذالفُقَہاء، مُجتہد، محدّث اور فقہِ حنَفی کے جلیل القدر اِمام ہیں۔(تاریخِ بغداد، ج۱۴، ص۲۴۷-۲۶۳)

(159)۔حضرتِ سیّدنا امام احمد بن حنبل

فقہِ حنبلیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیّدنا امام احمد بن حنبل علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کی ولادت ۱۶۴ھ میں بغداد میں ہوئی اور ۱۲ ربیعُ الاوّل ۲۴۱ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کو بغداد شریف کے غربی جانب بابِ حرب میں دفن کیا گیا پھر دریائے دجلہ میں طُغیانی کی

وجہ سے سجد عارف آغا، حیدر خانہ (شارع الرشید بغداد) میں منتقل کر دیا گیا۔ آپ مُجتہد، حافظ الحدیث، عالمِ اجلّ، اُمّتِ محمدی کی مؤثر شخصیت اور ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں۔ چالیس ہزار احادیث پر مشتمل کتاب "مسند امام احمد بن حنبل "آپ کی یادگار ہے۔ (البدایہ والنہایہ، ج۷، ص۳۳۹)

(160)۔غلام قادر ہاشمی سیالوی بھیروی

استاذِ قطبِ مدینہ حضرت علّامہ غلام قادر ہاشمی سیالوی بھیروی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۲۶۵ھ بھیرہ شریف (ضلع گلزارِ طیبہ (سرگودھا)) پاکستان میں ہوئی۔ ۱۹ ربیعُ الاوّل ۱۳۲۷ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک بیگم شاہی مسجد نزد مستی گیٹ مرکزُالاولیاء لاہور پاکستان میں ہے۔ آپ جَیّد عالمِ دین، چشتی سلسلے کے شیخِ طریقت، بہترین مدرِّس اور درجن سے زائد کُتُب کے مصنّف ہیں، "اسلام کی گیارہ کتابیں" آپ کی ہی تصنیف کردہ ہے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص۶۱۳-تذکرۂ اکابرِ اہلِ سنت، ص۳۲۶)

احبابِ اعلیٰ حضرت

(161)۔رحمٰن صدیقی گنج

عارفِ کامل حضرت مولانا فضلِ رحمٰن صدیقی گنج مرادآبادی نقشبندی قادری علیہ رحمۃ اللہ الوَالی کی ولادت۱۲۰۸ھ سندیلہ (ضلع ہردوئی، یوپی ہند) میں ہوئی اور وصال ۲۲ ربیعُ الاوّل ۱۳۱۳ھ کو فرمایا۔ مزار مبارک گنج مراد آباد (ضلع انّاؤ، یوپی ہند) میں ہے۔ آپ عالمِ باعمل، استاذ و شیخ العلماء والمشائخ، اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ جَدِّ اعلیٰ حضرت مولانا رضا علی خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن آپ کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔

(تذکرہ محدث سورتی ص۵۳-۵۷، تجلیاتِ تاج الشریعہ ص۸۶)

(162)۔شیخ محمد سعید بابصیل

مُحِبِّ اعلیٰ حضرت، شیخ الاسلام حضرت سیّدنا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی کی ولادت ۱۲۴۵ھ کو مکّہ شریف میں ہوئی اور یہیں ۲۴ ربیعُ الاوّل ۱۳۳۰ھ کو وصال فرمایا۔ قبر مبارک جنۃُ المعلیٰ میں ہے۔ آپ رئیسُ العلماء، مفتیِ شافعیہ، عالمِ باعمل، مصنّف اور مُقَرِّظِ اَلدَّوْلَةُ الْمَكِّيّة اور حُسامُ الْحَرَمَيْن ہیں۔

(امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماءِ مکہ مکرمہ، ص۲۵۱-۲۷۸)

(163)۔حضرت سیّد عبدُالغنی مقدّسی

حافظُ الحدیث، تَقِیُّ الدّین حضرت سیّد عبدُ الغنی مقدّسی حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۵۴۱ھ جمَّاعیل (نزد نابُلُس، بیتُ المقدّس) فلسطین میں ہوئی۔ ربیعُ

الاوّل ۶۰۰ھ کو قاہرہ مِصر میں وِصال فرمایا، تدفین قرافہ (جبلِ مقطم جنوبی قاہرہ) میں ہوئی۔ آپ تِلمیذِ غوثِ اعظم، عالِمِ باعمل، استاذُ العلماء، مُصنّفِ کُتبِ کثیرہ، بارُعب اور پُروَقار شخصیت تھے۔ عُمۡدَۃُ الۡاَحۡکَامِ مِنۡ کَلَامِ خَیۡرِالۡاَنَام آپ کی مشہور کتاب ہے۔

(رسائل رمضان در فضائل رمضان، ص۱۰۰، ۱۰۴)

(164)۔ حضرت امام شمسُ الدّین ابوالخیر محمد جزرِی

امامُ القُرّاء والمُحدّثین حضرتِ سیّدُنا امام شمسُ الدّین ابوالخیر محمد جزرِی شافعی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۷۵۱ھ کو محلہ قصاعین دِمَشق شام میں ہوئی اور ۵ ربیعُ الۡاوّل ۸۳۳ھ کو شیراز (محلہ اسکافین، صوبہ فارس) ایران میں وصال فرمایا۔ آپ مُحقّقُ الاسلام، سلطانُ العلماء، قاضیُ الۡقُضَاۃ، اَلۡحِصۡنُ الۡحَصِیۡن مِنۡ کَلَامِ سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡن اور مُقَدّمَہ جَزۡرِیَہ سمیت کئی کُتُب کے مُصَنِّف ہیں۔

(بستان المحدثین، ص۲۰۷، الحصن الحصین، ص۸، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج۱، ص۴۶۲، ۴۶۴)

(165)۔ حضرت سِراجُ الدّین عُمَر بن ابراہیم بن نُجَیۡم

ابو حنیفہ ثانِی حضرت امام سِراجُ الدّین عُمَر بن ابراہیم بن نُجَیۡم مِصری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۹۲۶ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں ۶ ربیع الاول ۱۰۰۵ھ کو وصال فرمایا۔ آپ مفتیِ اسلام، بہترین فقیہ، اعلیٰ اوصاف و کمالات کے حامِل اور عِنۡدَالۡحُکَّام مُعَزَّز و مُکَرّم تھے۔ اَلنَّھۡرُ الۡفَائِقُ شَرۡحُ کَنۡزِ الدَّقَائِق آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ (ہدیۃ العارفین، ج۵، ص۷۹۶، خلاصۃ الاثر، ج۳، ص۲۰۶، الاعلام للزرکلی، ج۵، ص۳۹)

(166)۔حضرت علّامہ عبدُالحکیم صدّیقی

آفتابِ پنجاب حضرت علّامہ عبدُالحکیم صدّیقی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۹۸۹ھ کو ضِیا کوٹ (سیالکوٹ، پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور یہیں ۱۶ ربیعُ الاوّل ۱۰۶۷ھ کو وِصال فرمایا۔ آپ استاذُ العلماء، عُلومِ عَقْلِیَہ ونَقْلِیَہ میں ماہِر، مُصَنِّفِ کُتب، مجازِ طریقت، عَرَب و عَجَم میں شُہرت پانے والے، مَرجَعِ عُلَما اور علّامۂ دَہر تھے۔ درسِ نِظامی کی کئی کُتُب پر آپ کے حَواشی طَبع شُدَہ ہیں۔

(تذکرہ علمائے ہند، ص ۲۸۰، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۱۲، ص ۸۳۴، ۸۳۷)

(167)۔حضرت عبدُالحق مُحَدِّثِ دہلوی

شیخِ مُحَقِّق حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحَدِّثِ دہلوی قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کی ولادت ۹۵۸ھ کو دہلی (ہند) میں ہوئی اور یہیں ۲۱ ربیعُ الاوّل ۱۰۵۲ھ کو وِصال فرمایا، مَزارِ مُبارک خانقاہِ قادریہ (نزد باغ مہدیاں بالمقابل قلعہ کہنہ) دہلی ہند میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، امامُ الْمُحَدِّثین فِی الْہند، علامۂ دَہر، قطبِ زماں، کئی کُتُب کے مُصَنِّف اور شارِحِ اَحادیث ہیں۔ دَرجَن (۱۲) سے زائد کُتُب میں مِشْکوٰۃ شریف کی دو شُرُوحات اَشِعَّةُ اللَّمْعَات (فارسی) اور لَمْعَاتُ التَّنْقِیْح (عربی) بھی شامل ہیں۔

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مترجم، ص ۶۷، ۹۳، اخبار الاخیار مترجم، ص ۱۳، ۱۸، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، ص ۹۰)

(168)۔حضرت محمد عابد سِندھی مدنی

مُحَدِّثِ حِجاز علامہ محمد عابد سِندھی مدنی نقشبندی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۱۹۰ھ کو سیہون شریف ضلع دادو (باب الاسلام سندھ) پاکستان میں ہوئی۔

۱۸ ربیعُ الاوّل ۱۲۵۷ھ کو مدینۂ مُنَوَّرَہ میں وصال فرمایا، جنتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ جامعِ علومِ عَقْلِیَہ و نَقْلِیَہ، عظیم فقیہ و مُحَدِّث، رئیسُ العُلَماء مَذاہِبِ اَرْبَعَہ (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) میں ماہر اور کئی کُتُب کے مُصَنِّف تھے۔ تَصانیف میں دُرِّ مُخْتَار کی شَرح طَوَالِعُ الْاَنْوَار (آٹھ جلدیں) یادگار ہیں۔

(الرسائل الخمس، ص۳۳، ۴۲، انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص۷۶۷، ۷۷۲، حدائق الحنفیہ، ص۴۹۰)

(169)۔حضرت سیّد محمد بدرُ الدّین حسنی

مُحَدِّثِ شام حضرتِ علّامہ سیّد محمد بدرُ الدّین حسنی مغربی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت ۱۲۶۷ھ نَزْد دارُ الحدیث اَشْرَفِیَہ عصرونیَہ مارکیٹ دِمَشق شام میں ہوئی۔ یہیں ۲۷ ربیعُ الْاوّل ۱۳۵۴ھ کو وصال فرمایا، دِمَشق کے مشہور قبرستان بابُ الصّغیر میں تدفین ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، علامۂ دَہر، مُجَدِّدِ زمانہ، شَیخُ الشُّیُوخ، مفتیِ دِیارِ شام، ۳۵ سے زیادہ کُتُب کے مُصَنِّف، صوفیِ کامِل اور شام کی مؤثِّر شخصیت تھے۔

(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص۶۵۴، ۶۵۱)

(170)۔حضرت علّامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفِی حَنَفِی

حافظُ الدّین حضرت علّامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفِی حَنَفِی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ساتویں ہجری میں اِیذَج (ایذہ، ضلع خوزستان) ایران میں ہوئی اور ربیعُ الاول ۷۱۰ھ کو اپنی جائے پیدائش میں وصال فرمایا۔ آپ عرصۂ دراز تک نَسَف (نخشب / قرشی) ازبکستان میں رہے اس لئے "نَسَفی" کہلائے۔ آپ فقیہ و محدثِ احناف، مُفَسِّرِ قراٰن، عالمِ باعمل اور صاحبِ تصنیف تھے۔ آپ کی کتب تفسیرِ نسفی

(مدارک التنزیل و حقائق التاویل) کَنْزُ الدَّقَائِق اور عُمْدَۃُ الْعَقَائِد عُلَما میں معروف ہے۔ (حدائق الحنفیہ، ص ۳۰۰، کنز الدقائق، ص ۳)

(171)۔حضرت قاضی بہاؤالدین عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن عقیل

رَئِیْسُ الْعُلَمَاء حضرت قاضی بہاؤالدین عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن عقیل ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۶۹۴ھ قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں ۲۳ ربیعُ الاول ۷۶۹ھ کو وصال فرمایا۔ آپ نحو، فقہ، تفسیر اور ادب کے علوم میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے، کتابوں میں شَرْحُ ابْنِ عَقِیل عَلٰی اَلْفِیَۃِ ابْنِ مَالِك عُلَما میں معروف ہے۔

(شذرات الذھب، ج۶، ص ۲۱۴، شرح ابن عقیل، ص ۳)

(172)۔حضرت شیخ رِزْقُ اللہ چشتی دہلوی

عاشقِ الٰہی حضرت شیخ رِزْقُ اللہ چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸۹۷ھ کو دہلی میں ہوئی اور یہیں ۲۰ ربیعُ الاول ۹۸۹ھ کو وصال فرمایا، آپ نیک متقی، مجازِ طریقت، ہندی اور فارسی زبان کے شاعر، طویل سفر اور کثیر اولیائے کرام سے اِسْتِفَادَہ کرنے والے تھے۔ (اخبار الاخیار فارسی، ۱۷۴)

(173)۔حضرت مولانا عبد القادر شرف مجددی

تلمیذِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا عبد القادر شرف مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۰۱ھ کو مصطفیٰ آباد رامپور (یوپی ہند) میں ہوئی اور وصال ربیعُ الاول ۱۳۶۳ھ کو مکۂ مکرمہ میں فرمایا، آپ خاندانِ مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی کے چشم و چراغ، حافظِ قراٰن، عالمِ دین،

تین زبانوں (اردو، فارسی اور عربی) میں دسترس رکھنے والے اور اچھے اسلامی شاعر تھے، آپ کے شعری مجموعے "انتخاب دیوان شرف مجددی" اور "پنجۂ سخن" ہیں۔ (تذکرہ شعرائے حجاز، ص ۲۶۳)

(174)۔ حضرت مولانا سید مصطفیٰ اشرف اشرفی

زینت خاندانِ اشرفیہ، شیخِ طریقت حضرت مولانا سید مصطفیٰ اشرف اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۱۱ھ میں کچھوچھہ شریف (یوپی ہند) میں ہوئی اور یہیں ۱۷ ربیعُ الاول ۱۳۷۶ھ کو وصال ہوا۔ آپ شبیہِ غوثُ الاعظم حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے چھوٹے صاحبزادے و خلیفہ، دارُالعلوم فرنگی محل سے فارغ التحصیل تھے۔ (حیاتِ مخدوم الاولیاء، ص ۳۹۲)

(175)۔ حضرت مولانا قاضی تاج الدین چشتی

مُستَفتیِ اعلیٰ حضرت مولانا قاضی تاج الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع پادشاہان (ضلع چکوال) میں ہوئی اور وصال ۱۵ ربیعُ الاول ۱۳۴۵ھ کو موضع راماں (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) میں ہوا، تدفین جائے پیدائش میں کی گئی، آپ معروف عالمِ دین، درسِ نظامی کے مُدَرِّس، مفتیِ علاقہ اور فعّال شخصیت کے مالک تھے، آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک سوالات کرکے استفادہ کیا۔ (جہان امام احمد رضا، ج ۵، ص ۲۸، ۳۳)

(176)۔ حضرت مفتی محمد وقارُالدین قادری رضوی

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد وقارُالدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۳۳ھ کو پیلی بھیت (ہند) میں ہوئی اور کراچی میں ۲۰ ربیعُ الاول ۱۴۱۳ھ کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی میں ہے۔ آپ فاضلِ دارُالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، مریدِ حجۃُ الاسلام، خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، جید عالِم و مُدَرِّس، مفتیِ اسلام اور شیخُ الحدیث ہیں۔ وقارُالفتاویٰ (۳ جلدیں) آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 22 سال تک آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے حتی کہ مفتی صاحب نے امیرِ اہلِ سنّت کو خلافت سے بھی نوازا۔ (وقار الفتاویٰ، ج۱، ص۱، ۳۸، شوق علم دین، ص۲۵)

(177)۔ حضرت سلیمان بن مہران اَعمش

شیخُ المحدثین حضرت سلیمان بن مہران اَعمش رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۰ محرم ۶۱ھ کو کوفہ میں ہوئی اور یہیں ربیعُ الاوّل ۱۴۸ھ کو وصال فرمایا۔ آپ تابعی بُزرگ، محدثِ کبیر، قرآنی علوم میں ماہر، فقیہِ زمانہ، عابد وزاہد اور ولیِ کامل تھے۔ عبادت کا یہ عالَم تھا کہ آپ نے ستر سال تک تکبیرِ اُولیٰ قضا نہ ہونے دی۔ (وفیات الاعیان، ۲/ ۳۳۴تا۲۳۶)

(178)۔ حضرت ابو سلیمان حَمد بن محمد خطابی افغانی شافعی

شارح بخاری و ابو داؤد حضرت ابو سلیمان حَمد بن محمد خطابی افغانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بُست (موجودہ نام لشکر گاہ، صوبہ ہلمند) افغانستان میں ۳۱۹ھ کو ہوئی

اور یہیں ربیعُ الاوّل ۳۸۸ھ کو وصال فرمایا۔ آپ نے کئی شہروں کا سفر کر کے علمِ دین حاصل کیا، آپ محدثِ زمانہ، فقیہِ شافعی، ادیبِ وقت، شارحِ حدیث، کثیرُ التصانیف، استاذُ العلماء اور شاعر تھے۔ اَعلامُ السُّنَن (شرح صحیح بخاری) اور مُعلِّمُ السُّنَن (شرح سنن ابی داوٗد) علمی یادگار ہیں۔ (وفیات الاعیان، ۲/ ۱۸۴، بغیۃالوعاۃ، ۱/ ۵۴۶)

(179)۔ حضرت خواجہ سیّد محیُ الدّین کاشانی

قاضیِ اودھ حضرت خواجہ سیّد محیُ الدّین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور دہلی میں ۱۵ ربیعُ الاوّل ۷۱۹ھ کو وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، استاذُ العلماء، خلیفہ خواجہ محبوبِ الٰہی، شیخِ طریقت، صاحبِ کرامت بُزرگ اور زہد و تقویٰ کے جامع تھے۔ (اخبار الاخیار فارسی، ص۹۸، دلی کے بائیس خواجہ، ص ۱۶۲ تا ۱۶۷)

(180)۔ حضرت علّامہ مفتی محمد صدرُ الدّین خان آزردہ دہلوی

صدرُ الصّدور حضرت علّامہ مفتی محمد صدرُ الدّین خان آزردہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۰۴ھ کو دہلی ہند میں ہوئی اور ۲۴ ربیعُ الاوّل ۱۲۸۵ھ کو وصال فرمایا، درگاہ حضرت چراغ دہلی ہند میں دفن کئے گئے۔ آپ حضرت شاہ عبدُ العزیز محدث دہلوی اور حضرت شاہ فضل امام خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہما کے شاگرد، علومِ عقلیہ و نقلیہ کے جامع، مفتیِ اسلام، عربی، فارسی، اردو تین زبانوں کے شاعر اور سینکڑوں علما کے استاذ ہیں۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت، ص۱۰۵، حدائق الحنفیہ، ص۴۹۸ تا ۵۰۰، جام نور، نومبر ۲۰۱۱ء، ص۵۸)

(181)۔حضرت مولانا علّامہ پیر محب النبی ہاشمی

تلمیذِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، استاذُ الاساتذہ حضرت مولانا علّامہ پیر محب النبی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۱۴ھ کو بھوئی گاڑ (تحصیل حسن ابدال، ضلع اٹک) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور ۲۱ ربیعُ الاوّل ۱۳۹۶ھ کو وصال فرمایا، مزار بھوئی گاڑ کے خاندانی قبرستان میں ہے۔ آپ قطبِ عالَم پیر مہر علی شاہ اور علّامہ مشتاق احمد کانپوری کے شاگرد، جید عالمِ دین، مفتیِ اسلام، بہترین استاذ، عاشق کنزُالایمان و حدائقِ بخشش اور سلف صالحین کی سچی یادگار تھے۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت، ص ۴۱۶،۴۱۷، تاریخ علمائے بھوئی گاڑ، ص ۱۳۳)

(182)۔حضرت مولانا پیر سیّد محمد جلالُ الدّین شاہ مشہدی

حافظُ الحدیث حضرت مولانا پیر سیّد محمد جلالُ الدّین شاہ مشہدی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۳۳ھ کو بھکھی شریف (تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدّین) پاکستان میں ہوئی اور یہیں ۵ ربیعُ الاوّل ۱۴۰۶ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، فاضلِ جامعہ مظہرُ الاسلام بریلی شریف، خلیفہ مفتیِ اعظم ہند، تلمیذ و خلیفہ محدثِ اعظم پاکستان، مرید و خلیفہ پیر سیّد نورُ الحسن بخاری (کیلیانوالہ شریف)، بانیِ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف اور استاذُ العلماء تھے۔ (حیات محدث اعظم، ص ۳۵۷، نوائے وقت، ۲۵ نومبر ۲۰۱۴ء)

تلامذہ و خلفائے اعلیٰ حضرت

(183)۔ حضرت محمد سلیمان اشرف بہاری

مفکرِ اسلام، پروفیسر حضرت علّامہ سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری علیہ رحمۃ اللہ الوَالی کی ولادتِ باسعادت ۱۲۹۵ھ میں مِیر داد، ضلع پٹنہ، بہار ہند میں ہوئی اور وصال ۵ ربیعُ الاوّل ۱۳۵۸ھ کو فرمایا۔ تدفین علی گڑھ اسلامی یونیورسٹی کے اندر شیر وانیوں والے قبرستان میں ہوئی۔ آپ کی کئی کتب مثلاً النّور، الرّشاد وغیرہ یادگار ہیں۔

(تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۴، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج ۲، ص ۲۶۶-۲۶۸)

(184)۔ حضرت سیّد غلام علی اجمیری

شیخ الاصفیاء حضرت مولانا سیّد غلام علی اجمیری چشتی رضوی علیہ رحمۃ اللہ القَوی عالمِ باعمل، عاشقِ سلطانُ الہند، مُحِبّ اعلیٰ حضرت، حُسنِ اخلاق کے پیکر اور خادمِ درگاہِ اجمیر شریف تھے ۱۵ ربیعُ الاوّل ۱۳۷۴ھ کو وصال فرمایا، مزار خواجہ غریب نواز سے متصل قبرستان میں آسودۂ خاک ہوئے۔ (تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۴۷۱ تا ۴۷۴)

(185)۔ حضرت محمد ظہیر الحسن اعظمی

قطبِ میواڑ حضرت مولانا مفتی محمد ظہیر الحسن اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۳۰۲ھ کو محلہ اورنگ آباد اعظم گڑھ (یوپی) ہند میں ہوئی اور ۱۲ ربیعُ الاوّل ۱۳۸۲ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک مسجد سے متصل احاطۂ اولیا برھم پول اودھے پور

(راجستھان)ہند میں ہے۔ آپ جیّد مفتیِ اسلام، مدرّس مدرسہ اسلامیہ اودھے پور، عالمِ باعمل اور شیخِ طریقت تھے۔(سالنامہ یادگارِ رضا ۲۰۰۷ء، ص ۱۴۳-۱۵۱)

(186)۔حضرت سیّد محمد حسین میر ٹھی

ہمدردِ ملّت، حضرت مولانا حافظ سیّد محمد حسین میر ٹھی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۲۹۰ھ بریلی شریف (یوپی)ہند میں ہوئی۔ آپ حافظ القراٰن، صاحبِ ثروت عالمِ دین اور دین کا درد رکھنے والے راہنما تھے۔ آپ نے میرٹھ میں دینی کُتُب شائع کرنے کیلئے طلسمی پریس اور یتیموں کے لئے مسلم دارالیتامٰی والمساکین قائم فرمایا اور جب پاکستان آئے تو گُلبہار میں عظیم الشان جامع مسجد غوثیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے ۱۴ربیعُ الاوّل ۱۳۸۴ھ میں وصال فرمایا، تدفین قبرستان پاپوش نگر بابُ المدینہ (کراچی)میں ہوئی۔

(تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۲۱۳، سالنامہ معارفِ رضا ۲۰۰۸ء، ص ۲۳۶-۲۳۸)

(4)ربیع الآخر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسَلَّم کا ارشاد ہے: بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، لِہٰذا مجھ پر اَحسن (خوبصورت) الفاظ میں دُرُودِ پاک پڑھو۔ (مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، ۲/۱۴۰، حدیث:۳۱۱۶)

ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں
آپ خوش ہو کے بار بار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ربیعُ الآخر کہنے کی وجہ

اسلامی سال کا چوتھا مہینا ربیعُ الآخر (رَ۔ بِ۔ یْ۔ عُ۔ لْ۔ آ۔ خِ۔ رْ) ہے۔ جب قمری مہینوں کے نام رکھے گئے تب ربیع الآخر کا مہینا موسمِ بہار کے آخر میں پڑتا تھا لِہٰذا اسے ربیعُ الآخر نام دیا گیا۔ (غیاث اللغات، باب رائے مہملہ، ص ۲۹۵)

ربیعُ الآخر کیسے گزاریں؟

ربیعُ الآخر میں روزے:

جس سے ہو سکے ربیعُ الآخر میں تین روزے رکھ لے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر مہینے کے ایامِ بیض کے نہ صرف روزے رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی بلکہ اس پر اجر و ثواب کی بشارت بھی ذکر فرمائی جیسا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایامِ بیض کے روزے نہ چھوڑتے تھے چاہے حضر (گھر) میں ہوتے یا سفر میں۔

(نسائی، کتاب الصیام، صوم النبي بابي هو وامي۔۔۔الخ، ص۳۸٦، حدیث:۲۳۴۲)

مشہور مفسر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: چاند کی تیرہویں، چودہویں، پندرہویں راتیں (بیض) ہیں۔ انہیں اَیامِ بیض یا تو اس لیے کہتے ہیں کہ ان کی راتیں اجیالی ہیں اور یا اس لیے کہ ان کے روزے دنوں کو نورانی اور اجیالا کرتے ہیں اور یا اس لیے کہ (حضرت سیِّدُنا) آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے اعضاء جنت سے آکر سیاہ پڑ گئے تھے، رب تعالیٰ نے انہیں ان تین روزوں کا حکم دیا ہر روزے سے آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کا تہائی جسم چمکیلا ہوا حتی کہ تین روزوں کے بعد سارا جسم نہایت حسین ہو گیا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۱۹۵)

حضرتِ سیدتنا مَیْمُونہ بنت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ! ہمیں روزوں کے بارے میں بتایئے۔ فرمایا: جو

ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ ضرور رکھے کہ ہر دن کا روزہ دس گناہوں کا کفارہ ہے اور روزہ دار شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے کپڑا پانی سے پاک ہو جاتا ہے۔(معجم کبیر، میمونۃ بنت سعد۔۔۔الخ،۲۵/ ۳۵، حدیث:۶۰)

حضرت شاہ کلیمُاللہ شاہ جہاں آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (وفات: ۱۱۴۲ھ) فرماتے ہیں: جو کوئی اس ماہ (ربیعُ الآخر) کی چھٹی، بارہویں، بیسویں اور چھبیسویں تاریخ کو روزہ رکھے تو اسے بے حد ثواب ملے گا۔(مرقع کلیمی، ص۱۹۸)

گیارہویں کا مہینا

ربیعُ الآخر کو سرکارِ بغداد، حضور غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے نسبت ہے کیونکہ اس ماہ کی گیارہ تاریخ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا وصال ہوا تھا۔

(مرآۃ الاسرار (مترجم)، ص۵۷۱۔ تاریخ مشائخ قادریہ، ۱/ ۱۷۱)

اس لئے عاشقانِ اولیا حضرت سیّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے ایصالِ ثواب کے لئے نذر و نیاز کرتے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس ماہ کو ”گیارہویں شریف“ کا مہینا بھی کہا جاتا ہے۔

گیارہویں شریف کیا ہے؟

صدرُ الشَّریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ماہِ ربیعُ الآخر کی گیارہویں تاریخ بلکہ ہر مہینہ کی گیارہویں کو حضور سیدنا غوث اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فاتحہ دلائی جاتی ہے، یہ بھی ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے بلکہ غوث پاک رَضِیَ

اللّٰہُ عَنْہُ کی جب کبھی فاتحہ ہوتی ہے کسی تاریخ میں ہو، عوام اسے گیارہویں کی فاتحہ بولتے ہیں۔(بہار شریعت، حصہ ١٦، ٣/٦٤٤)

مشہور مُفَسِّر حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عام مسلمان ربیعُ الآخر شریف میں گیارہویں شریف حضور غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مجلسیں کرتے ہیں جس میں حضرت غوثِ پاک کے حالات پڑھ کر سامعین کو سناتے ہیں اور بعدِ فاتحہ تقسیمِ شیرینی کرتے ہیں یا مسلمانوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔(اسلامی زندگی، ص ٧١)

گیارہویں شریف کی برکت

مشہور مُفَسِّر حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس مہینہ میں ہر مسلمان اپنے گھر میں حضور غوث پاک سرکار بغداد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فاتحہ کرے۔ سال بھر تک بہت برکت رہے گی۔(اسلامی زندگی، ص ١٣٣)

روزی میں برکت کا نسخہ

امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی فرماتے ہیں: تاجر اپنی روزانہ کی بکری (Sale) کا ایک فی صد جبکہ تنخواہ پانے والا اپنی ہر تنخواہ کی رقم سے کم از کم دو فی صد نکالے اور ماہانہ گیارہویں شریف کی نیاز کرے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ اُس کی روزی میں برکت ہوگی۔(اگر گھر میں نیاز کرنے میں رُکاوٹ ہو تو کسی بھی نیک کام میں وہ رقم خرچ کر دیجئے)(ماہنامہ فیضان مدینہ، ربیع الآخر ١٤٤٠ھ)

ہر مہینے گیارہویں شریف کیجئے

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہو سکے تو ہر مہینے گیارہویں شریف کیجئے۔ ضروری نہیں کہ اس کے لیے ہزاروں روپے ہی خرچ کیے جائیں بلکہ جتنا آسانی سے میسر ہو اسی سے اللہ پاک کے اس ولیِ کامل کی نیاز کیجئے چنانچہ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر ہر چاند کی گیارہویں شب کو یعنی دسویں اور گیارہویں تاریخ کی درمیانی رات کو مقرر پیسوں کی شیرینی مسلمان کی دکان سے خرید کر پابندی سے گیارہویں کی فاتحہ دیا کرے تو رزق میں بہت ہی برکت ہوگی اور اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ کبھی پریشان حال نہ ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ کوئی تاریخ ناغہ نہ کرے اور جتنے پیسے مقرر کردے اس میں کمی نہ ہو اتنے ہی پیسے مقرر کرے جتنے کی پابندی کر سکے۔ خود میں اس کا سختی سے پابند ہوں اور بِفَضْلِہٖ تعالیٰ اس کی خوبیاں بے شمار پاتا ہوں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ

(اسلامی زندگی، ص ۱۳۳)

گیارہویں شریف کس چیز پر دینی افضل ہے؟

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: نیاز کا ایسے کھانے پر ہونا بہتر ہے جس کا کوئی حصہ پھینکا نہ جائے، جیسے زردہ یا حلوا یا خشکہ، یا وہ پلاؤ جس میں سے ہڈیاں علیحدہ کرلی گئی ہوں، بانٹنے کا اختیار ہے، جس سنی مسلمان کو چاہے دے اگرچہ غنی ہو اگرچہ سید ہو۔ اور خود بھی تبرکاً کھائے تو حرج نہیں۔ شاہ عبد العزیز صاحب نے فتاویٰ میں لکھا ہے: نیاز کا کھانا تبرک ہو جاتا ہے، ہاں

اگر شرعی منت مانی ہو تو اس میں سے نہ خود کھا سکتا ہے نہ کسی غنی یا سید کو دے سکتا ہے، وہ غیر ہاشمی فقرائے مسلمین کا حق ہے۔(فتاوی رضویہ،۹/ ۶۱۲)

عُرسِ غوثِ پاک

حضرت شیخ عبدُالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (وفات: ۱۰۵۲ھ) شیخ امان پانی پتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (وفات: ۹۹۷ھ) کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں "دیازدہم ماہ ربیع الآخر عرس غوث الثقلین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کردو فرمود از صاحبان تقدم نباید کرد و طعامی کہ پختہ بودند بخش کرد "یعنی شیخ امان پانی پتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے گیارہ ربیع الآخر کو حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عرس مبارک کیا اور ارشاد فرمایا: حضرت غوث الثقلین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے پہلے قدم اٹھانا درست نہیں ہے، جو کھانا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے پکوایا تھا اسی دن وہ سب کھانا تقسیم کر دیا۔(اخبار الاخیار، ص ۲۴۲)

نوافل کی اہمیت

نوافل پڑھنا ہر دن اور ہر مہینے میں محمود اور پسندیدہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی ترغیب بھی دلائی ہے اور ان پر اجر و ثواب کی بشارت و نوید بھی ارشاد فرمائی ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن بندے سے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ کامل ہوئی تو کامل لکھ دی جائے گی اور اگر مکمل نہ ہوئی تو اللہ پاک فرشتوں سے فرمائے گا: کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل ہیں؟ اگر اس کے پاس نوافل ہوئے تو اللہ کریم فرمائے گا: اس

کے فرائض کو نوافل کے ذریعے پورا کر دو۔ پھر اسی طرح زکوٰۃ اور دیگر اعمال کا حساب لیا جائے گا۔(ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب قول النبی علیہ السلام کل صلاۃ۔۔۔الخ،۱/۳۲۹،حدیث:۸۶۴،۸۶۶)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے حصے **"فرائض کو نوافل کے ذریعے پورا کردو"** کی شرح میں فرماتے ہیں: یہاں کمی سے ادا میں کمی مراد نہیں بلکہ طریقۂ ادا میں کمی مراد ہے یعنی اگر کسی نے فرائض ناقص طریقہ سے ادا کئے ہوں گے تو وہ کمی نوافل سے پوری کر دی جائے گی۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ بندہ فرض نماز نہ پڑھے نفل پڑھتا رہے اور وہاں نفل فرض بن جائیں۔(مرآۃ المناجیح،۲/۳۰۷)

ربیعُ الآخر کے نوافل

بعض اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے ربیع الآخر میں پڑھنے کے کچھ نوافل ذکر فرمائے ہیں، انعام یافتہ لوگوں کی پیروی کی نیت سے پڑھ کر ہم رضائے الٰہی کے ساتھ ساتھ ثواب کا بہت بڑا خزانہ حاصل کر سکتے ہیں چنانچہ

حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات: ۱۱۴۲ھ) فرماتے ہیں: اس مہینے (ربیعُ الآخر) کی پہلی رات اور پہلے دن چار رکعت نوافل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد) نو(۹) مرتبہ پڑھے تو (اِنْ شَآءَاللّٰہ) ڈھیروں ثواب پائے گا۔ اگر سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے تو اَسّی نیکیاں حاصل ہوں گی اور اَسّی گناہ معاف ہوں گے۔(مرقع کلیمی، ص۱۹۸)

چار رکعت نوافل کا ثواب

اس مہینہ کی پہلی اور پندرہویں اور انتیسویں تاریخوں میں جو کوئی چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں اَلْحَمْد شریف کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ ہُوَاللّٰہُ اَحَد) پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے لیے چار حوریں پیدا ہوتی ہیں۔

(فضائل الایام والشہور، ص ۳۷۵ بحوالہ "جواہر غیبی"۔ رکن دین، ص ۱۶۴)

تیسری رات کے نوافل

ربیعُ الآخر کے مہینے کی تیسری رات کو چار رکعت نماز ادا کرے، قرآن حکیم میں سے جو کچھ یاد ہے پڑھے۔ سلام کے بعد یہ کہے: یَابَدُوْحُ یَابَدِیْعُ۔

ترجمہ: اے پوشیدہ کو ظاہر فرمانے والے! اے پیدا فرمانے والے۔ (لطائف اشرفی، ۲/۲۳۱)

پندرہویں دن کے نوافل

اس ماہ کی پندرہ کو چاشت کے بعد ۱۴ رکعتیں دو، دو رکعات کرکے ادا کرے۔ اس نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ علق سات بار پڑھے۔ اس کے بعد ۶۰ مرتبہ یہ کہے: یَامَلِیْکُ تَمْلِكُ بِالْمَلَكُوْتِ فِیْ مَلَكُوْتِ یَامَلِیْكُ۔

ترجمہ: اے حقیقی بادشاہ! اے پروردگار! تو مالکِ ملکوت ہے۔ (جواہر خمسہ، ص ۲۱)

جو کوئی اس ماہ مبارک کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو چار رکعت نفل یوں پڑھے کہ ہر رکعت میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ ہُوَاللّٰہُ اَحَد) پڑھے تو اجرِ عظیم حاصل ہوگا اور اِنْ شَآءَاللّٰہ جنت میں داخل ہوگا۔ (جواہر خمسہ، ص ۲۱)

نُسخۂ بغدادی

اس مہینے کی گیارہویں شب (یعنی بڑی رات) سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کے گیارہ نام (اوّل آخر گیارہ بار دُرُود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کرکے اُسی رات کھالیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ سارا سال مصیبتوں سے حفاظت ہو گی۔ (جنات کا بادشاہ، ص ۱۸)

گیارہ نام یہ ہیں

(۱) یاشَیْخ مُحْیُ الدِّین

(۲) یاسَیِّد مُحْیُ الدِّین

(۳) یامَولَانَا مُحْیُ الدِّین

(۴) یامَخدُوم مُحْیُ الدِّین

(۵) یادَروَیش مُحْیُ الدِّین

(۶) یاخَواجہ مُحْیُ الدِّین

(۷) یاسُلطان مُحْیُ الدِّین

(۸) یاشَاہ مُحْیُ الدِّین

(۹) یاغَوث مُحْیُ الدِّین

(۱۰) یاقُطب مُحْیُ الدِّین

(۱۱) یاسَیِّدَ السَّادَات عَبدَالقَادِر مُحْیُ الدِّین۔

جیلانی نسخہ

اس مہینے کی گیارہویں رات تین کھجوریں لے کر ایک بار سُوْرَۃُ الْفَاتِحہ، ایک مرتبہ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، پھر گیارہ بار یَاشَیْخ عَبدَالقَادِر جِیلانی شَیئًا لِلّٰہِ اَلْمَدَد (اوّل

آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر ایک کھجور پر دم کیجئے، اس کے بعد اسی طرح دوسری اور تیسری کھجور پر بھی پڑھ پڑھ کر دم کر دیجئے، یہ کھجوریں راتوں رات کھانا ضروری نہیں جو چاہے جب چاہے جس دِن چاہے کھا سکتا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ پیٹ کی ہر طرح کی بیماری (مثلاً پیٹ کا درد، قبض، گیس، پیچش، قے، پیٹ کے اَلسَر وغیرہ) کے لیے مفید ہے۔ (جنات کا بادشاہ، ص ۲۰)

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرَض در در پھروں
آپ سے سب کچھ ملا یا غوثِ اعظم دست گیر

نمازِ غوثیہ کی برکتیں

حضرت سیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: جو شخص مجھے مصیبت میں پکارے اس کی مصیبت جاتی رہے گی اور جس تکلیف میں مجھے پکارے وہ تکلیف جاتی رہے گی۔ پھر فرمایا: جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد) گیارہ بار پڑھے پھر سلام کے بعد نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھے اور مجھے یاد کرے، عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے کر اپنی حاجت طلب کرے تو اللّٰہ پاک کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۷)

صَلٰوۃُ الْاَسْرار

دعاؤں کی قبولیت اور حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے ایک مجرّب (یعنی آزمودہ) نماز صَلٰوۃُ الْاَسْرَار بھی ہے جس کو امام ابوالحسن نورُالدّین علی بن حَریر لخمی شطنوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے بہجۃالاسرار میں اور حضرتِ ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اور شیخ عبدُالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے حضور غوث اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے روایت کرتے ہوئے تحریر فرمایاہے۔ اِس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نمازِ مغرب سنّتیں پڑھ کر دورَکعت نَماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْد کے بعد ہر رَکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ قُلْ ھُوَاللہ پڑھے سلام کے بعد اللّٰہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے (مَثَلاً حمد وثنا کی نیّت سے سورۃُالفاتحہ پڑھ لے) پھر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر گیارہ باردرودوسلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے:

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَاقَاضِیَ الْحَاجَات

ترجمہ: اے اللّٰہ کے رسول! اے اللّٰہ کے نبی! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یہ کہے:

یَاغَوْثَ الثَّقَلَیْنِ یَاکَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَاقَاضِیَ الْحَاجَات

ترجمہ: اے جِنّ واِنس کے فریادرس اور اے دونوں طرف (یعنی ماں باپ دونوں ہی کی جانب) سے بُزرگ! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجیے میری حاجت پوری ہونے میں، اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔

پھر حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وَسیلہ بناکر اللّٰہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے۔(بہار شریعت، حصہ ۴،۱/ ۶۸۶۔ بہجۃ الاسرار، ص۱۹۷)

حُسنِ نیّت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

توشہ غوثیہ

یہ توشہ نہایت مفید چیز ہے اور حاجتیں بَر لانے (یعنی پوری کرنے) کے لئے مُجَرَّب (یعنی تجربہ شُدہ)، ہمارے خاندان کے مشائخ میں اس کی ترکیب یوں ہے: میدہ گندم (۵ما)، شکر (۵ما)، گھی (۵ما) مغز بادام (۱ما)، پستہ (۱ما)، کشمش (۱۔ما) ناریل (۱ما)۔ لونگ، دار چینی، چھوٹی الائچی ہر ایک سوا چھٹانک۔

حضور کی نیاز دے کر صالحین کو کھلائے اور اپنے مطلب کی دُعا کرائے۔ اصل وزن یہ ہیں، بقدرِ قدرت ان میں کمی بیشی کا اختیار ہے۔ نصف، چوتھائی، آٹھواں حصہ یا جتنا مقدور ہو کرے وہی اثر دے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔(فتاوی رضویہ، ۲۹/ ۶۴۶ ماخوذاً)

استاذ العلماء مفتی محمد نسیم احمد مصباحی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی (مفتی دارالافتاء جامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، یوپی ہند) نے اس کی تسہیل یوں فرمائی ہے: میدہ گندم (سوجی)، شکر، گھی ہر ایک سوا پانچ کلو۔ مغزِبادام، پستہ، کشمش، ناریل (گری) ہر ایک سوا کلو۔ لونگ، دار چینی، چھوٹی الائچی ہر ایک سوا پانچ تولہ۔ سوا پانچ تولہ ۶۵ گرام کے برابر ہے۔

توشہ شاہ عبد الحق ردولوی

اگر کوئی شخص عقیدت مندانہ اور صدقِ نیت سے کسی حاجت اور مہم کے لئے قدوۃ الاولیاء حضرت شیخ احمد عبد الحق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے نام سے توشہ نیاز دے تو اس کی حاجت پوری ہو گی۔ مشکلات دور ہوں گی توشہ سے مراد حلوائے تر ہے یہ طریقہ اقلیم ہندوستان میں بہت مجرب و مشہور ہے۔ بہتر یہ ہے کہ حاجت پوری ہونے سے پہلے ہی توشہ نیاز دے دے اگر بعد میں دے پھر بھی حرج نہیں۔

توشہ بنانے کا طریقہ

توشہ سے مراد سوا سیر گندم کا آٹا، ایک پاؤ شکر اور ایک پاؤ روغنِ زرد (دیسی گھی) ہے، طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر ایک جگہ روٹی پکائے اور اس پر روغن ملے، پھر شکر چھڑکے اور حضرت عبد الحق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی روحِ پاک کو فاتحہ پڑھے پھر آپ کے فرزنداں یا مریداں یا ان کے سلسلے کے کسی نمازی کو کھلائے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی حاجت پوری ہو گی۔(سیر الاقطاب، ص ۲۳۱)

کسی نیک عبادت گزار کو بھی کھلا سکتے ہیں۔

صحابۂ کرام

ربیع الآخر اِسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اِس میں جن صحابۂ کِرام، اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وصال ہوا، اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکر پیشِ خدمت ہے۔

(187)۔ حضرت زینب بنتِ خزیمہ ہلالیہ

امّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا زینب بنتِ خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بہت ہی سخی، فیاض، غربا و مساکین سے ہمدردی کرنے والی اور کھانا کھلانے والی تھیں، اسی لئے آپ کو اُمّ الْمَساکین کہا جاتا تھا۔ آپ کا وصال ربیع الآخر ۴ھ میں مدینہ طیبہ میں ہوا اور تدفین جنت البقیع میں کی گئی۔ (شرح الزرقانی، ج۴، ص۴۱۶)

(188)۔ حضرت سلیمان بن صُرَد خُزاعی

امیر التوابین حضرتِ سلیمان بن صُرَد خُزاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ فاضل، عبادت گزار، سردارِ قوم اور مجاہد تھے، آپ کوفہ میں مقیم ہونے والے اَوّلین صحابۂ کرام میں سے ہیں، آپ کی شہادت ربیع الاٰخر ۶۵ھ کو عَیْنُ الْوَرْدَہ (راْس العین) شام کے مقام پر ہوئی۔ (معرفۃ الصحابۃ، ج۲، ص۴۶۱)

(189)۔ حضرتات شہدائے سَرِیۂ محمد بن مَسلَمَہ

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ربیعُ الآخر ۶ھ میں حضرت محمد بن مَسلَمَہ رضی اللہ عنہ کو ۱۰ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ ذُوالقُصَّہ (مدینے سے ۲۴ میل

کے فاصلے پر موجود ایک مقام) کے قبائل بنی مَعَویہ، بنی عُوَال اور بنی ثَعلَبَہ کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ اس سریہ میں اکثر صحابہ شہید ہو گئے۔

(مغازی الواقدی، جز۲، ص۵۵۱، زرقانی علی المواھب، ۳/۱۲۱)

اولیائے کرام

(190)۔حضرت سیّد اِدْریس الاول

بانی سلسلہ صوفیہ علویہ مغربیہ حضرت مولائی سیّد اِدْریس الاول حسنی کی ولادت ۱۲۷ھ مدینۂ منورہ میں ہوئی۔عالم دین ، سخی ،زاہد، مجاہد،ولی کامل اور تبع تابعی تھے۔ مغرب(مراکش)۱۷۲ھ میں سلطنت ادریسہ کی بنیادرکھی۔یکم ربیع الآخر۱۷۷ھ کو مرکزسلطنت ولیلی (Volubilis) میں شہید ہوئے، مزار مبارک زَرْھون المغرب(مراکش)میں مرجعِ خلائق ہے۔(الاعلام للزرکلی،ج۱،ص۲۷۹،زیاراتِ مراکش،ص۹۶)

(191)۔حضرت عبدالکریم بن ہَوَازِن قشیری

استاذ الصوفیاء حضرت امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوَازِن قشیری کی ولادت ۳۷۶ھ میں ہوئی اوروفات ۱۷ربیع الآخر ۴۶۵ھ کو فرمائی، آپ کا مزار مبارک نیشاپور (ضلع خراسان)ایران میں اپنے پیرومرشد شیخ ابوعلی دَقَّاق کے پہلو میں ہے۔ آپ عالم، فقیہ،ادیب،شاعر،صوفی،واعظِ شیریں بیاں اور مفسرِ قرآن تھے،آپ کی تصنیف رسالہ قشیریہ کوعالمگیر شہرت حاصل ہے۔(اردودائرہ معارفِ اسلامیہ،ج۱۶،ص۲،ص۱۶۸،۱۶۹)

(192)۔حضرت محی الدین محمد ابن عربی

شیخ اکبر حضرت شیخ محی الدین محمد ابن عربی قادری کی ولادت ۵۶۰ھ کو مُرْسِیَہ (اَنْدُلُس) میں ہوئی۔ ۲ربیع الآخر ۶۳۸ ھ کو وصال فرمایا، مزارمبارک جبلِ قاسیون

دمشق شام میں ہے، آپ شریعت وطریقت کے جامع، صاحب اسرار و معرفت اوراکابر اولیاء سے ہیں۔ آپ کی کتب فُصُوصُ الحِکَم اور فتوحاتِ مکیہ بہت مشہور ہیں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۱، ص۶۰۵، مرآۃ الاسرار، ص۶۲۴)

(193)۔ حضرت محمد شاہ دولہا سبز واری

شیخِ وقت، ولی کامل حضرت سید محمد شاہ دولہا سبز واری کی ولادت ساتویں صدی ہجری میں بخارا (ازبِکستان) میں ہوئی۔ کچھ عرصہ سبز وار (صوبہ ہرات افغانستان) میں رہے پھر باب المدینہ کراچی کو اپنا مسکن بنایا، آپ کا وصال ۱۷ربیع الآخر ۷۰۱ھ کو ہوا، مزار مبارک کھارادر (اولڈ سٹی) بابُ المدینہ کراچی میں قبولیت دعا کا مقام ہے۔

(تذکرہ بخاری شاہ، ص۱۹تا۲۲)

(194)۔ حضرت خواجہ نظام الدین

محبوبِ الٰہی، سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا سید محمد بخاری چشتی کی ولادت ۶۳۴ھ کو بدایوں (یوپی) ہند میں ہوئی، ۱۸ربیع الآخر ۷۲۵ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک دہلی میں زیارت گاہِ خلق ہے۔ آپ عالم دین، ولی کامل اور شیخِ طریقت تھے۔ آپ کی تصانیف میں "مجموعۂ ملفوظات " اور "فوائد الفواد " اپنی مثال آپ ہے۔ (مرآۃ الاسرار، ص۶۷۷)

(195)۔ حضرت ابراہیم ایرچی حسینی

امام الاولیاء حضرت علامہ سید ابراہیم ایرچی حسینی کی ولادت ایرچ (ضلع جالون، پنجاب) ہند میں ہوئی۔ آپ جامع علوم وفنون، وسیع النظر، کثیر المطالعہ، جمعِ

کتب کے شائق، ولی کامل اور سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے چھبیس ویں (۲۶) شیخ طریقت ہیں۔ ۵ ربیع الآخر ۹۵۳ھ کو وصال فرمایا، تدفین احاطہ درگاہِ محبوب الٰہی سیدنا شیخ نظامُ الدین اولیاد ہلی میں ہوئی۔ (تذکرہ علمائے ہند، ص۸۳، شرح شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص۹۷)

(196)۔ حضرت محکم الدین سیرانی

ولی کامل، صاحب کرامات حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی اویسی کی ولادت ۱۱۳۷ھ میں گوگیرہ (اوکاڑہ) پنجاب میں ہوئی اور وصال ۵ ربیع الآخر ۱۱۹۷ھ کو فرمایا، آپ کا مزار خانقاہ شریف (نزد سمہ سٹہ ضلع بہاول پور) پاکستان میں مرکزِ فیوض وبرکات ہے۔ "تلقینِ لدنی" آپ کی تصنیف ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، ج۲، ص۴۰۸)

(197)۔ حضرت غلام فرید چشتی نظامی

مشہور صوفی شاعر، صاحب دیوان فرید حضرت خواجہ غلام فرید چشتی نظامی کی ولادت ۱۲۶۱ ھ کو چاچڑاں شریف (ضلع بہاول پور) میں ہوئی۔ وصال ٦ ربیع الآخر ۱۳۸۲ ھ کو فرمایا، مزار مبارک کوٹ مٹھن شریف ضلع راجن پور پنجاب پاکستان میں مرجعِ خواص وعام ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، ج۲، ص۳۷۱تا۳۷۸)

(198)۔ حضرت سیّدُنا حبیب عَجَمی فارسی

قطبِ وقت حضرتِ سیّدُنا حبیب عَجَمی فارسی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت بصرہ (عراق) میں ہوئی اور ۳ ربیعُ الآخِر ۱۵٦ھ کو وصال فرمایا۔ مزار شریف محلہ بشار بغداد میں ہے۔ آپ مشہور تابِعی بزرگ حضرت خواجہ حسن بَصَری علیہ رحمۃ اللہ القَوی

کے شاگرد و خلیفہ، مشہور ولیِ کامل، مُستجابُ الدّعاء، صاحبِ کرامت اور عابد و زاہد ہیں۔ (شانِ اولیاء، ص ٦٣)

(199)۔ حضرت امام ابو عثمان سعید حِیرُی

حضرتِ سیّدُنا امام ابو عثمان سعید حِیرُی نیشاپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ٢٠٣ھ کو "رے" (موجودہ تہران) ایران میں ہوئی اور ٢٢ ربیعُ الآخِر ٢٩٨ھ کو وصال نیشاپور (صوبہ خراسان رضوی، ایران) میں فرمایا۔ آپ امامِ زمانہ، محدّثِ وقت، صوفیِ باصفا اور اکابر اولیا سے ہیں۔

(تاریخ الاسلام للذہبی، ج ٢٢، ص ١٥٢، ١٤٩، طبقاتِ امام شعرانی، جزء:١، ص ١٢٣)

(200)۔ حضرت سیّدُنا خواجہ ابو اسحاق شرفُ الدّین

خواجۂ چشت حضرتِ سیّدُنا خواجہ ابو اسحاق شرفُ الدّین شامی عَلَوی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت عکّہ (اب یہ فلسطین کا ایک شہر ہے) شام میں ہوئی۔ یہیں آپ نے ١٤ ربیعُ الآخِر ٣٤٣ھ کو وصال فرمایا۔ آپ علومِ ظاہری و باطنی کے جامع، زُہد و تقویٰ میں مشہور، صاحبِ کرامت اور سلسلۂ چشتیہ کے اہم ترین شیخ ہیں۔

(عباد الرحمٰن، ج ١، ص ٩٠، خزینۃ الاصفیاء، ج ٢، ص ٣٨، ٣٧)

(201)۔ حضرتِ سیّد محی ُالدّین

بانیِ سلسلۂ قادریہ، سردارِ اولیا، غوثُ الاعظم حضرتِ سیّد محیُ الدّین ابو محمد عبد القادر جیلانی حَسَنی حُسینی حنبلی علیہ رحمۃ اللہ الوَلی کی ولادت ٤٧٠ھ کو جیلان (ایران) میں ہوئی اور ١١ ربیعُ الآخِر ٥٦١ھ کو بغداد شریف (عراق) میں وصال فرمایا،

آپ جیّد عالمِ دین، بہترین مدرّس، پُر اثر واعظ، مصنّفِ کتب، فقہا و محدّثین کے استاذ، شیخُ المشائخ اور مؤثّر ترین شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کا مزارِ مبارک دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے منبعِ انوار و تجلّیات ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ص ۱۷۱، طبقاتِ امام شعرانی، جزء:۱، ص ۱۷۸، مرآۃ الاسرار، ۵۷۱، ۵۶۳)

(202)۔ حضرت صوفی حمیدُالدّین سُوالی

سلطانُ التّارکین، حضرت صوفی حمیدُالدّین سُوالی ناگوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت سُوال (مضافاتِ اجمیر صوبہ ٔراجستھان) ہند میں ہوئی۔ ۲۹ ربیعُ الآخِر ۶۷۳ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک ناگور شریف (صوبہ ٔراجستھان) ہند میں ہے۔ آپ تلمیذ و خلیفہ خواجہ غریب نواز، صوفیِ کامل، مصنّفِ کتب اور اکابر اولیا میں سے ہیں۔

(تحفۃ الابرار، ص ۹۰، ۸۹، مرآۃ الاسرار، ص ۶۸۲، ۶۷۷، تذکرہ علمائے ہند، ص ۱۷۰)

(203)۔ حضرت قطبُ الدّین مصطفٰے بن کمالُ الدّین بَکْری

استاذِ صاحبِ کنزالعُمّال، حضرتِ سیّدنا ابوالمعارف قطبُ الدّین مصطفٰے بن کمالُ الدّین بَکْری دِمَشقی خَلْوَتی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۰۹۹ھ دِمَشق میں ہوئی اور ۱۸ ربیعُ الآخِر ۱۱۶۲ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک قبرستان مُجَاوِرین قَرافۃُ الکبریٰ قاہرہ مصر میں ہے۔ آپ استاذُ العُلَماء، دو سو سے زائد کتب کے مصنّف، سلسلہ ٔخلوتیہ کے مرشدِ کبیر، شیخُ الصّوفیاء، صاحبِ کشف و کرامات اور فقہائے احناف سے تھے۔ اَلْوِرْدُ الْمَنْهُوْلُ الْاَصْفٰی فِیْ مَوْلِدِ الرَّسُوْل آپ کی کتاب ہے۔

(الشیخ مصطفٰی البکری حیاتہ وآثارہ، جامع کراماتِ اولیا، ج ۳، ص ۶۲۴، ۶۴۴، جہان امام ربانی، ج ۶، ص ۵۰)

(204)۔حضرت محمد مراد بن علی بُخاری اُزبکی

بانیِ سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ مرادیہ، شیخُ الاسلام حضرتِ سیّدُنا محمد مراد بن علی بُخاری اُزبکی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت سمرقند اُزبکستان میں ۱۰۵۰ھ کو ہوئی اور ۱۲ ربیعُ الآخِر ۱۱۳۲ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک مدرسہ در سخانہ محلّہ نیشانجی پاشا (استنبول)ترکی میں ہے۔ آپ فقیہِ حنفی، محدّثِ وقت، جامعِ علومِ عقلیہ ونقلیہ، مصنّفِ کتب، بانیِ مدرسہ نقشبندیہ بَرّانیہ ومرادیہ دِمَشق اور صاحبِ کرامات اولیا سے ہیں۔

(معجم المؤلفین، ج۳، ص ۸۴۰،۳۹۸، الأعلام للزرکلی، ج۷، ص۱۹۹)

(205)۔حضرت سیّدُنا شاہ منوّر علی عمر دراز

بانیِ سلسلہ معمرہ منوّریہ، حضرتِ سیّدُنا شاہ منوّر علی عمر دراز قادری بغدادی الٰہ آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی کی ولادت ۴۹۱ھ کو بغداد (عراق) میں ہوئی اور (۷۰۸سال کی) طویل عمر پاکر ۱۵ ربیعُ الآخِر ۱۱۹۹ھ کو الٰہ آباد (یوپی) ہند میں وصال فرمایا۔ آپ شیخ ضیاءُ الدّین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی کے بھانجے، حضور غوثِ اعظم کے بزرگ ترین خادم، حضرتِ سیّد کبیرُ الدّین دولہ کے خلیفہ اور اکابر اولیائے ہند سے ہیں۔(تاریخ مشائخ قادریہ، ج۲، ص۱۹۲تا۱۹۷، حقیقت گلزار صابری، ص۱۵۰)

(206)۔حضرت شیخ فریدُ الدّین محمد عطّار نیشاپوری

مشہور صُوفی بزرگ حضرت شیخ فریدُ الدّین محمد عطّار نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۵۱۳ھ میں نیشاپور کے قصبہ کُرکین (خُراسان) ایران میں ہوئی۔ ۲۹ ربیعُ الآخر

۶۲۷ھ کو شہید ہوئے، آپ کا مزارِ مبارک محلّہ شادباغ نیشاپور (خراسان) ایران میں مَرجَعِ خواص و عوام ہے۔ آپ ماہرِ طبّی اَدْوِیات، صاحبِ دیوان فارسی شاعر، بہترین اَدیب و مُصنّف اور عارِفِ ربّانی تھے۔ آپ کی تصانیف میں سے تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاء، اَسْرَار نامہ اور مَنْطِقُ الطَّیْر یادگار ہیں۔ (مرآۃ الاسرار، ص۶۶۹ تا ۶۷۲، وفیات الاخیار، ص۷۴)

(207)۔ حضرت پیر عبدالملک امانُ اللہ پانی پتی قادری

حضرت پیر عبدالملک امانُ اللہ پانی پتی قادری رحمۃ اللہ علیہ نویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۲ ربیعُ الآخر ۹۵۷ھ کو پانی پت (ہریانہ ہند) میں وِصال فرمایا، آپ عالمِ دین، ولیِّ کامِل، کُتُبِ تَصَوُّف پر عُبُور رکھنے والے تھے اور آپ کی تحریر کردہ کُتُب میں علّامہ جامی کی کتاب لَوَائح کی شرح "اَشِعَّۃُ اللَّوَائِح" بھی ہے۔

(اخبار الاخیار فارسی، ص۲۴۱ تا ۲۴۳)

(208)۔ حضرت قُطْبُ الدّین بِیْنادِل قلندر قادری

جدِّ اَمجد ساداتِ قُطبی حضرت قُطْبُ الدّین بِیْنادِل قَلندر قادری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثیہ رَزّاقیہ کے عظیمُ المَرتَبَت فرد، ولیِّ کامل، صاحبِ تَصَرُّف اور سلسلہ سُہرَوَرْدیہ قادریہ قلندریہ کے اہم شیخِ طریقت ہیں۔ آپ کا وصال ۱۷ ربیعُ الآخر ۱۰۵۷ھ کو ہوا، مَزار مبارک جونپور (یوپی، ہند) کچہری روڈ پر ایک اِحاطے میں ہے۔

(تذکرۃ الانساب، ص۱۲۴)

(209)۔ حضرت مولانا سیّد محمد وارِث رسول نُما قادری

بانیِ سلسلہ قادریہ وارثیہ حضرت مولانا سیّد محمد وارِث رسول نُما قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک علمی گھرانے میں ۱۰۸۷ھ کو بنارس (یوپی ہند) میں ہوئی اور یہیں ۱۰ ربیعُ الآخر ۱۱۶۶ھ میں وِصال فرمایا، مزار محلّہ کو ئلہ من (نزد مچھندری) بنارس میں ہے، آپ عُلوم و فُنون میں ماہر، استاذُ العُلَماء، کئی کُتُب کے مُحَشّی و مُصَنّف اور شیخِ طریقت تھے۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کثرت سے زیارت کرنے اور کروانے کی وجہ سے رسول نُما مشہور ہوئے۔(تاریخ مشائخ قادریہ، ۲/۱۶۶تا۱۷۶)

(210)۔ حضرت سیّد عالَم شاہ بخاری سُہرَوَردی

ولیِّ شَہیر، قُطبِ عالَم حضرت سیّد عالَم شاہ بخاری سُہرَوَردی رحمۃ اللہ علیہ نہایت سخی، صاحبِ کرامت اور ولیِ کامل تھے، آپ کا مزار ایم اے جناح روڈ جامع کلاتھ مارکیٹ کراچی میں مَرجِعِ خَلائق ہے۔ آپ کی پیدائش ۹۹۹ھ اُوچ شریف (نزد احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور پنجاب) اور وفات ۲۵ ربیعُ الآخر ۱۰۴۶ھ کو کراچی میں ہوئی۔(تذکرہ اولیائے سندھ، ص۲۴۵، نوائے وقت، ۵ جنوری ۲۰۱۸ء)

(211)۔ حضرت خواجہ حافظ مقبولُ الرّسول نقشبندی قادری

رابع حضرت خواجہ حافظ مقبولُ الرّسول نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۲۳ھ کو آستانہ عالیہ لِلّٰہ شریف (تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم) میں ہوئی اور ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۶۸ھ کو وصال فرمایا، مزار لِلّٰہ شریف میں ہے۔ آپ اُردو وفارسی

میں ماہر، شریعت پر عمل کرنے اور کروانے کے جذبے سے سَرشار، بارُعب مگر مِلنسار و ہمدرد تھے۔ (تاریخ مشائخ نقشبندیہ،۶۳۱ تا ۶۵۳)

(212)۔حضرت مولانا حافظ پیر سیّد حیدر حُسین علی جماعتی

نواسۂ امیرِ ملّت حضرت مولانا حافظ پیر سیّد حیدر حُسین علی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۳۶ھ اور وفات ۲۷ ربیعُ الآخر ۱۴۰۷ھ کو ہوئی، روضۂ امیرِ ملّت (علی پور سیّداں شریف ضلع نارووال پنجاب) سے مُلحقہ حُجرے میں مزار ہے۔ آپ فاضلِ دارُالعُلوم نقشبندیہ جماعتیہ علی پور شریف، پابندِ شریعت، صاحبِ جُودو سخاوت، کئی مساجِد و مدارِس کے بانی، خلیفۂ امیرِ ملّت سیّد جماعت علی شاہ مُحدّثِ علی پوری اور تبلیغِ دین وترویجِ سلسلہ کے لئے کثیر شہروں کا سفر کرنے والے تھے۔

(تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص۴۰۹)

(213)۔حضرت سیّد سکندر ترمذی مَنگلوری

شیخِ طریقت حضرت سیّد سکندر ترمذی مَنگلوری رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے، علمِ شریعت و طریقت میں کمال حاصل کرنے کے بعد خلافت سے نوازے گئے، سلطان فیروز شاہ کی فوج میں خدمات سرانجام دیں، مخدوم پور (منگلور، کرناٹک ہند) میں مسجد و خانقاہِ سہروردیہ بنائی، آپ کا وصال ۱۰ ربیعُ الآخر ۸۲۵ھ میں ہوا۔

(تذکرۃ الانساب، ص۲۰۸ تا ۲۱۰)

(214)۔ حضرت شیخ عبدُ الکبیر بن شیخ عبد القدوس چشتی صابری

حضرت شیخ عبدُ الکبیر بن شیخ عبد القدوس چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ ولی اِبنِ ولی ،اپنے والد صاحب کے مرید و خلیفہ اور صاحبِ کرامات تھے، آپ کا وصال ۲۶ ربیعُ الآخر ۹۴۷ھ کو ہوا، مزار دہلی ہند میں ہے۔(انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۸۰/۳)

(215)۔ حضرت حبیب عمر بن عبد الرّحمٰن راتب العطاس باعلوی

جد آل عطاس الاکبر حضرت حبیب عمر بن عبد الرّحمٰن راتب العطاس باعلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۹۲ھ کو موضع اَللِّسک (عَیْنات) یمن میں ہوئی اور وصال نفحون ضلع حریضہ میں ۲۳ ربیعُ الآخر ۱۰۷۲ھ کو فرمایا۔ یہیں مزار مرجع خلائق ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، مصلحُ الاُمّت اور کثیر عُلما و مشائخ کے استاذ و شیخ ہیں۔

(رحلۃ الاشواق القویۃ الی مواطن السادۃ العلویۃ، ص۱۰۹ تا ۱۱۲)

(216)۔ حضرت مولانا قاضی ابو الحسن صدیقی گجراتی

جدِّ امجد اولیائے بیجاپور اور اورنگ آباد حضرت مولانا قاضی ابو الحسن صدیقی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ جیّد عالمِ دین، ولیِ کامل اور مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی افواج کے قاضی تھے۔ آپ کا وصال ۱۱ ربیعُ الآخر ۱۰۹۷ھ میں ہوا، آپ کا مزار محلہ غازی پور احمد آباد گجرات ہند میں ہے۔(تذکرۃ الانساب، ص۵۹)

(217)۔ حضرت سیّد علی اصغر شاہ جیلانی

دریائی پیر حضرت سیّد علی اصغر شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بارھویں صدی ہجری میں ہوئی اور ۲۸ ربیعُ الآخر ۱۲۰۰ھ کو دریائے سندھ میں فوت ہوئے، آپ کا مزار درگاہ نورائی شریف (ضلع ٹنڈو محمد خان سندھ) میں دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ آپ خاندانِ غوثیہ رزّاقیہ کے چشم و چراغ، صاحبِ کرامات ولیُّ اللہ اور صاحبِ مجاہدہ تھے۔ (تذکرۂ اولیاءِ سندھ، ص ۲۳۷)

(218)۔ حضرت پیر سیّد واحد علی شاہ قادری چشتی

پیرِ طریقت حضرت پیر سیّد واحد علی شاہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۰۵ھ کو خاندانِ شاہِ ولایت امروہی مرادآباد میں پیدا ہوئے، تعلیم و تربیت "الور "میں ہوئی، آپ عالمِ دین، پیرِ طریقت اور عظیم روحانی شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا وصال ۱۱ ربیعُ الآخر ۱۳۶۶ھ کو کراچی میں ہوا، مزار بارگاہِ واحدیہ (سخی حسن چورنگی ، نارتھ ناظم آباد) کراچی میں ہے۔ (اللہ والے، کلیاتِ مناقب، ص ۶۸۹)

علمائے اسلام

(219)۔ حضرت سید شریف علی بن محمد

صاحبِ نحو میر، سیّدُ المحققین میر سید شریف علی بن محمد حنفی جُرجانی کی ولادت ۷۴۰ھ جرجان (صوبہ گلستان) ایران میں ہوئی۔ آپ متکلم، منطقی، حکیم، صوفی، مترجم، ادیب، شاعر، مفسر، مدرس، مناظر اور شارح و حاشیہ نویس بزرگ تھے۔ آپ نے ٦ ربیع الآخر ۸۱٦ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک شیراز (صوبہ فارس) ایران میں مرجعِ خلائق ہے۔ (ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی، ص ۱۲ تا ۱۵)

(220)۔ حضرت علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی قادری نقشبندی

خاتم الفقہاء علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی قادری نقشبندی کی ولادت ۱۱۹۸ھ میں دمشق شام میں ہوئی۔ آپ حافظ القرآن، جامع علوم فقہ وحدیث، مرجع العلماء، امام العصر، مصنف کتب، قطب شام اور عظیم حنفی فقیہ تھے، ۲۱ ربیع الآخر ۱۲۵۲ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک قبرستان باب الصغیر دِمَشْق (شام) میں ہے۔ اپنی کتاب فتاویٰ شامی کی وجہ سے عالمی شہرت پائی۔ (جد الممتار علی رد المحتار، ج۱، ص۱۹٦ تا ۲۰۵)

(221)۔ حضرت عُمَیر بن رِئاب قُرَشی سَہمی

حضرت عُمَیر بن رِئاب قُرَشی سَہمی رضی اللہ عنہ ابتدائی مسلمانوں سے ہیں، حَبَشَہ پھر مدینہ شریف ہجرت کرنے کا شَرَف پایا۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی، آپ

جنگِ عَیۡنُ التَّمر (صوبہ کربلا، عراق) میں شہید ہوئے اور یہیں دَفن کئے گئے۔ یہ جنگ ربیعُ الآخر ۱۲ھ میں ہوئی۔ (اسد الغابہ، ۴/ ۳۱۰، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ۱/ ۱۰)

(222)۔ حضرت ابو نعمان بشیر بن سَعد خَزۡرَجِی انصاری

حضرت ابو نعمان بشیر بن سَعد خَزۡرَجِی انصاری رضی اللہ عنہ بیعتِ عُقبہ میں اسلام لائے اس لئے السَّابِقُونَ الاَوَّلُونَ سے ہیں، غزوۂ بدر سمیت تمام غَزوات میں شریک ہوئے، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں شعبان میں سَریَّۂ فَدَک اور شوّال میں وادیِ قُریٰ روانہ فرمایا، یومِ سَقِیفَہ کو اَنصار میں سب سے پہلے آپ نے حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ آپ ربیعُ الآخِر ۱۲ھ کو جنگِ عَیۡنُ التَّمر میں شہید ہوئے اور یہیں دَفن کئے گئے۔ (الاصابہ، ۱/ ۴۴۲، الاستیعاب، ۱/ ۲۵۲)

(223)۔ حضرت سیّدُنا عبد الملک بن ہِشام

مؤرّخِ اسلام حضرتِ سیّدُنا عبد الملک بن ہِشام حِمۡیَری شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی بصرہ میں پیدا ہوئے اور قاہرہ مصر میں ۱۳ ربیعُ الآخِر ۲۱۸ھ کو وصال فرمایا۔ آپ علمِ نسب و نحو کے امام، مؤرخ اور محدِّث تھے۔ اپنی کتاب اَلسِّیۡرَۃُ النَّبَوِیَّۃ لِاِبۡنِ ھِشَام کی وجہ سے مشہور ہوئے۔ (وفیات الاعیان، ج۳، ص۱۵۰)

(224)۔ حضرت عبدُ البَرّ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ

حافظُ الحدیث ابنِ عبدُ البَرّ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ قُرۡطُبی مالکی علیہ رحمۃ اللہ الوَالی کی ولادت ۳۶۸ھ کو قُرۡطُبہ، اُنۡدُلُس (موجودہ اسپین Spain) میں ہوئی۔ ۲۹ یا

۳۰ ربیعُ الآخِر ۴۶۳ھ کو وصال فرمایا، شاطِبہ (Xàtiva)، بَلَنْسِیَہ، اُنْدَلُس میں دفن کیا گیا۔ آپ مجتَہِدُ الاسلام، محدثِ عصر، امامِ زمانہ، شیخِ علماءِ اُنْدَلُس، قاضیِ اُشْبُونہ وشَنْتَرِین، مؤرخِ اسلام اور ۲۷ سے زیادہ کتب کے مصنّف تھے۔ اَلْاِسْتِیْعَاب فِیْ مَعْرِفَۃِ الْاَصْحَاب آپ کی مشہور کتاب ہے۔ (وفیات الاعیان، ج۵، ص۴۲۸تا۴۳۲)

(225)۔حضرت امام سراجُ الدّین عمر خیّاط

قاریُ الہدایہ حضرت امام سراجُ الدّین عمر خیّاط حنفی مصری علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت محلہ حسینیہ قاہرہ مصر میں ہوئی اور ربیعُ الآخِر ۸۲۹ھ کو وصال فرمایا، تدفین حَوش الاَشرف برسبائی نزد جامعہ برقوقیہ قاہرہ مصر میں ہوئی۔ آپ حافظُ القراٰن، جامعِ منقول ومعقول، استاذُ العُلَماء، فقیہِ حنفی، شیخِ طریقت تھے۔ فتاویٰ قاریُ الہدایہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ (حدائق الحنفیہ، ص۳۴۱، فتاویٰ قاری الہدایہ، ص۱۱،۶)

(226)۔حضرت امام زینُ الدّین قاسم بن قُطْلُوبُغَا مصری

شیخُ الاسلام امام زینُ الدّین قاسم بن قُطْلُوبُغَا مصری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۸۰۲ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں ۴ ربیعُ الآخِر ۸۷۹ھ کو وصال فرمایا، تدفین بابِ مشہدِ قاہرہ میں ہوئی آپ حافظِ قراٰن، علومِ عقیلہ و نقلیہ میں ماہر، مؤرّخ، صاحبِ لسان، ۱۱۶ کتب و رسائل کے مصنف، بہترین مناظر، حسناتِ دہر اور اکابر فقہائے احناف میں سے ہیں۔ اہم کتب میں تاجُ التَّراجم اور مجموعہ رسائل ہیں۔

(حدائق الحنفیہ، ص۳۶۰، شذرات الذہب، ج۷، ص۴۷۰)

(227)۔ حضرت شیخ ابراہیم بن محمد حَلَبی

عظیم حنفی فقیہ حضرت شیخ ابراہیم بن محمد حَلَبی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت تقریباً ۸۶۶ھ حَلَب شمال مغربی شام میں ہوئی اور ۱۰ ربیعُ الآخِر ۹۵۶ھ کو وصال فرمایا اور قسطنطنیہ میں دفن کئے گئے۔ آپ امام و خطیب جامع مسجد سلطان محمد فاتح (استنبول، ترکی) فقیہِ عصر، محدثِ زمانہ، کئی کتب کے مصنّف اور مشاہیر فقہائے احناف سے تھے۔ غُنْیَۃُ الْمُتَمَلِّی اور مُلْتَقَی الْاَبْحَر آپ کی تصانیف ہیں۔

(حدائق الحنفیہ، ص ۴۰۰، وفیات الاخیار، ص ۱۳)

(228)۔ حضرت محمد بن احمد نَہْرَوَانی ہندی

امام قطبُ الدّین محمد بن احمد نَہْرَوَانی ہندی مکی قادری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۹۱۷ھ کو مرکز الاولیاء لاہور میں ہوئی۔ ۲۶ ربیعُ الآخِر ۹۹۰ھ کو مکۂ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ آپ امامِ وقت، مفتیِ احناف مکّۂ معظّمہ، مدرِّس و خطیبِ حرم، مؤرِّخِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر اور ۱۳ سے زائد کتب کے مصنف تھے۔

(حدائق الحنفیہ، ص ۵۲۲، دیوان الاسلام، ج ۴، ص ۱۵، شذرات الذہب، ج ۸، ص ۴۲۰)

(229)۔ حضرت شیخ جمال بن امیر بن حسین

خلیفۂ اعلیٰ حضرت علّامہ شیخ جمال بن امیر بن حسین مالکی قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کی ولادت ۱۲۸۵ھ کو مکّہ شریف میں ہوئی۔ وفات ۱۹ ربیعُ الآخِر ۱۳۴۹ھ کو فرمائی، مکّہ شریف میں دفن کئے گئے۔ آپ امام مالکی، مدرّسِ حرم، مصنّفِ کتب، جسٹس

شَرْعی عدالت، رکنِ مجلس اعلیٰ محکمۂ تعلیم اور مُقَرِّظِ اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ و حُسامُ الْحَرَمَیْن تھے، آپ کی کتب میں ''اَلثَّمَرَاتُ الْجَنِیَۃفِی الْاَسْئِلَۃِ النَّحْوِیۃ ''مشہور ہے۔ (مختصر نشر النور والزھر، ص۱۶۳، امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماء مکہ مکرمہ، ص۱۴۹تا۱۵۱)

(230)۔ حضرت امام سلیمان بن حَرْب اَزْدِی بصری

قاضیِ مکّہ حضرت امام سلیمان بن حَرْب اَزْدِی بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۴۰ھ بَصرہ میں ہوئی اور یہیں ربیعُ الآخر ۲۲۴ کو وصال فرمایا، آپ عظیم مُحدِّث، حدیث کے ثِقَہ راوی، امام بخاری، امام ابوداوٗد اورامام دارِمی جیسے مُحدّثین کے شیخ ہیں۔ آپ پانچ سال قاضیِ مکّہ رہے۔(تاریخِ بغداد، ۹/ ۳۴تا۳۸)

(231)۔ حضرت ابوالمَعالِی عبدُالملک جُوَیْنی شافعی

امامُ الحَرَمَیْن ابوالمَعالِی عبدُالملک جُوَیْنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ایک علمی گھرانے میں ۴۱۹ھ کو جُوَیْن سَبزوَار نزد نیشاپور (ایران) میں ہوئی اور بُشتَنِقان نزد نیشاپور میں ۲۵ ربیعُ الآخر ۴۷۸ھ کو وِصال فرمایا، آپ کی تُربَت اسی شہر کے قدیمی حصّے کے قبرستان ''تلاجرد ''میں ہے۔ آپ علمِ فِقْہ، اُصول اور عقائد پر کامل دَسترس رکھنے والے عظیم فقیہ، عَبْقَرِی شخصیت کے مالک، ایک درجن سے زیادہ کُتُب کے مُصنّف، بانیِ مدرسہ نظامیہ نیشاپور، استاذِ امام غزالی اور اکابر عُلمائے شَوافِع سے ہیں۔ کتاب ''نِہَایَۃُ الْمَطْلَبْ فِیْ دِرَایَۃِ الْمَذْھَب ''آپ کی یادگار ہے۔(وفیات الاعیان، ۲/ ۸۰، ۸۱)

(232)۔ حضرت سَعْدُ الدّین سَعْد بن محمد دَیْری

قاضیُ القُضاۃ، سَعْدُ الدّین سَعْد بن محمد دَیْری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۶۸ھ کو ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور مِصر میں ۹ ربیعُ الآخر ۸۶۷ھ کو وفات پائی، آپ نے علمِ دین اپنے والد شیخُ الاسلام شمسُ الدّین محمد دَیری سے حاصل کیا، آپ آٹھویں صدّی ہجری کے بہت بڑے حَنَفی عالم، قاضی، درسِ تفسیر میں یکتا، مفتیِ اسلام، چند کتابوں کے مُصَنِّف اور تقریباً ۲۴ سال مصر کے قاضیُ القُضاۃ رہے۔(الفوائد البھیۃ، ۱۰۲تا۱۰۴)

(233)۔ حضرت مولانا قاضی محمد گوہر علی صُوفی عَلَوی

استاذُ العُلَماء حضرت مولانا قاضی محمد گوہر علی صُوفی عَلَوی رحمۃ اللہ علیہ موضع لودے (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور ۵ ربیعُ الآخر ۱۳۷۰ھ میں وصال فرمایا۔ موضع لودے میں دُفن کئے گئے۔ آپ جَیّد عالمِ دین، مدرِّسِ درسِ نِظامی، آستانہ عالیہ چُورہ شریف کے مرید و خلیفہ، شاعرِ اسلام اور کئی کتب کے مُصنّف ہیں۔ "جَواھِرِعَلْوِیَه بِاَشْعَارِ الصَّرْفِیَة وَالنَّحْوِیَة" آپ کی ۲۸ کُتُب میں سے ایک ہے۔(معارف رضا سالنامہ ۲۰۰۷، ص ۲۲۱، ماہنامہ الحقیقہ، تحفظ ختم نبوت نمبر، ۲/ ۸۵۱)

(234)۔ حضرت مولانا غلام مرتضٰی نقشبندی

استاذُ العُلَماء، حضرت مولانا غلام مرتضٰی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ پنڈی گھیپ (ضلع اٹک) کے ایک علمی گھرانے میں ۱۳۳۳ھ کو پیدا ہوئے اور یہیں ۱۵ ربیعُ الآخر

۱۴۱۷ھ کو وصال فرمایا، آپ حافظِ قرآن، فاضلِ دارُ العُلوم مَنْظَرِ اسلام بریلی شریف، بہترین مدرّس اور مُحَرِّر تھے۔(تذکرہ علمائے اہلِ سنت، ضلع اٹک، ص۲۹۷،۲۹۹)

(235)۔حضرت ابو الولید ہشام بن عبد الملک باہلی بصری

شیخُ الاسلام حضرت ابو الولید ہشام بن عبد الملک باہلی بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۳ھ میں ہوئی اور ربیعُ الآخر ۲۳۸ھ میں وصال فرمایا، آپ تبع تابعی حضرت شعبہ بن حجاج کے شاگرد، ثقہ راوی حدیث، امامِ زمانہ، فقیہ و محدث، استاذُ المحدثین اور ذہین ترین افراد میں سے تھے۔(طبقات ابن سعد، ۷/ ۲۲۲، تاریخ اسلام، ۱۶/ ۴۴۳تا۴۴۹)

(236)۔حضرت تقیُ الدّین ابو عَمرو عثمان کردی

امامُ الحدیث حضرت تقیُ الدّین ابو عَمرو عثمان کردی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت شہرزور کردستان عراق میں ۵۷۷ھ کو ہوئی اور دمشق میں ۲۵ ربیعُ الآخر ۶۴۳ھ کو وصال فرمایا، آپ کو صوفیہ قبرستان میں باب النصر کے باہر دفن کیا گیا، آپ علمِ تفسیر، حدیث، فقہ اور اَسماءُ الرِّجال کے عظیم عالمِ دین تھے، دمشق کے کئی مدارس میں استاذ رہے، آپ کی ۱۲ کتب میں مقدمۃ ابن الصلاح فی علوم الحدیث کو عُلما میں بہت پزیرائی حاصل ہوئی۔

(وفیات الاعیان، ۳/ ۲۱۲، شذرات الذہب، ۵/ ۳۴۳)

(237)۔حضرت امام احمد بن ابو بکر رومی خَربیری

خطیب دمشق حضرت امام احمد بن ابو بکر رومی خَربیری نے ۱۴ ربیعُ الآخر ۷۱۹ھ کو وصال فرمایا، آپ جیّد حنفی عالم، استاذُ العلماء اور شیخِ کبیر تھے۔

(الجواہر المضیہ، ۱/ ۶۲)

(238)۔ حضرت علّامہ مولانا حکیم خواجہ محمد قطبُ الدّین جھنگوی

قطبُ الملت والدین حضرت علّامہ مولانا حکیم خواجہ محمد قطبُ الدّین جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع پیر کوٹ سدانہ ضلع جھنگ میں ہوئی اور ۲۵ ربیعُ الآخر ۱۳۷۹ھ کو وصال فرمایا، مزار قطب آباد چک ۲۳۲ جو تیانوالہ ضلع جھنگ میں ہے۔ آپ جیّد عالمِ دین، حاذِق طبیب، جامعِ اصول و فروع، مناظرِ اہلِ سنّت، مصنفِ کُتب، مرید و خلیفہ امیرِ ملّت اور استاذُ العلماء ہیں، بانیِ جامعہ قطبیہ رضویہ حضرت علّامہ محمد عبد الرشید جھنگوی آپ کے جانشین تھے۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت پاکستان، ص ۴۰۱)

(239)۔ حضرت مولانا مفتی عبدُ الحمید قادری

شیخُ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا مفتی عبدُ الحمید قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۱۹ھ کو قصبہ آنولہ (ضلع بریلی یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال ۲ ربیعُ الآخر ۱۳۹۳ھ کو نواب شاہ (سندھ) پاکستان میں ہوا، آپ حافظِ قراٰن، جیّد عالمِ دین، فاضلِ بریلی شریف، اچھے مقرِّر و مُدرِّس اور امام و خطیب جامع مسجد نواب شاہ تھے۔

(تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت پاکستان، ص ۲۱۵)

(240)۔ حضرت مولانا مفتی محمد نعمان غور غشتی

استاذُ العُلَماء حضرت مولانا مفتی محمد نعمان غور غشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۳۲ھ کو موضع ڈھیری سرا (غور غشتی، ضلع اٹک) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی

اور یہیں ۵ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ میں وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، مفتیِ اسلام اور شیخُ الحدیث تھے۔(تذکرہ علماءِ اہلِ سنّت، ضلع اٹک، ص ۲۹۴ تا ۲۹۶)

احباب اعلیٰ حضرت

(241)۔ حضرت مفتی محمد اجمل شاہ سنبھلی

مُرید اعلیٰ حضرت ، اجمل العلما، حضرت علامہ مفتی محمد اجمل شاہ سنبھلی کی ولادت ۱۳۱۸ھ سنبھل (یوپی) ہند میں ہوئی، آپ جید مفتی، بہترین مدرس، کئی کتب کے مصنف، استاذ العلما، صاحبِ فتاویٰ اجملیہ (چار جلدیں) اور بانی مدرسہ اہل سنت اجمل العلوم (متصل جامع مسجد جہان خاں) سنبھل (یوپی) ہند ہیں۔ آپ کا وصال ۲۸ ربیع الآخر ۱۳۸۳ھ میں ہوا، مزار مذکورہ مدرسے میں ہے۔ (فتاویٰ اجملیہ، ج۱، ص ۱۲ تا ۵۶)

تلامذہ و خلفائے اعلیٰ حضرت

(242)۔ حضرت ابو المحمود احمد اشرف

شہزادۂ شیخ المشائخ، حضرت مولانا سیّد ابو المحمود احمد اشرف اشرفی کی ولادت ۱۲۸۶ھ کچھوچھہ شریف (ضلع امبیڈکر نگر، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ عالم باعمل، شیخ طریقت، مناظر اسلام اور سلطان الواعظین تھے۔ ۱۵ ربیع الآخر ۱۳۴۷ھ کو وصال فرمایا۔ مزار کچھوچھہ شریف میں ہے۔ (حیات مخدوم الاولیا، ص۴۳۹تا۴۴۹)

(243)۔ حضرت مولانا عبد الحیّ قادری پیلی بھیتی

استاذالعلماء حضرت مولانا عبد الحیّ قادری پیلی بھیتی کی ولادت تقریباً ۱۲۹۹ھ پیلی بھیت (یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال ۲۴ ربیع الآخر ۱۳۵۹ھ کو فرمایا۔ تدفین قبرستان محلہ منیر خان پیلی بھیت میں کی گئی۔ آپ ذہین و فطین عالم دین، جامع علوم و فنون، مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت کے سینئر مدرس، محدث سورتی کے بھتیجے اور علمی جانشین تھے۔ (تذکرہ محدثِ سورتی، ص۲۵۳)

(244)۔ حضرت محمد شریف محدث کوٹلوی

فقیہ اعظم ابویوسف محمد شریف محدث کوٹلوی کی ولادت باسعادت ۱۲۷۷ھ میں کوٹلی لوہاراں (ضیاء کوٹ، سیالکوٹ) پاکستان میں ہوئی۔ ۶ ربیع الآخر ۱۳۷۰ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک کوٹلی لوہاراں غربی محلہ نکھوال (ضیاء کوٹ، سیالکوٹ) پاکستان میں جامع مسجد شریفی سے متصل ہے۔ آپ عالم باعمل، شیخ طریقت، مفتی اسلام،

استاذالعلماء، واعظ خوش بیان، مناظر اسلام، بانی ماہنامہ الفقیہ ،شاعر و ادیب اور صاحبِ تصنیف تھے۔(تذکرہ فقیہ اعظم ،ص۹۷-۱۰۰)

(5)جمادی الاولی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللَّطِيْفِ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الشَّفِيْق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب تک مجھ پر دُرود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔

(ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب الصلاۃ علی النبی، ۱/ ۴۹۰، حدیث: ۹۰۷)

بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے

ہو الٰہی مرا شِعار دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

تمام مہینوں کے فضائل اور ان میں کی جانے والی عبادات کو ہر مہینے کے عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے مگر "جُمادَی الاُولیٰ" اور "جُمادَی الاُخریٰ" کی وجہ تسمیہ چونکہ ایک ہی ہے اسی لئے ان دونوں مہینوں کا ذکر ایک ہی عنوان کے تحت کیا گیا ہے۔

جُمادَی الاُولیٰ اور جُمادَی الاُخریٰ نام رکھنے کی وجہ

اسلامی سال کا پانچواں مہینا جُمادی الاُولیٰ اور چھٹا جُمادَی الاُخریٰ ہے۔

اسلامی مہینوں کا تعلق چونکہ چاند سے ہے اور گردشِ چاند کے سبب ان مہینوں میں موسم بدلتا رہتا ہے۔ ایک موسم کسی مہینے میں آتا ہے تو اگلے چند سالوں میں وہ موسم کسی اور مہینے میں آجاتا ہے اسی لئے موسم کو اسلامی مہینوں کے ساتھ خاص نہیں کرسکتے لیکن جب ان مہینوں کے نام رکھے گئے اس وقت اس پانچویں اور چھٹے مہینے میں اتنی سردی پڑتی تھی کہ پانی جم جایا کرتا تھا اور جُمادیٰ کا معنی ہے "جم جانا" اسی مناسبت سے پانچویں مہینے کو جُمادی الاُولیٰ اور چھٹے مہینے کو جُمادی الاُخریٰ کہا جانے لگا۔

(تفسیر ابن کثیر، التوبۃ، تحت الآیۃ:۳۶، ۴/ ۱۲۹)

درست نام اور صحیح تلفظ

مشہور نحوی امام فَراء کہتے ہیں: کُلُّ الشُّھُوْرِ مُذَکَّرَۃٌ اِلَّا جُمَادَیَیْن یعنی تمام مہینوں کے نام مذکر ہیں سوائے دو جُمادِی مہینوں (یعنی جُمادَی الاُولیٰ اور جُمادَی الاُخریٰ یا الآخرۃ) کے ان دونوں کے نام مؤنث ہیں۔ (الشماریخ فی علم التاریخ، ص ۱۳)

جب لفظ جمادیٰ مؤنث ہے تو اس کی صفت بھی مؤنث ہی ذکر کی جائے گی اسی لئے جمادی الاوّل اور جمادی الآخر نہ کہا جائے کیونکہ الاوّل اور الآخر مذکر ہیں بلکہ جمادَی الاُولیٰ اور جمادَی الاُخریٰ کہنا چاہیئے۔ ایسے ہی چھٹے مہینے کو جمادَی الثَّانی بھی نہ کہا جائے کیونکہ ثانی وہاں آتا ہے جہاں اس کے بعد ثالث (تیسرا) بھی ہو جبکہ یہاں تیسرا نہیں۔ (غیاث اللغات، باب الجیم، ص ۱۹۴-۱۹۵)

لغت کے اعتبار سے ان دونوں مہینوں کے درست نام اور صحیح تلفظ یہ ہیں:
جمادی الاُولیٰ (جُ۔مَ۔ا۔دَ۔لْ۔اُ۔و۔لیٰ) جمادی الاُخریٰ (جُ۔مَ۔ا۔دَ۔لْ۔اُ۔خْ۔رٰ)
اور جمادی الآخرہ (جُ۔مَ۔ا۔دَ۔لْ۔آ۔خِ۔رَ۔ۃْ)۔

جُمادَی الاُولیٰ کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی آخرت کی بہتری کیلئے پورا سال ہی فرائض وواجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کا بھی اہتمام کرنا چاہئے کیونکہ اللہ پاک اپنے بندوں کے ہر نیک عمل پر فضل وکرم کی چھما چھم بارش برساتا ہے، بالخصوص کچھ مہینوں کے مخصوص ایّام اور ان کی راتوں میں اس کے دریائے رحمت کی روانی مزید بڑھ جاتی ہے، اس کی رحمت کو پانے اور شوقِ عبادت بڑھانے کے لئے ان میں مخصوص عبادات اور اَورادووظائف پر اَجر وثواب کی بشارتیں دی گئی ہیں۔ جُمادَی الاُولیٰ کے مہینے میں بھی شوقِ عبادت بڑھانے اور خوب خوب اجر وثواب کمانے کیلئے بزرگانِ دین کے معمولات اور ان سے منقول عبادات اور کچھ اَورادووظائف یہاں نقل کیے جارہے ہیں، اللہ کریم سے دعا ہے کہ ہمیں اس ماہِ مکرّم میں اپنی رضاوخوشنودی کیلئے خوب خوب عبادات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پہلی رات کے نوافل

جواہرِ خمسہ میں ہے کہ جمادَی الاولیٰ کی پہلی تاریخ کو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم بیس رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار سورۂ

اخلاص (قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد) پڑھتے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے۔ (جواہر خمسہ، ص۲۱)

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: اِنۡ شَآءَاللّٰہ اس نماز کی برکت سے اللّٰہ پاک بے شمار نمازوں کا ثواب عطا کرے گا۔
(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۶۵)

جواہرِ خمسہ میں ہے: پہلی رات دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ مزمل پڑھے۔ (جواہر خمسہ، ص۲۱)

جو اس مہینے کی پہلی رات اور پہلے دن چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلۡ ہُوَاللّٰہُ اَحَد) پڑھے تو اللہپاک ۹۰ سال کی عبادت اس کے نامۂ اعمال میں لکھنے کا حکم دیتا ہے اور ۹۰ ہزار سال کی برائیاں اس کے نامۂ اعمال سے مٹا دیتا ہے۔ (جواہر غیبی، ص۲۱۸)

مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں کہ پہلی تاریخ کو بعد نمازِ مغرب آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے، پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلۡ ہُوَاللّٰہُ اَحَد) گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز بہت افضل ہے اور اس کے پڑھنے سے اِنۡ شَآءَاللّٰہ بے شمار عبادات کا ثواب پاک پروردگار کی طرف سے عطا کیا جائے گا۔ (اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۶۵)

تیسری رات کے نوافل

جواہرِ خمسہ میں ہے: تیسری رات کو بیس رکعت دس سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس دس بار سورۂ قدر پڑھے۔ نماز کے بعد صبح تک یہ تسبیح پڑھتا رہے: **يَاعَظِيْمُ تَعَظَّمْتَ بِعَظَمَتِكَ وَالْعَظَمَةُ فِيْ عَظَمَتِكَ يَاعَظِيْمُ۔**

ترجمہ: اے عظمت والے! تو اپنی بڑائی کے سبب عظمت والا ہے اور اے عظمت والے! حقیقی بڑائی تیری ہی بڑائی ہے۔ (جواہر خمسہ، ص۲۱)

ستائیسویں رات کے نوافل

جواہرِ خمسہ میں ہے: اس ماہ کی ستائیسویں تاریخ کو آٹھ رکعتیں دو سلام سے پڑھئے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ وَالضُّحٰی ایک ایک بار پڑھئے پھر یہ تسبیح پڑھئے: **سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔** ترجمہ: پاک ہے، بے عیب ہے فرشتوں اور روح کا ربّ۔ (جواہر خمسہ، ص۲۲۔ لطائف اشرفی، ۲/۲۳۱)

جمادی الاُولیٰ کے روزے

حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس مہینے کی دوسری، بارہویں اور اکیسویں کو روزہ رکھنے کا بہت ثواب ہے۔

(مرقع کلیمی، ص۱۹۹۔ جواہرِ غیبی، ص۶۱۸)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جُمادَی الاُخرٰی کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تمام اسلامی مہینوں کی طرح جمادی الاُخریٰ بھی بڑی خیر وبرکت کا مہینا ہے اور اس ماہ کی عبادت بہت افضل ہے۔ یہ مہینا استقبالِ ماہِ رجب ہے گویا اس کی عبادت کا مقصد ماہِ رجب کی حرمت ہے۔ اس ماہِ مبارک کے متعلق بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے مخصوص عبادات و نوافل منقول ہیں جنہیں اپنا کر اللہ پاک کی رضا و خوشنودی اور اس مہینے کی برکتیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جُمادَی الاُخرٰی کے روزے

جُمادَی الاُخریٰ میں روزہ رکھنے سے متعلق حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس مہینے کی پہلی، پندرھویں اور آخری تاریخ کو روزہ رکھنے کا بہت ثواب ہے۔(مرقع کلیمی، ص۱۹۹)

پہلی رات کے نوافل

جواہرِ خمسہ میں ہے: جمادی الاُخریٰ کی پہلی رات دو رکعت نماز پڑھے اور سلام کے بعد خوب استغفار کرے۔(جواہر خمسہ، ص۲۲)

سال بھر تنگدستی سے حفاظت

جو شخص بارہ رکعتیں چھ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قریش (لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ) پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر سورۂ یوسف کی تلاوت کرے اللہ کریم اسے تنگدستی اور مفلسی سے ایک سال تک محفوظ رکھے گا۔

(جواہر خمسہ، ص۲۲)

مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بزرگانِ دین(رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم) سے منقول ہے کہ اس مہینے میں جو شخص چار رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) سورۂ اخلاص(قُلْ ہُوَاللہُ اَحَد) تیرہ(۱۳) مرتبہ پڑھے تو اللہ کریم اس کے بے شمار گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں بہت سی نیکیاں داخل فرماتا ہے۔(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۶۷)

حرمت و عظمت کی بشارت

مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو کوئی جمادی الاُخریٰ کی اکیسویں رات سے آخری تاریخ تک ہر رات بعد نماز عشاء بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص(قُلْ ہُوَاللہُ اَحَد) ایک ایک بار پڑھے اللہپاک اس نماز کے پڑھنے والے کو حرمت و عظمت بخشتا ہے۔

(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۷۰)

جواہرِ خمسہ میں ہے: اکیسویں رات سے آخری تاریخ تک کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہر رات بیس رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔(جواہر خمسہ، ص۲۲)

آخری عشرہ کے اعمال

کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس مہینے کے آخری عَشرے میں استقبالِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے لئے روزے رکھا کرتے تھے۔(جواہر خمسہ، ص۲۲)

مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جمادی الاُخریٰ کی آخری تاریخ کو روزہ رکھنا رجب شریف کے استقبال کے لیے مستحسن ہے۔

(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص ۷۰)

حضرت سیّدُنا علامہ عبدُالرَّحمٰن ابنِ جوزی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ (وفات: ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں: انسان کو چاہیے کہ رجب شریف کی آمد سے پہلے استقبالِ رجب کے لئے خود کو گناہوں سے پاک صاف کرے، اپنی ہر خطا اپنے ہر گناہ پر نادم و شرمندہ ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرے اور توبہ کے ذریعے اپنے دل کو گناہوں کی گندگی سے پاک کر لے۔ (النور فی فضائل الایام والشہور، المجلس الثانی عشر لسلخ جمادی الاخری، ۱۲۹)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جُمادَی الاُولٰی اور اُخرٰی کی متفرق عبادات

بعض نیکیاں ایسی ہیں کہ جن کے ذریعے ہر ماہ اجر و ثواب کمایا جاسکتا ہے۔ فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ جمادی الاُولٰی اور جمادی الاُخریٰ میں ان نیکیوں کا بھی اہتمام کیجئے اور اللہ پاک کی خوب رحمتیں اور برکتیں حاصل کیجئے۔

روزے کے لئے مہینے کے افضل ایّام

حضرت سیّدُنا امام غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ ہر مہینے کے افضل دنوں کے بارے میں فرماتے ہیں: مہینے کا پہلا، درمیانی اور آخری دن اور درمیان میں ایامِ بیض یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ۔ یہ فضیلت والے ایام ہیں ان میں روزے رکھنا اور بکثرت خیرات کرنا مستحب ہے تاکہ ان اوقات کی برکت سے اس کا اجر دُگنا ہو۔

(احیاء العلوم، کتاب اسرار الصوم، الفصل الثالث، ۱/ ۳۱۸ ملتقطاً)

حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! جب تم ہر مہینے تین روزے رکھو تو تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کے رکھو۔

(ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم ثلاثۃ ایام من کل شہر، ۲/ ۱۹۳، حدیث: ۷۶۱)

حضرت سیدنا ابو عثمان نَہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں سات روز تک حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مہمان رہا۔ میں نے پوچھا: اے ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ! آپ کس طرح روزے رکھتے ہیں یا آپ کے روزے کیسے ہوتے ہیں؟ فرمایا: میں ہر مہینے کے آغاز میں تین روزے رکھتا ہوں اور اگر کوئی عارضہ پیش آجاتا ہے تو مہینے کے آخر میں تین روزے رکھ لیتا ہوں۔ (مسند احمد، مسند ابو ہریرہ، ۳/ ۲۶۸، حدیث: ۸۶۴۱ مختصراً)

مہینے بھر کا ثواب

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: اَیامِ بیض میں روزہ رکھنے سے مہینے بھر کا ثواب ملتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! پہلی، دوسری، تیسری یا تیرہ، چودہ، پندرہ یا ستائیس، اَٹھائیس، اُنتیس ان میں سے جس میں روزہ رکھے سب کا ثواب برابر ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۱۹)

ایک روایت میں ہے کہ سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں ایامِ بیض کے تین روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے اور فرمایا کرتے: یہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہیں۔ (نسائی، کتاب الصیام، ذکر الاختلاف علی موسیٰ بن طلحۃ۔۔۔ الخ، ص ۳۹۷، حدیث: ۲۴۲۷)

صحابۂ کرام

جمادی الاولی اِسلامی سال کا پانچواں مہینا ہے۔ اِس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وصال ہوا، اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکر پیشِ خدمت ہے۔

(245)۔ حضرت سیّدنا زید بن حارثہ

حضرتِ سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نبیِّ کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پیارے صحابی، منہ بولے بیٹے، غلاموں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے، مُجاہد اور شہید ہیں، آپ وہ واحد صحابی ہیں جن کا نام قراٰنِ کریم (پ۲۲، الاحزاب، آیت:۳۷) میں آیا ہے۔ آپ ہجرت سے ۴۸ سال پہلے پیدا ہوئے۔

(الاکمال مع مشکوٰۃ، ص۵۹۵)

(246)۔ حضرت سیّدنا جعفر طیّار ذوالجَناحَین

حضرت سیّدنا جعفر طیّار ذوالجَناحَین ہاشمی قرشی رضی اللہ تعالٰی عنہ رسولِ کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چچا زاد بھائی، قدیمُ الاسلام صحابی، مہاجرینِ حَبَشہ کے قائد، مُجاہد اور شہید ہیں۔ آپ ہجرت سے ۳۳ سال پہلے پیدا ہوئے۔

(الاکمال مع مشکوٰۃ، ص۵۸۹)

(247)۔ حضرت عبد اللہ بن رَواحہ خَزْرَجی

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن رَواحہ خَزْرَجی انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ قدیمُ الاسلام، بدری صحابی، بہترین شاعر و خطیب اورانصار کے بارہ نَقیبوں میں سے ایک تھے۔ آپ شہادت پانے سے قبل تمام غَزوات میں شریک ہوئے۔

(الاکمال مع مشکوۃ، ص ۶۰۴، الاستیعاب، ج۳، ص ۳۳، ۳۴)

(248)۔ حضرت ابو مُطِیع ہِشام بن عاص سَہْمی قرشی

حضرت ابو مُطِیع ہِشام بن عاص سَہْمی قرشی رضی اللہ عنہ مکّۂ مکرّمہ کے مالدار گھرانے میں پیدا ہوئے، ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے، حَبَشہ اور مدینۂ مُنوّرہ ہجرت کی، غزوۂ خندق کے بعد تمام غزوات میں حصّہ لیا، بہت نیک اور بہادر تھے جُمادَی الاُوْلٰی ۱۳ھ کو معرکۂ اَجْنادَیْن (موجودہ صوبہ الخلیل، فلسطین) میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ (المنتظم، ج۴، ص ۱۵۸)

(249)۔ حضرت سعید بن عامر جُمَحی قرشی

حضرت سعید بن عامر جُمَحی قرشی رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ میں سے ہیں، زہد و تقویٰ میں مشہور تھے، آپ نے حضرت خُبَیْب بن عَدِی رضی اللہ عنہ کی استقامت و شہادت سے متأثر ہو کر غزوۂ خیبر سے پہلے اسلام قبول کیا اور مدینۂ منوّرہ ہجرت فرمائی۔ غزوۂ خیبر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا

عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حِمْص کا گورنر بنایا، اسی عہدے پر فائز رہتے ہوئے جُمادَی الاُوْلٰی ۲۰ھ کو حِمْص یا قَیْساریہ یارَقّہ (شام) میں وفات پائی۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ج۳، ص ۹۲ تا ۹۴، اسد الغابہ، ج ۲، ص ۴۶۲، ۴۶۳)

(250)۔ حضرت عبدُاللہ بن عثمان

نواسۂ مصطفٰے حضرت عبدُاللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما امیرُالمؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور بنتِ رسول حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا کے نورِ نظر ہیں۔ آپ کی ولادت ہجرتِ مدینہ سے دو سال قبل حَبَشَہ میں ہوئی۔ چھ سال کی عمر میں جمادَی الاُولٰی ۴ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وِصال فرمایا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کے والد حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے قبر میں اتارا۔

(اسد الغابہ، ۳/ ۳۴۱، البدایہ والنھایہ، ۳/ ۲۳۶)

(251)۔ حضرت ابو محمد فضل بن عباس ہاشمی

حضرت ابو محمد فضل بن عباس ہاشمی رضی اللہ عنہما رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچازاد بھائی، اُمُّ المؤمنین حضرت میمونہ کے بھانجے اور حضرت عباس بن عبدُالمطلب کے سب سے بڑے بیٹے تھے، آپ بہت خوبصورت اور حسین تھے، فتحِ مکہ کے موقع پر اسلام لائے، خطبہ حجۃُ الوداع کے دوران نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے اونٹنی پر سوار تھے۔ آپ علیہ السَّلام کے کفن و دفن میں شریک ہوئے۔ غزوۂ حُنَین سمیت کئی اسلامی جنگوں میں حصہ لیا، ایک قول کے مطابق آپ ۲۷ جمادَی الاُولٰی ۱۳ھ کو جنگِ اَجنادِین میں شہید ہوئے۔(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۳/ ۳۳۳، البدایہ والنھایہ، ۵/ ۱۷۰)

اولیائے کرام

(252)۔حضرت سیّدنا ابراہیم بن اَدْہم

سلطانُ التّارکین حضرت سیّدنا ابراہیم بن اَدْہم علیہ رحمۃ اللہ الاَکرم کی ولادت مکہ مُکرّمہ میں ہوئی۔ آپ تَبَعِ تابعی، کئی عُلوم کے جامع، سیّدُالعُرَفاء، عظیم ولیُّ اللہ اور عظیمُ المَرتَبت شخصیّت کے مالک تھے۔ ۲٦ جُمادَی الاُولٰی ۱٦۲ھ کو وصال فرمایا، مزار دِمَشق شام میں حضرتِ سیّدنا لوط علیہ السَّلام کے مزارِ پُرانوار کے قریب زیارت گاہِ خواص وعوام ہے۔(تذکرۃ الاولیاء مترجم، ص٦۷، ۵٦، وفیات الاخیار، ص ۱۲)

(253)۔حضرت سیّد شمسُ الدّین امیر

خواجۂ خواجگان حضرت سیّد شمسُ الدّین امیر کلال سوخاری علیہ رحمۃ اللہ القَوی قصبۂ سوخار (نزد بخارا ازبکستان) میں ٦۷٦ھ میں پیدا ہوئے اور یہیں ۱۵ جُمادَی الاُولٰی ۷۷۲ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حضرت بابا سماسی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کے مرید اور بانیِ سلسلۂ نقشبندیہ حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبند رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پیر ومرشد اور صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ ہیں۔(تذکرۃ المشائخ، ص ۳۲، ۳۳، تذکرہ نقشبندیہ خیریہ، ص۲۷۹، ۲۸۵)

(254)۔حضرت شاہ تُراب علی قلندر کاکوروی

غوثِ مِلّت حضرت مولانا شاہ تُراب علی قلندر کاکوروی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۱۸۱ھ میں کاکوری شریف (نزد لکھنؤ یوپی) ہند میں ہوئی اور یہیں ۵ جُمادَی الاُولٰی ۱۲۷۵ھ کو وصال فرمایا، آپ خانقاہِ کاظمیہ تکیہ شریف کے سجّادہ نشین، عالمِ

با عمل، شیخِ طریقت، فارسی، اردو، ہندی تینوں زبانوں کے شاعر اور ۱۳ کُتُب کے مُصنّف تھے۔ کَشْفُ الْمُتَوَارِی فِیْ حَالِ نِظَامِ الدِّیْنِ الْقَادِرِی آپ ہی کی تصنیف ہے۔

(تذکرۂ مشاہیر کاکوروی، ص۷۵ تا ۸۱)

(255)۔ حضرت پیر حافظ عبدُالرحمٰن

مجاہدِ اسلام حضرت مولانا پیر حافظ عبدُالرحمٰن قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کی ولادت ۱۳۱۰ھ کو خانقاہِ قادریہ بَھرچونڈی شریف (ڈہرکی ضلع گھوٹکی، باب الاسلام سندھ) میں ہوئی اور یہیں ۹ جُمادَی الاُولٰی ۱۳۸۰ھ کو وصال فرمایا۔ آپ خانقاہِ قادِرِیّہ بھرچونڈی شریف کے شیخِ ثالِث (تیسرے سجّادہ نشین)، حافظِ قراٰن، عالمِ دین، بانیِ اَنجمنِ احیاءُ الاسلام اور فَعّال شخصیّت کے مالک تھے۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص ۲۲۱، ۲۱۸)

(256)۔ حضرت نجمُ الدّین کبریٰ احمد بن عمر محدّث خُوارِزْمی شافعی

شیخُ المشائخ حضرت نجمُ الدّین کبریٰ احمد بن عمر محدّث خُوارِزْمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۵۴۰ ھ میں خِیْوہ (صوبۂ خوارزم) اُزبِکستان میں ہوئی اور جُمادَی الاُولٰی ۶۱۸ ھ میں شہید ہوئے۔ آپ کا مزار اَوْرگَنج (صوبہ داش اغوز) شمالی اُزبِکستان میں ہے۔ آپ شریعت و طریقت کے جامع، علّامۂ دہر، ولیِّ کبیر، سلسلۂ کبرویہ کے بانی اور کئی کُتُب کے مُصنّف ہیں۔ تفسیرِ قرآن التاویلات النجمیہ، سکنات الصّالحین، فَوائحُ الجمال و فَواتحُ الجلال اور طَوَالِعَ التنویر آپ کی یادگار کتابیں ہیں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۲۲، ص۱۴۸ تا ۱۵۰)

(التاویلات النجمیہ، ج۱، ص۴۳، ۵۲، مرآۃ الاسرار، ص۶۲۰، ۶۱۳)

(257)۔حضرت خواجہ سیفُ الدّین سرہندی مجدّدی

محتسبِ اُمت، حضرت خواجہ سیفُ الدّین سرہندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سرہند(ضلع ہریانہ)ہند میں ۱۰۴۹ھ کو ہوئی۔ آپ حضرت مجددِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے، عُلومِ ظاہری و باطنی کے جامع، سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخِ طریقت اور مُغلیہ بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کے شہزادے محمد اعظم کے مُرشد تھے۔ ۱۹ جُمادَی الاُولیٰ ۱۰۹۵ھ کو وِصال فرمایا، مزار مبارک مقام پیدائش میں ہے۔

(تاریخ مشائخ نقشبندیہ، ص۶۱۱ تا ۶۲۷)

(258)۔حضرت خواجہ محمد نامدار شاہ نتھیالوی

ہادیِ پاک، حضرت خواجہ محمد نامدار شاہ نتھیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تیرہویں صدی کی ابتدا میں کرنین تال(علاقہ گھبی پشاور) میں ہوئی اور وِصال ۷ جُمادَی الاُولیٰ ۱۲۵۹ھ کو نتھیال (تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک) میں فرمایا۔ آپ نے بانیِ خانقاہِ نقشبندیہ چورا شریف حضرت باواجی خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت وخلافت کا شرف حاصل کیا، آپ عالِمِ باعمل، مُرشدِ برحق اور مَرجَعِ اولیا تھے، آپ کے فیضان سے کئی خانقاہیں مثلاً خانقاہ روپڑ شریف، باوَلی شریف اور آلو مہار شریف وغیرہ قائم ہوئیں۔(تذکرہ مشائخ آلو مہار شریف، ص۳۳۴ تا ۳۶۰)

(259)۔ حضرت مولانا سیّد طاہر اشرف دہلوی اشرفی

شیخِ طریقت مولانا سیّد طاہر اشرف دہلوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۰۷ھ کو دہلی میں ہوئی اور ۱۷ جُمادَی الاُوْلیٰ ۱۳۸۱ھ کو کراچی میں انتقال ہوا، آپ خانوادۂ غوثیہ اشرفیہ کے چشم و چراغ، عالمِ دین، شیخِ طریقت اور بانیٔ خانقاہِ اشرفیہ فردوس کالونی کراچی ہیں۔ آپ شبیہِ غوثِ اعظم حضرت شاہ سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔(حیات مخدوم الاولیاء، ص۳۳۳)

(260)۔ حضرت خواجہ صُوفی محمد حسن شاہ جہانگیری ابوالعلائی

سلطانُ الْاَوْلیاء حضرت خواجہ صُوفی محمد حسن شاہ جہانگیری ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۹۸ھ کو بھینسوڑی (تحصیل ملک ضلع رامپور، یوپی، ہند) میں ہوئی اور یہیں ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۹ھ کو وِصال فرمایا، مزار مَرجَعِ عوام ہے، آپ مشہور ولیِ کامل، علماو صُوفیا کی صحبت سے مستفیض اور دیدارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا (رحمۃ اللہ علیہ) سے بھی مُشرَّف تھے۔(معارف رضا سالنامہ ۲۰۰۶، ص۲۱۷، ۲۱۸)

(261)۔ حضرت میراں سیّد حسین ظہیر الدین خنگ سوار توکلی

فرزندِ خاندانِ کاظمیہ حضرت میراں سیّد حسین ظہیر الدین خنگ سوار توکلی رحمۃ اللہ علیہ ظاہری و باطنی علوم کے جامع، ولیِ کامل اور سیّدُ السادات تھے، آپ نے ہجرت کے بعد حیدرآباد دکن (ہند) کے علاقے آلاس (تعلقہ مرچ مرتضیٰ آباد) میں مستقل قیام فرمایا اور ۲۲ جمادی الاُولیٰ ۸۴۸ھ کو فوت ہوئے۔(تذکرۃ الانساب، ص۲۰۱)

(262)۔ حضرت مخدوم شیخ سماء الدین سہر وردی

صوفی عالم حضرت مخدوم شیخ سماء الدین سہر وردی رحمۃ اللہ علیہ ۸۰۸ھ کو ملتان میں پیدا ہوئے اور دہلی میں ۱۷ جمادی الاُولیٰ ۹۰۱ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مہرولی نزد حوض شمسی پرانی دہلی میں ہے۔ آپ علومِ شریعت و طریقت کے جامع، تقویٰ وورع کے پیکر اور حقیقی زاہد تھے۔ آپ نے کئی کُتب کی شرح کی اور کئی پر حواشی لکھے۔

(اخبارالاخیار (فارسی)، ص ۲۱۱، دلی کے بائیس خواجہ، ص ۱۷۳)

(263)۔ حضرت صوفی شاہ انعام الرّحمٰن قدّوسی

بانیِ حلقۂ رحمانی حضرت صوفی شاہ انعامُ الرّحمٰن قدّوسی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سہارنپور (یوپی) ہند کے مذہبی گھرانے میں ہوئی اور یہیں ۲۸ جُمادَی الاُولیٰ ۱۳۷۳ھ کو وصال فرمایا۔ مزار گوٹے شاہ قبرستان میں ہے۔ آپ زندگی بَھر چشتی صابری فیضان عام کرتے رہے، کراچی کے مشہور شیخِ طریقت، محبوبِ رحمانی حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہی خلیفہ ہیں۔ (ملفوظات خواجہ محبوب رحمانی، ص ۲۲ تا ۲۵)

(264)۔ حضرت مولانا حافظ پیر سیّد ولایت شاہ گجراتی جماعتی

شہنشاہِ ولایت حضرت مولانا حافظ پیر سیّد ولایت شاہ گجراتی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۰۶ھ کو موضع رانی وال (گجرات پنجاب) میں ہوئی اور وصال گجرات شہر میں بحالتِ نماز ۲۶ جمادَی الاُولیٰ ۱۳۹۰ھ کو فرمایا، اپنی بنائی گئی شاہ ولایت مسجد کے احاطے میں مزار بنایا گیا۔ آپ حافظِ قراٰن، فاضلِ جامعہ نعمانیہ لاہور، واعظِ خوش بیان،

استاذُ العلماء، مدرسہ تعلیمُ القرآن و مدرسہ انجمن خُدّامُ الصّوفیہ کے بانی، اہلِ سنّت کے متحرک راہنما اور سلسلہ نقشبندیہ جماعتیہ کے شیخِ طریقت تھے۔

(تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص ۳۱۳)

(265)۔حضرت مولانا حافظ شاہ غلام رسول قادری

پیرِ طریقت مولانا حافظ شاہ غلام رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۰۶ھ کو کراچی کے علمی صوفی خاندان میں ہوئی اور یہیں ۱۸ جمادَی الاُولیٰ ۱۳۹۱ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک خانقاہِ علمیہ قادریہ متصل قادری مسجد (سولجر بازار کراچی) کے احاطے میں ہے۔ آپ جید و مشہور عالِم دین، شیخِ طریقت، بانیِ انجمن جمعیت الاحناف ، نعت گو شاعر، ۳۰ کے قریب کُتب کے مصنف اور فعّال (Active) شخصیت کے مالک تھے ، آپ نے بریلی شریف جاکر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت بھی کی اور پھر بذریعہ ڈاک سوالات کرکے استفادہ بھی کیا۔(جہانِ امام احمد رضا، ۵/ ۲۸۳ تا ۲۸۵)

علمائے اسلام

(266)۔ حضرت ابو بکر شُعبہ بن عَیَّاش

امامِ قِراءت، شیخُ الاسلام، حضرت سیّدنا امام ابو بکر شُعبہ بن عَیَّاش اسدی کوفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی وِلادت ۹۵ھ میں کوفہ (عراق) میں ہوئی۔ آپ تَبعِ تابعی، مُحدّثِ وقت، فقیہِ اسلام، ماہرِ لُغت، راویِ قِراءتِ امام عاصم، صاحبِ تقویٰ و خَشِیَّت اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے والے تھے۔ آپ کا وِصال جُمادَی الاُولٰی ۱۹۳ھ میں ہوا۔ مزارِ مبارک کوفہ میں ہے۔

(سیر اعلام النبلاءللذھبی، ج۷، ص ۶۸۰ تا ۶۸۹، کتاب الثقات لابن حبان، ج۴، ص ۴۲۸)

(267)۔ حضرت ابنِ اِبی الدّنیا ابو بکر

حافظُ الحدیث حضرت سیّدنا امام ابنِ اِبی الدّنیا ابو بکر عبداللہ بن محمد بغدادی قرشی حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۲۰۸ھ بغداد شریف عراق میں ہوئی۔ آپ مشہور مُحدّث، ۱۸۰ سے زائد کتب کے مُصنّف، محدّثین و سلاطین کے استاذ، زُہد و تقویٰ کے پیکر اور بہترین واعظ تھے، جُمادَی الاُولٰی ۲۸۱ھ میں وصال فرمایا، تدفین مقبرۂ شُونیزیّۃ بغداد عراق میں ہوئی۔

(موسوعہ امام ابن ابی الدنیا، ج۱، ص ۸ تا ۱۰، الوافی بالوفیات، ج۱۷، ص ۲۸۱)

(268)۔حضرت شیخ ابنِ فارَض عمر حَمَوی شافعی

سلطانُ العاشقین حضرت سیّدنا شیخ ابنِ فارَض عمر حَمَوی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی قاہرہ مصر میں ۵۷٦ھ میں پیدا ہوئے اور یہیں ۲ جُمادَی الاُولٰی ٦۳۲ھ کو وصال فرمایا، جبلِ قَرافَہ کے دامن میں دَفْن کئے گئے۔ آپ مشہور صوفی عَرَبی شاعر، عالمِ دین، مُتّقی وپرہیز گار اور ولیِّ کامل تھے۔ جامع اَزہر میں دَرْس دیا کرتے تھے، کچھ عرصہ قاضیُ القُضَاۃ بھی رہے۔ پندرہ سال حَرَمَینِ طیّبین میں ریاضت وعبادت میں بھی مصروف رہے۔ نظمُ السُّلوک آپ کا شاعری دیوان ہے۔(وفیات الاعیان، ج۳، ص۳۹۸،۳۹۹)

(269)۔حضرت ابوسعود محمد آفندی عمادی

شیخُ الاسلام، مفسّرِ قراٰن حضرت سیّدنا ابوسعود محمد آفندی عمادی حَنَفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی ۸۹٦ھ کو اسکلیب(İskilip) نزد استنبول ترکی میں پیدا ہوئے اور 5 جُمادَي الاُولیٰھ کو وصال فرمایا۔ حضرت سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزار کے قریب دَفْن کئے گئے۔ آپ جیّد عالمِ دین، فقیہ، استاذُالعُلَماء، ۲۱ کُتُب کے مُصنّف، تین زبانوں ترکی، فارسی اور عَرَبی کے شاعر تھے۔ کُتُب میں ”تفسیرِ اَبِی سَعُوْد“ مشہور ہے۔ آپ سلطنتِ عثمانیہ میں سب سے پہلے قاضی پھر مفتی اور پھر شیخُ الاسلام کے عہدے پر فائز ہوئے۔(شذرات الذھب، ج۸، ص۴٦۷،۴٦۸، شیخ الاسلام ابوالسعود آفندی)

(270)۔ حضرت علامہ محمد بن احمد فاکہی

شیخُ الاسلام حضرت علامہ محمد بن احمد فاکہی حنبلی مکی ہندی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۹۲۳ھ مکۂ مکرّمہ میں ہوئی اور ۲۱ جُمادَی الاُولٰی ۹۹۲ھ کو احمد آباد (صوبہ گجرات) ہند میں وصال فرمایا۔ کتاب ''شَرْحُ مُخْتَصَرِ الْاَنْوَار'' یاد گار ہے۔

(النور السافر، ص ۵۲۷، فقہائے ہند، ج ۱، ص ۲۶۷، ۲۶۵)

(271)۔ حضرت شمسُ الدّین محمد بن احمد رملی

شافعیِ صغیر حضرت سیّدنا امام شمسُ الدّین محمد بن احمد رملی مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی شیخُ الاسلام، عالمِ کبیر، فقیہِ شافعی، مُجدّدِ وقت اور استاذُ العُلَماء ہیں، تصانیف میں فَتَاوٰی رَمْلِی اور نِہَایَۃُ الْمُحْتَاج شَرْحُ الْمِنْہَاج مشہور ہیں۔ ۹۱۹ھ میں رملہ صوبہ منوفیہ مِصر میں پیدا ہوئے اور ۱۳ جُمادَی الاُولٰی ۱۰۰۴ھ میں وفات پائی، تدفین قاہرہ میں ہوئی۔ (معجم المؤلفین، ج ۳، ص ۶۱)

(272)۔ حضرت علّامہ محمد انوارُ اللہ فاروقی

شیخُ الاسلام حضرت علّامہ محمد انوارُ اللہ فاروقی علیہ رحمۃ اللہ القَوی جیّد عالمِ دین، سلسلۂ چِشتیہ صابریہ کے شیخِ طریقت، صاحبِ تصنیف، بانیِ جامعہ نِظامیہ حیدرآباد دکّن اور عالمی شہرت یافتہ بزرگ تھے۔ اَنْوَارِ اَحْمَدِی، اِفَادَۃُ الْاِفْہَام اور مَقَاصِدُ الْاِسْلَام آپ کی مشہور کُتُب ہیں، اسلامی ریاست حیدرآباد دکّن میں آپ صدرُ الصّدور اور وزیرِ مذہبی اُمور کے مَنصب پر بھی فائز رہے۔ پیدائش ۱۲۶۴ھ کو ناندیڑ (مہاراشٹر) ہند میں

ہوئی اور ۲۹ جُمادَی الاُولٰی ۱۳۳۶ھ کو حیدرآباد دکّن میں وفات پائی، مزار جامعہ نظامیہ میں مرجعِ اَنام ہے۔ (مرقعِ انوار، ص ۲۵،۲۷)

(273)۔ حضرت مولانا عبدُ الحامد بدایونی

تَلمیذِ خلیفۂ اعلٰی حضرت، محسنِ ملک و مِلّت مولانا عبدُ الحامد بدایونی قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادِی کی ولادت ۱۳۱۸ھ کو دہلی ہند میں ہوئی اور وصال ۱۵ جُمادَی الاُولٰی ۱۳۹۰ھ کو فرمایا، تدفین جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ (موجودہ "اورنگی ٹاؤن") ڈگری کالج نزد بنارس چورنگی باب المدینہ کراچی) میں ہوئی۔ آپ فاضلِ مدرسۂ قادریہ بدایوں، واعظِ اسلام، مہتممِ مدرسۂ شمسُ العُلوم بدایون، قومی و ملّی راہنما، مجازِ طریقت، بانیِ جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ اور ۲۱ کُتُب ورَسائل کے مُصَنّف تھے۔

(تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص ۲۰۲،۲۰۸، انوار علمائے اہلسنّت سندھ، ص ۴۷۴ تا ۴۷۸)

(274)۔ حضرت امام ابراہیم بن یوسف بَلخی حنفی

امامِ شہیر حضرت امام ابراہیم بن یوسف بَلخی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بلخ (خُراسان) سے ہے، آپ نے امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے طویل عرصہ علم حاصل کیا حتّٰی کہ آپ مفتیِ اسلام بن گئے اس کے بعد علمِ حدیث کی جانب متوجہ ہوئے اور عظیم مُحدّث امام سُفیان بن عُیَیْنہ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث سماعت کیں، آپ کا شمار ثِقہ راویوں میں ہوتا ہے، آپ نے جُمادَی الاُولٰی ۲۳۹ھ کو بغداد میں وِصال فرمایا۔

(الجواہر المضیہ، ج ۱، ص ۵۱،۵۲، رقم: ۶۱)

(275)۔ حضرت امام ابو العباس جعفر بن محمد مستغفری حنفی

امامِ وقت حضرت امام ابو العباس جعفر بن محمد مستغفری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۳۵۰ھ کو ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور ۲۹ یا ۳۰ جُمادَی الاُوْلیٰ ۴۳۲ھ کو نَسَف میں وفات پائی، آپ عظیم فقیہ، فاضلِ زمانہ، ثِقہ محدث، استاذُ العُلَماء، خطیبِ نَسَف اور صاحبِ تصانیف ہیں۔ آپ کافی عرصہ خُراسان کے شہروں مرو اور سَرخَس میں ترویجِ عُلومِ دینیہ میں مصروف رہے اور کثیر عُلَما نے آپ سے استفادہ کیا۔

(الفوائد البہیہ، ۴۷، رقم: ۱۰۴)

(276)۔ حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم کنانی حَمَوی

بدرُ المِلّت وَالدِّین حضرت شیخ ابوعبد اللہ محمد بن ابراہیم بن سعد اللہ بن جماعت کنانی حَمَوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۶۳۹ھ میں حَماۃ (شام) کے علمی گھرانے میں ہوئی اور ۲۰ جُمادَی الاُوْلیٰ ۷۳۳ھ مصر میں وفات پائی، امام شافعی کے پاس دفن ہوئے، آپ مشہور و مؤثر عالمِ دین، شیخُ الاِسلام، قاضیُ القُضاۃ، خطیب جامع مسجد اُمَوِی، جامع مسجد اقصیٰ اور جامع مسجد اَزْہر، صُوفی باصفا، استاذُ العلماء و المحدثین، مُصنّفِ کُتُب تھے۔ ۳۵ سے زائد کتب میں اَلْمَنْهَلُ الرَّوِی اور تَدْبِیْرُ الْاَحْکَام بھی ہیں۔

(شذرات الذھب، ج۶، ص ۱۸۲، ۷۳۲ھ، معجم المؤلفین، ج۳، ص ۳۰)

(277)۔ حضرت مولانا حافظ ولیُ اللہ کشمیری

مناظرِ اسلام حضرت مولانا حافظ ولیُ اللہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۵۰ھ کو وادیِ کشمیر میں ہوئی، چھوٹی عمر میں ہی لاہور آگئے، چیچک کی وجہ سے

آنکھوں کی بینائی جاتی رہی، نابینا ہونے کے باوجود حفظِ قرآن اور مُرَوَّجہ عُلومِ اسلامیہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے، آپ پہلے بادشاہی مسجد کے نائب خطیب اور پھر وزیر خان مسجد کے خطیب مقرر ہوئے، آپ کا بیان پُردلیل اور بااَثر ہوتا تھا۔ آپ کو حقانیتِ اسلام کے دلائل پر عُبُور حاصل تھا غیر مسلموں سے کئی مُناظرے کئے اور کامیاب رہے، آپ کی تالیف کردہ کئی کُتُب مثلاً مُباحثۂ دِینی، تصدیقُ المسیح یادگار ہیں۔ آپ کا وِصال ۲۴ جُمادَی الاُوْلیٰ ۱۲۹۶ھ کو لاہور میں ہوا، مزار احاطۂ شاہ ابوالمعالی (نزد لاہور ریلوے اسٹیشن) میں ہے۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت، ص۵۶۷، تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، ص۱۶۰)

(278)۔حضرت مولانا علی حسین مہاجر مدنی

عاشقِ مدینہ حضرت مولانا علی حسین مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بھوپال میں ۱۳۱۲ھ کو ہوئی اور ۱۲ جُمادَی الاُوْلیٰ ۱۳۷۴ھ کو مدینۂ منورہ میں وِصال فرمایا، آپ کو جنّتُ البقیع میں دفن کیا گیا۔ آپ نے امام بدرُ الدّین حَسَنی دِمَشْقی رحمۃ اللہ علیہ سمیت عرب و عجم کے عُلَماومشائخ سے ظاہری وباطنی علوم حاصل کئے۔ آپ عربی، اردو اور فارسی میں فصیح و بلیغ تحریر و تقریر پر قادر تھے، کئی کتابیں لکھیں، نعتیہ شعر بھی کہتے تھے، میلاد شریف، گیارہویں شریف اور دیگر بُزُرگانِ دین کے اَعْراس پر پابندی سے محافل منعقد کرتے تھے۔ (شعرائے حجاز، ۳۳۳تا۳۳۸)

(279)۔حضرت شیخ احمد بن عمر بن سُریج شافعی

شیخُ الاسلام حضرت شیخ احمد بن عمر بن سُریج شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تیسری صدی ہجری میں ہوئی اور ۲۵ جمادَی الاُولیٰ ۳۰۶ھ کو بغداد میں وصال فرمایا، تدفین محلہ کرخ کے قریب ہوئی۔ آپ عظیم شافعی فقیہ، امامُ المسلمین، قاضیِ وقت، کُتبِ کثیرہ کے مصنف اور تیسری صدی ہجری کے مجدد تھے۔ اَجْوِبَۃ فِیْ اُصُوْلِ الدِّین آپ کی تصنیف ہے۔(وفیات الاعیان،۱/ ۸۹، تھذیب الاسماء واللغات،۲/ ۵۳۰)

(280)۔حضرت علّامہ ابو بکر محمد بن موسیٰ خوارزمی بغدادی

شیخُ الحنفیہ حضرت علّامہ ابو بکر محمد بن موسیٰ خوارزمی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جیّد عالمِ دین، مفتیِ اسلام، بہترین مدرس اور امامُ الوقت تھے، آپ کا وصال جمادَی الاُولیٰ ۴۰۳ھ کو بغداد میں ہوا۔ آپ کا شمار فقہائے بغداد میں ہوتا ہے۔ آپ کو قاضی بننے کی پیشکش (Offer) کی گئی مگر آپ نے منع فرمادیا۔(سیر اعلام النبلاء،۱۳/ ۱۴۴)

(281)۔حضرت سیّد اسدُالدین سہروردی

آفتابِ ہند مخدوم سیّد اسدُالدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ واسط عراق میں پیدا ہوئے اور ظفر آباد (ضلع جونپور یوپی) ہند میں ۱۰ جمادَی الاُولیٰ ۷۹۳ھ کو وصال فرمایا، آپ حافظِ قراٰن، قاری ہفت قرآت، علومِ ظاہری و باطنی سے مالامال، مجاہدِ اسلام، مصنفِ کُتب، خلیفہ شاہ رُکنِ عالَم سہروردی اور اُمَرا و غُرَبا سب کے مَرجع تھے۔

(اسلامی انسائیکلوپیڈیا،۱/ ۶۹)

(282)۔ حضرت مولانا محمد طاہر الٰہ آبادی

خانقاہ اجملیہ الٰہ آباد کے چشم و چراغ حضرت مولانا محمد طاہر الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ دین، مصنفِ کُتب، مدرس و شاعر تھے۔ حواشیِ تفسیر بَیضاوی، تحقیقُ الحق اور شرح فصوص آپ کی تصانیف ہیں۔ ۲ جمادَی الاُولیٰ ۱۱۴۳ھ کو ۳۴ سال کی عمر میں وصال فرماگئے۔(تذکرہ شعرائے حجاز، ص ۳۶۱، ۳۶۲)

(283)۔ حضرت مولانا بِسْمِ اللہ محمد جمیل برہانپوری مجددی عباسی

استاذُ العلماء حضرت مولانا بِسْمِ اللہ محمد جمیل برہانپوری مجددی عباسی رحمۃ اللہ علیہ مدرسِ اوّل دارُ العلوم حیدرآباد دکن اور یہاں کے جید و مشہور عالمِ دین تھے، آپ کا وصال ۲۳ جُمادَی الاُولیٰ ۱۲۷۴ھ کو ہوا، مزار صفدر نواز جنگ مسجد (محلہ شکر گنج) حیدرآباد دکن میں ہے۔(تذکرۃ الانساب، ص ۲۵۵، ۲۵۶)

(284)۔ حضرت شیخ محمد بن قاسم قندوسی

محققِ ربّانی حضرت شیخ محمد بن قاسم قندوسی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریباً ۱۲۰۱ھ کو قندوس الجزائر (براعظم افریقہ) میں ہوئی اور فاس مراکش میں ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۲۷۸ھ کو وصال فرمایا، مزار بابُ الفتوح کے باہر روضہ اولاد سراج میں معروف ہے۔ آپ صاحبِ تصنیف عالمِ دین، صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ، سلسلہ قادریہ اور سلسلہ شاذلیہ زیانیہ کے شیخِ طریقت تھے۔ کئی عُلَماو مشائخ آپ کے شاگرد و خلیفہ ہیں۔

(شراب اھل الصفافی الصلاۃ علی النبی، ص ۱۳ تا ۲۳)

(6)جمادی الاخری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا(٦) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابہ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عُظام کا یومِ وِصال یا عرس ہے، ان میں سے **١٩** کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438 ہجری کے شمارے میں کیا گیا تھا مزید **١٥** کا مختصر تعارف مُلاحظہ فرمایئے:

صحابۂ کرام

جمادی الاخری اِسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے۔اِس میں جن صحابۂ کِرام، اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وصال ہوا، اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکر پیشِ خدمت ہے۔

(285)۔حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق

امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ بنو تمیم کے چشم و چراغ، قریش کی مُقتدِر شخصیت، اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ ، سفر و حضر میں سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رفیق اور مسلمانوں کے پہلے خلیفہ ہیں۔ولادت واقعۂ فیل کے تقریباً ڈھائی سال بعد مکّہ شریف (عرب شریف) میں ہوئی۔ ۲۲ جُمادَی الاُخریٰ 13 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں وِصال فرمایا اور حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلو میں دفن ہوئے۔(تاریخ الخلفاء، ص۲۱ تا۲۶)

(286)۔حضرت سیّدُنا محمد بن طلحہ قُرَشی تَیمی

حضرت سیّدُنا محمد بن طلحہ قُرَشی تَیمی رضی اللہ عنہ کی ولادت مدینۂ منوّرہ میں ہوئی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے سَر پر ہاتھ پھیرا اور محمد نام رکھا، آپ بہت عبادت گزار، شُجاع، مُتّقی، صالح، جلیلُ القدر صحابی حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے اور نہایت اِطاعت گزار تھے۔ جنگِ جَمَل میں ۱۰ جُمادَی الاُخریٰ ۳۶ھ میں شہید ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اِن کی شہادت پر بہت غمگین

ہوئے اور فرمایا: اِنْ کَانَ مَا عَلِمْتُہ لَشَابًّا صَالِحًا یعنی بے شک میں نے اِسے نہایت صالح نوجوان پایا۔(اسد الغابہ، ج۵، ص۱۰۱، ۱۰۲، طبقات ابنِ سعد، ج۳، ص۸۲)

(287)۔حضرت عبد الرّحمٰن بن عتّاب قُرَشی اُمَوِی

رئیسِ قُریش حضرت عبد الرّحمٰن بن عتّاب قُرَشی اُمَوِی رضی اللہ عنہ نہایت مُعَزّز و بہادر نوجوان اور شرکائے جنگِ جَمَل کے امام تھے، اِسی جنگ میں ۱۰ جُمادَی الاُخریٰ ۳۶ھ کو بَصْرہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ بعدِ شہادت ایک پرندہ آپ کے ہاتھ کو اُٹھا کر مدینہ شریف لے گیا، آپ کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی سے لوگوں نے پہچان لیا کہ آپ شہید ہوگئے ہیں۔(اسد الغابہ، ج۳، ص۴۸۷)

(288)۔حضرت سیّدُنا عَمْرو بن ابو عمرو بن شَدّاد فِہری قُرَشی

صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا عَمْرو بن ابو عمرو بن شَدّاد فِہری قُرَشی رضی اللہ عنہ بَدْری صحابی ہیں، ایک روایت کے مطابق جنگِ جمل (۱۰جمادَی الاُخریٰ ۳۶ھ) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے، ان سے حدیثِ پاک بھی مَروِی ہے۔(اسد الغابہ، ۴/ ۲۷۲)

(289)۔حضرت سیّدُنا زید بن صُوحان عَبْدِی

حضرت سیّدُنا زید بن صُوحان عَبْدِی رضی اللہ عنہ قبیلہ عبدُ القَیس کے سرداروں میں سے تھے، اچھے عالِم، فاضِل اور مجاہد تھے، خلافتِ فاروقِ اعظم میں ایران میں ہونے والی جنگِ جَلُولَاء میں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا جبکہ جنگِ جَمَل میں یہ خود بھی

شہید ہو گئے، وقتِ شہادت یہ اپنے ایک ہاتھ میں قبیلہ عبدُ القَیس کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے۔ جنگِ جُمل ۱۰ جُمادَی الاُخریٰ ۳۶ھ کو بَصرہ عراق میں ہوئی۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۲/ ۱۲۴، ۳۲۰)

اولیائے کرام

(290)۔ حضرت شیخ احمد بن ابی الحواری

استاذُ المحدّثین حضرت شیخ احمد بن ابی الحواری کوفی شامی کی وِلادت ۱۶۴ ہجری کو ہوئی۔عَلّامۃُ الدھر، رَیْحانۃُ الشام،صاحبِ کرامات ولی اور مصنّفِ کُتُب تھے۔ جُمادَی الاُخریٰ ۲۴۶ ہجری کو دمشق شام میں وِصال فرمایا۔

(مختصر تاریخ دمشق،۱/۱۴۷،۱۴۲)

(291)۔ حضرت مخدوم احمد عبدالحق فاروقی

شیخ العالَم، مجدّد سلسلہ صابریہ حضرت مخدوم احمد عبدالحق فاروقی رُدولوی صابری علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت تقریباً ۷۲۹ ہجری کو رُدولی (ضلع فیض آباد، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ مشہور ولِی کامل اور شیخ المشائخ ہیں، آپ کے ایصالِ ثواب کے لئے "توشہِ عبدالحق "تیار کیا جاتا ہے۔۱۵ جُمادَی الاُخریٰ ۸۳۷ ہجری کو وِصال فرمایا، مزار مبارک خانقاہِ رُدولی شریف میں ہے۔

(اخبار الاخیار، ص۱۸۷ تا ۱۹۰، حیات شیخ العالم، ص۶۱، ۱۸۸)

(292)۔ حضرت سید شاہ کمال قادری

شیخ الآفاق حضرت سید شاہ کمال قادری بغدادی کیتھلی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی وِلادت ۸۳۵ ہجری کو بغداد عراق میں ہوئی۔ آپ اکابر اولیائے ہند سے ہیں۔۱۹

جُمادَی الاُخریٰ ۹۲۱ہجری کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار ضلع کیتھل (ریاست ہریانہ) ہند میں ہے۔(تذکرہ اولیائے پاک و ہند، ص۱۸۱)

(293)۔حضرت خواجہ محمد باقی باللہ

مُرشدِ مجدّدِ الفِ ثانی حضرتِ سیّدنا خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۹۷۱ہجری کو کابُل (افغانستان) میں ہوئی۔ولیِ کامل اور صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔۲۵ جُمادَی الاُخریٰ ۱۰۱۲ہجری کو وِصال فرمایا، مَزار مُبارک بلند دروازہ قُطب روڈ دہلی (ہند) میں ہے۔(دلی کے بائیس خواجہ، ص۱۸۲تا۱۸۸)

(294)۔حضرت سخی سلطان باہو سَرُوَرِی

سلطانُ العارفین حضرت سخی سلطان باہو سَرُوَرِی قادری کی وِلادت ۱۰۳۹ ہجری کو موضع اعوان (شور کوٹ ضلع جھنگ، پنجاب) پاکستان میں ہوئی۔ آپ ولیِ کامل، صُوفی شاعر اور اکابر اولیائے پاکستان سے ہیں، وِصال یکم جُمادَی الاُخریٰ ۱۱۰۲ہجری کو فرمایا، مَزار قصبہ دربار سلطان باہو نزد گڑھ مہارا جھجھنگ پاکستان میں مَرجعِ خاص و عام ہے۔(تذکرہ اولیائے پاکستان، ۱/۱۷۵تا۱۸۵)

(295)۔حضرت محمد فخر الدّین فخر جہاں

محبّ ُ النبی حضرت خواجہ محمد فخر الدّین فخر جہاں دہلوی نظامی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۱۲۶ہجری کو اورنگ آباد ہند میں ہوئی۔ ۲۷ جُمادَی الاُخریٰ ۱۱۹۹ہجری کو دہلی میں وِصال فرمایا، مَزار مُبارک اِحاطۂ درگاہ بختیار کاکی مہرولی

دہلی (ہند) میں ہے۔ جیّد عالمِ دین، مُصنّفِ کُتُب، مدرّسِ عُلومِ اسلامیہ، بانیِ مدرسہ فخریہ (دہلی)، شیخ المشائخ اور اکابر اولیائے کِرام سے ہیں۔

(تحفۃ الابرار، ص ۲۸۱، المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص ۴۳۲)

(296)۔ حضرت شاہ نیاز احمد علوی

فخر اولیاء حضرت سیّدنا شاہ نیاز احمد علوی بریلوی کی ولادت ۱۱۷۳ ہجری کو سرہند شریف (ضلع فتح گڑھ، صوبہ مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی۔ عُلومِ ظاہری و باطنی میں ماہر، ولیِ کامل، اُردو فارسی کے شاعر اور سلسلۂ قادریہ چشتیہ کے شیخِ طریقت تھے۔ ٦ جُمادَی الاُخریٰ ۱۲۵۰ ہجری کو وِصال فرمایا، مَزارِ مُبارک بریلی (یوپی) ہند میں ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاک و ہند، ص ۳۱۴ تا ۳۱۷)

(297)۔ حضرت محمد عبدالغفور قادری

حضرت قبلہ عالَم باباجی حافظ محمد عبدالغفور قادری نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ضلع اٹک کے علاقے دریائے رحمت شریف (تحصیل حضرو) پاکستان میں ہوئی۔ آپ علم و عمل کے جامع تھے۔ ۹ جُمادَی الاُخریٰ ۱۳۹۷ ہجری کو وِصال فرمایا، آپ کا مَزارِ مُبارک دریائے رحمت شریف میں ہے۔ (فیوضاتِ حسنیہ، ص ۴۸۹ تا ۴۹۳)

(298)۔ حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی شافعی

حُجّۃُ الِاسْلَام، امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القَوی (سالِ وفات ۵۰۵ھ) کی شخصیت علمائے حقّہ میں بلند پایہ مقام رکھتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک عظیم مبلّغِ اسلام تھے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم طُوس (صوبہ خراسان، ایران) میں حاصل کی، اس کے بعد نیشاپور (ایران) کا قصد کیا جہاں امام الحرمین عبد الملك بن عبد الله جُوَینی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے اکتسابِ علم کیا۔ (سیر اعلام النبلاء، ۱۴/ ۳۲۰)

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی پوری زندگی مختلف علوم حاصل کرنے، انہیں پھیلانے اور اُمّتِ مسلمہ کی اصلاح میں گزری۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی دینی خدمات پیش کرکے جن شعبہ جات میں اہم کردار ادا کیا ان میں سے چند کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا دور فلسفہ اور عقلیت پسندی کا دور تھا۔ لوگ دین سے دُور ہوتے جارہے تھے۔ اس صورتِ حال میں دین و مذہب کی خدمت کیلئے آپ نے درس و تدریس کا انتخاب فرمایا اور لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لئے شاگردانِ رشید تیار فرمائے۔ شروع میں بغداد (مدرسہ نظامیہ) اور نیشاپور میں تدریس فرمائی اور پھر اپنے علاقہ طُوس میں مدرسہ قائم فرمایا جس سے تادمِ آخر وابستہ رہے۔ کثیر طلبہ نے آپ سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ کے مشہور شاگردوں میں سے قاضی ابو نصر

احمد بن عبد اللہ، ابو الفتح احمد بن علی، ابو منصور محمد بن اسماعیل، امام ابو سعید محمد بن یحییٰ نیشاپوری وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔(اتحاف السادۃ المتقین، ۱/۸تا۶۵ملتقطاً)

دینی خدمت کیلئے آپ نے تدریس کے ساتھ جس طرف توجہ فرمائی وہ تصنیف ہے۔ آپ نے بہت تھوڑے عرصہ میں کثیر کُتُب عقائد، فقہ، اصولِ فقہ اور تصوف وغیرہ کے موضوعات پر تالیف فرمائیں۔ آپ کی تالیفات سے امت آج تک مستفیض ہو رہی ہے۔ بالخصوص علم تصوف اور علم الاخلاق پر آپ کی کتاب اِحۡیَاءُ عُلُوۡمِ الدِّین (جس کو اختصار کے پیشِ نظر احیاء العلوم کہا جاتا ہے۔) مشہور زمانہ ہے۔ اس کی تعریف ہر زمانے کے عُلَما کرتے آرہے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ بھی اس کتاب کے مطالعہ کی بہت تاکید فرماتے ہیں۔ آپ کی سینکڑوں کتب میں سے اَلۡمُنۡقِذُ مِنَ الضَّلَال، کِیمِیَائے سَعَادَت، اَرۡبَعِین، اَلۡاِقۡتِصَادُ فِی الۡاِعۡتِقَاد، اَیُّھَا الۡوَلَد، مِنۡھَاجُ الۡعَارِفِین، مِنۡھَاجُ الۡعَابِدِین وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

آپ نے جہاں تصنیف و تدریس کے ذریعے صاحبانِ علم افراد تیار فرمائے وہیں آپ نے لوگوں کی عملی تربیت اور تزکیۂ نفس (باطن کی صفائی) کا بھی اہتمام فرمایا۔ اس کیلئے آپ نے اپنے قائم کردہ مدرسے کے ساتھ ایک خانقاہ بھی قائم فرمائی جس میں ختم قرآن کا اہتمام ہوتا، ذکر و اذکار کی محافل منعقِد کی جاتیں، وعظ و نصیحت کا سلسلہ ہوتا، جس سے لوگ اپنے باطن کی اصلاح کرتے اور فکرِ آخرت حاصل کرتے۔

(سیر اعلام النبلاء، ۱۴/ ۳۲۲ ملخصًا)

(299)۔ حضرت مخدوم سیّد عبدُالرزاق گیلانی

شیخِ ثالث حضرت مخدوم سیّد عبدُالرزاق گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اُوچ شریف (نزد احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور) کے غوثیہ خاندان میں ہوئی اور یہیں ۵ جُمادَی الاُخریٰ ۹۴۲ھ کو وِصال فرمایا۔ آپ عالِمِ باعمل، ولیِ کامل اور حُسنِ ظاہری و باطنی سے مالامال تھے، آپ آستانۂ عالیہ قادریہ گیلانیہ اُوچ شریف کے تیسرے سجادہ نشین ہیں۔

(اخبار الاخیار فارسی، ص۲۰۵، تاریخ اوچ متبرکہ، ص۲۰۶)

(300)۔ حضرت سیّد عبد القادر گنج سوائی ناگوری

میراں شاہُ الحمید حضرت سیّد عبد القادر گنج سوائی ناگوری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثُ الاعظم کے فرد، ولیِ شہیر، مَرجَعِ خاص وعام اور سلسلۂ قادریہ شطّاریہ کے شیخِ طریقت ہیں، آپ کی تبلیغِ دین سے سینکڑوں کُفّار مسلمان ہوئے۔ آپ کی پیدائش ۹۱۰ھ کو پرتاپ گڑھ (یوپی، ہند) میں ہوئی اور وِصال ناگور (ناہور) میں ۱۰ جُمادَی الاُخریٰ ۹۷۸ھ کو فرمایا، ناگور (ساحلِ خلیجِ بنگال، ضلع ناگاپٹی نم، تمل ناڈو) ہند میں آپ کا مزار دُعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ (تذکرۃ الانساب، ص۱۱۴)

(301)۔ حضرت شاہ محمد فرہاد دہلوی ابو العلائی

شیخُ الجنّ والاِنس حضرت شاہ محمد فرہاد دہلوی ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دہلی میں ہوئی اور یہیں ۲۵ جُمادَی الاُخریٰ ۱۱۳۵ھ کو وِصال فرمایا، مزار، پل بنگش، گلابی

(رام) باغ، نئی دہلی ہند میں ہے۔ آپ حضرت سیّد دوست محمد ابو العلائی بُرہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ، صاحبِ کرامت ولی کامل اور نامور شیخِ طریقت ہیں۔

(دلی کے بائیس خواجہ، ص۲۲۸تا۲۳۱)

(302)۔حضرت شاہ در گاہی علوی مجدّدی

ولیِ کامل، حضرت شاہ درگاہی علوی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ قصبہ بلاول پور لاہور میں ۱۱۶۰ھ کو پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی عبادت و تنہائی کی طرف مائل تھے، دورانِ سَیاحَت ناظرہ قرآن پڑھا، سلسلۂ مداریہ سے فیض پایا پھر حضرت شاہ جمالُ اللہ مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ مُرشِد نگر مصطفیٰ آباد رام پور (یوپی، ہند) میں مستقل قیام فرمایا اور یہیں ۱۴ جُمادَی الاُخریٰ ۱۲۲۶ھ کو فوت ہوئے۔ آپ مُستجابُ الدَّعْوات، رحم دل، قلیلُ الغِذا، سوائے اوقاتِ نماز کے اکثر اِسْتِغْراق میں رہنے والے تھے۔

(تذکرۂ کاملانِ رامپور، ص۱۲۴)

(303)۔حضرت شاہ کرامت علی قلندر علوی کاکوروی

مخدوم زادہ حضرت شاہ کرامت علی قلندر علوی کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کاکوری (لکھنؤ یوپی ہند) کے علوی خاندان میں ہوئی اور ۴ جُمادَی الاُخریٰ ۱۲۶۴ھ کو کاکوری شریف میں وِصال فرمایا، مزار درگاہِ شاہ کرامت علی محلّہ سعدی میں ہے۔ آپ علمِ ظاہری و باطنی کے جامع، سلسلۂ قلندریہ کے شیخِ طریقت اور صاحبِ کرامت تھے۔(تذکرۂ مشاہیر کاکوری، ص۳۳۴تا۳۳۶)

(304)۔حضرت پیر سیّد غلام حیدر علی شاہ جلالپوری چشتی

محبوبِ سُبحانی حضرت پیر سیّد غلام حیدر علی شاہ جلالپوری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۵۴ھ کو جلالپور شریف (تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم) میں ہوئی اور یہیں ۶ جُمادَی الاُخریٰ ۱۳۲۶ھ کو وصال فرمایا، عالیشان مزار مرجعِ عام و خَواص ہے۔ آپ خلیفۂ خواجہ شمسُ العارِفین، علمی وروحانی شخصیت، بانیِ آستانہ عالیہ جلالپور شریف، عاجزی واِنکساری کے پیکر اور اپنے علاقے کی مؤثر ہستی تھے۔(ذکرِ حبیب، ص۵۹، ۱۰۴، ۱۹۰)

(305)۔حضرت سیّدُنا کَعب بن سُور اَزدی

حضرت سیّدُنا کَعب بن سُور اَزدی رحمۃ اللہ علیہ عہدِ نبوی میں اسلام لائے مگر زیارتِ نبی کی سعادت نہ پاسکے، آپ بہت بڑے عالم تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو قاضیِ بصرہ بنایا، یہ تا وقتِ شہادت قاضی رہے۔ جنگِ جَمَل (۱۰ جُمادَی الاُخریٰ ۳۶ھ) میں یہ اس حال میں شہید ہوئے کہ ان کے ہاتھ میں قراٰن مجید تھا اور آپ لوگوں کو جنگ سے روک رہے تھے۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد ہیں۔(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۳/۳۷۶، اسد الغابہ، ۴/۵۰۵)

(306)۔حضرت شیخ موسیٰ جیلانی

شہزادۂ غوث الوریٰ حضرت شیخ موسیٰ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۵۳۹ھ اور وصال ابتدائے جُمادَی الاُخریٰ ۶۱۸ھ کو محلہ عُقَیبَہ دِمَشق میں ہوا، تدفین جَبلِ

قاسِیُون پر ہوئی۔ آپ نے اولادِ غوثِ اعظم میں سب سے زیادہ عمر پائی۔ آپ شاگردِ غوثِ اعظم، فقیہِ حنبلی، محدثِ وقت اور اہلِ دمشق و مِصر کے استاذ ہیں۔

(اتحاف الاکابر، ص۳۷۳)

(307)۔حضرت شاہ سیّد مُرتضیٰ قادری بیجاپوری

اُسوۂ کاملین، قُطبِ عارِفین حضرت شاہ سیّد مُرتضیٰ قادری بیجاپوری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثیہ کے چشم و چراغ، صاحبِ تصرف و کرامت بُزرگ اور اکثر حالتِ جَذب میں رہتے تھے، آپ کی ولادت احمد آباد گجرات میں ہوئی اور وصال ۲۹ یا ۳۰جمادَی الاُخریٰ کو بیجاپور (ریاست کرناٹک)ہند میں ہوا، مزار بیرون دروازہ ابراہیم پور بیجاپور میں مرجعِ خلائق ہے۔(تذکرۃ الانساب، ص۱۳۶،واقعات مملکت بیجاپور، ۲/ ۷۱)

(308)۔حضرت خواجہ سیّد غلام شاہ ہمدانی

خلیفۂ شمسُ العارفین حضرت خواجہ سیّد غلام شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۲۲ھ کو ایک سادات خاندان میں ہوئی، بچپن سے ہی عبادت و تصوف کی طرف آپ کا میلان تھا، لڑکپن میں پیر پٹھان خواجہ محمد سُلیمان تَونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور بعد میں پیر سیال لجپال نے سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی خلافت سے نوازا، آپ بے حد سخی و فیاض، مُتَوَکِّل اور صاحبِ مُجاہَدہ و کرامات تھے، وفات ۱۳ جُمادَی الاُخریٰ ۱۲۹۳ھ کو ہوئی، مزار موضع ہرن پور (تحصیل پنڈ داد نخان) ضلع جہلم میں ہے۔(تذکرۂ اولیائے جہلم، ص۳۶۲تا۳۶۸)

(309)۔ حضرت مولانا پیر حافظ سیّد محمد ابراہیم بخاری

خلیفہ شیر ربانی حضرت مولانا پیر حافظ سیّد محمد ابراہیم بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۱۴ھ کو موضع چونی کلاں (ضلع انبالہ) ہند میں ہوئی اور وصال ۲۵ جُمادَی الاُخریٰ ۱۳۸۷ھ کو فرمایا، مزار محلہ پیر بخاری نارنگ منڈی (ضلع شیخوپورہ) میں ہے۔ آپ حافظِ قرآن، جیّد عالمِ دین، فاضل جامعہ نعمانیہ لاہور، مدرس درسِ نظامی، مرید و خلیفہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری اور صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ تھے۔

(خانوادہ حضرت ایشاں، ص ۶۳۳ تا ۶۴۲، ۷۸۵)

(310)۔ حضرت میاں جی پیر حکیم خادم علی سیالکوٹی

سلطانُ العارِفین حضرت میاں جی پیر حکیم خادم علی سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کوٹلی لوہاراں (ضلع سیالکوٹ) کے رہنے والے تھے، عالمِ دین اور حاذِق حکیم تھے، حضرت خواجہ حافظ عبدُالکریم (عیدگاہ راولپنڈی) اور امیرِ ملّت پیر سیّد جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہما نے خلافت عطا فرمائی، آپ مستجابُ الدّعوات اور صاحبِ کرامت تھے، وصال ۳۰ جُمادَی الاُخریٰ ۱۳۹۱ھ کو فرمایا، مزار قبرستان شہیداں (حکیم خادم علی روڈ) سیالکوٹ میں ہے۔(تذکرہ اکابر اہل سنت، ص ۱۳۵ تا ۱۳۸)

علمائے اسلام

(311)۔ حضرت امام محمد بن حَسَن شَیبانی

شاگردِ امامِ اعظم، امام محمد بن حَسَن شَیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت ۱۳۲ہجری کو شہر واسط مشرقی عراق میں ہوئی۔ آپ فقیہُ العصر، امامُ المحدّثین اور کُتُبِ اَحناف کے مؤلِّف ہیں۔ فقہِ حنفی کی ترویج و اِشاعت میں آپ کا اہم کردار ہے۔ وِصال ۱۴ جُمادَی الاُخریٰ ۱۸۹ہجری کو ہوا، تدفین جبلِ طبرک رَے (اَصفھان) ایران میں ہوئی۔ (تاریخِ بغداد، ۲/ ۱۶۹، امام محمد بن حسن شیبانی اور ان کی فقہی خدمات، ص ۹۵، ۱۲۳)

(312)۔ حضرت ابو بکر ابراہیم بن رستم مَرْوَزی

راویِ حدیث حضرت امام ابو بکر ابراہیم بن رستم مَرْوَزی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت دوسری صدی ہجری کے وسط میں کِرمان (ایران) میں ہوئی۔ آپ عظیم فقیہ، بہترین محدّث اور فقہِ حنفی کی "کتابُ النَّوادِر" کے مؤلِّف ہیں۔ ۲۰ جُمادَی الاُخریٰ ۲۱۱ہجری کو نِیشاپور (ایران) میں وِصال فرمایا۔ (الطبقات السنیہ، ۱/ ۱۹۴، ۱۹۶)

(313)۔ حضرت ابو اللیث نصر بن محمد سَمَرقندی

حضرت فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سَمَرقندی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی وِلادت چوتھی صدی ہجری کی ابتدا میں غالباً سَمَرقند میں ہوئی۔ امامُ الھُدیٰ، مفسّرِ قراٰن، فقیہِ جلیل، محدّثِ کبیر اور اعظم فقہائے اَحناف سے تھے۔ ۲۱ کتب میں سے تفسیرِ

سَمَرْقَندِی، خَزَانَةُ الْفِقْه اور تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْن بھی ہیں۔ ۱۱ جُمادَی الاُخریٰ ۳۷۳ہجری کو وِصال فرمایا۔ (مقدمۃ التحقیق تفسیر سمرقندی، ۱/ ۱۲،۶)

(314)۔ حضرت شیخ ابنِ عطاءُ اللہ سکندری

قطبُ العارفین تاجُ الدّین حضرت شیخ ابنِ عطاءُ اللہ سکندری مالکی شاذلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فقیہ، صوفی، مُصنّف اور شیخِ طریقت تھے، آپ کی کتاب "اَلْحِکَمُ الْعَطَائِیَه "اہلِ علم میں شہرت رکھتی ہے۔ ۱۵ جُمادَی الاُخریٰ ۷۰۹ہجری کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار مُبارک قاہرہ (مصر) کے جَبَلِ مُقَطَّم کے دامن میں ہے۔

(شذرات الذہب، ۶/ ۱۶۰،۱۵۹، طبقاتِ امام شعرانی، ۲/ ۳۰)

(315)۔ حضرت قاری مُصلحُ الدّین صدیقی

مصلحِ اہلِ سنّت، حضرت مولانا قاری مُصلحُ الدّین صدیقی قادری علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۳۲۶ہجری کو قندھار شریف (ضلع نانڈیر، حیدر آباد دَکّن) ہند میں ہوئی۔ ۷ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۰۳ہجری کو وِصال فرمایا، مَزار مُبارک مُصلحُ الدّین گارڈن باب المدینہ کراچی پاکستان میں ہے۔ عالمِ باعمل، خوش الحان قاری، اُستاذالعلماء اور شیخِ طریقت تھے۔ (حیاتِ حافظِ ملّت، ص۱۳۹تا۱۴۲)

(316)۔ حضرت محمد ابراہیم خَوشتر

عالمی مبلغِ اسلام علّامہ محمد ابراہیم خَوشتر صِدّیقی رضوی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۳۴۸ہجری بنڈیل (ضلع چوبیس پرگنہ، مغربی بنگال) ہند میں ہوئی۔ حافظُ

القراٰن، تلمیذِ محدّثِ اعظم پاکستان، خلیفہ ٔحجۃ الاسلام و قُطبِ مدینہ، مُصنّف و شاعر، بہترین مدرّس، باعمل مبلغ، بانی سنّی رضوی سوسائٹی انٹر نیشنل اور امام وخطیب جامع مسجد پورٹ لوئس ماریشس تھے۔ تصانیف میں ''تذکرۂ جمیل'' اہم ہے۔ ۵ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۲۳ہجری کو ماریشس میں وِصال فرمایا مَزار مُبارک سنّی رضوی جامع مسجد عید گاہ پورٹ لوئس ماریشس میں ہے۔

(ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، رجب ۱۴۳۵ہجری، ص۵۷،۵۶، مفتیِ اعظم اور ان کے خلفاء، ص۱۲۵تا۱۲۹)

(317)۔ حضرت عَلَمُ الدّین علی بن محمد سخاوی شافعی

تلمیذِ امام شاطِبی، امامُ القُراء، حضرت عَلَمُ الدّین علی بن محمد سخاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سخا (مصر) میں ۵۵۸ھ کو ہوئی، آپ علمِ قراءَت کے امام ہونے کے ساتھ ساتھ کئی عُلوم میں کمال رکھتے تھے، آپ لُغَوی، فقیہ، ادیب، شاعر اور کئی کُتب کے مصنف تھے۔ کثیر عُلَما نے آپ سے اِستفادہ کیا، آپ دمشق میں ۱۲ جُمادَی الاُخریٰ ۶۴۳ھ کو فوت ہوئے، تدفین قاسِیون قبرستان میں ہوئی۔ جَمالُ الْقُرّاء و کَمالُ الْاِقْراء آپ کی یادگار تصنیف ہے۔ (الاعلام للزرکلی، ج۴، ص۳۳۲، الفوائد البھیہ، ص۶۱)

(318)۔ حضرت امام بدرُ الدّین حسن بن محمد جَلَبی فَناری حنفی

امام بدرُ الدّین حسن بن محمد جَلَبی فَناری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸۴۰ھ کو تُرکی کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی، آپ باعمل عالمِ دین، فاضلِ زمانہ، استاذُ العُلَماء اور صاحبِ تصانیف تھے، آپ نے کئی مدارس میں تدریس کی اور تَلْوِیح سمیت کئی کُتب پر

حَواشی (Foot Notes) لکھے۔ آپ کا وصال جُمادَی الاُخریٰ ۸۸٦ھ کو بُرسا (Bursa) (شمال مغربی تُرکی میں ہوا۔ (الفوائد البھیہ، ص ۸۳، ۸۴)

(319)۔ حضرت مولانا حافظ مخدوم غلام محمد ملکانی

استاذُ العُلَماء حضرت مولانا حافظ مخدوم غلام محمد ملکانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع ملکانی (ضلع دادو، سندھ) میں ۱۲۷٦ھ کو ہوئی، آپ بہترین عالم و مُدَرِّس، اچّھے واعِظ، شاعرِ اسلام، تقریباً ۴۰ کُتب کے مصنف اور سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ کے شیخِ طریقت تھے۔ آپ کا وصال ۲۲ جُمادَی الاُخریٰ ۱۳۵۴ھ میں ہوا، مزار جائے پیدائش میں ہے۔ (انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص ۵۸۹ تا ۵۹۳)

(320)۔ حضرت مولانا امام بخش فریدی جامپوری

استاذُ العُلَماء حضرت مولانا امام بخش فریدی جامپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش فاضل پور (ضلع راجن پور، جنوبی پنجاب) میں ہوئی اور وصال ۲۴ جُمادَی الاُخریٰ ۱۳۵۴ھ کو جام پور میں فرمایا، آپ صُوفی عالم، صاحبِ تصنیف اور بہترین مُدَرِّس تھے، آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک سوالات کرکے اِستِفادہ کیا۔ (جہانِ امام احمد رضا، ج ۵، ص ۱٦۹ تا ۱۷۱)

(321)۔ حضرت مولانا محمد جی نقشبندی

مجازِ طریقت حضرت مولانا محمد جی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۱۹ھ کو دیوی (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) میں ہوئی اور ۲۵ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۰۲ھ کو

ڈھوک فرمان علی، راولپنڈی میں وصال فرمایا، علاقائی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آپ اسکول ہیڈ ماسٹر، علمِ دین اور علمِ تَصَوُّف کے جامع، سلسلۂ نقشبندیہ میں مجاز اور بانیِ دارُ العلوم رضویہ صدیقیہ ڈھوک فرمان علی راولپنڈی ہیں۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک سوالات کرکے استفادہ کیا۔

(جہانِ امام احمد رضا، ج۵، ص ۴۲ تا ۴۴)

(322)۔حضرت ابو اسحاق ابراہیم فیروزآبادی شیرازی

شیخُ الاسلام حضرت ابو اسحاق ابراہیم فیروزآبادی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۳۹۳ھ کو فیروز آباد (صوبہ فارس) ایران میں ہوئی اور ۲۱ جُمادَی الاُخریٰ کو بغداد میں وِصال فرمایا، تدفین باب ابرز بغداد عراق میں ہوئی۔ آپ فقہِ شافعی کے مجتہد، امیرُ المؤمنین فِی الفقہ، مصنّف کُتبِ کثیرہ، اَخلاقِ حسنہ سے متّصف، فصاحت و بلاغت کے جامع اور مدرس مدرسۂ نظامیہ بغداد تھے۔ النُکت فی المسائلِ الْمُختلف آپ کی علمی یادگار ہے۔(سیر اعلام النبلاء، ۱۴/ ۷ تا ۱۲)

(323)۔حضرت علّامہ محمد نجمُ الدّین غَزی شافعی قادری

شیخُ الاسلام حضرت علّامہ محمد نجمُ الدّین غَزی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دمشق میں ۹۷۷ھ کو ہوئی اور یہیں ۱۸ جُمادَی الاُخریٰ ۱۰۶۱ھ کو وصال فرمایا، شیخ ارسلان قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ جید عالمِ دین، محدثِ شام، مستند مؤرخ (تاریخ دان) اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔حُسنُ التَّنَبُّہ اور لطف السمر وقطف الثمر آپ کی یادگار تصانیف ہیں۔(حسن التنبہ، ترجمۃ المؤلف، ۱/ ۱۱ تا ۳۶)

(324)۔ حضرت مولانا حکیم حافظ فقیہُ الدین خان قادری

صدرُ الصّدور حضرت مولانا حکیم حافظ فقیہُ الدین خان قادری رحمۃ اللہ علیہ ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور جُمادَی الاُخریٰ ۱۳۱۷ھ کو فوت ہوئے اور ریاست بھوپال میں دفن کئے گئے۔ آپ حافظِ قراٰن، جیّد عالمِ دین، حاذِق حکیم، رسالۂ چشمۂ حیات کے مصنف اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے۔(تذکرۂ مشاہیر کاکوری، ص ۳۲۴)

(325)۔ حضرت مولانا مفتی غلام محمد بگوی

حضرت مولانا مفتی غلام محمد بگوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک علمی گھرانے میں ۱۲۵۵ھ کو بگہ (تحصیل پنڈ داد نخان) ضلع جہلم میں ہوئی، علمِ دین والدِ محترم مولانا غلام محیُ الدّین بگوی سے حاصل کیا، خواجہ فقیر محمد چوراہی سے بیعت کی، حصولِ علم و عرفان کے لئے لاہور آگئے، یہاں عوام و خواص کا رجوع آپ کی جانب تھا، آپ کی کوششوں سے لاہور کی بادشاہی مسجد آباد ہوئی اور آپ اس کے امام و خطیب اور متولی بنائے گئے، آپ کا وصال لاہور میں ۴ جُمادَی الاُخریٰ ۱۳۱۸ھ کو ہوا۔

(تذکرہ علماء اہلسنت و جماعت لاہور، ص ۲۱۸)

(326)۔ حضرت مولانا مفتی خلیلُ الرحمٰن علوی

عالمِ ربانی، مفتیِ علاقہ حضرت مولانا مفتی خلیلُ الرحمٰن علوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۰۲ھ کو ڈھوک شمس (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) میں ہوئی اور یہیں ۱۳ جُمادَی الاُخریٰ ۱۳۴۲ھ کو وصال ہوا، آپ علّامہ احمد حسن کانپوری سے مدرسہ فیض

عام کانپور میں علم حاصل کر کے فارغُ التحصیل ہوئے۔ قاضی سلطان محمود قادری (آوان شریف، ضلع گجرات) سے بیعت اور اجازت سے مشرف تھے۔

(سالنامہ معارف رضا ۲۰۰۷ء، ص۲۱۹)

(7)رجب المرجب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سردار، دوعالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔ (معجم صغیر، باب المیم، ۲/۴۸)

پردہ میرا نہ فاش حشر میں ہو
اے مرے حق کے راز دار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں
پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَجب "نام رکھنے کی وجہ

حرمت والے مہینوں میں سے ایک رجَبُ المرجّب بھی ہے جو اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ رجب دراصل ترجیب سے مشتق (نکالا گیا) ہے جس کے معنی ہیں تعظیم و تکریم، رجب کو رَجَب اس لئے کہتے ہیں کہ اس مہینے کو عظمت بخشی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے رَجَبُ الْمُرَجَّب (یعنی وہ ماہِ رجب جس کی تعظیم کی گئی ہو۔) بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ علامہ عبدالکریم بن محمد رافعی رَحْمَۃُاللّٰہ عَلَیْہ (وفات:۶۲۳ھ) فرماتے ہیں کہ رجب کو رجب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ عرب لوگ اس مہینے کی بہت زیادہ تعظیم کیا کرتے تھے اور اس میں لڑائی جھگڑا کرنا حرام سمجھتے تھے۔(التدوین فی اخبار القزوین،۱/۱۶۵)

رجب کا ایک نام شہر اَصَم بھی ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللّٰہ عَلَیْہ فتاوی رضویہ میں اس نام کی وجہ کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں: ہر مہینہ اپنے ہر قسم وقائع (واقعات) کی گواہی دے گا سوائے رجب کے کہ حَسَنات (اچھائیاں) بیان کرے گا اور سیئات (برائیوں) کے ذکر پر کہے گا میں بہرا تھا مجھے خبر نہیں، اس لئے اسے شہر اَصَم کہتے ہیں۔(فتاوی رضویہ،۲۷/۴۹۶)

ماہِ رجب میں فیضانِ رحمت

حضرت سیّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ (وفات: ۵۰۵ھ) اور حضرت سیّدُنا شیخ شِہابُ الدین احمد بن حجازی رَحْمَۃُاللّٰہ عَلَیْہ (وفات:۹۷۸ھ) رَجَبُ المرجّب کے بارے میں فرماتے ہیں: اِسے اَلاَصَبّ (یعنی تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں اِس لئے کہ اس ماہِ

مبارَک میں توبہ کرنے والوں پر رَحمت کا بہاؤ تیز ہو جاتا اور عبادت کرنے والوں پر قَبولِیَّت کے انوار کا فیضان ہوتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب المتمم للمائۃ فی فضائل رجب، ص ۳۰۱۔ تحفۃ الاخوان، ص ۱۲)

رجب اور اَصَب کے علاوہ بھی اس ماہِ مبارک کے بہت سے نام ہیں۔ چنانچہ لطائفُ المعارف میں ۱۷ نام ذکر کیے گئے ہیں (لطائف المعارف، ص ۱۳۲)

جبکہ حضرت امام ابو الخطاب عمر بن حسن ابنِ دحیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ (وفات: ۶۳۳ھ) نے مزید دو ناموں کا اضافہ کیا ہے۔ (اداء ماوجب لابن دحیۃ، ص ۳۱-۳۵)

رجب خیر و بھلائی کی کنجی

حضرت علامہ یوسف بن عبدُالھادی حنبلی رَحْمَۃُاللّٰہ عَلَیْہ (وفات: ۹۰۹ھ) فرماتے ہیں: رَجَب کا مہینا خیر و بھلائی کی کنجی ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر ورّاق بلخی رَحْمَۃُاللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رجبُ المرجّب (عبادت کا) بیج بونے کا مہینا ہے، شعبانُ المعظّم آب پاشی (پانی دینے یعنی آنسوؤں سے سیراب) کا مہینا ہے اور رمضانُ المبارَک (رحمت کی) فصل کاٹنے کا مہینا ہے۔ (معارف الانعام و فضل شھور والایام، ص ۹۵۔ لطائف المعارف، ص ۱۳۸)

لطائف المعارف میں ہے: ماہِ رجب ہوا کی طرح ہے، ماہِ شعبان بادل کی طرح ہے اور ماہِ رمضان بارش کی طرح ہے۔ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سال درخت کی مانند ہے، رَجَبُ المرجّب میں اس کے پتے نکلتے ہیں، شعبانُ المعظّم میں شاخیں نکلتی ہیں اور رمضانُ المبارک میں پھل توڑے جاتے ہیں اور مسلمان اس کا پھل توڑتے ہیں۔

اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فکرِ آخرت کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: جس نے گناہوں سے نامۂ اعمال سیاہ کیا وہ اس مہینے میں توبہ کرلے اور نامۂ اعمال کو روشن کرلے، جس نے فضولیات میں عمر گنوائی وہ باقی عمر کو غنیمت جانے۔

(لطائف المعارف، ص ۱۳۸)

ماہِ رجب میں عبادت کی کثرت کرنے والوں پر اللہ پاک کا کس قدر فضل وکرم ہوتا ہے اس کا اندازہ اس حکایت سے لگایا جاسکتا ہے چنانچہ

رجب میں نیک عمل کی برکت

بَیْتُ المقدس میں ایک عورت رجَبُ الْمُرَجَّب کے ہر دن میں بارہ ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد) پڑھا کرتی اور اس پورے مہینے میں اونی لباس پہنتی تھی۔ ایک بار وہ بیمار ہوگئی تو اس نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مجھے اسی اونی لباس سمیت دفن کیا جائے۔ جب وہ مرگئی تو اسکے بیٹے نے اسے عمدہ کپڑوں کا کفن پہنایا، رات کو اس نے خواب میں اپنی والدہ کو دیکھا وہ کہہ رہی تھی: میں تجھ سے خوش نہیں ہوں کیونکہ تو نے میری وصیت پوری نہیں کی۔ وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھا، اپنی ماں کا وہ لباس اٹھایا تاکہ اسے بھی قبر میں دفن کر آئے، اس نے جاکر ماں کی قبر کھودی مگر اسے قبر میں کچھ نہ ملا، وہ بہت حیران ہوا تب اس نے یہ ندا سنی کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جس نے رجب میں ہماری اطاعت کی، ہم اسے تنہا اور اکیلا نہیں چھوڑتے۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب المتمم للمائۃ فی فضائل رجب، ص ۳۰۲۔ تحفۃ الاخوان، ص ۱۱)

رجب المرجب میں دعائے نبوی

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: رجب المرجّب کا مہینا آتا تو حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا کرتے تھے: **اَللّٰھُمَّ بَارِكۡ لَنَا فِیۡ رَجَبٍ وَّ شَعۡبَانَ وَبَلِّغۡنَا رَمَضَانَ۔**

ترجمہ: یااللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت فرما اور ہمیں رمضان نصیب فرما۔

(معجم اوسط، من اسمہ علی، ۳/ ۸۵، حدیث: ۳۹۳۹۔ لوامع الانوار، الباب الثالث فی اذکار۔۔۔ الخ، الدعاء فی شہر رجب، ص ۲۶۰)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: صوفیائے کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہِم فرماتے کہ رجب تُخۡم (یعنی بیج) بونے کا مہینا ہے، شعبان پانی دینے اور رمضان کاٹنے کا کہ رجب میں نوافل میں خوب کوشش کرو، شعبان میں اپنے گناہوں پر روؤ اور رمضان میں رَبّ تعالیٰ کو راضی کرکے اس کھیت کو خیریت سے کاٹو، ان کے اس قول کا ماخذ یہ (بیان کردہ) حدیث ہے یعنی رجب میں ہماری عبادتوں میں برکت دے اور شعبان میں خشوع و خضوع دے، اور رمضان کا پانا اس میں روزے اور قیام نصیب کر۔ (مرأۃ المناجیح، ۲/ ۳۳۰ بتغیر)

رجبُ المُرَجَّب کیسے گزاریں؟

رَجَبُ الۡمُرَجَّب کے روزے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو روزہ ایسی عبادت اور نیک عمل ہے کہ جب تک شریعت منع نہ کرے کسی بھی دن رکھا جاسکتا ہے مگر خاص طور پر ان مہینوں

اور ان دنوں میں روزہ رکھنے کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے جن میں روزہ رکھنے کی خصوصی ترغیب اور فضیلت احادیثِ مبارکہ میں بیان کی گئی ہو۔ جیسا کہ حرمت والے مہینے کہ ان میں روزے رکھنے کی ترغیب اور فضیلت بیان کی گئی ہے اور خاص ماہِ رجب میں روزے رکھنے کے بھی ڈھیروں فضائل ہیں ہمیں چاہیئے کہاللہ پاک کے مہینے رجَبُ المرجب میں روزے رکھ کر اجرِ عظیم حاصل کریں، چنانچہ

رجب کے روزے اور معمولِ نبوی

حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہِ نے حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے پوچھا: کیا نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رجَبُ المرجب میں روزہ رکھتے تھے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اور اسے اہمیت بھی دیتے تھے۔

(کنزالعمال، کتاب الصوم، باب صوم عاشوراء، جزء:۲، ۴/۳۰۱، حدیث:۲۴۵۹۶)

رجب کے روزہ داروں کیلئے جنت

مشہور تابعی بُزرگ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُاللّٰہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: رَجَب کے روزہ داروں کیلئے جنت میں ایک محل ہے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام۔۔۔الخ، ۳/۳۶۸، حدیث:۳۸۰۲)

اس روایت کو ذکر فرمانے کے بعد حضرت سیِّدُنا امام بیہقی رَحْمَۃُاللّٰہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہِ تابعی بُزرگ ہیں، وہ اس طرح کی بات اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتے، انہوں نے کسی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے سنا ہو گا۔

(فضائل الاوقات للبیہقی، ص۱۱۰)

اسی بات کو حضرت سیِّدُنا امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ نے بھی ذکر فرمایا ہے۔(در منثور، التوبۃ، تحت الآیۃ:۳٦،۴/۱۸۵)

جو مانگے عطا کیا جائے

عارِف باللہ شیخ ضیاءُ الدین عبدُ العزیز دیرینی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ (وفات:٦۹۷ھ) فرماتے ہیں: مروی ہے کہ جس نے رجب کے سات روزے رکھے اس کیلئے جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے دس روزے رکھے وہ اللہ پاک سے جو مانگتا ہے اللہپاک اسے عطا فرماتا ہے اور بے شک جنت میں ایک محل ہے جس کے سامنے دنیا ایک پرندے کے گھونسلے کی طرح ہے اس محل میں صرف رجب کے روزے رکھنے والے ہی داخل ہوں گے۔(طھارۃ القلوب، الفصل الثانی عشر، ص۱۲۵)

رجب کے دیگر معمولات

رجب میں استغفار کی کثرت کیجئے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: رَجَب کے مہینے میں اِستغفار کی کثرت کرو۔ بے شک اس کے ہر ہر لمحے میں اللہ کریم کئی کئی افراد کو آگ سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(مسند الفردوس، باب الالف، ذکر الاحادیث التی امر بھا النبی امتہ۔۔۔الخ، ۱/۸۱، حدیث:۲۴۷)

تارِکُ السلطنت، مخدوم حضرت سیِّد اشرف جہانگیر سمنانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ (وفات:۸۰۸ھ) کے ملفوظات میں ہے: ماہِ رجب میں بہت استغفار کرے، ماہِ رجب کا استغفار یہ ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللہَ مِنْ ذُنُوْبِیْ کُلِّھَا سِرِّھَا وَجَھْرِھَا صَغِیْرِھَا وَکَبِیْرِھَا قَدِیْمِھَا وَجَدِیْدِھَا اَوَّلِھَا وَاٰخِرِھَا ظَاھِرِھَا وَبَاطِنِھَا وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ بِرَحْمَتِك۔

ترجمہ: میں اللہ کریم سے اپنے تمام گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں وہ چھپ کر کئے گئے گناہ ہوں یا علانیہ (کھلم کھلا)، چھوٹے ہوں یا بڑے، پرانے ہوں یا نئے پہلے ہوں یا آخر، ظاہر ہوں یا باطن، میں اللہ پاک سے توبہ کرتا ہوں، اے اللہ! اپنی رحمت سے مجھے بخش دے۔

مزید فرماتے ہیں: جو شخص ماہِ رجب میں تین ہزار بار اس طرح اِستغفار پڑھے وہ بخش دیا جائے گا: **اَسْتَغْفِرُ اللہَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ مِنْ جَمِیْعِ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ۔**

ترجمہ: عزّت و جلال والے اللہ پاک سے میں تمام گناہوں اور خطاؤں کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔ (لطائف اشرفی، ۲/ ۲۳۲)

حضرت سَیِّدُنا وہب بن مُنبّہ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دُنیا کی تمام نہریں ماہِ رجبُ المرجّب میں رجب کی تعظیم کے لئے زمزم کی زیارت کرتی ہیں اور میں نے اللہ پاک کی کتابوں میں سے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ جو شخص رجَبُ المرجب کے مہینے میں صبح و شام ہاتھ اُٹھا کر ستّر مرتبہ اس طرح مغفرت کی دُعا مانگے اس کے جسم کو کبھی بھی آگ نہ چھوئے گی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ

ترجمہ: اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول فرما۔

(طھارۃ القلوب، الفصل الثانی عشر فی التقوی، ص۱۲۶)

رجب میں عمرہ کی ادائیگی کا اہتمام

حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم اور دیگر اصحاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم رجَبُ المرجّب میں عمرہ کرنا پسند فرماتے تھے۔ حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا اور حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا بھی رجَبُ المرجّب میں عمرہ ادا کرتے تھے۔ مشہور تابعی بُزرگ امام ابنِ سیرین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ (وفات: ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلاف (یعنی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان) رجَبُ المرجّب میں عمرہ کیا کرتے تھے۔

(لطائف المعارف، ص ۱۳۷)

رجب میں ایصالِ ثواب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح عام دنوں میں مسلمان فاتحہ خوانی کرتے اور اپنے مرحومین و بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم کے ایصالِ ثواب کیلئے مختلف طریقے اختیار کرتے ہیں اسی طرح ماہِ رجَبُ المرجب میں بھی ایصالِ ثواب کا اہتمام کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے ایصالِ ثواب کے لئے کھیر پوریوں اور ٹکیوں وغیرہ پر فاتحہ خوانی کرتے ہیں جنہیں کونڈے کہا جاتا ہے یونہی تبارک کی روٹی پر بھی فاتحہ خوانی کی جاتی ہے۔ یقیناً ان سب کی اصل ایصالِ ثواب ہے جو کہ احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَاللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے، اُن کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے فرمایا: "پانی" تو حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے۔) یعنی اس کا ثواب ان کی روح کو ملے)

(ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ۲/ ۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۱)

حضرت علامہ جلالُ الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (وفات: ۹۱۱ھ) نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سات روز تک وفات پا جانے والوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔ (الحاوی للفتاوی، کتاب الاضحیۃ، باب الشھادات، ۲/ ۲۲۳)

معلوم ہوا کھانا کھلانے کے ذریعے ایصالِ ثواب کرنا سنتِ صحابہ ہے اور رجب کے کونڈے میں بھی غذا یعنی کھانے ہی کی چیز ہوتی ہے جو کہ ایصالِ ثواب کیلئے کھلائی جاتی ہے۔

رجب کے کونڈے

صدرُ الشَّریعہ حضرتِ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ماہِ رجب میں بعض جگہ حضرتِ (سیّدُنا) امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ایصالِ ثواب کے لئے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز مگر اس میں بھی اسی جگہ کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔ اس کونڈے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام "داستانِ عجیب" ہے، اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے فاتحہ دلا کر ایصالِ ثواب کریں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۶۴۳)

خواجہ صاحب کی چھٹی

رجب المرجب کی ٦ تاریخ کو برصغیر کی عظیم روحانی شخصیت سلطانُ الہند ، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین سیّد حَسن سَنْجَری رَحْمَۃُاللّٰہ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے پاک و ہند کے مسلمان خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور ان کی نیاز دلاتے ہیں۔ اس دن کو "خواجہ صاحب کی چھٹی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کی اصل بھی وہی ایصالِ ثواب ہے جو ہمیشہ سے مسلمانوں کا معمول ہے۔

٢٧ رجَبُ المُرَجّب کی شان و عظمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہ رجَبُ المرجّب میں ایک رات ایسی ہے جو بے شمار برکتوں ، عظمتوں اور فضیلتوں والی ہے اسی رات ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ ُعَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کا عظیمُ الشان معجزہ عطا ہوا، چنانچہ

شارحِ مُسلم امام مُحی الدِّین یحییٰ بن شَرَف نَوَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات : ٦٧٦ھ) اور ابو عبدُاللّٰہ محمد بن عبدُالباقی زُرقانی رَحْمَۃُاللّٰہ عَلَیْہ (وفات : ١١٢٢ھ) فرماتے ہیں: ٢٧ رجَبُ المرجب کو حضورِ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہ ُعَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج نصیب ہوئی۔

(روضۃ الطالبین، کتاب السیر، ١٠/٢٠٦۔ زرقانی علی المواہب، ٨/١٨)

٢٧ رجب کے روزہ و عبادت کی فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عظیم معجزۂ معراج کی وجہ سے رجَبُ المرجّب کی ٢٧ ویں شب کو خاص فضیلت

حاصل ہے لہٰذا اس رات میں ذکر و اذکار اور نفل نمازوں کی کثرت نیز اگلے دن روزے کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ۲۷ ویں رات شب بیداری کرنے اور اِس دن کا روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے اور وہ ستائیس رَجَب ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام۔۔۔ الخ، ۳/ ۳۷۴، حدیث: ۳۸۱۱)

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو رجب کے ستائیسویں دن کا روزہ رکھے گا تو اللہ پاک اس کے لئے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھے گا۔

(فضائل شہرِ رجب للخلّال، ص ۷۵۔ النور فی فضائل الایام والشھور، ص ۱۵۳)

ستائیسویں رجب کے نوافل و عبادت کی فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رجبُ المرجب کی ۲۷ ویں رات چونکہ اس مہینے کی سب سے افضل رات ہے لہٰذا ہو سکے تو اس میں شب بیداری کر کے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کیجئے۔

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رَجَب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کیلئے ۱۰۰ برس کی نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور وہ رَجَب کی ستائیسویں شَب ہے۔ جو

اس میں بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتِحہ اور کوئی سی ایک سُورت اور ہر دو رکعت پر اَلتَّحِیّات پڑھے اور ۱۲ پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد ۱۰۰ بار سُبۡحٰنَ اللہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکۡبَرۡ پڑھے، ۱۰۰ بار اِستِغفار، ۱۰۰ بار دُرُود شریف پڑھے اور اپنی دنیاوآخِرت سے متعلق جس چیز کی چاہے دُعامانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہپاک اس کی سب دُعائیں قَبول فرمائے سوائے اُس دُعا کے جو گناہ کے لئے ہو۔(شعب الایمان، باب الصیام۔۔۔الخ، ۳/ ۳۷۴، حدیث:۳۸۱۲)

نماز برائے حاجات

حضرت سیِّدُنا شیخ محمد غوث گوالیاری شَطّاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات: ۹۷۰ھ) اپنی کتاب "جواہرِ خمسہ" جسے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بہت عمدہ و مستند کتاب قرار دیا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۷۷) میں فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا اویس قرنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں، چوتھی، پانچویں اور ایک روایت میں چودھویں، پندرھویں اور ایک روایت میں تئیسویں، چوبیسویں، پچیسویں کو روزہ رکھے، چاشت کے وقت ہر روز غسل کرے اور نماز مکمل ہونے تک کسی سے بات چیت نہ کرے، پھر تین سلام سے بارہ رکعت یوں پڑھے، کہ پہلی چار رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ قدر پڑھے سلام کے بعد ستر مرتبہ:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ الۡمُبِیۡنُ، لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ وَّھُوَالسَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بادشاہ حق اور ظاہر ہے، اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سُنتا دیکھتا ہے۔

پڑھے۔ دوسری چار رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر تین تین بار پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار یہ پڑھے:

اِنَّكَ قَوِیٌّ مُعِیْنٌ وَاحِدٌ دَلِیْلٌ بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْن

تیسری چار رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد) تین تین بار پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھے۔ پھر اپنا ہاتھ سینے پر رکھ کر حاجتوں کو پورا کرنے والے اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنی حاجات کا سوال کرے تو تمام حاجات پوری ہوں گی۔(جواہر خمسہ، ص۲۳)

صحابۂ کرام

رجب المرجب اِسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ اِس میں جن صحابۂ کِرام، اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وصال ہوا، اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکر پیشِ خدمت ہے۔

(327)۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابوالْفَضْل عبّاس ہاشمی قُرَشی مکّی

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا جان حضرتِ سَیِّدُنا ابوالْفَضْل عبّاس ہاشمی قُرَشی مکّی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عامُ الْفِیل سے ۳ سال قبل مَکّۂ مُکَرَّمہ میں پیدا ہوئے اور ۱۴ رجب ۳۲ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وِصال فرمایا، تدفین جَنّتُ الْبَقِیع میں ہوئی۔ (تاریخِ مدینہ دمشق، ج۲۶، ص۲۷۳،۳۷۹)

(328)۔ حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارِسی

زُہد و قناعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے والے، تقویٰ اور پرہیز گاری کے پھولوں کو اپنے دامن پر سجانے والے، حضرتِ سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے تابعی اور رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل کرنے والے مشہور صحابیِ رسول، سَلْمانُ الْخَیر حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِسلام لانے کا واقعہ بہت اہم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۸، ص۵۲۲ ملخصًا) چنانچہ

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَصْفَہَان (ایران) کے رہنے والے تھے۔ آباو اَجداد آتش پرَسْت تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بچپن سے ہی سادہ اور خاموش طبیعت تھے، ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنے کے بجائے ہر وقت آتش کدے کی آگ روشن رکھنے میں

مصروف رہتے مگر جلد ہی مجوسیّت سے بیزار ہو گئے اور دینِ حق کی تلاش میں اپنے وطن سے نکل کر شام جا پہنچے، جہاں مختلف دینی و مذہبی راہنماؤں کی صحبت اختیار کی۔ ہر مذہبی راہنما یا تو خود یہ وصِیَّت کر دیا کرتا کہ میرے بعد فلاں کے پاس جانا، یا پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خود پوچھ لیا کرتے کہ اب کس ہستی کی صحبت اختیار کروں؟ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آخری رَاہِب سے پوچھا تو اس نے کہا: اے حق کے مُتَلاشی بیٹے! اس دنیا میں مجھے کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس کی صحبت میں تمہیں اَمن و سلامتی نصیب ہو، ہاں! اب نبیِّ آخِرُ الزّماں کے ظہور کا وقت قریب ہے جو دینِ ابراہیمی پر ہوں گے، اُس مقام کی جانب ہجرت کریں گے جو دو پہاڑوں کے درمیان ہو گا، جہاں کھجور کے درخت کثرت سے پائے جائیں گے، اُن کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نَبُوَّت ہو گی، وہ ہدیہ قبول کریں گے اور صدقہ نہیں کھائیں گے۔ رَاہِب کے انتقال کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِس وصیت کو پیشِ نظر رکھا اور ایک قافلے کے ہمراہ آگے بڑھ گئے۔ راستے میں قافلے والوں کی نیّت بدل گئی اور انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک یہودی کے ہاتھ بیچ دیا یوں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا۔ (طبقاتِ ابنِ سعد، ج۴، ص۵۶) تقریباً دس بار بیچے گئے (بخاری، ج۲، ص۶۰۷، حدیث: ۳۹۴۶) بالآخر بکتے بِکاتے مدینہ مُنَوَّرہ پہنچ گئے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مرتبہ کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجور توڑ رہے تھے کہ خبر سنی کہ نبیِّ آخِرُ الزّمَاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرت فرما کر مدینے کے قریب مقامِ قُبا میں تشریف لا چکے ہیں اسی وقت دل بے قرار ہو گیا، فوراً نیچے تشریف

لائے اور خبر لانے والے سے دوبارہ یہ روح پَرور خبر سننے کی خواہش ظاہر کی یہودی آقا نے اپنے غلام کا تَجَسُّس اور بے قراری دیکھی تو چراغ پا(غصے)ہو گیا اور ایک زوردار تھپڑ رسید کرکے کہنے لگا: تمھیں ان باتوں سے کیا مطلب؟ جاؤ!دوبارہ کام پر لگ جاؤ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دل پر پتھر رکھ کر خاموش ہو گئے لیکن متاعِ صَبر وقرار تو لُٹ چکا تھا لہٰذا جونہی موقع ملا چند تازہ کھجوریں ایک طَباق میں رکھ کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی:یہ صدقہ ہے، قبول فرمالیجئے،پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا:تم کھالو،اور خود تناول نہ کیا۔ آپ نے دل میں کہا:ایک نشانی تو پوری ہوئی،اگلی مرتبہ پھر کھجوروں کا خوان لے کر پہنچے اور عرض گزار ہوئے کہ یہ ہدیہ ہے، قبول فرمالیجئے۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کھانے کا اشارہ کیا اور خود بھی تناول فرمایا۔ دل میں کہا:دوسری نشانی بھی پوری ہوئی اس درمیان میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں شانوں کے درمیان "مُہرِ نَبُوَّت" کو بھی دیکھ لیا اس لئے فوراًاسلام قبول کر لیا اور اس دَر کے غلام بن گئے جس پر شاہوں کے سَر جھکتے ہیں۔(طبقاتِ ابنِ سعد،ج۴،ص۵۸ ملخصًا)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے غزوۂ بدر و اُحد میں حصہ نہ لے سکے پھر تین سو کھجور کے درخت اور چالیس اوقیہ چاندی کے بدلے آزادی کا تاج سر پر سجایا اور ایک سر فروش مجاہد کی طرح بعد میں آنے والے تمام

غزوات میں حصہ لیا۔(تاریخِ ابنِ عساکر،ج۲۱، ص۳۸۸، ۳۸۹ ملخصًا) غزوۂ خندق میں خندق کھودنے کا مشورہ بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی کا تھا۔(طبقاتِ ابنِ سعد،ج۲،ص۵۱)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ محبت تھی، اپنے وقت کا بیشتر حصہ دربارِ رسالت میں گزارتے اور فیضانِ نبوی سے بَہرہ مَند ہوتے، اِس کے بدلے میں بار گاہِ رسالت سے سَلْمَانُ الْخَیْر (سنن الکبری للنسائی،ج۶،ص۹، حدیث:۹۸۴۹) اور سَلْمَانُ مِنَّا اَہْلَ الْبَیْت (سلمان ہمارے اَہلِ بیت سے ہیں)(مسند بزار،ج۱۳، ص۱۳۹، حدیث:۶۵۳۴) جیسی نویدِ جاں فِزا سننے کی سعادت پائی ایک اور مقام پر اس بشارتِ عظمیٰ سے سرفراز ہوئے کہ **جنّت "سلمان فارسی "کی مشتاق ہے**۔(ترمذی،ج۵، ص۴۳۸،حدیث: ۳۸۲۲)جب کوئی پوچھتا کہ آپ کے والد کون ہیں؟ تو ارشاد فرماتے: **میں دینِ اِسلام کا بیٹا سلمان ہوں**۔(الاستیعاب،ج۲،ص۱۹۴)

سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک عرصہ تک مدینہ میں قیام فرمایا پھر عہدِ فاروقی میں عراق میں سکونت اختیار کرلی۔کچھ عرصے بعد حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کو مدائِن کا گورنر مقرر کردیا۔ گورنر کے اہم اور بڑے عہدے پر فائز ہونے کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بڑی سادہ زندگی گزاری، ایک دن مدائن کے بازار میں جارہے تھے کہ ایک ناوَاقِف شخص نے آپ کو مزدور سمجھ کر اپنا سامان اٹھانے کے لئے کہا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ چپ چاپ سامان اٹھاکر اس کے پیچھے چلنے لگے،لوگوں نے دیکھا تو کہا: اے صاحبِ رسول! آپ نے یہ بوجھ کیوں اٹھا رکھا ہے؟ لایئے! ہم اِسے

اٹھالیتے ہیں۔ سامان کا مالک ہَکّا بَکّارہ گیا، پھر نہایت شرَمسار ہو کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے معافی مانگی اور سامان اُتروانا چاہا لیکن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے تمہارا سامان اٹھانے کی نیّت کی تھی، اب اِسے تمہارے گھر تک پہنچا کر ہی دَم لوں گا۔

(طبقاتِ ابنِ سعد، ج۴، ص۶۶)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کو محبوب رکھا کرتے تھے چنانچہ بطورِ تنخواہ چار یا پانچ ہزار درہم ملتے لیکن پوری تنخواہ مساکین میں تقسیم فرمادیتے اور خود کھجور کے پتوں سے ٹوکریاں بناکر چند درہم کماتے اور اسی پر اپنا گزر بسر کرتے تھے۔ (طبقاتِ ابنِ سعد، ج۴، ص۶۵)

حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ۱۰ رَجَبُ المُرَجَّب ۳۳ یا ۳۶ ہجری میں اس دنیا سے کوچ فرمایا، مزارِ مبارک عراق کے شہر مدائن (جسے ''سلمان پاک'' بھی کہا جاتا ہے) میں ہے۔ (تاریخ ابنِ عساکر، ج۲۱، ص۴۷۶، کراماتِ صحابہ، ص۲۱۹) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ساڑھے تین سو سال (جبکہ بعض روایات کے مطابق **اڑھائی** سو سال) کی طویل عمر پائی۔ (معرفۃ الصحابہ، ج۲، ص۴۵۵)

(329)۔حضرتسیّدنا نضیر بن حارث

حضرتِ سیّدنا نضیر بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ قُرَشی عَبْدَرِی، صحابی، مہاجر، مجاہد، شہید اور حلمائے قریش سے تھے، جنگِ یرموک میں رجب ۱۵ھ کو شہید ہوئے۔ آپ وہ صحابی ہیں جو دولتِ اسلام کے مِل جانے پر کثرت سے شکرِ الٰہی بجالایا کرتے تھے۔ (اسد الغابۃ، ج۵، ص۳۳۸)

(330)۔ حضرتِ سیّدنا سعید بن حارِث قُرَشی

صحابیِ رسول حضرتِ سیّدنا سعید بن حارِث قُرَشی سَہْمی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد حبشہ ہجرت فرمائی پھر مدینۂ منوّرہ آئے، آپ نے جنگِ یَرمُوک میں رجب ۱۵ھ کو شہادت پائی۔(اسد الغابۃ، ج۲، ص۴۵۱تا۴۵۲)

(331)۔ حضرتِ سیّدنا امیر معاویہ

سلطانِ اسلام، حضرتِ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بِعثتِ نبوی سے پانچ سال قبل مکّہ شریف میں پیدا ہوئے۔ صحابیِ رسول، امینِ اَسرارِ نبوت، کاتبِ وحی، حِلم و سخاوت کے مالک اور مجموعۂ مَناقِب ہیں۔ رجب المرجب ۶۰ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک دِمَشق (شام) میں ہے۔(الاصابہ، ج۶، ص۱۲۰، تاریخ ابنِ عساکر، ج۵۹، ص۲۴۰)

(332)۔ حضرت سیّدُنا عبد اللہ ذُوالبِجادَین مُزَنی

حضرت سیّدُنا عبد اللہ ذُوالبِجادَین مُزَنی رضی اللہ عنہ یتیم تھے، چچا نے پرورش کی، اسلام قبول کیا تو چچا نے ناراض ہو کر سب کچھ چھین لیا، بدن پر صرف دو چادریں تھیں اسی وجہ سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ذُوالبِجادَین (دو چادروں والے) کا لقب عطا فرمایا، تلاوتِ قراٰن سے شغف رکھتے تھے، رجب ۹ھ کو غزوۂ تبوک میں بخار کی وجہ سے فوت ہوئے، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبر میں اُتارا اور ان کے لئے قابلِ رشک دُعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اِنِّی قَد اَمسَیتُ عَنْہ رَاضِیاً فَارْضَ عَنْہُ یعنی اے اللہ! میں اس سے راضی ہو چکا ہوں، پس تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

(مسندِ بزار، ج۵، ص۱۲۲، حدیث:۱۷۰۶، المنتظم، ج۳، ص۳۷۷، سیرتِ ابنِ ہشام، ص۵۱۹)

(333)۔حضرت عبد الرّحمٰن حارث بن ہِشَام

حضرت سیّدُنا ابو عبد الرّحمٰن حارث بن ہِشَام مخزومی رضی اللہ عنہ فتحِ مکّہ کے دن ایمان لائے۔ آپ معزز، مکرم، شریف، بہادر، نڈر، مجاہد، شہید اور صحابی ہیں۔ آپ کا شمار قبلِ اسلام اور بعدِ اسلام معززینِ مکّہ میں ہوتا ہے۔ آپ کی شہادت جنگِ یرموک میں رجب ۱۵ ہجری کو ہوئی۔(اسد الغابۃ، ج۱، ص۵۱۵،۵۱۴)

اولیائے کرام

(334)۔ حضرت سَیِّدُنا ابوالحَسَن امام مُوسیٰ کاظِم

حضرت سَیِّدُنا ابوالحَسَن امام مُوسیٰ کاظِم عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَکۡرَم، امامِ کَبِیر، صاحِبِ سخاوت و تقویٰ اور حُسنِ اَخلاق کے پَیکر تھے، ۱۲۸ھ کو اَبۡوَاء حِجازِ مُقدَّس میں پیدا ہوئے اور ۲۵ رجب ۱۸۳ھ کو بغدادِ مُعَلّٰی میں وِصال فرمایا۔ آپ کا مزار دعاؤں کی قَبُولِیَّت کا مقام ہے۔ (تہذیب التہذیب، ج۱۰، ص۳۰۲، میزان الاعتدال، ج۴، ص۲۰۲)

(335)۔ حضرت سیِّدُنا ابوالقاسم جنید بغدادی شافعی

امامُ الطّائِفہ حضرت سیِّدُنا ابوالقاسم جنید بغدادی شافعی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡکَافِی عالِمِ باعمل، صُوفیِ باصفا اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے شیخِ طریقت ہیں۔ تیسری صدی ہِجری کے شروع میں پیدا ہوئے اور ۲۷ رجب ۲۹۷ھ میں وِصال فرمایا۔ مزار شریف بغداد شریف کے عَلاقے شُوۡنِیۡزِیَّہ میں مَرۡجَعِ خلائِق ہے۔

(تاریخِ بغداد، ج۸، ص۱۶۸، مرآۃ الاسرار، ص۳۴۹)

(336)۔ حضرت سیِّدُنا سالار مسعود غازی عَلَوِی

حضرت سیِّدُنا سالار مسعود غازی عَلَوِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی، مُجاہِدِ اسلام، ولیِّ کامل اور عارِف باللّٰہ تھے۔ اَجمیر (راجِستھان) میں ۴۰۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰ رجب ۴۲۴ھ میں جامِ شہادت نوش فرمایا، مزار مُبارَک غازی نگر بہرائچ (یوپی) ہِند میں مرکزِ فیض ہے۔ (مرآۃ الاسرار، ص۴۳۹ تا ۴۵۱، دائرہ معارف اسلامیہ، ج۱۰، ص۷۶۲)

(337)۔ حضرت سیِّدُنا سخی سرور سیّد احمد سُلطان چشتی سُہر وَرْدی

حضرت سیِّدُنا سخی سرور سیّد احمد سُلطان چشتی سُہر وَرْدی قادِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی عالِم باعمل اور مشہور صُوفی بزرگ ہیں، سَر وَر کوٹ میں ۵۲۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۲ رجب ۵۷۷ھ میں وِصال فرمایا، آپ کا مزار بستی سخی سرور (ضلع ڈیرہ غازی خان، پنجاب پاکستان) میں زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

(تذکرہ اولیائے پاکستان، ص ۱۳۱، دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج ۱۰، ص ۶۲۷)

(338)۔ حضرت خواجہ یوسف ہَمَدَانی حنفی

سلسلۂ نقشبندیہ کے عظیم شیخِ طریقت، حضرت خواجہ یوسف ہَمَدَانی حنفیعلیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۴۴۱ھ میں بُوزَ نَجِرْد (مضافاتِ ہمدان) ایران میں ہوئی۔ عالِمِ دین، بانِیِ دارُ العلوم، کئی کتب کے مصنف، غوثِ زمانہ اور شیخُ الشیوخ ہیں۔ ۲۷ رجب ۵۳۵ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک مَرْو قدیم جنوبی تُرکُمَانِستان میں ہے۔

(تاریخِ مشائخ نقشبندیہ، ص ۱۹۷ تا ۲۰۳)

(339)۔ حضرت ابو صالح عبد اللہ نَصْر جیلانی

عمادُ الدین حضرتِ سیّدنا ابو صالح عبد اللہ نَصْر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت ۵۶۲ھ کو بغداد (عراق) میں ہوئی۔ خاندانِ غوثیت کے چشم وچراغ، سراجُ العُلَماء، فخرُ الفُضَلاء، قاضِیُ القُضاۃ (چیف جسٹس)، وسیعُ العلم، جلیل القدر اور سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے انیسویں شیخِ طریقت ہیں۔ ۲۷ رجب ۶۳۲ھ کو وصال فرمایا اور بغداد میں تدفین ہوئی۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ (برکاتیہ)، ص ۱۸۷ تا ۱۹۲)

(340)۔ حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین سیّد حَسن سَنجَری

سلطانُ الہند، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین سیّد حَسن سَنجَری علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۵۳۷ھ میں سجستان (موضع سنجر) ایران میں ہوئی۔ سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے عظیم المرتبت شیخ، نجیبُ الطرفین سیّد، صاحبِ دیوان شاعر اور مشہور ترین ولی اللہ ہیں۔ لاکھوں کفّار آپ کے دستِ اقدس پر اسلام لائے۔ ۶ رجب ۶۲۷ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک اجمیر شریف (راجستھان) ہند میں دُعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ (اخبار الاخیار، ص ۲۳، اقتباس الانوار، ص ۳۴۴، ۳۸۵)

(341)۔ حضرت سیّد میر موسیٰ جیلانی

قدوۃُ السالکین، حضرت سیّد میر موسیٰ جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت باسعادت بغداد شریف عراق میں ہوئی۔ ۱۳ رجب ۷۶۳ھ کو وصال فرمایا، تدفین بغداد شریف (عراق) میں ہوئی۔ (تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ (برکاتیہ)، ص ۱۹۹)

(342)۔ حضرت شیخ بدر الدین بدرِ عالم جُنیدی میرٹھی

پیرِ محافظ، حضرتِ سیّدنا شیخ بدرالدین بدرِ عالم جُنیدی مِیرٹھی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت میرٹھ (یوپی) ہند میں ہوئی۔ ۲۵ یا ۲۷ رجب ۸۴۴ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک چھوٹی درگاہ کے نام سے بِہار ہند میں ہے۔ آپ بِہار و بنگال کے مشہور ترین ولیِ کامل ہیں۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج ۴، ص ۱۵۷)

(343)۔حضرت قاضی ضیاءُ الدّین جیاء عثمانی

امامُ الاَصْفِیاء حضرت سیّدنا قاضی ضیاءُ الدّین جیاء عثمانی قادری علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۹۲۵ھ قصبہ نیوتنی (ضلع اناؤ، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ عالِمِ دین، استاذُ العلما اور سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے اٹھائیسویں شیخِ طریقت ہیں۔ ۲۱رجب ۹۸۹ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک قصبہ نیوتنی میں ہے۔

(تاریخ مشائخِ قادریہ رضویہ (برکاتیہ)، ص۲۲۱تا۲۲۳، تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ، ج۲، ص۴۷)

(344)۔حضرت سیّد فیض محمد شاہ قندھاری نقشبندی

قبلۂ عالم، حضرت خواجہ سیّد فیض محمد شاہ قندھاری نقشبندیعلیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۲۶۶ھ میں موضع قلعۂ سیداں قندھار افغانستان میں ہوئی۔ ۱۸رجب ۱۳۸۰ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک فیض آباد تحصیل تاندلیانوالہ ضلع سردار آباد (فیصل آباد پنجاب) پاکستان میں ہے۔(تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں، ص۶۴۶تا۶۵۷)

(345)۔حضرت خواجہ عبد اللہ نقشبندی

استاذُ العلما، عاشقِ اعلیٰ حضرت، پیر بَارُو حضرت خواجہ عبد اللہ نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت فتح پور ضلع لیہ میں ہوئی اور وصال ۱۹رجب ۱۳۹۹ھ کو فرمایا، مزار مبارک موضع پیرِ بَارُو شریف (تحصیل فتح پور ضلع لیہ پنجاب) پاکستان میں ہے۔

(فیوضاتِ حسنیہ، ص۴۸۳تا۴۸۷)

(346)۔ حضرت سیّدُنا خواجہ ابو نصر

طاؤسُ الفقراء حضرت سیّدُنا خواجہ ابو نصر عبد اللہ سراج طُوسی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت طُوس (صوبہ خُراسان) ایران میں ہوئی اور یہیں رجب ۳۷۸ھ میں وصال فرمایا۔ آپ عالمِ باعمل، زاہدِ زمانہ، شیخِ طریقت اور مصنّفِ کُتُب ہیں۔ علمِ تصوف کی پہلی کتاب "اللمع" آپ ہی کی تصنیف ہے۔(تاریخ الاسلام للذہبی، ج۸، ص۴۵۲)

(347)۔ حضرت خواجہ سیّد قطبُ الدّین

شمسُ الصوفیاء حضرت خواجہ سیّد قطبُ الدّین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۴۳۰ھ کو ضلع چشت (صوبہ ہرات) افغانستان میں ہوئی اور یہیں یکم رجب ۵۳۷ھ کو وصال فرمایا۔ مزار دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ آپ سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے عظیم المرتبت شیخ، علم و تقویٰ کے جامع، قطبِ وقت، صاحبِ تصنیف اور اکابر اولیا سے ہیں۔ منہاجُ العارفین آپ کی کتاب ہے۔(المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص۲۴۸، تحفۃ الابرار مترجم، ص۵۷)

(348)۔ حضرت نورُ الدّین نعمت اللہ ولی کرمانی

سلطانُ الفقراء سیّد نورُ الدّین نعمت اللہ ولی کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۳۱ھ حلب شام میں ہوئی اور ۲۲ رجب ۸۳۴ھ کو ماہان (صوبہ کرمان) مشرقی ایران میں وصال فرمایا، یہاں عالیشان مزار ہے۔ "قصیدہ شاہ نعمت اللہ" حیرت انگیز انکشافات کا مجموعہ ہے۔(اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج۲۲، ص۴۱۵)

(349)۔حضرت سیّد محمد ابراہیم داؤد بندگی

مرشد شاہ ابوالمعالی حضرت سیّد محمد ابراہیم داؤد بندگی کرمانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۱۹ھ سیت پور (تحصیل علی پور، ضلع مظفر گڑھ) پاکستان میں ہوئی۔ آپ ولیِ کامل، متوکل، فیاض، صاحبِ مجاہدہ و کشف و کرامات اور گوشہ نشین جلیلُ القدر قادری بزرگ تھے۔ سینکڑوں غیر مسلموں کو دائرۂ اسلام میں داخل کیا۔ ۲۷رجب ۹۸۲ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک شیر گڑھ (نزد چونیاں) ضلع اوکاڑہ پاکستان میں مرجعِ خلائق ہے۔(مقاماتِ داؤدی، ص۵ تا۱۱، وفیات الاخیار، ص۳۸)

(350)۔حضرت نظام الدّین فاروقی تھانیسری

قطبِ زمانہ حضرت شیخ نظام الدّین فاروقی تھانیسری بلخی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت نویں صدی ہجری میں تھانیسر (دہلی) ہند میں ہوئی اور ۲۸رجب ۱۰۳۵یا ۱۰۳۶ہجری کو بلخ (صوبہ بلخ) افغانستان میں وصال فرمایا۔ آپ شیخِ طریقت، ولیِ کامل اور صاحبِ تصنیف و کرامات تھے۔(اقتباس الانوار، ص۲۹۸)

(351)۔حضرت مخدوم محمد منعم پاک باز

شیخ المشائخ حضرت مخدوم محمد منعم پاک باز قادری ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پچنا (نزد شیخ پور ضلع مونگیر صوبہ بہار) ہند میں ہوئی اور ۱۱رجب ۱۱۸۵ھ کو وصال فرمایا، مزار میتن گھاٹ پٹنہ (صوبہ بہار) ہند میں ہے۔ آپ عظیم شیخِ طریقت ہیں

پاک و ہند، بنگلا دیش، برما اور سری لنکا میں آپ کے سلسلے کی خانقاہوں کی تعداد ۲۰۰ ہے۔(تذکرۃ الصالحین، ص ۵۲ تا ۵۴)

(352)۔حضرت سیّد احمد بن ادریس فاسی عرائشی

قطبِ زمانہ، حضرت سیّد احمد بن ادریس فاسی عرائشی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بارھویں صدی ہجری میں میسورا (مضافات فاس) المغرب (مراکش) میں ہوئی اور ۲۱رجب ۱۲۵۳ھ کو شمالی یمن کے قریب شہر صبیا (صوبہ جازان) عرب شریف میں وصال فرمایا۔ آپ امام العلماء و الاولیاء، صاحب العلم و التدریس، بانیِ سلسلہ ادریسیہ احمدیہ اور اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں۔(العقد النفیس، ص ۳ تا ۷، جامع کراماتِ اولیا، ج ۲، ص ۷۴۴)

علمائے اسلام

(353)۔حضرتِ امام مُسلم بن حَجّاج

امامُ المسلمین حضرتِ امام مُسلم بن حَجّاج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۲۰۶ھ میں نیشاپور (خُراسَان) میں ہوئی۔ ۲۴ رجب ۲۶۱ھ کو وِصال فرمایا، مزار مبارک نیشاپور میں ہے۔ غیر معمولی ذہانت کے مالک، حافظُ الحدیث، اِمامُ المُحَدِّثین اور عظیم شخصیت کے مالک تھے، اپنی تصنیف "صحیح مسلم "کی وجہ سے عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔

(جامع الاصول، ج۱، ص۱۲۴، محدثین عظام حیات وخدمات، ص۳۲۳تا۳۳۲)

(354)۔حضرتِ امام ابو عیسٰی محمد تِرمِذی

امامُ الائمّہ حضرتِ امام ابو عیسٰی محمد تِرمِذی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۲۰۹ھ میں تِرمِذ (ساحلِ نہرِ جیجون) اُزبَکِستان میں ہوئی اور یہیں ۱۳ رجب ۲۷۹ھ کو وصال فرمایا۔ شیخ المحدثین، محسنِ اُمّت، علم و عمل کے پیکر اور احادیث کی مشہور کتاب "سُنَنِ تِرمِذی "کے مصنف ہیں۔ (جامع الاصول، ج۱، ص۱۲۹، محدثین عظام حیات وخدمات، ص۳۵۷تا۳۶۳)

(355)۔حضرت مخدوم محمد ہاشِم ٹھٹھوی

شیخ الاسلام، مخدوم محمد ہاشِم ٹھٹھوی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۱۰۴ھ کو ضلع ٹھٹھہ (باب الاسلام سندھ) میں ہوئی اور ۶ رجب ۱۱۷۴ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مکلی شریف ضلع ٹھٹھہ میں ہے۔ استاذُ العلما، عظیم مُحَدِّث، بہترین فقیہ، قادرُ الکلام

شاعر، عربی، فارسی اور سندھی زبان میں تقریباً ۳۰۰ کتب کے مصنف، بانی و شیخ الحدیث دارالعلوم ہاشمیہ ٹھٹھہ، قاضی القضاۃ اور سلسلہ قادریہ کے شیخِ طریقت تھے۔

(انوار علمائے اہلِ سنّت سندھ، ص ۱۳ ۷ تا ۱۸ ۷، سیرتِ سید الانبیا، ص ۴۵ تا ۴۹)

(356)۔ حضرت مفتی محمد نوراللہ نعیمی

فقیہِ اعظم حضرت مفتی محمد نوراللہ نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۳۳۲ھ کو بصیر پور (اوکاڑہ) پاکستان میں ہوئی۔ محدِّثِ دوراں، عالمِ باعمل، مصنفِ کتب، بانی و شیخ الحدیث دارُالعلوم حنفیہ فریدیہ اور شیخِ طریقت تھے، پانچ جلدوں پر مشتمل فتاویٰ نوریہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ یکم رجب ۱۴۰۳ھ کو وصال فرمایا۔

(فتاویٰ نوریہ، ج ۱، ص ۶۸ تا ۹۸)

(357)۔ حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

واعظِ شیریں بیان خطیبِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۳۴۸ء میں (کھیم کرن، مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی۔ ۲۱ رجب ۱۴۰۴ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک (گلستانِ اوکاڑوی سولجر بازار) بابُ المدینہ کراچی میں ہے۔ عالمِ باعمل، رہنمائے اہلِ سنت، کئی کتب کے مصنف اور بہترین واعظ تھے، خَلقِ کثیر نے آپ سے فیض پایا۔ (انوارِ علمائے اہلِ سنت سندھ، ص ۸۶۶ تا ۸۶۹)

(358)۔ حضرت ابوالحسین احمد قُدُورِی بغدادی

امام الفقہاء حضرت سیّدُنا امام ابوالحسین احمد قُدُورِی بغدادی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۳۶۲ھ کو بغداد عراق میں ہوئی اور ۵ رجب ۴۲۸ھ کو بغداد میں وصال فرمایا،

مزار شارعِ منصور بغداد عراق میں ہے۔ آپ جید عالم، زاہدِ زمانہ، مجتہدِ مقید (صاحبِ تخریج و ترجیح) اور محدثِ وقت تھے۔ تصانیف میں کتاب تجرید (۷ جلدیں) اور مختصر القدوری مشہور ہیں۔ (حدائق الحنفیہ، ص۲۱۶، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص۴۰)

(359)۔حضرت ابوالحسن علی بَزدَوی حنفی

فخرُالاسلام امام ابوالحسن علی بَزدَوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۴۰۰ھ کو بزدوہ (نزد نخشب / قرشی) ازبکستان میں ہوئی۔ ۵رجب ۴۸۲ھ کو کش (نزد نخشب / قرشی) میں وصال فرمایا۔ آپ شیخ الحنفیہ، عالمِ باعمل، ماہرِ علوم وفنون اور مجتہد فی المسائل ہیں۔ تصانیف میں اصولِ بزدوی (کنز الوصول الی معرفۃ الاصول) یادگار ہے۔ (حدائق الحنفیہ، ص۲۲۸، اصول البزدوی، ص۳۷۷)

(360)۔حضرت سیّدُناعلاءُالدّین ابو بکر بن مسعود کاسانی

مَلِک العلماء حضرت سیّدُناعلاءُالدّین ابو بکر بن مسعود کاسانی حلبی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت چھٹی صدی ہجری میں کاسان (موجودہ قازان) اُزبکستان میں ہوئی۔ ۱۰رجب ۵۸۷ھ کو حلب شام میں وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قرآن، عظیم فقیہِ حنفی، امامِ زمانہ، امیرِ کاسان، استاذُالفقہاء اور صاحبِ تصنیف تھے۔ فقہِ حنفی کی بہترین کتاب "بَدَائِعُ الصَّنَائِع فی تَرْتِیْبِ الشَّرَائِع" آپ کی تصنیف کردہ ہے۔

(حدائق الحنفیہ، ص۲۵۶، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص۶۹، بدائع الصنائع، ج۱، ص۹)

(361)۔ حضرت ابوزکریا یحییٰ بن شرف نَوَوِی

شیخُ الاسلام امام محیُ الدّین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نَوَوِی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۶۳۱ھ میں نویٰ (مضافاتِ شہرِ حوران) شام میں ہوئی اور یہیں ۲۴ رجب ۶۷۶ھ کو وصال فرمایا۔ آپ محدثِ کبیر، فقیہ و مُحَرِّرِ فقہِ شافعی، ماہرِ علمِ لغت، زہد و تقویٰ کے جامع، تقریباً ۴۰ کتب کے مصنّف اور مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ پاک و ہند میں آپ کی کتب "ریاض الصالحین" اور "شرح صحیح مسلم" مشہور ہیں۔

(دلیل الفالحین، ج۱، ص۱۱تا۲۱)

(362)۔ حضرت شیخ اِبنِ نُجیم زین العابدین

صاحبِ بحرالرائق حضرت سیّدُنا شیخ اِبنِ نُجیم زین العابدین بن ابراہیم مصری حنفی خلوتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۹۲۶ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں ۸رجب المرجب ۹۷۰ھ کو وصال فرمایا۔ فقہ اور اصولِ فقہ سمیت تمام علوم کے جامع، استاذُالعلماء، مصنّفِ کتب اور مفتیِ اسلام تھے۔

(البحرالرائق، ج۱، ص۵، الطبقات السنیہ، ج۱، ص۲۸۹)

(363)۔ حضرت علّامہ عبدالعلی محمد فرنگی محلی حنفی

بحرالعلوم علّامہ عبدالعلی محمد فرنگی محلی حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت فرنگی محل لکھنو (یوپی) ہند میں ۱۱۴۲ھ کو ہوئی اور ۱۲رجب ۱۲۲۵ھ کو وصال فرمایا، تدفین مدراس (جنوبی ہند) کی مسجد والا شاہی کے پہلو میں ہوئی۔ آپ بانیِ درسِ نظامی علّامہ نظامُ الدّین سہالوی کے لختِ جگر، جامعِ علومِ عقلیہ و نقلیہ، استاذُالعلماء، فَوَاتِحُ

الرَّحَمُوْت بِشَرْحِ مُسَلَّمُ الثُّبُوْت سمیت کثیر کتب کے مصنف اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے ہیں۔(تذکرہ علمائے فرنگی محلی، ص۱۳۷تا۱۴۱)

خاندان واَحبابِ اعلیٰ حضرت

(364)۔حضرت مولانا سیّد ابوالحُسین احمد نُوری

سِراجُ العارِفین حضرت مولانا سیّد ابوالحُسین احمد نُوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی عالِمِ دین، شیخِ طریقت اور صاحبِ تصانیف ہیں۔۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱ رجب ۱۳۲۴ھ میں وِصال فرمایا۔ مزارِ پُرانوار مارہرہ مُطَہَّرہ (ضلع ایٹہ یوپی) ہند میں ہے۔ ”سِرَاجُ الْعَوَارِفِ فِی الْوَصَایَا وَالْمَعَارِفِ“ آپ کی اہم کتاب ہے۔

(تذکرۂ نوری، ص۲۱۸،۲۷۵،۱۴۶)

(365)۔حضرت مولانا سیّد علی حُسین اَشرفی

شَبِیہِ غوثِ اَعظم، مُجدِّدِ سلسلۂ اَشرفیہ حضرت مولانا سیّد علی حُسین اَشرفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی عالِمِ دین، شیخِ طریقت، مَرجَعِ عُلَما اور اکابِرینِ اَہلِ سنّت سے تھے۔۱۲۶۶ھ کچھوچھہ شریف میں پیدا ہوئے اور ۱۱ رجب ۱۳۵۵ھ میں وِصال فرمایا۔ مزار شریف کچھوچھہ شریف میں ہے۔(تذکرہ علمائے اَہلِ سنّت، ۱۸۸تا۱۹۰)

(366)۔حضرت مفتی محمد تحسین رضا خان رَضَوی

صَدرُ العُلَما مفتی محمد تحسین رضا خان رَضَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی، عالِمِ باعمل، مفتیِ اسلام، اُستاذُ العُلَما اور مُحدِّث تھے۔۱۳۴۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸ رجب ۱۴۲۸ھ میں وِصال فرمایا، مزار مُبارَک محلّہ کانکر ٹولہ، علامہ تحسین رضا روڈ، پرانا شہر بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہے۔(سالنامہ تجلیاتِ رضا، شمارہ۶، ص۴۶،۸۲)

خُلَفا و تَلامِذۂ اعلیٰ حضرت

(367)۔ حضرت صاحِبزادہ مولانا محمد عبدالحکیم خان شاہجہانپوری

شیخِ طریقت، حضرت صاحِبزادہ مولانا محمد عبدالحکیم خان شاہجہانپوری قادِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی عالِمِ باعمل، صُوفی، مُصَنِّف اور یادگارِ اَسلاف تھے۔ مَوضَع کرلان نزد شاہجہانپور ضلع میرٹھ میں پیدا ہوئے اور یکم رجب ۱۳۸۸ھ کو الٰہ آباد (یوپی) ہند میں وِصال فرمایا۔(تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص۱۸۸تا۱۹۴، تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص۱۱)

(368)۔ حضرت مولانا اَحمد بخش صادِق تونْسَوِی رَضَوی

اُستاذُالعُلَما مولانا اَحمد بخش صادِق تونْسَوِی رَضَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِیُ عالِمِ باعمل، شاعِر، صاحِبِ تصنیف، مُدرِّس و مُہتَمِم مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف اور بانیِ جامِع مسجد احمد بخش (بلاک ۱۲، ڈیرہ غازی خان پنجاب) تھے۔ ۱۲۶۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۲ رجب ۱۳۶۴ھ میں وِصال فرمایا۔ مزار مذکورہ جامِع مسجد سے مُتَّصِل ہے۔

(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص۱۲۴)

(369)۔ حضرت مفتی تَقدُّس علی خان رَضَوی

تِلْمیذِ اعلیٰ حضرت، مفتی تَقدُّس علی خان رَضَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی، عالِمِ باعمل، شیخُ الحدیث اور اُستاذُ العُلَما ہیں۔ ۱۳۲۵ھ میں بریلی شریف میں پیدا ہوئے اور ۳ رجب ۱۴۰۸ھ میں پیر جو گوٹھ ضلع خیرپور میرس بابُ الاِسلام سندھ میں وِصال فرمایا، مزار یہاں کے قبرستان میں ہے۔(مفتیِ اعظم اور ان کے خلفاء، ص۲۶۸، ۲۷۳)

(370)۔ حضرت مولانا سیّد علی اَصغَر شاہ جماعتی

تِلْمیذِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت حضرت مولانا سیّد علی اَصغَر شاہ جماعتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی، عالِمِ باعمل، شاعِر اور مُبَلِّغِ اسلام تھے۔ پیدائش ۱۳۲۱ھ میں ہوئی اور وِصال ۳رجب ۱۴۱۱ھ میں ہوا، مزارِ پُراَنوار آستانہ عالیہ نقشبندیّہ لاثانیہ علی پور سیداں ضلع نارووال پنجاب (پاکستان) میں ہے۔

(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص۱۲۶، تذکرہ مشائخِ قادریہ، ص۲۶۴)

(371)۔ حضرت مولانا پیر سیّد فتح علی شاہ نقوی قادِری

سیّدُ السادات حضرت مولانا پیر سیّد فتح علی شاہ نقوی قادِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی، عالِمِ دین، واعِظ، شاعِر اور صاحِبِ تصنیف تھے، ۱۲۹۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۹رجب ۱۳۷۷ھ کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار جامِع مسجد سیّد فتح علی شاہ سے مُتَّصِل محلّہ کھراسیاں جیرامپور کھروٹہ سیداں ضلع ضیاکوٹ (سیالکوٹ، پنجاب پاکستان) میں ہے۔(تذکرہ اکابرینِ اَہلِ سنّت، ص۳۶۷)

(372)۔ حضرت مولانا ابوالفَخر محمد نور قادِری رَضَوی

عالِمِ ربّانی حضرت مولانا ابوالفَخر محمد نور قادِری رَضَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی، عالِمِ باعمل، شاعِر، مُصَنِّف، اُردو اور عربی زبان کے ماہر تھے۔ ۱۳رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۳۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۳۳ھ میں وِصال ہوا۔ آپ کا مزار پنجاب (پاکستان) کے شہر

چکوال سے مُتّصِل مَوْضَع اوڈھروال کے قبرستان میں ہے، آپ نے ۱۵ کُتُب تالیف فرمائیں۔ آپ کا یومِ عُرس ۱۳رجب ہے۔(تذکرہ علمائے اَہلِ سنّت ضلع چکوال، ص۱۱۸،۴۷،۴۵)

(373)۔حضرت مولانا سیّد محمد کچھوچھوی

مُحدّثِ اَعظمِ ہند حضرت مولانا سیّد محمد کچھوچھوی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی، عالِمِ کامل، مُفسّرِ قراٰن، واعِظِ دِلنشین، صاحِبِ دِیوان شاعِر اور اَکابرینِ اَہلِ سنّت سے تھے۔۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶رجب ۱۳۸۱ھ میں وِصال فرمایا۔ مزار مُبارَک کچھوچھہ شریف (ضلع امبیڈکر نگر، یوپی) ہند ہے۔۲۵ تصانیف میں سے ترجمۂ قراٰن "مَعارِفُ القراٰن" کو سب سے زیادہ شُہرت حاصل ہوئی۔

(تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص۲۱۹تا۲۲۴)

(374)۔حضرت مولانا سیّد محمد دِیدار علی شاہ مَشْہدی نقشبندی

امامُ المُحدّثین حضرت مولانا سیّد محمد دِیدار علی شاہ مَشْہدی نقشبندی قادِری مُحدّث اَلْوَری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی، جَیّد عالِم، اُستاذُ العُلَما، مفتیِ اسلام تھے۔ آپ اکابِرینِ اَہلِ سنّت سے تھے۔ ۱۲۷۳ھ کو اَلْوَر (راجِسْتھان) ہند میں پیدا ہوئے اور مَرکزُ الاولیا لاہور میں ۲۲رجب ۱۳۵۴ھ میں وِصال فرمایا۔ دارُ العُلُوم حِزْبُ الْاَحْناف اور فتاویٰ دِیداریہ آپ کی یادگار ہیں۔ آپ کا مزار مُبارَک اَندرونِ دہلی گیٹ محمدی محلّہ مَرکزُ الاولیا لاہور میں ہے۔(فتاویٰ دیداریہ، ص۲)

(375)۔حضرت مولانا احمد حسین امروہی نقشبندی قادِری

(۱۸)تاجُ الفُیُوض حضرت مولانا احمد حسین امروہی نقشبندی قادِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی، عالِمِ باعمل، شیخِ طریقت، شاعِر، کئی کُتُب کے مُصَنّف اور مُتَرجِم تھے۔ ۱۲۸۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۷رجب ۱۳۶۱ھ میں وِصال فرمایا۔ تدفین والِدِ گرامی کے پہلو اَمروہہ ضلع مُرادآباد(یوپی)ہند میں ہوئی۔

(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص۱۲۶، تذکرہ مشائخ قادریہ، ص۲۶۴)

(376)۔حضرت شیخ عبدالقادر کُرْدِی آفندی

عالِمِ باعمل حضرت شیخ عبدالقادر کُرْدِی آفندی مکی علیہ رحمۃ اللّٰہ القَوِی کی ولادت ۱۲۷۵ھ کو اَرْبیل (کردستان) عراق میں ہوئی۔ عالِمِ دین، مکۂ مکرمہ کے مُجاوِر، مُتَرجِم، مصنف اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت تھے۔ ۹رجب ۱۳۶۵ھ کو طائف میں وفات پائی اور وہیں دفن کئے گئے۔(اجازات المتینہ، ص۳۱،۶۹ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت ص۶۷)

(377)۔حضرت شیخ سیّد محمد عبدالحی کَتّانی

عالِمِ جلیل، حضرت شیخ سیّد محمد عبدالحی کَتّانی حسنی مالکی علیہ رحمۃ اللّٰہ القَوِی کی ولادت ۱۳۰۵ھ فاس مغرب (یعنی مراکش) میں ہوئی۔ ۱۲رجب ۱۳۸۲ھ کو وصال فرمایا۔ نیس(Nice)فرانس کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آپ مُحَدِّثِ عرب وعجم، عالِمِ باعمل، کئی کتب کے مصنف اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت تھے۔ آپ کی کتاب "فِہرِسُ الفہارس "علمائے سِیَر (علمائے سیرت)میں معروف ہے۔

(نظامِ حکومتِ نبویہ مترجم، ص۲۷، الاعلام للزرکلی، ج۶، ص۱۸۷)

(8)شعبان المعظم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: جو کوئی شعبانُ المعظم میں روزانہ سات سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ کریم کچھ فرشتے مقرّر فرمادے گا جو اِس دُرودِ پاک کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پہنچائیں گے، اس سے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مُبارک خوش ہوگی پھر اللہ پاک اُن فرشتوں کو حکم دے گا کہ اِس دُرود پڑھنے والے کے لئے قیامت تک دُعائے مغفرت کرتے رہو۔(القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ۔۔۔ الخ، ص ۳۹۵)

دنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیونکر تم پر سلام ہر دم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اہل بیتِ اطہار کے چشم و چراغ، حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی روایت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہیے کہ اس ماہ میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر خُوب دُرودِ پاک پڑھیں کہ

شعبانُ المعظم درودِ پاک پڑھنے کا مہینا ہے جیسا کہ شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ احمد بن محمد قَسْطَلانی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ (وفات:۹۲۳ھ) اور انہی کے حوالے سے حضرت سیِّدُنا شیخ شہابُ الدین احمد بن حجازی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ (وفات:۹۷۸ھ) نقل فرماتے ہیں: بیشک شعبان نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنے کا مہینا ہے کہ آیت: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ (پ۲۲،الاحزاب:۵۶) اسی مہینے میں نازل ہوئی۔

(مواہب اللدنیۃ، المقصد السابع، الفصل الثانی فی حکم الصلاۃ۔۔۔ الخ، ۲/۵۰۶۔ تحفۃ الاخوان، ص۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”شعبان“ کہنے کی تین وجوہات

شعبانُ المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے جو رجبُ المرجَّب اور رمضانُ المبارک کے درمیان میں ہے۔ یہ اُن پانچ مہینوں میں سے پہلا مہینا ہے جن کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے، پانچ مہینے یہ ہیں: (۱) شعبان المعظم (۲) رمضانُ المبارک (۳) شوال المکرم (۴) ذوالقعدۃ الحرام اور (۵) ذوالحجۃ الحرام۔ اسی ماہ میں رمضانُ المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔ (حدائق الاولیاء، مجلس فی شہر شعبان، ۲/۵۹۲)

(۱)۔۔۔ شعبان، شِعْبٌ سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں گھاٹی۔ چونکہ اس مہینے میں خیر و برکت کا عمومی نُزول ہوتا ہے، اس لئے اسے شعبان کہا جاتا ہے، جس طرح گھاٹی پہاڑ کا راستہ ہوتی ہے اسی طرح یہ مہینا خیر و برکت کا راستہ ہے۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی بعد المائۃ فی فضل شعبان المبارک، ۳۰۳)

(۲)۔۔۔رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا سُمِّیَ شَعْبَانُ لِاَنَّهٗ يَنْشَعِبُ فِيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ لِلصَّائِمِ فِيْهِ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، یعنی اس مہینے کو "شعبان" اِس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ رکھنے والے کے لئے بہت سی بھلائیاں (شاخوں کی طرح) پھوٹتی ہیں، یہاں تک کہ وہ جنت میں جا پہنچتا ہے۔

(التدوین فی اخبار قزوین، ۱/۱۵۳)

حضرت امام رافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ ماہِ شعبان میں مسلمان ذکر و اذکار، نیکیوں اور قرآنِ پاک کی تلاوت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور رمضانُ المبارک کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ (التدوین فی اخبار قزوین، ۱/۱۵۳)

شعبان کے پانچ حروف کی برکات

لفظِ شعبان میں پانچ حُرُوف ہیں (ش۔ع۔ب۔ا۔ن)۔"ش "سے مُراد شَرَف یعنی بُزرگی، "ع "سے عُلُوّ یعنی بُلندی، "ب "سے بِرّ یعنی بھلائی و اِحسان، "الف " سے اُلفت اور "ن "سے مُراد نُور ہے۔ یہ تمام چیزیں اللہ پاک اپنے بندوں کو اِس مہینے میں عطا فرماتا ہے، اس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکتوں کا نُزول ہوتا ہے، خطائیں تَرک کر دی جاتی ہیں اور گُناہوں کا کفّارہ ادا کیا جاتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین، مجلس فی فضل شہر شعبان، ۱/۳۴۱)

تجھ کو شعبانِ معظَّم کا خُدایا واسطہ
بخش دے ربِّ محمّد تو مِری ہر اِک خطا

نیتیں اچھی رکھئے

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے تھے: جب ماہِ شعبان آجائے تو اپنے جسموں کو پاکیزہ اور اپنی نیتوں کو اچھا رکھو۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی بعد المائۃ فی فضل شعبان المبارک، ۳۰۳)

ماہِ شعبان میں استقبالِ رمضان کی تیاری

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شعبان کا مہینا چونکہ رمضان سے پہلے آتا ہے لہٰذا جس طرح ماہِ رمضان میں روزے اور تلاوتِ قرآن کا حکم ہے اسی طرح ماہِ شعبان میں بھی اس کی بڑی اہمیت ہے کہ روزے رکھے جائیں اور تلاوتِ قرآن کی جائے تاکہ استقبالِ رمضان کی تیّاری ہو جائے اور نفس کو نیکیوں کی تربیت حاصل ہو جائے۔

"شبِ بَراءَت" کی عظمت و فضیلت

قبولیتِ دُعا کی رات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس مہینے کی پندرہویں رات یعنی شبِ براءت بڑی شان والی ہے۔ اس رات میں اللہ پاک کی رحمتوں اور برکتوں کا نُزول ہوتا ہے۔ اس رات خاص طور پر اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی دُنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعا مانگنی چاہیے کیونکہ اس رات دُعائیں قبول ہوتی ہیں جیسا کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پانچ راتوں کے بارے میں فرمایا کہ ان میں دُعا رَد نہیں کی جاتی جن میں سے ایک شعبان کی پندرہویں رات (یعنی شَبِ براءَت) ہے۔

(جامع صغیر، ص۲۴۱، حدیث:۳۹۵۲ مختصرا۔ ابن عساکر، بندار بن عمر۔۔۔الخ،۱۰/۴۰۸)

شبِ براءت کے نام

حضرت علامہ علی بن سلطان قاری رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:۱۰۱۴ھ) نقل کرتے ہیں : نصف شعبان کے چار نام ہیں : لَیْلَۃُ الْمُبَارَکۃ(برکت والی رات) ، لَیْلَۃُ الْبَرَاءَۃ(نجات والی رات)لَیْلَۃُ الصَّك (دستاویز والی رات)،لَیْلَۃُ الرَّحْمَۃ(رحمت والی رات)۔

مزید فرماتے ہیں: اسے لَیْلَۃُ الْبَرَاءَۃ اور لَیْلَۃُ الصَّك (نجات و دستاویز والی رات)اس لئے کہتے ہیں کہ جب تاجر مالک سے اُس کا اناج وصول کرلیتا ہے تو اس کے لئے براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔اسی طرح اللہپاک اس رات اپنے مومن بندوں کے لئے براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔

(مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ:التبیان فی بیان ما فی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔الخ،۳/۴۱)

حضرت علامہ سیّد محمد بن علوی مالکی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ (وفات:۱۳۹۱ھ)نے مذکورہ ناموں کے علاوہ مزید چند نام بھی ذکر کئے ہیں:لَیْلَۃُ الْقِسْمَۃ ، لَیْلَۃُ التَّکْفِیْر کیونکہ اس رات گناہ مٹائے جاتے ہیں،لَیْلَۃُ الْاِجَابَۃ ، کیونکہ اس رات دعا قبول ہوتی ہے ، لَیْلَۃُ الْحَیَاۃِ ، لَیْلَۃُ عِیْدِ الْمَلَائِکَۃ(یعنی فرشتوں کی شبِ عید) ، لَیْلَۃُ الشَّفَاعَۃ ، لَیْلَۃُ الْجَائِزَۃ ، لَیْلَۃُ الرُّجْحَان ، لَیْلَۃُ التَّعْظِیْم ، لَیْلَۃُ الْقَدْر ، لَیْلَۃُ الْغُفْرَان۔

(ماذا فی شعبان، ص۷۲-۷۵ ملتقطا)

شعبانُ المُعظم کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ شعبانُ المعظم کی مُبارک ساعتوں بالخصوص شبِ براءت کو ذکر و اذکار اور نوافل کی ادائیگی میں گزاریں اِنْ شَآءَاللہ اس کی بڑی برکتیں حاصل ہونگی۔

شبِ براءت میں ۱۴ رکعت نفل کی فضیلت

حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شبِ براءت میں کھڑے ہوئے دیکھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چودہ رکعات نماز ادا فرمائیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھ گئے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چودہ مرتبہ سورۂ فاتحہ، چودہ مرتبہ سورۂ اخلاص(قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد)، چودہ مرتبہ سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق)، چودہ مرتبہ سورۂ ناس(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) اور ایک بار آیۃُ الکرسی اور یہ آیتِ مبارکہ(لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ)پڑھی۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو کچھ کرتے دیکھا تھا اس کے بارے میں پوچھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس طرح عمل کرے گا جو تم نے دیکھا تو اس کے لئے بیس مقبول حج اور بیس سال کے مقبول روزوں کا ثواب ہو گا اور اگر اس دن کی صبح وہ روزے کی حالت میں ہو تو اس کے لئے دو سال کے روزوں کا ثواب ہے ایک گزشتہ سال کے اور ایک آئندہ سال کے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۳/ ۳۸۷، حدیث: ۳۸۴۱۔ مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔ الخ، ۳/ ۴۹، ۵۰)

نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکیاں

حضرت سیِّدُنا شیخ محمد غوث گوالیاری شَطّاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (وفات: ۹۷۰ھ) اپنی کتاب ”جواہرِ خمسہ“ میں فرماتے ہیں: جو شخص شعبان کے آخری جمعہ کو مغرب وعشاء کے درمیان دو رکعت اس طرح پڑھے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃُ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) دس مرتبہ اور سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق) اور سورۂ ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) ایک ایک بار پڑھے اس نماز کی برکت سے اگر اگلے دن مر گیا تو اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ (جواہر خمسہ، ص ۲۵)

شعبانُ المعظم کی شبِ جمعہ کے نوافل

محبِ اعلیٰ حضرت حضرت شاہ محمد رکنُ الدّین مُجَدِّدی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (وفات: ۱۳۵۵ھ) فرماتے ہیں: جو کوئی شعبان کے ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں تیس بار سورۂ اخلاص (قُل هُوَاللّٰهُ اَحَد) پڑھے تو اس نے حج اور عمرہ کا ثواب پایا۔ (رکن دین، ص ۱۶۷ بتغیر قلیل)

آیئے! اب خاص طور پر شبِ براءت میں پڑھے جانے والے چند نوافل اور اَوْرادو وظائف کے فضائل مُلاحظہ کیجئے:

جنت کی خوشخبری

حضرت علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہِ (وفات: ۱۲۴۱ھ) فرماتے ہیں: جو کوئی شبِ براءت میں سو رکعت پڑھے گا تو اللہ کریم اس کے پاس سو فرشتے بھیجے گا، جن میں سے تیس فرشتے اسے جنت کی بشارت دیں گے، تیس عذابِ نار سے بچائیں گے، تیس اس سے دنیوی آفتیں دور کریں گے اور دس فرشتے اس سے شیطان کے مکر و فریب دور کریں گے۔ (حاشیۃ الصاوی، الدخان، تحت الایۃ: ۲، ۵/ ۱۹۰۸)

ستر مرتبہ نگاہِ کرم

عارف باللہ شیخ ضیاءُ الدین عبدُ العزیز دیرینی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہِ (وفات: ۶۹۷ھ) انہی نوافل کے بارے میں فرماتے ہیں: اس رات (یعنی شبِ براءت میں) سلف صالحین سو رکعت نماز اس طرح ادا کرتے تھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دس مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھتے۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ مجھے تیس صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے حدیث بیان فرمائی کہ جس نے یہ نماز پڑھی اللہ پاک اس کی طرف ستر مرتبہ نگاہِ کرم فرماتا ہے اور ہر نگاہِ کرم کے بدلے اس کی ستر حاجات پوری فرماتا ہے ان میں سے سب سے ادنیٰ حاجت اس کی مغفرت ہے۔

(طھارۃ القلوب، الفصل الثالث عشر فی التشمیر۔۔۔الخ، ص۱۳۶)

مغرِب کے بعد چھ نوافِل

حضرت علامہ سیّد محمد مرتضیٰ زَبیدی حسینی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ (وفات: ۱۲۰۵ھ)

شعبانُ المعظم کے ٦ نوافل کے بارے میں فرماتے ہیں: شبِ براءت کی عبادت سے متعلق دورِ اسلاف سے لے کر اب تک صوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِم کا یہ معمول چلا آرہا ہے کہ اس رات نمازِ مغرب کے بعد ٦ رکعتیں دو دو کر کے ادا کی جائیں، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور چھ بار سورۂ اخلاص پڑھی جائے۔ ہر دو رکعات کے بعد ایک بار سورۂ یٰس اور دعائے نصف شعبان پڑھی جائے۔ پہلی دو کے ذریعے اللہ پاک سے عمر میں برکت، دوسری دو کے ذریعے رزق میں برکت اور تیسری دو رکعات کے ذریعے اچھے خاتمہ کا سوال کیا جائے۔ اسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے ذکر فرمایا ہے کہ جو اس طریقے کے مطابق یہ نوافل ادا کرے گا اس کی مذکورہ حاجتیں پوری کی جائیں گی۔ مزید فرماتے ہیں: یہ معمولاتِ مشائخ میں سے ہے۔

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب اسرار الصلوۃ ومہماتہا، الباب السابع من نوافل من الصلوات، القسم الثالث۔۔۔ الخ، ۳/۷۰۸)

امیر اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "**آقا کا مہینا**" میں فرماتے ہیں: یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی بلند آواز سے سورۂ یٰس شریف پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سنیں۔ اس میں یہ خیال رہے کہ سننے والا اِس دَوران زَبان سے یٰس شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے اور یہ مسئلہ خوب یاد رکھئے کہ جب قرآنِ کریم بلند آواز سے پڑھا جائے تو جو لوگ سننے کیلئے حاضر ہیں اُن پر فرضِ عین ہے کہ چپ چاپ خوب کان لگا کر سُنیں۔ اِنْ شَآءَاللہ رات

شروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔ ہر بار یٰس شریف کے بعد **"دُعائے نصف شعبان"** بھی پڑھئے۔(آقا کا مہینا، ص۱۵)

دُعائے نصف شعبانُ المعظم

مفتیِ مالکیہ حضرت شیخ سالم بن محمد سنھوری مصری رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہِ (وفات: ۹۴۵ھ) فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ جو بندہ یہ دعا مانگے گا اس کے رزق میں وسعت کر دی جائے گی:

اَللّٰهُمَّ یَاذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْهِ، یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، یَاذَاالطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ، لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، ظَهْرُاللَّاجِیْنَ وَجَارُالْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَمَاْمَنُ الْخَائِفِیْنَ، اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِیْ عِنْدَكَ فِیْ اُمِّ الْكِتَابِ شَقِیًّا فَامْحُ عَنِّیْ اِسْمَ الشَّقَاوَةِ، وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَكَ سَعِیْدًا، وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِیْ عِنْدَكَ فِیْ اُمِّ الْكِتَابِ مَحْرُوْمًا مُقَتَّرًا عَلَیَّ رِزْقِیْ فَامْحُ حِرْمَانِیْ وَیَسِّرْ رِزْقِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَكَ سَعِیْدًا مُوَفَّقًا لِلْخَیْرَاتِ، فَاِنَّكَ تَقُوْلُ فِیْ كِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ ﴿یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۔وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ﴾﴿۳۹﴾ (پ۱۳، الرعد:۳۹)

(مصنف ابن ابی شیبہ، ۷/ ۸۵ بتغیر قلیل)

اِلٰهِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ، الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ وَیُبْرَمُ، نَسْاَلُكَ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَانَعْلَمُ، وَمَا لَانَعْلَمُ وَمَا اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

(الکشف والبیان عن فضائل لیلۃ النصف من شعبان، ص۲۷ واللفظ لہ، نعت البدایات، ص۱۹۷ بتغیر)

ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کریں گے

حضرت علامہ علی بن سلطان قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (وفات:۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں: شبِ براءت میں سورۂ دُخّان پڑھنا مستحب ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو رات میں حٰمٓ الدُّخّان کی تلاوت کرے گا تو وہ صبح اس حال میں کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہوں گے۔

(مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔الخ، ۳/ ۵۲)

شبِ براءت میں اسلاف کی دعا

اکثر اسلافِ کرام جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب، حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود اور ان کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے ثابت ہے کہ وہ یہ دعا مانگتے تھے: **اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا اَشْقِيَاءَ فَامْحُهُ وَاكْتُبْنَا سُعَدَاءَ وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا سُعَدَاءَ فَاَثْبِتْنَا فَاِنَّكَ تَمْحُوا مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ۔**

ترجمہ: اے اللہ! اگر تو نے ہمیں بد بخت لکھا ہے تو تُو اسے مٹادے اور ہمیں سعادت مند لکھ دے اور اگر تو نے ہمیں سعادت مند لکھا ہے تو اسے ثابت رکھ، بے شک جو تو چاہتا ہے اسے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور تیرے ہی پاس ام الکتاب ہے۔

(مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، الرسالۃ: التبیان فی بیان مافی لیلۃ النصف من شعبان۔۔۔الخ، ۳/ ۵۱)

حضرت علامہ سیِّد محمد بن علوی مالکی مکی حسینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (وفات: ۱۳۹۱ھ) فرماتے ہیں: سلف صالحین سے ایسی دعائے ماثورہ ثابت ہیں جو شبِ براءت کے ساتھ

خاص تو نہیں ہیں، مگر بعض عارفین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے ان دُعاؤں کو اس رات میں پڑھنا اچھا قرار دیا ہے۔ ان دعاؤں میں سے یہ دعائے لیلۃُ القدر بھی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے، معاف کرنا پسند فرماتا ہے لہٰذا تو مجھے معاف فرمادے۔ اے اللہ! میں تجھ سے بخشش، پناہ میں رکھنے والی اور دین و دنیا اور آخرت میں باقی رہنے والی بخشش کا سوال کرتا ہوں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اگرچہ یہ دعائے لیلۃُ القدر ہے مگر شبِ براءت اس رات کے بعد سب سے افضل ہے۔ (ماذا فی شعبان، ص۱۰۸)

دعائے آدم عَلَیْہِ السَّلَام

شبِ براءت میں حضرت سیّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا مانگنا بھی بہتر ہے۔

حضرت ابو برزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام زمین پر تشریف لائے تو ایک ہفتے تک بیتُ اللہ کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھیں پھر یہ دُعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَاناً یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْناً صَادِقاً حَتّٰی اَعْلَمَ اِنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ۔

ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو میرے باطن اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت قبول فرما ،تو میری حاجت سے باخبر ہے میری حاجت پوری فرما اور تو میرے دل کی بات جانتا ہے میرے گناہ بخش دے۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ایمان جو میرے دل کو چھو جائے اور یقینِ صادق کا سوال کرتا ہوں یہاں تک کہ میں جان لوں کہ نہیں پہنچے گی مجھے کوئی بھلائی یا برائی مگر وہی جو تو نے میرے لئے لکھی دی ہے اور مجھے اپنے فیصلے پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔

پھر اللہ پاک نے آپ عَلَیۡہِ السَّلَام پر وحی نازل فرمائی: اے آدم! تو نے مجھ سے عمدہ دعا مانگی ہے لہٰذا میں نے تیری دعا قبول کی اور تیرے بعد تیری اولاد میں سے جو بھی اس دعا کے ساتھ مجھے پکارے گا میں ضرور اس کی دعا قبول کروں گا، اس کے گناہ بخش دوں گا، اس کے دکھ درد دور کر دوں گا، میں اس کے لئے ہر تاجر سے بڑھ کر تجارت کروں گا، اس کی طرف دنیار غبت کرتے ہوئے آئے گی اگرچہ وہ دُنیا کا ارادہ نہ کرے۔

(ماذا فی شعبان، ص۱۰۸)

صحابۂ کرام

شعبان المعظم اِسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے۔اِس میں جن صحابۂ کِرام،اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وصال ہوا،اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکر پیشِ خدمت ہے۔

(378)۔حضرت سیّدُنا عثمان بن مظعون

زُہد و تقویٰ کے جامِع صحابی حضرت سیّدُنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رضاعی بھائی،قدیمُ الاسلام،حبشہ و مدینہ دونوں جانب ہجرت کرنے والے،سادہ و نیک طبیعت کے مالک،کثرت سے عبادت کرنے اور روزے رکھنے والے، اصحابِ صُفَّہ اور بدری صَحابہ میں سے تھے۔شعبانُ المعظّم ۳ھ میں فوت ہوئے اور مُہاجرین میں سب سے پہلے جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔

(حلیۃ الاولیاء،ج۱،ص۱۴۷تا۱۵۱،جامع الاصول،ج۱۳،ص۳۱۴،۳۱۳)

(379)۔حضرت سیّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ ثقفی

جلیلُ القدر صحابی حضرت سیّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ ثقفی رضی اللہ عنہ کی ولادت طائف میں ہوئی اور شعبانُ المعظّم ۵۰ھ میں کُوفہ میں وفات پائی،آپ پانچویں(۵)سنِ ہجری میں اسلام قبول کرنے والے،عاشقِ رسول،مجاہدِ اسلام،کئی احادیث کے راوی،سحرُ البیان خطیب،صاحبِ رائے،بہترین منتظم،متعدد شہروں کے گورنر اور ذہانت میں ضربُ المثل تھے۔(اعلام للزرکلی،ج۷،ص۲۷۷،تاریخ ابن عساکر،ج۶۰،ص۱۳تا۶۲)

(380)۔حضرت سیّدُنا سَلِیط بن قیس خَزرَجی انصاری

بَدرِی صَحابی حضرت سیّدُنا سَلِیط بن قیس خَزرَجی انصاری رضی اللہ عنہ بنو عدی بن نَجار کے چشم و چراغ، بَدرُ سمیت تمام غَزوات اور جنگوں میں شرکت کرنے والے، نِڈر اور شجاعت کے پیکر تھے، آپ سے ایک حدیث بھی مروی ہے، آپ نے جنگ جِسر ابو عبید (جسے جنگ قُسّ ُالنَّاطِف اور جنگِ مروَحَہ بھی کہتے ہیں، یہ مقام کُوفہ کے قریب دریائے فرات کے پاس ہے) میں شعبان ۱۳ھ میں شہادت پائی۔

(الاصابۃ،۳/۱۳۶، تاریخ طبری،۳/۱۴۶تا۱۵۵، معجم البلدان،۷/۵۰)

(381)۔حضرت سیّدُنا ابو عبید بن مسعود ثَقفی

حضرت سیّدُنا ابو عبید بن مسعود ثَقفی رضی اللہ عنہ اَجَلّہ صحابہ میں سے ہیں، امیرُ المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابتدائے خلافت میں جب جنگِ عراق کے لئے مسلمانوں کو اُبھارا تو یہ فوراً تیار ہوگئے، بہادری اور شجاعت کی وجہ سے انہیں امیرِ لشکر بنایا گیا، اس لشکر نے جنگِ نمارق اور جنگ کَسکر میں فتح حاصل کی اور جنگِ جِسر ابو عبید میں شعبان ۱۳ھ میں شہید ہوئے۔

(تاریخ طبری،۳/۱۴۶تا۱۵۵، اسد الغابہ،۶/۲۱۷، الکامل فی التاریخ،۲/۲۸۲)

(382)۔حضرت ابو صخر حُبَیْش بن خالد خزاعی

صحابیِ رسول حضرت ابو صخر حُبَیْش بن خالد خزاعی رضی اللہُ عنہ مشہور صحابیہ حضرت اُمِّ معبد خزاعیہ کے بھائی ہیں جن کے ہاں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

دورانِ ہجرت تھوڑی دیر قیام فرمایا تھا، حدیثِ اُمِّ معبد کے راوی بھی آپ ہی ہیں۔ آپ فتحِ مکہ کے دن بطحا میں شہید ہوئے۔ فتحِ مکہ ۲۰ رمضان ۸ھ کو ہوا۔

(الاستیعاب، ۱/ ۴۵۳، مواھب لدنیہ، ۱/ ۳۲۷)

(383)۔ حضرت سیّدُنا ابو موسیٰ سہیل بن بیضاء فہری قرشی

صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا ابو موسیٰ سہیل بن بیضاء فہری قرشی رضی اللہ عنہ قدیمُ الاسلام صحابی ہیں، آپ نے حبشہ پھر مدینۂ منوّرہ ہجرت فرمائی، غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں حصّہ لیا، چالیس سال کی عمر میں غزوۂ تبوک سے واپسی پر وصال فرمایا، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔ غزوۂ تبوک سے واپسی رمضان ۹ھ کو ہوئی۔ (طبقاتِ ابن سعد، ۳/ ۳۱۷، زرقانی علی المواھب، ۱۱/ ۱۳۳)

(384)۔ حضرت اُمِّ کُلثوم

شہزادیِ رسول حضرت اُمِّ کُلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ولادت اعلانِ نبوَّت سے 6 سال قبل مکۂ مکرمہ میں ہوئی اور وصال شعبان 9ھ میں ہوا، نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نکاح امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا۔ (الاصابۃ، ج۸، ص۴۶۰)

(385)۔ حضرت سیّدتنا حفصہ

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت اعلانِ نبوت سے ۵ سال قبل مکّہ شریف میں ہوئی اور وصال شعبان ۴۵ھ میں

مدینۂ منوّرہ میں فرمایا، تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی۔ آپ کثرت سے روزے رکھنے والی، بہت عبادت کرنے والی، علمِ حدیث و فقہ سے شغف رکھنے والی، بلند ہمت اور حق گو خاتون تھیں۔ آپ سے مروی احادیث کی تعداد ۶۰ ہے۔

(طبقات ابن سعد، ج۸، ص۶۵ تا۶۹، فیضان امہات المؤمنین، ص۹۴ تا۱۱۵)

(386)۔ حضرت سیّدتنا اُمّ ایمن برکتہ بنت ثعلبہ حبشیہ

حضرت سیّدتنا اُمِّ ایمن برکتہ بنت ثعلبہ حبشیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا، نبیِّ پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی رضاعی والدہ، آپ علیہ السَّلام سے بہت محبت کرنے اور خدمت کی سعادت پانے والی، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجہ اور حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدۂ محترمہ اور قدیم الاسلام تھیں، حبشہو مدینہ دونوں جانب ہجرت فرمائی، وصال شعبان یارمضان ۱۰ھ یا محرم ۲۳ھ کو ہوا۔

(زرقانی علی المواھب، ج۱، ص۳۰۸)

اولیائے کرام

(387)۔حضرت سیّد محمد راشد شاہ رَوْضے دَھنی

امام الاولیا پیر سیّد محمد راشد شاہ رَوْضے دَھنی کی پیدائش 1117ھ کو ہوئی اور یکم شعبان 1233ھ کو پیر جو گوٹھ (ضلع خیر پور میرس) بابُ الاسلام سندھ میں وصال ہوا۔ آپ سلسلۂ قادریہ راشِدِیہ کے بانی ہیں۔ آپ کا مزار مرجَعِ خاص وعام ہے۔

(تذکرۂ صوفیائے سندھ، ص ۲۷۲-۲۷۵)

(388)۔حضرت سیّدنا ابوالفَرَح محمد یوسف طَرطوسی

حضرت سیّدنا ابوالفَرَح محمد یوسف طَرطوسی، عالم باعمل، ولیٔ کامل اور سلسلۂ قادِرِیہ رَضَویہ عطاریہ کے شیخِ طریقت ہیں، آپ شام کے شمال مغربی ساحلی شہر طرطوس میں پیدا ہوئے اور ۳ شعبان 447ھ میں یہی وصال فرمایا۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص 215، شریف التواریخ، ج ۱، ص ۶۲۸)

(389)۔حضرت سَیِّدُنا بایزید طَیفُور بِسطامی

سلطانُ العارِفِین حضرت سَیِّدُنا بایزید طَیفُور بِسطامی، عارِفِین کے امام اور زمانے کے غوث تھے، 160ھ میں بِسطام (صوبہ سَمْنان) ایران میں پیدا ہوئے اور یہیں 15 شعبان 261ھ وصال فرمایا۔ مزار مبارک مرجَعِ خلائق ہے۔

(طبقات الصوفیہ، ص ۶۷-۶۸، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص ۷۰)

(390)۔حضرت سیّد جَماعَت علی شاہ لاثانی نقشبندی

ولیِ کامل پیر سیّد جَماعَت علی شاہ لاثانی نقشبندی،1276ھ میں علی پور سیّداں (ضلع نارووال، پنجاب) پاکستان میں پیدا ہوئے اور 16 شعبان 1358ھ میں یہیں وصال فرمایا مزار مبارک پر لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ (تذکرۂ اکابر اہلسنت، ص118)

(391)۔حضرت سَیّد محمد کالپوی تِرمِذی قادِرِی

سیّد الاولیا حضرت سَیّد محمد کالپوی تِرمِذی قادِرِی کی ولادت 1006ھ میں ہوئی اور وصال 26 شعبان 1071ھ کو کالپی (یوپی) ہند میں ہوا۔ آپ سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے شیخِ طریقت، عالمِ باعمل، خانقاہ محمدیہ کالپویہ کے بانی اور کئی کُتُب کے مُصَنِّف ہیں۔(تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ،314تا322)

(392)۔حضرت حافظ ابوعبدالرحمٰن محمد سُلَمِی

شیخ المشائخ حضرت حافظ ابوعبدالرحمٰن محمد سُلَمِی محدث نیشاپوری علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۳۲۵ھ نیشاپور (صوبہ خراسان) ایران میں ہوئی۔ آپ عالم دین، حافظ الحدیث، مفسر قرآن، استاذ العلماء، کئی کتب کے مصنف اور ولی کامل تھے۔ طَبَقاتُ الصُّوفِیۃ آپ کی تصنیف ہے۔ وصال ۳ شعبان ۴۱۲ھ کو ہوا اور تدفین نیشاپور میں ہوئی۔ (المنتظم،ج۱۵،ص۱۵۱،۱۵۰،طبقات الصوفیۃ،مقدمۃ المحقق،ص۱۵)

(393)۔حضرت لعل شہباز قلندر حافظ سیّد محمد عثمان مَرْوَنْدی

ولیِ شہیر حضرت لعل شہباز قلندر حافظ سیّد محمد عثمان مَرْوَنْدی سہر وردی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۵۷۳ھ مَرْوَنْد (ضلع ہرات) افغانستان یا مَرنْد آذر بائیجان میں ہوئی اور ۲۱ شعبان ۶۷۳ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک سہون شریف (ضلع جامشورو باب الاسلام سندھ) پاکستان میں زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ آپ علم و فضل، زُہد و تقویٰ میں کامِل اور روحانیت کے تاجدار ہیں۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، ج۱، ص۱۴۴تا۱۵۹)

(394)۔حضرت سید ابو الحسن موسیٰ پاک شہید ملتانی

قادری بزرگ حضرت سید ابو الحسن موسیٰ پاک شہید ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت ۹۵۲ھ میں اوچ شریف (ضلع بہاولپور جنوبی پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور ۲۳ شعبان ۱۰۰۱ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مدینۃ الاولیاء ملتان میں ہے۔ آپ خاندانِ غوثُ الْاعظم کے چشم و چراغ، سلسلہ قادریہ کے نامور شیخ طریقت اور مشہور محدث شیخ عبد الحق دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے مُرشِد ہیں۔

(تذکرہ اولیائے پاکستان، ج۲، ص۴۰۳-۴۰۶)

(395)۔حضرت سیّد خاوند محمود بخاری

حضرتِ ایشاں، پیر سیّد خاوند محمود بخاری نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۹۷۱ھ بخارا (ازبکستان) میں ہوئی اور ۱۲ شعبان ۱۰۵۲ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظ القراٰن، عالمِ دین، مصنف اور نقشبندی سلسلے کے بزرگ تھے۔ آپ کا عالیشان

مزار محلہ بیگم پورہ (نزد انجینئرنگ یونیورسٹی باغبانپورہ) مرکز الاولیاء لاہور میں واقع ہے۔(تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں، ص۵۴تا۱۰۹)

(396)۔حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی

قاضی کشمیر حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی شطاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی کی ولادت غالباً ضلع روہتک (ریاست ہریانہ) ہند میں ہوئی۔ آپ عالم دین، شیخ طریقت، قاضی القضاہ کشمیر اور مصنّف کتب ہیں۔۸ شعبان ۱۰۸۸ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک گُلہار شریف (مضافاتِ کوٹلی) کشمیر میں ہے۔(قاضی فتح اللہ شطاری، ص۵۹تا۲۰۷)

(397)۔حضرت سیّد میراں حسین زنجانی

فخر دین وملّت حضرت سیّد میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۳۴۷ھ کو زنجان شہر (صوبہ زنجان) ایران میں ہوئی اور ۱۹ شعبانُ المعظم ۴۳۱ھ کو وصال فرمایا، آپ ولیِ کامل، سلسلہ جنیدیہ کے شیخ اور اکابر اولیائے کرام سے ہیں۔ مزار مبارک چاہ میراں مرکزُ الاولیاء لاہور میں ہے۔(تذکرہ اولیائے پاکستان، ج۱، ص۴۳، ۶۰)

(398)۔حضرت سیّد محمد صاحبُ الدعوۃ الصغریٰ چشتی بلگرامی

فاتحِ بلگرام حضرت سیّد محمد صاحبُ الدعوۃ الصغریٰ چشتی بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۵۶۴ھ ہند میں ہوئی۔ آپ ولیِ کامل، مجاہدِ اسلام، خلیفۂ قطبُ الدّین بختیار کاکی، ساداتِ بلگرام، مارہرہ اور مسولی شریف کے جدِّ اعلیٰ ہیں۔ ۱۴ شعبانُ المعظّم ۶۴۵ھ

کو وصال فرمایا، مزار مبارک جانبِ شمال محلہ میدان پور بلگرام (ضلع ہردوئی، یوپی) ہند میں ہے۔(تذکرہ نوری، ص ۳۷)

(399)۔حضرت خواجہ حافظ شمسُ الدّین محمد شیرازی

لسانُ الغیب حضرت خواجہ حافظ شمسُ الدّین محمد شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریباً ۷۲۰ھ میں شیراز (صوبہ فارس) ایران میں ہوئی اور یہیں ۸ شعبانُ المعظم ۷۹۲ھ کو وصال فرمایا۔ آپ فارسی زبان کے بے مثل صوفی شاعر، فخرُ العلماء اور ناظمُ الاولیاء ہیں۔ آپ کا شعری مجموعہ "دیوانِ حافظ" اہلِ علم میں معروف ہے۔

(اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج۷، ص ۷۹۴،۷۹۵، نفحات الانس مترجم، ص ۶۳۵، وفیات الاخیار، ص ۴۸)

(400)۔حضرت سیّد عبدُاللہ شاہ اصحابی بغدادی قادری

سیّدُ الاولیاء حضرت سیّد عبدُاللہ شاہ اصحابی بغدادی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت غالباً بغداد میں ہوئی۔ آپ خاندانِ غوثِ اعظم کے فرزند، شیخِ طریقت اور ولیِ کامل ہیں۔ ۱۰۹۳ھ کو وصال فرمایا، مزار ٹھٹھہ شہر کے قریب مکلی قبرستان (باب الاسلام سندھ) میں مَرجَعِ خلائق ہے۔ ان کا عرس ہر سال ۱۳ تا ۱۵ شعبان ہوتا ہے۔

(تذکرہ اولیائے پاکستان، ج۱، ص ۴۶۹)

(401)۔حضرت میاں پیرا شاہ غازی قلندر قادری

دَمڑی والی سرکار حضرت میاں پیرا شاہ غازی قلندر قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۰۷۶ھ کو موضع چک بہرام ضلع گجرات (پنجاب) میں ہوئی اور ۱۴ شعبانُ

المعظم ۱۱۶۳ھ کو کھڑی شریف (ضلع میر پور) کشمیر میں وصال فرمایا، آپ صاحبِ مجاہدہ و کرامات اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے والے بزرگ تھے۔

(تذکرہ اولیائے جہلم، ص ۱۶۲،۱۵۹)

(402)۔حضرت حاجی محمد عثمان خان دامانی نقشبندی

قطبِ زمان حضرت حاجی محمد عثمان خان دامانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت قصبہ لونی، تحصیل کلاچی، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (صوبہ خیبر پختونخواہKPK) میں ہوئی اور وصال ۲۲ شعبانُ المعظم ۱۳۱۴ھ کو خانقاہِ احمد سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوا۔ آپ جامعِ کمالات ظاہری و باطنی، متبعِ سنّت اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔(فیوضات حسنیہ، ص ۳۹۵)

(403)۔حضرت ابو سلیمان عبد الرحمٰن دارانی

قُدوۃُ المشائخ حضرت ابو سلیمان عبد الرحمٰن دارانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۴۰ھ میں دَارَیّا (ریف، دمشق) شام میں ہوئی اور یہیں ۲۷ شعبان ۲۱۵ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک مشہور ہے۔ آپ محدِّثِ جلیل، زاہدِ زمانہ، عابدِ شام، امامُ الصّوفیہ اور محبوبُ الاولیاء تھے۔

(سیر اعلام النبلاء، ۸/ ۲۷۴،۲۷۴،۲۷۴، وفیات الاعیان، ۳/ ۱۰۹، وفیات الاخیار، ص ۱۴، مرآۃ الاسرار، ص ۳۱۳)

(404)۔حضرت سیّد ابو زکریا یحیٰی گیلانی

غوثِ اعظم کے شہزادۂ اصغر حضرت سیّد ابو زکریا یحیٰی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۵۵۰ھ میں بغداد شریف میں ہوئی اور شعبان ۶۰۰ھ میں بغداد شریف میں

وصال فرمایا، مزار مبارک حَلبہ میں ہے۔ آپ گیارہ سال تک حضور غوثِ پاک اور پھر دیگر عُلَما وفُقَہا سے مستفیض ہوئے، تکمیلِ علم و معرفت کے بعد مصر تشریف لے گئے، زندگی کا ایک حصہ وہاں گزارا۔ کثیر لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا، زندگی کے آخری ایّام میں بغداد شریف آگئے۔ آپ بہت بڑے فقیہ اور محدث تھے۔

(اتحاف الاکابر، ص۳۷۵)

(405)۔حضرت شیخ صلاحُ الدّین غازی چشتی

شیخ سیلان حضرت شیخ صلاحُ الدّین غازی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ولیِ کامل، خلیفۂ خواجہ نظامُ الدین اولیا اور جذبۂ تبلیغِ اسلام سے سَرشار تھے۔ پونے (مہاراشٹر) ہند میں رہائش اختیار فرمائی اور یہیں شعبان ۷۵۹ھ میں وصال فرمایا، روضۂ مبارکہ معروف ہے۔(تذکرۃ الانساب، ص۶۶،۶۷)

(406)۔حضرت امام سید عبد الرحمٰن سقاف شافعی

جَدِّ امجد آلِ سقاف، مقدمِ ثانی حضرت امام سید عبد الرحمٰن سقاف شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۳۹ھ میں تِرِیم (حضر موت) یمن میں ہوئی اور یہیں ۲۳ شعبان ۸۱۹ھ کو وصال فرمایا، مزار زنبل قبرستان میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، استاذُ العلماء، بانیِ مسجدِ سقاف، مشہور شیخِ طریقت، صاحبِ کرامات اور مَرجَعِ عوام و خاص تھے۔(الامام الشیخ عبد الرحمٰن السقاف، ص۱۴تا۴۵)

(407)۔حضرت سیّد احمد بن زین حبشی حضرمی شافعی

امام سیّد احمد بن زین حبشی حضرمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۰۶۹ھ میں غُرْفَہ (حضرموت) یمن میں ہوئی اور وصال حَوطہ احمد بن زین (حضرموت) یمن میں ۱۹ شعبان ۱۱۴۴ھ کو فرمایا، مزار یہیں مرجع عوام و خواص ہے۔ آپ امامِ وقت، فقیہِ شافعی، مشہور شیخِ طریقت، دو درجن کے قریب مساجد و مدارس کے بانی، ۱۸ کتب کے مصنف اور کئی جیّد عُلَما کے استاذ و شیخ ہیں۔ آپ کی کتاب "اَلرِّسَالَةُ الْجَامِعَةُ وَ التَّذْكِرَةُ النَّافِعَةُ "مشہور ہے۔(تبصرۃ الولی بطریق السادۃ آل ابی علوی، ص ۷ تا ۲۳)

(408)۔حضرت مخدوم ابو القاسم نورُ الحق ٹھٹھوی

خورشیدِ مکلی، حضرت نقشبندی حضرت مخدوم ابو القاسم نورُ الحق ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ دین، مرید و خلیفہ خواجہ سیفُ الدین سَرہَندی اور مُستَجابُ الدّعوات تھے، آپ کا وصال ۷ شعبان ۱۱۳۸ھ کو ہوا، مزار مبارک مکلی قبرستان میں ہے۔

(تذکرۂ اولیاءِ سندھ، ص ۷۹)

(409)۔حضرت شیخ سیّد شرفُ الدّین عیسیٰ جیلانی

عارفِ ربانی حضرت شیخ سیّد شرفُ الدّین عیسیٰ جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ صاحبزادہ و تلمیذِ غوثِ اعظم، عالمِ باعمل، مدرس وواعظ، شیخِ طریقت اور صاحبِ تصنیف بزرگ ہیں، وصالِ غوثِ اعظم کے بعد آپ دمشق سے ہوتے ہوئے مصر تشریف لائے اور پھر یہیں مقیم ہوگئے، کئی مصری محدثین اور عُلَما و مفتیانِ کرام نے آپ سے استفادہ کیا۔

آپ کا وصال ۱۲ رمضان ۵۷۳ھ مصر میں ہوا، قرافہ قبرستان میں آپ کا مزار مرجعِ خاص و عام ہے۔ جواھر الاسرار و لطائف الانوار علمِ تصوف پر آپ کی بہترین تصنیف ہے۔(اتحاف الاکابر، ص۳۷۴)

(410)۔حضرت پیر سیّد ابوالمکارم قطبُ الدّین موسیٰ گیلانی قادری

قطبِ عالم حضرت پیر سیّد ابوالمکارم قطبُ الدّین موسیٰ گیلانی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۹۳۶ھ ٹھٹھہ سندھ میں ہوئی اور وصال ۲۵ رمضان ۹۹۹ھ کو قبولہ شریف(نزدپاکپتن،پنجاب)میں ہوا،عالیشان مزار منبعِ برکات ہے۔آپ خاندانِ غوثیہ کے چشم و چراغ، ظاہری وباطنی علوم سے مالامال، صاحبِ دیوان شاعر اور صاحبِ تصنیف بزرگ ہیں۔تحفۃ السالکین آپ کی تصنیف ہے۔(انسائیکلوپیڈیااولیائے کرام،۱/۱۳۰)

(411)۔حضرت سیّد ابوصالح بدرُالدّین محمد باقر رفاعی حسینی

حضرت سیّد ابوصالح بدرُالدّین محمد باقر رفاعی حسینی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۱۲۰۷ھ کو ہوئی اور وصال ۱۵ رمضان ۱۲۵۵ھ کو ہوا، مزار خانقاہِ رفاعیہ، بریابھاگل، سورت، گجرات ہند میں ہے۔آپ سلسلہ احمدیہ رفاعیہ کے عظیم فرزند، صاحبِ عظمت وجلال بزرگ اور سجادہ نشین خانقاہِ رفاعیہ تھے۔(تذکرۃالانساب، ص۲۰۳)

(412)۔حضرت پیر آقا سیّد سکندر شاہ پشاوری

سلطانُ المشائخ، حضرت پیر آقا سیّد سکندر شاہ پشاوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۱۲۶۶ھ کو پشاور میں ہوئی اور یہیں ۱۴ رمضان ۱۳۳۱ھ کو وصال فرمایا، آپ خاندانِ

غوثیہ کے فرزند، عالمِ دین، خواجہ شمسُ العارفین کے مرید و خلیفہ، بارعب و خوب صورت، کثیرُ الفیض اور مستجابُ الدّعوات بُزرگ تھے۔ آپ کے بڑے صاحبزادے علّامہ سیّد محمد سعید آغا جان صاحب نے ۷ رمضان ۱۳۵۳ھ اور چھوٹے صاحبزادے حضرت پیر علّامہ سیّد تجمل حسین آغا گل صاحب نے ۲۱ رمضان ۱۳۶۶ھ کو وصال فرمایا۔(تذکرۂ علماء ومشائخ سرحد، ص۱۹۸تا۲۰۶)

(413)۔حضرت سیّد محمد خلیلُ اللہ جنیدی قادری

پیرِ طریقت حضرت سیّد محمد خلیلُ اللہ جنیدی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۱۳۵۰ھ کو غازی پورہ یوپی ہند میں ہوئی اور ۲۱ رمضان ۱۴۲۷ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وصال فرمایا، تدفین جنّتُ البقیع میں کی گئی۔ آپ سلسلہ قادریہ جنیدیہ اجملیہ کی روحانی شخصیت، دینی و دنیوی تعلیم سے آراستہ، شاعرِ اسلام اور بانی ضیاءُ العلوم اسکول ناظم آباد کراچی ہیں۔(اللہ والے کلیات مناقب، ص۴۶۷)

علمائے اسلام

(414)۔حضرت سیّدنا ابو عبد اللہ محمد بن اِدریس ہاشمی شافعی

کروڑوں شافِعِیوں کے امام حضرت سیّدنا ابو عبد اللہ محمد بن اِدریس ہاشمی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ولادت غَزہ فلسطین میں 150ھ میں ہوئی اور یکم شعبان 204ھ مصر میں وصال فرمایا۔ مزارِ مبارک قَرافَۂ صُغریٰ (جبلِ مُقَطَّم جنوبی قاہرہ) مصر میں مرجعِ خاص وعام ہے۔ آپ عظیم فقیہ، مجتہد، مُحَدِّث، مُصَنِّف، فقہِ شافعی کے بانی وامام اور آفتابِ اسلام ہیں۔ آپ کی تَصانیف میں سے "کتاب الاُمّ "اور "کتاب الرسالہ "کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔

(سیر اعلام النبلاء، ج۸، ص۳۷۷تا۴۱۱، وفیات الاعیان، ج4، ص23، الاعلام للزرکلی، ج۶، ص۲۶)

(415)۔حضرت حَسن بن محمد صَغَانی حَنَفی لاہوری، مُحَدِّث، لُغَوِی

امام حَسن بن محمد صَغَانی حَنَفی لاہوری، مُحَدِّث، لُغَوِی، مُصَنِّف اور علمائے عرب وعجم کے استاذ ہیں۔ 577ھ مرکز الاولیا لاہور میں پیدا ہوئے اور 19 شعبان 650ھ میں بغداد میں وصال فرمایا، آپ کی 56 تصانیف میں احادیث کا مجموعہ مَشَارِقُ الأَنْوَارِ النَّبَوِيَّة کو شہرت حاصل ہوئی۔(حدائق الحنفیہ، ص281، تاریخ الاسلام، ج۴۷، ص۴۴۴)

(416)۔حضرت علامہ غلام رسول رَضَوی

خلیفۂ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ غلام رسول رَضَوی، استاذُ العلما، شیخُ الحدیث اور بانئ جامعہ نِظامِیہ رَضَوِیہ مرکز الاولیا لاہور ہیں ۔ 11 جلدوں پر مشتمل تَفْہِیمُ

البُخاری شرح صحیح البخاری آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ آپ سِیُسنہ (امرتسر) ہند میں 1323ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۷ شعبان 1422ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک جامعہ سِراجِیَہ رَسُولِیہ رَضَوِیہ اعظم آباد سردارآباد (فیصل آباد) میں ہے۔

(تذکرہ حضور محدث کبیر پاکستان، 23، 31، 98۔ روشن ستارے، ص 155-۱۶۳)

(417)۔ حضرت قاضی محمد بن سَمَاعَہ تَمِیْمِی حنفی

قاضی محمد بن سَمَاعَہ تَمِیْمِی حنفی، فقِیہ، مُحَدِّث اور بہت عبادت گزار تھے، اَدَبُ القَاضِی اور نَوَادِر آپ کی تصانیف سے ہیں، 130ھ میں پیدا ہوئے اور شعبان 233ھ میں وصال فرمایا۔ (الجواھر المضیۃ، ج۲، ص۵۸، المنتظم، ج۱۱، ص۱۹۸)

(418)۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت

حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۷۰ھ یا ۸۰ھ کو کوفہ (عراق) میں ہوئی اور وصال بغداد میں ۲ شعبان ۱۵۰ھ کو ہوا۔ مزار مبارک بغداد (عراق) میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ تابعی بزرگ، مجتہد، محدث، عالَمِ اسلام کی مؤثر شخصیت، فقہِ حنفی کے بانی اور کروڑوں حنفیوں کے امام ہیں۔

(نزہۃ القاری، مقدمہ، ج۱، ص۱۱۰، ۱۶۴، خیرات الحسان، ص۳۱، ۹۲)

(419)۔ حضرت سیّدنا امام لیث بن سعد مصری

شیخ الاسلام حضرت سیّدنا امام لیث بن سعد مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۹۴ھ قَرْقَشَنْدَہ (القلج صوبہ قلیوبیہ) مصر میں ہوئی۔ آپ محدثِ زمانہ اور مفتی اہلِ

مصر تھے۔ ۱۵ شعبان ۱۷۵ھ کو مصر میں وصال فرمایا، مزار مبارک قَرافہ صُغریٰ (شارع امام لیث، قاہرہ) مصر میں ہے۔ (حدائق الحنفیہ، ص ۱۴۰، تاریخ ابن عساکر، ج ۵۰، ص ۳۴۷،۳۴۹)

(420)۔ حضرت سیّدنا ابو الحسن عبید اللہ کَرْخی

امام الحنفیہ، حضرت سیّدنا ابو الحسن عبید اللہ کَرْخیعلیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۲۶۰ھ میں کرخ جدان (عراق) میں ہوئی اور وصال ۱۵ شعبان ۳۴۰ھ کو فرمایا، تدفین بغداد (عراق) میں ہوئی۔ آپ مجتہد فی المسائل، مفتیِ عراق، شیخ الحنفیہ اور زُہد و تقویٰ کے پیکر تھے۔ "اُصولِ کرخی "قواعدِ فقہ میں آپ کی یاد گارِ زمانہ کتاب ہے۔

(تاریخ الاسلام للذہبی، ج ۲۵، ص ۱۸۴، اصول الکرخی، ص ۳۶۶)

(421)۔ حضرت علّامہ جمالُ الدّین محمد بن مکرم

ابن الکتاب حضرت علّامہ جمالُ الدّین محمد بن مکرم ابن منظور افریقی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۶۳۰ھ کو مصر میں ہوئی اور وفات شعبان ۷۱۱ھ کو قاہرہ (مصر) میں ہوئی۔ آپ عظیم ادیب، مؤرخ، استاذُ العلماء اور قاضی طرابلس تھے۔ کئی جلدوں پر مشتمل عربی لغت "لِسَانُ الْعَرَب" آپ کی عالمگیر شہرت کا باعث ہے۔

(لسان العرب، ج ۱، ص ۵، الدرر الکامنہ، ج ۴، ص ۲۶۵، ۲۶۲)

(422)۔ حضرت سیّدنا محمد محاسنی آفندی دمشقی

استاذِ صاحبِ درِّ مختار حضرت سیّدنا محمد محاسنی آفندی دمشقی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۰۱۲ھ دمشق شام میں ہوئی اور وصال شعبان ۱۰۷۲ھ کو فرمایا، بابِ

فرادیس شام میں دفن کیا گیا۔ آپ ممتاز عالمِ دین، مدرسِ جامعِ اُمَوِی، خطیبِ جامعِ دمشق تھے، مسلم شریف پر تعلیقات یاد گار ہیں۔(خلاصۃ الاثر،۴۰۸،۴۱۱،حدائق الحنفیہ،ص۴۳۸)

(423)۔حضرت امام عبدالغنی نابُلسی

قطبِ شام حضرت امام عبدالغنی نابُلسی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۰۵۰ھ دِمَشق شام میں ہوئی۔ آپ عالمِ کبیر، شاعر و ادیب، استاذُ العلماء، عارف بِاللہ اور ۲۵۰ سے زائد کتب ورسائل کے مصنف ہیں۔ ۲۴ شعبان ۱۱۴۳ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارَک صالحیّہ دمشق شام میں ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ آپ کی کتاب ''اَلْحَدِیْقَۃُالنَّدِیَّۃ ''کا ترجمہ بنام'' اصلاحِ اعمال ''کر رہی ہے جس کی جلد اوّل شائع ہو چکی ہے۔(اصلاحِ اعمال مترجم،ج۱،ص۵۶تا۷۰)

(424)۔حضرت علّامہ مولانا محمد سردار احمد

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۳۲۳ھ میں ضلع گورداسپور (موضع دیال گڑھ مشرقی پنجاب)ہند میں ہوئی اور یکم شعبان ۱۳۸۲ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک سردار آباد (فیصل آباد پنجاب) پاکستان میں ہے۔ آپ استاذالعلماء، محدثِ جلیل، شیخِ طریقت، بانیِ سنّی رضوی جامع مسجد و جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام سردارآباد اور اکابرینِ اہلِ سنّت میں سے تھے۔(حیاتِ محدثِ اعظم،ص۲۷،۳۳۴)

(425)۔حضرت علّامہ محمد عبد الحکیم شرف

شرفِ ملت حضرت علّامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۳۶۳ھ مزار پور (ضلع ہوشیار پور پنجاب) ہند میں ہوئی۔ آپ استاذالعلماء، شیخ الحدیث و التفسیر، مصنف و مترجم کتب، پیرِ طریقت اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ ۱۸شعبان ۱۴۲۸ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک جوڈیشنل کالونی لالہ زار فیز-۲ مرکز الاولیاء لاہور پاکستان میں ہے۔(شرفِ ملت نمبر لاہور، ص۱۲۶)

(426)۔حضرت سیّدُنا زُفر تمیمی بصری

امامُ الائِمّہ حضرت سیّدُنا زُفر تمیمی بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱۰ھ کو کوفہ عراق میں ہوئی اور شعبانُ المعظّم ۱۵۸ھ کو وصال فرمایا، تدفین بصرہ (عراق) میں ہوئی۔ آپ حافظُ القراٰن، محدّثِ زمانہ، مجتہد فی المذہب، قاضیِ بصرہ اور امامِ اعظم کے جلیلُ القدر شاگرد تھے۔(وفیات الاعیان، ج۱، ص۳۴۲، اخبار ابی حنیفۃ، ص۴۷، ۱۰۹تا۱۱۳)

(427)۔حضرت سیّدُنا سفیان ثوری

امیرُالمؤمنین فی الحدیث حضرت سیّدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۸ھ میں کوفہ (عراق) میں ہوئی اور شعبانُ المعظم ۱۶۱ھ میں وصال فرمایا۔ مزار بنی کُلیب قبرستان بصرہ میں ہے۔ آپ عظیم فقیہ، محدث، زاہد، ولیِ کامل اور استاذِ محدثین وفقہا تھے۔(سیر اعلام النبلاء، ج۷، ص۲۲۹، ۲۷۹، طبقات ابن سعد، ج۶، ص۳۵۰)

(428)۔ حضرت سیّدُنا عبد العزیز حلوانی بخاری حنفی

شمسُ الائمّہ حضرت سیّدُنا عبد العزیز حلوانی بخاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت چوتھی صدی ہجری میں بخارا (ازبکستان) میں ہوئی اور شعبانُ المعظم ۴۴۸ھ کو شہر کش میں وصال فرمایا، تدفین قبرستان کلاباذ بخارا (ازبکستان) میں ہوئی۔ آپ بہت بڑے عالم، حافظُ الحدیث، مجتہد فی المسائل، استاذُ الفقہاء اور فقہ حنفی کی بنیادی کتاب "المبسوط" کے شارح ہیں۔ (اعلام للزرکلی، ج۴، ص۱۳، حدائق الحنفیہ، ص۲۲۱، فقہ اسلامی، ص۴۷)

(429)۔ حضرت زینُ الدّین بن علی ملیباری شافعی

تلمیذِ علّامہ سُیوطی مخدومُ الکبیر زینُ الدّین بن علی ملیباری شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸۷۳ھ میں کوچین (Cochin) ملیبار کیرالہ ہند میں ہوئی اور ۱۷ شعبانُ المعظم ۹۲۸ھ کو پونانی (Ponnani) میں وصال فرمایا اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ حافظِ قرآن، محقّق، شافعی عالِم، شاعرِ اسلام، سلسلہ چشتیہ کے پیرِ طریقت، زہد و تقویٰ سے متّصف، مبلّغِ اسلام، چوبیس (۲۴) سے زائد کتب کے مصنّف اور صاحبِ فتح المعین شیخ زینُ الدّین احمد مخدومُ الصغیر کے جدِّ امجد ہیں۔ (تراجم علماء الشافعیۃ فی الدیار الہندیۃ، ص۶۹ تا ۷۷)

(430)۔ حضرت سیّد جعفر بن حسن برزنجی مدنی شافعی

صاحبِ مَوْلُود بَرزَنجی، حضرت سیّد جعفر بن حسن برزنجی مدنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱۲۸ھ مدینۂ منوّرہ میں ہوئی۔ آپ مفتیِ شافعیہ مدینۂ منوّرہ و امام و خطیبِ مسجدِ نبوی، استاذُ العلماء اور سلسلہ خلوتیہ کے شیخِ طریقت تھے۔ ۳ شعبانُ المعظم ۱۱۷۷ھ

کو وصال فرمایا اور تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی۔ آپ کی ۱۲ تصانیف میں سے "مولود برزنجی" (عَقدُ الجَوھَرِفِی مَولِدِ النَّبِیِّ الاَزْھَر) مشہور ہے۔

(سلک الدرر، جز ۲، ج ۱، ص ۱۱، مولود برزنجی، ص ۱۳، ۱۲)

(431)۔ حضرت امام سیّد محمد مُرتضیٰ حسینی بلگرامی زبیدی

امامِ شریعت وطریقت حضرت امام سیّد محمد مُرتضیٰ حسینی بلگرامی زبیدی مصری قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱۴۵ھ بلگرام (ضلع ہردوئی، یوپی) ہند میں ہوئی اور ۱۷ شعبانُ المعظم ۱۲۰۵ھ قاہرہ مصر میں وصال فرمایا، مزار مبارک مشہدِ سیّدہ رقیہ میں ہے۔ آپ حافظُ الحدیث، صوفیِ کامل، جامعُ العلوم، فقیہ حنفی، کثیرُالتصانیف اور تیرھویں صدی کے مُجدّد تھے۔ آپ کی سو (۱۰۰) کے قریب تصانیف میں سے تاجُ العُروس (۴۰ جلدیں) اور اتحافُ السادۃ المتقین (احیاء العلوم کی شرح) کو بینَ الاقوامی شہرت حاصل ہوئی۔ (حلیۃ البشر، جز ۳، ج ۱، ص ۱۴۹۲، حدائق الحنفیۃ، ص ۴۷۷)

(432)۔ حضرت مولانا تاجُ الدّین قادری

شیدائے اعلیٰ حضرت، عالمِ باعمل حضرت مولانا تاجُ الدّین قادری رحمۃ اللہ علیہ پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدّین (پنجاب، پاکستان) کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ مرکزُالاولیاء لاہور میں علمِ دین حاصل کیا اور یہیں کئی مساجد میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ جیّد عالمِ دین اور شیخِ طریقت تھے۔ آپ کا وصال ۲۵ شعبانُ المعظم ۱۳۲۷ھ کو ہوا اور اپنی تعمیر کردہ مسجد تاجُ الدّین (محلہ چوبچہ مغل پورہ مرکزالاولیاء لاہور) سے مُتّصل دفن کئے گئے۔ (تذکرہ اکابر اہلِ سنّت پاکستان، ص ۱۱۱)

(433)۔ حضرت امام ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین سُلمی شافعی

صاحبِ طبقاتِ صوفیہ حضرت امام ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین سُلمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۳۲۵ھ میں ایک نَجِیبُ الطَّرَفَین (نیک خاندان) میں ایران کے شہر نیشاپور میں ہوئی اور یہیں ۳شعبان ۴۱۲ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظُ الحدیث، محدثِ وقت، صُوفیِ کبیر، علومِ شریعت وطریقت کے جامع اور کثیرُ التَّصانیف ہیں۔

(طبقات الصوفیہ، ص۱۴، ۱۵)

(434)۔ حضرت علّامہ عزُّالدّین علی بن محمد ابنِ اَثیر جزری

صاحبِ اسد الغابہ حضرت علّامہ عزُّالدّین علی بن محمد ابنِ اَثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۵۵۵ھ میں جزیرہ ابنِ عمر (صوبہ شیرناک) تُرکی میں ہوئی اور وصال شعبان ۶۳۰ھ کو مَوصِل (عراق) میں فرمایا، تدفین محلہ باب سِنجار میں ہوئی، آپ حافظِ قرآن، علومِ جدیدہ وقدیمہ میں ماہر، عظیم محدث، ماہرِ اَنساب اور بہترین تاریخ دان تھے، آپ کی تصانیف میں سے ''اُسْدُالْغَابَۃ'' اور ''اَلْکَامِلُ فِی التَّارِیْخ'' کو عالمی شہرت ملی۔ (اسد الغابہ، ۱/۱۱، ۱۲، الفوائد البھیہ، ص۱۹)

(435)۔ حضرت علامہ جمالُ الدین ابن مالک محمد طائی جَیَّانی شافعی

حُجّۃُ العرب علامہ جمالُ الدین ابن مالک محمد بن عبد اللہ طائی جَیَّانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۶۰۰ھ میں جَیّان (اندلوسیا) اسپین میں ہوئی اور وصال دمشق میں ۱۲شعبان ۶۷۲ھ کو ہوا، آپ علومِ اسلامیہ بالخصوص نحو میں امام، عابد وزاہد، خوفِ خداو

عشقِ رسول کے پیکر اور رقیقُ القلب (نرم دل) تھے، زندگی بھر علمِ عربی کے ادب، شعر اور نظم کی تعلیم و تدریس اور تصنیف میں مصروف رہے، ۱۲ کتب میں سے "اَلفِیہ ابن مالک" کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔

(شذرات الذھب، ۵/ ۴۸۳، طبقات شافعیۃ الکبریٰ، ۸/ ۶۷، الفیۃ ابن مالک، ص ۳، ۶)

(436)۔ حضرت شیخ عمر بن عبد الوھاب عرضی قادری

امامُ العلوم حضرت شیخ عمر بن عبد الوھاب عرضی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۵۰ھ میں حَلب شام میں ہوئی اور یہیں ۱۵ شعبان ۱۰۲۴ھ کو وصال فرمایا، آپ علوم وفنون کے جامع، فقیہِ شوافع، محدثِ کبیر، واعظِ دلپذیر، مصنفِ کتبِ کثیرہ اور استاذُ العلماء تھے۔ تین جلدوں پر مشتمل شِفَا شریف کی شرح بنام "فَتْحُ الْغَفَّار بِمَا اَکْرَمَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہُ الْمُخْتَار" آپ کی ہی تصنیف ہے۔ (خلاصۃ الاثر، ۳/ ۲۱۵ تا ۲۱۸)

(437)۔ حضرت علامہ مفتی امام الدین رتوی

فقیہِ ملّت حضرت علامہ مفتی امام الدین رتوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت رتہ شریف (تحصیل کلر کہار، ضلع چکوال) پنجاب میں ہوئی اور یہیں ۲۹ شعبان ۱۳۲۷ھ کو وصال فرمایا، جامع مسجد رتہ شریف کے پہلو میں مزار شریف زیارت گاہِ خلائق ہے۔ آپ جیّد عالمِ دین، مفتیِ علاقہ، علومِ معقول و منقول کے جامع، استاذُ العلماء، شیخِ طریقت اور بانیِ آستانہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ رتہ شریف ہیں۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص ۵۹)

(438)۔ حضرت سیّدُنا محمد بن عبدُالرحمٰن بن ابی لیلیٰ انصاری

امامِ زمانہ حضرت سیّدُنا محمد بن عبدُالرحمٰن بن ابی لیلیٰ انصاری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۷۴ھ میں ہوئی اور رمضان ۱۴۸ھ میں وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، محدثِ کبیر، مفتیِ اسلام، مصنفِ کتب اور قاضیِ کوفہ تھے۔ کتابُ الفرائض آپ کی تصنیف ہے۔ (سیر اعلام النبلاء،۶/۴۷۶، شذرات الذھب،۱/۳۶۶)

(439)۔ حضرت شیخ ابوالحسن بُنان الحمال

شیخُ الاسلام حضرت شیخ ابوالحسن بُنان الحمال رحمۃُ اللہِ علیہ واسط (عراق) کے باشندے تھے، مصر میں سکونت اختیار فرمائی اور یہیں رمضان ۳۱۶ھ میں وصال فرمایا، نمازِ جنازہ میں لوگوں کا اِزدحام تھا۔ آپ ثقہ محدث، زہد و تقویٰ کے پیکر، صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ، انتہائی عبادت گزار، نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے روکنے کے جذبے سے سرشار تھے۔ (سیر اعلام النبلاء،۱۱/۴۳۸، طبقات الصوفیہ للسلمی، ص۲۲۴)

(440)۔ حضرت امام عبدُاللہ بلحاج بافضل الحضرمی

حضرت امام عبدُاللہ بلحاج بافضل الحضرمی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۸۵۰ھ کو تریم یمن میں ہوئی اور ۵ رمضان ۹۱۸ھ کو وصال فرمایا، مزار الشحر (حضرموت) یمن میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، فقیہ شافعی، عارف باللہ، مصنّفِ کتب کثیرہ اور استاذُ العلماء ہیں۔ ”المقدمة الحضرمیة فی فقه السادة الشافعیة“ آپ کی مشہور کتاب ہے۔

(المقدمۃ الحضرمیۃ، ترجمۃ المؤلف، ص۱۳ تا ۳۴)

(441)۔ حضرت مولانا حافظ محمد نور عالم چشتی

استاذُ العلماء حضرت مولانا حافظ محمد نور عالم چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت کَرڑی شریف (نزد سنگھوئی تحصیل و ضلع جہلم) میں ۱۲۴۸ھ میں ہوئی۔ یہیں ۳رمضان ۱۳۱۱ھ کو وصال فرمایا اور جانبِ جنوب ایک چار دیواری میں مزار بنا۔ آپ استاذُ العلماء علّامہ احمد الدین کرسالوی کے شاگرد، حافظ و قاریِ قراٰن، جید عالمِ دین، درسِ نظامی کے بہترین مدرس، منکسرُ المزاج، حلیمُ الطبع، صاحبِ کشف، خلیفۂ شمسُ العارفین سیالوی اور انتہائی سادگی پسند شخصیت کے مالک تھے، کثیر علمانے آپ سے علمی فیضان حاصل کیا۔ (فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، ۱/ ۴۶۹تا ۴۷۷)

(442)۔ حضرت علّامہ حاجی محمد ہاشم اشعری جومبانی

شیخُ العلمائے انڈونیشیا حضرت علّامہ حاجی محمد ہاشم اشعری جومبانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۱۲۸۲ھ کو جومبان (مشرقی جاوا) انڈونیشیا میں ہوئی اور یہیں ۷رمضان ۱۳۶۶ھ کو وصال فرمایا، مزار جومبان (مشرقی جاوا) میں ہے۔ آپ تلمیذِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت شیخ عابد بن حسین مکی، فیض یافتہ علمائے انڈونیشیا و مکہ مکرمہ، بانی و رئیس جیعۃُ نہضۃ العُلَماء (عظیم دینی و فلاحی تنظیم)، استاذُ العلماء، مفتیِ اسلام، صاحبِ کرامات ولیُّ اللہ، کئی کتب کے مصنف اور انڈونیشیا کی مؤثر ترین شخصیت ہیں۔ (نشر الجواھر والدرر، ۲/ ۱۵۲۱)

(443)۔ حضرت مولانا سیّد محمد ناصر جلالی دہلوی اشرفی

شاعرِ اسلام مولانا سیّد محمد ناصر جلالی دہلوی اشرفی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت دہلی میں ہوئی اور انتقال ۷ رمضان ۱۳۸۵ء کو کراچی میں ہوا، تدفین خاموش کالونی قبرستان لیاقت آباد میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت، علمی و ادبی شخصیت، سحرُ البیان خطیب اور اچھے شاعر تھے، آپ نے چھ اخبار یا ماہنامے جاری کئے، آپ شبیہِ غوثُ الاعظم حضرت شاہ سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے خلیفہ تھے۔

(حیات مخدوم الاولیاء، ص۳۹۵،۳۹۶، انوار علمائے اہل سنت سندھ، ص۹۸۶ تا ۹۹۱)

(444)۔ حضرت سیّد محمد بن علوی مالکی ادریسی مکی

محدّثِ اعظم حجاز، فضیلۃُ الشیخ سیّد محمد بن علوی مالکی ادریسی مکی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۱۳۶۲ھ مکہ شریف میں ہوئی اور ۱۵ رمضان ۱۴۲۵ھ کو وصال فرمایا، جنۃ المعلیٰ میں تدفین ہوئی۔ آپ جیّد عالمِ دین، عارفِ کامل، استاذ العلماء، کئی کتب کے مصنف، خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند اور عالمگیر شہرت کے مالک تھے۔

(محدث اعظم حجاز کی وفات اور سعودی صحافت، ص۲۰ تا ۳۰)

خاندان واحبابِ اعلٰی حضرت

(445)۔حضرت مفتی عبدالکریم دَرْس اَزْہری قادِرِی

استاذُ العلما مفتی عبدالکریم دَرْس اَزْہری قادِرِی، عالِم، مُدَرِّس، مُنَاظِر اور مصنِّف ہیں۔پیدائش بابُ المدینہ (کراچی) میں 1277ھ کو ہوئی اور وصال 19 شعبان 1344ھ میں ہوا۔میوہ شاہ قبرستان باب المدینہ (کراچی) میں مدفون ہیں۔

(تذکرہ بزرگان کراچی،86تا90)

(446)۔حضرت مفتی محمد رضاخان نوری رَضَوی،عالم

برادرِ اعلیٰ حضرت مفتی محمد رضاخان نوری رَضَوی،عالم،مفتی اور علمُ الفَرائض (وراثت کے علم) کے ماہر تھے۔1293ھ میں پیدا ہوئے اور 21 شعبان 1358ھ میں وصال فرمایا، مزار قبرستان بِہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف (یوپی، ہند) میں ہے۔(معارف رئیس الاتقیاء،32، تجلیات تاج الشریعہ،89)

خلفاوتلامذۂ اعلٰی حضرت

(447)۔حضرت علامہ سَیِّد ابوالحَسَنَات محمد احمد قادِرِی اَشْرَفی

مفسرِ قرآن حضرت علامہ سَیِّد ابوالحَسَنَات محمد احمد قادِرِی اَشْرَفی 1314ھ الور (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور 2 شعبان 1380ھ میں پاکستان کے دوسرے بڑے شہر مرکز الاولیا لاہور میں وفات پائی، مزارِ داتا گنج بخش سیّد علی ہَجْوِیری کے قرب میں دفن ہونے کا شرف پایا۔ آپ حافظ، قاری، عالمِ باعمل، بہترین واعِظ، مسلمانوں کے مُتَحَرِّک رہنما اور کئی کتب کے مُصَنِّف تھے۔ تصانیف میں تفسیرُ الحَسَنات (8 جلدیں) آپ کا خوبصورت کارنامہ ہے۔(تذکرہ اکابر اہلسنت، ص ۴۴۲، تفسیر الحسنات، ج1، ص ۴۶)

(448)۔حضرت علامہ مفتی محمد رحیم بخش آروی رَضَوی

استاذُ العُلَما حضرت علامہ مفتی محمد رحیم بخش آروی رَضَوی، جیّد مُدَرِّس، مُنَاظِر، واعظ، مجازِ طریقت اور بانیٔ مدرسہ فیضُ الغُرَبَا (آرہ بہار ہند) تھے۔ 8 شعبان 1344ھ میں وفات پائی مولا باغ قبرستان آرہ (ضلع شاہ آباد بہار) ہند میں تدفین ہوئی۔(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص137)

(449)۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدُ الاَحد مُحَدِّث پیلی بَھیتی

سلطان الواعِظِین حضرت علامہ مولانا محمد عبدُ الاَحد مُحَدِّث پیلی بَھیتی، عالمِ باعمل، مجازِ طریقت، استاذُ العُلَما اور واعِظِ خوش بیاں تھے۔ ۱۲۹۸ھ میں پیلی بَھیت (یوپی) ہند میں پیدا ہوئے اور یہیں 13 شعبان 1352ھ میں وصال فرمایا، گنج

مرادآباد (ضلع اناؤ) ہند میں دربار مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی کے قرب میں دفن کیے گئے۔ (تذکرہ محدث سورتی ۲۰۹ تا ۲۱۸)

(450)۔ حضرت مفتی محمد عُمرُالدّین ہزاروی

مفتی محمد عُمرُالدّین ہزاروی، مفتیٔ اسلام، مُصَنِّف، نامور علمائے اسلام میں سے ہیں۔ طویل عرصہ بمبئی میں خدمتِ دین میں مصروف رہے۔ وصال 14 شعبان 1349ھ میں فرمایا، مزار شریف کوٹ نجیبُ اللہ (ضلع مدنی صحرا مانسہرہ) خیبر پختون خواہ پاکستان میں ہے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، 622 تا 627)

(451)۔ حضرت مولانا سَیّد حسین علی رَضَوی اجمیری

حضرت مولانا سَیّد حسین علی رَضَوی اجمیری عالمِ با عمل، کتاب "دربارِ چشت اجمیر" کے مصنف، انجمن تبلیغِ مُحِبّ خواجہ مِشَن ہند اجمیر کے بانی اور روضۂ خواجہ غریب نواز کے مجاور تھے۔ وصال 22 شعبان 1387ھ میں ہوا اور اناساگر گھاٹی اجمیر (راجستھان) ہند میں دفن کیے گئے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، 448 تا ۴۶۲)

(452)۔ حضرت شیخ محمد علی مالِکی مکی، عالم

مفتیٔ مالِکیَّہ شیخ محمد علی مالِکی مکی، عالم، مُدَرِّسِ حَرَم، مُصَنِّفِ کتبِ کثیرہ اور امام النَّحو ہیں۔ 1287ھ میں مکہ شریف میں پیدا ہوئے اور طائف میں 28 شعبان 1367ھ کو وصال فرمایا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مزار کے قریب دفن ہونے کی سعادت پائی۔

(مختصر نشر النور والزھر، ص181، امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماءمکہ مکرمہ، ص136-۱۴۹)

(9)رمضان الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔(جامع صغیر، حرف الزاء، ص۲۸۰، حدیث:۴۵۸۰)

آہ وہ راہِ صراط بندوں کی کتنی بِساط
المدد اے رہنما تم پہ کروڑوں درود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تمام مہینوں کا سردار

اسلامی سال کا نواں مہینا رمضانُ المبارک ہے اس کا چاند دیکھنا واجبِ کفایہ ہے۔ یہ بڑی عظمت و شان والا ہے۔ اس کی ہر گھڑی رَحمت بھری ہے، اس میں نیکیوں کا

ثواب بڑھا دیا جاتا ہے ، گناہ معاف ہوتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے : اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ رمضانکیاہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ کاش!پوراسال رَمضان ہی ہو۔
(ابنِ خُزیمہ، کتاب الصیام، باب ذکر تزیین الجنۃ۔۔الخ، ۳/ ۱۹۰، حدیث:۱۸۸٦)

حضرت سیدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا : سَیِّدُ الشُّھُوْرِ رَمَضَانُ، وَ سَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَةِ یعنی تمام مہینوں کا سردار رَمَضان ہے اور تمام دِنوں کا سردار جمعہ کا دِن ہے۔(معجم کبیر، خطبۃ ابن مسعود ومن کلامہ، ۹/ ۲۰۵، حدیث:۹۰۰۰)

ماہِ رمضان کی خصوصیات

اس مہینے کی خُصُوصِیّات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مہینوں میں سے صرف رَمَضانُ المبارک کانام قرآنِ کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس مہینے کی عظمت و شان کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قُرآنِ کریم بھی اسی مہینے میں نازِل ہوا۔ چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ھُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰى وَ الْفُرْقَانِ۔

ترجمۂ کنزالایمان: رَمَضَان کا مہینہ ، جس میں قُرآن اُترا ،لوگوں کے لئے ہِدایت اور رَہنُمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں۔(پ۲،البقرۃ:۱۸۵)

آسمانی کتابوں کے نُزول کا مہینا

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر صحیفے رمضانُ المبارک کی پہلی رات نازل ہوئے۔ تورات شریف رمضانُ المبارک کی ساتویں، انجیل شریف چودھویں جبکہ قرآنِ کریم پچیسویں رات نازل ہوا۔

(مسند امام احمد، مسند الشامیین، ٦/ ٤٤، حدیث: ١٦٩٨١)

زبور شریف رمضانُ المبارک کی چھ تاریخ کو نازل ہوئی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب فضائل القرآن، فی القرآن متی نزل، ١٥/ ٥٢٨، حدیث: ٣٠٨١٧ملتقطا)

تجھ پہ صدقے جاؤں رمضاں! تو عظیمُ الشان ہے
تجھ میں نازل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے

"رمضان" کہنے کی وجہ

رمضان "رَمْضٌ" سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں: "گرمی سے جلنا"۔ قدیم عربوں سے جب مہینوں کے نام نقل کئے گئے تو اس وقت جس قسم کا موسم تھا اسی کے مطابق مہینوں کے نام رکھ دیئے گئے اتفاق سے اس وقت رمضان سخت گرمیوں میں آیا تھا اسی لئے اس کا نام "رمضان" رکھ دیا گیا۔

(النہایۃ لابن الاثیر، باب الراء مع المیم، ٢/ ٢٤٠)

حضرت علامہ سراجُ الدین عمر بن علی المعروف ابن مُلَقِّن شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ (وفات: ٨٠٤ھ) نقل فرماتے ہیں: رمضان "رَمْضٌ" سے ماخوذ ہے اور رَمْضُ موسِمِ خَرِیف (خِزاں) کی بارِش کو کہتے ہیں۔ اس مہینے کو "رمضان" کا نام اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ جسم کو گناہوں سے مکمل طور پر صاف ستھرا اور دل کو خوب پاک کر دیتا ہے۔

(حدائق الاولیاء، مجلس فی قولہ تعالیٰ: شہر رمضان۔۔۔ الخ، ٢/ ٥٩٦)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح بھٹی گندے لوہے کو صاف کرتی ہے اور صاف لوہے کو پرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو محبوب کے

پہننے کے لائق بنادیتی ہے اسی طرح روزہ گنہگاروں کے گُناہ معاف کراتا ہے نیک کار کے درجے بڑھاتا ہے اور قُربِ الٰہی زیادہ کرتا ہے اس لیے اسے رمضان کہتے ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح، ۳/۱۳۳ ماخوذا)

اِس میں مُسلمان بُھوک پیاس کی تَپِش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جَلا ڈالتا ہے اِس لئے بھی اِسے رَمَضَان کہاجاتا ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: نبیِّ کریم، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اس مہینے کا نام رَمَضَان رکھا گیا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو جلادیتا ہے۔(کنزالعمال، کتاب الصوم، باب فی صوم، جزء:۸، ۴/۲۱۷، حدیث:۲۳۶۸۳)

عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام
جھوم جاؤ مُجرمو ! رمضاں مَہِ غُفران ہے

رمضانُ المبارک کے نام

حضرت سیِّدُنا شیخ شہابُ الدین احمد بن حجازی رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہِ (وفات:۹۷۸ھ) نے ماہِ رمضان کے دو اور نام بھی ذکر کئے ہیں:(۱)ماہِ صبر (۲)ماہِ مُوَاسات۔

(تحفۃ الاخوان، ص ۹۴ ملخصًا)

حضرت مفتی احمدیار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہِ نے ان کے علاوہ اس کا نام "ماہِ وُسْعَتِ رِزْق" بھی ذکر فرمایا ہے۔(تفسیر نعیمی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۸۵، ۲/۲۰۸)

رمضان رحمتوں کی کان

مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وَقت میں عبادت ہوتی ہے مَثَلًا بَقَر عید کی چند

(مخصوص) تاریخوں میں حج، مُحرّم کی دَسویں تاریخ اَفضل، مگر ماہِ رَمَضان میں ہر دن اور ہر وقت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عِبادت، اِفطار عِبادت، اِفطار کے بعد تَراویح کا اِنتِظار عِبادت، تَراویح پڑھ کر سحری کے اِنتِظار میں سونا عبادت، پھر سحری کھانا بھی عبادت اَلغَرَض ہر آن میں ربِّ کریم کی شان نظر آتی ہے۔

(تفسیر نعیمی، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۸۵، ۲/ ۲۰۸)

اس ماہِ مُبارک کے روزے رکھنے والوں کی دعاؤں پر فرشتے آمین کہتے ہیں اور مچھلیاں روزہ داروں کے لئے استغفار کرتی ہیں۔

(الترغیب والترہیب، باب الترغیب فی صیام رمضان۔۔۔ الخ، ۲/ ۵۵، حدیث:۶)

شبِ قدر کے فضائل و معمولات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو رمضان شریف کی ساری راتیں ہی با برکت ہیں اور ہر رات رحمتِ الٰہی برستی ہے مگر اس ماہِ مقدس کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں پوشیدہ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر کی تو کیا ہی بات ہے یہ رات انتہائی بَرکت والی رات ہے۔

لیلۃ القدر نام رکھنے کی وجہ

اِس مبارک رات کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر اس لیے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ اس شب میں نیک اَعمال مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قَدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر کہتے ہیں۔

(تفسیر خازن، پ ۳۰، القدر، تحت الآیۃ: ۱، ۴ / ۳۹۵ ملخصًا)

اس رات کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جو شبِ قدر میں ایمان واخلاص کے ساتھ رات کو عبادت کرے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان۔۔۔ الخ، ص ۲۹۸، حدیث: ۱۷۸۱)

شبِ قدر کے نوافل

اے عاشقانِ رسول! ہوسکے تو اس بابرکت رات کو پانے کے لئے بالخصوص ماہِ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں کو جاگ کر ربّ کریم کی عبادت کیجئے کیونکہ یہ بھلائیوں والی رات ہے، یہ رحمتوں والی رات ہے، یہ دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، یہ بخشش کی رات ہے، اسی وجہ سے تو ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس رات کو پانے کے لئے آخری دس دنوں میں خوب عبادت کرتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی جگایا کرتے۔

(ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی فضل العشر الاواخر۔۔۔ الخ، ۲ / ۳۵۷، حدیث: ۱۷۶۸)

شبِ قدر کی دُعا:

اُمّ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا روایت فرماتی ہیں: میں نے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر مجھے شبِ قَدر کا عِلم ہو جائے تو کیا پڑھوں؟ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس طرح دُعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیۡمٌ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنِّی۔

ترجمہ: اے اللہ! بے شک تُو معاف فرمانے والا، کرم فرمانے والا ہے اور مُعاف کرنے کو پسند کرتا ہے، مجھے بھی مُعاف فرمادے۔

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید، ۵/۳۰۶، حدیث: ۳۵۲۴)

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل
نام غفار ہے ترا یارب

لیلۃ القدر کے دن کی فضیلت و نوافل

یاد رکھئے! جس طرح شبِ قدر رحمتیں نازل ہونے کا سبب ہے اسی طرح لَیلۃُ القدر کا دن بھی عظمتوں اور برکتوں والا ہے، لہٰذا اس دن بھی خوب عبادت کرنی چاہئے، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ (وفات: ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں: میں یہ چاہتا ہوں کہ لوگ لَیلۃُ القدر کے دن میں بھی رات کی طرح دلچسپی سے عبادت کریں اور امام شعبی رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: لَیلۃُ القدر کا دن بھی رات کی طرح افضل ہے۔

(لطائف اشرفی، ۲/۲۳۵)

تارِکُ السّلطنت، مخدوم حضرت سیِّد اشرف جہانگیر سمنانی رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ (وفات: ۸۰۸ھ) کے ملفوظات میں ہے: ۲۷ رمضانُ المبارک دن میں بارہ رکعت

نماز ادا کرے اس کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، آیۃُ الکرسی اور سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص ۷ بار پڑھے، جب نماز سے فارغ ہو جائے تو ۳ بار کہے: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** پھر ۳ بار درودِ پاک بھیجے۔ تو اللہ پاک قیامت کے دن اس سے بے حساب عذاب دور فرمائے گا اور وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ جنّت میں داخل ہو گا۔

(لطائف اشرفی، ۲/۲۳۵)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ماہِ رمضانُ الْمبارک اور اس کی مخصوص راتوں بالخصوص رمضانُ المبارک کی ۲۷ویں شب عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ ساری زندگی اللہ کریم کی اطاعت وعبادت میں بسر کریں تاکہ ہم بروزِ محشر اللہ کریم کی بارگاہ میں سُرخرو ہو کر جہنم کے عذاب سے بچنے میں کامیاب ہو سکیں۔ اے اللہ! اپنے پیارے حبیب کے طُفیل ہم گناہگاروں کو لَیْلَۃُ الْقَدْر کی برکتوں سے مالامال فرما اور زیادہ سے زیادہ اپنی عبادَت کی توفیق مرحمت فرما۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام

رمضان الکریم اِسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اِس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وصال ہوا، اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکر پیشِ خدمت ہے۔

(453)۔شہدائے غزوہ بدر

۱۷ رمضان ۲ ہجری بروز جمعہ غزوہ بدر ہوا جس میں ۱۴ صحابہ کرام درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔(شہدائے بدر کے نام صفحہ ۲۴ پر دیکھئے) ان میں سے ۱۳ میدانِ بدر میں دفن کئے گئے۔یہ مقام مدینہ شریف سے جنوب مغرب میں جانب شام ۸۰ میل پر واقع ہے۔ جبکہ حضرت سید نائیندہ بن حارث غزوہ بدر میں زخمی ہوئے بدر سے مدینہ شریف آتے ہوئے ”صفراء“ پر شہید ہوئے، آپ کا مزار مبارک ”صفراء میں ہے۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ ۲/۳۲۵، طبقات ابن سعد، ۲/۱۲)

۲ہجری، ۱۷رمضان المبارک جمعہ کا بابرکت دن تھا جب غزوۂ بدر رونما ہوا، قرآنِ مجید میں اسے ”یوم الفرقان“ فرمایا گیا۔ (در منثور، ۴/۷۲، پ ۱۰، الانفال تحت الآیہ:۴۱)

اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی جن کے پاس صرف ۲ گھوڑے، ۷۰ اونٹ، ۶ زرہیں (لوہے کا جنگی لباس) اور ۸ تلواریں تھیں جبکہ ان کے مقابلے میں لشکرِ کفار ۱۰۰۰ افراد پر مشتمل تھا جن کے پاس ۱۰۰ گھوڑے، ۷۰۰ اونٹ اور کثیر آلاتِ حرب تھے۔

(زرقانی علی المواھب، ۲/۲۶۰، معجم کبیر، ۱۱/۱۳۳، حدیث:۱۱۳۷۷، مدارج النبوۃ، ۲/۸۱)

جنگ سے قبل رات حضور سرورِعالم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے چند جانثاروں کے ساتھ بدر کے میدان کو ملاحظہ فرمایا اور زمین پر جگہ جگہ ہاتھ رکھ کر

فرماتے: یہ فلاں کافر کے قتل ہونے کی جگہ ہے اور کل یہاں فلاں کافر کی لاش پڑی ہوئی ملے گی۔ چنانچہ راوی فرماتے ہیں: ویسا ہی ہوا جیسا فرمایا تھا اور ان میں سے کسی نے اس لکیر سے بال برابر بھی تجاوز نہ کیا۔(مسلم،ص۷۵۹،حدیث:۴۶۲۱)

سُبْحٰنَ اللہ ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کی، کہ اللہ پاک کی عطا سے ایک دن پہلے ہی یہ بتادیا کہ کون کب اور کس جگہ مرے گا۔

اس رات اللہ پاک نے مسلمانوں پر اونگھ طاری کر دی جس سے ان کی تھکاوٹ جاتی رہی اور اگلی صبح بارش بھی نازل فرمائی جس سے مسلمانوں کی طرف ریت جم گئی اور پانی کی کمی دور ہو گئی۔ (الزرقانی علی المواہب،۲/۲۷۱) آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے تمام رات اپنے ربّ عَزَّ وَجَلَّ کے حضور عجز و نیاز میں گزاری (دلائل النبوۃ للبیہقی،۳/۴۹)اور صبح مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے بیدار فرمایا، نماز کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس سے مسلمان شوقِ شہادت سے سرشار ہوگئے۔(سیرت حلبیہ،۲/۲۱۲)

حضور رحمتِ دوعالم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے پہلے مسلمانوں کے لشکر کی جانب نظر فرمائی پھر کفار کی طرف دیکھا اور دعا کی کہ یارب! اپنا وعدہ سچ فرما جو تو نے مجھ سے کیا ہے ، اگر مسلمانوں کا یہ گروہ ہلاک ہو گیا تو روئے زمین پر تیری عبادت نہ کی جائے گی۔(مسلم،ص۷۵۰،حدیث:۴۵۸۸ملخصًا)

اللہ پاک نے مسلمانوں کی مدد کے لئے پہلے ایک ہزار فرشتے نازل فرمائے، اس کے بعد یہ تعداد بڑھ کر تین ہزار اور پھر پانچ ہزار ہو گئی۔

(پ۹،الانفال:۹۔پ۴،اٰل عمران،۱۲۵،۱۲۴)

پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھر کر کفار کی طرف پھینکی جو کفار کی آنکھوں میں پڑی۔ (در منثور ، ۴/۴۰،پ ۹،الانفال ، تحت الآیہ:۱۷) جانثار مسلمان اس دلیری سے لڑے کہ لشکرِ کفار کو عبرتناک شکست ہوئی، ۷۰ کفار واصلِ جہنم اور اسی قدر (یعنی ۷۰) گرفتار ہوئے۔ (مسلم ، ص ۷۵۰، حدیث:۴۵۸۸ملخصًا) جبکہ ۱۴ مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ (عمدۃ القاری،۱۰ / ۱۲۲)

شہدائے غزوۂ بدر کے نام

غزوۂ بدر میں جامِ شہادت نوش فرمانے والے صحابۂ کرام کے اسمائے مبارک یہ ہیں:

(1)حضرت عبیدہ بن حارِث (2)حضرت عمیر بن ابی وَقَّاص

(3)حضرت ذُوالشِّمالین عمیر بن عبد عمرو (4)حضرت عاقل بن ابی بکیر

(5)حضرت مِہجَع مولیٰ عمر بن الخطاب (6)حضرت صَفْوان بن بیضاء

(یہ 6 مہاجرین ہیں) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن۔ (سیرت ابنِ ہشام، ص ۲۹۵)

(7)حضرت سعد بن خَیْثَمَہ (8)حضرت مبشر بن عبد المُنْذِر

(9)حضرت حارِثہ بن سُراقہ (10)حضرت عوف بن عفراء

(11)حضرت معوذ بن عفراء (12)حضرت عمیر بن حُمام

(13)حضرت رَافِع بن مُعَلّٰی (14)حضرت یزید بن حارث

(یہ 8 انصار ہیں) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن۔ (سیرت ابنِ ہشام، ص ۲۹۵)

(454)۔حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ شیر خدا

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وجهَهُ الکریم، کی ولادت واقعۂ فیل کے تیسویں یا اٹھائیسویں سال مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ جلیل القدر صحابیِ رسول، دامادِ مصطفیٰ، امام مشارق و مغارب، اسد اللہ، بابِ علم اور حیدرِ کرار ہیں۔ آپ نے ۲۱ رمضان ۴۰ھ کو شربتِ شہادت نوش فرمایا، آپ کا مزار نجفِ اشرف (عراق) میں ہے۔(تاریخ الخلفاء، ص ۱۳۲، مرأۃ الاسرار، ص ۱۸۲تا۱۹۲)

(455)۔حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہرا

خاتونِ جنّت حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اعلانِ نبوت سے پانچ سال قبل مکۂ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ وصال ۳رَمضان ۱۱ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوا اور جنّت البقیع میں دفن کی گئیں۔ آپ نبی علیہ السّلام کی بیٹی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ، امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی والدۂ مُشْفِقہ اور جنّت میں تمام عورَتوں کی سردار ہیں۔(زرقانی علی المواھب، ج۴ص ۳۳۱، ۳۳۷، مدارج النبوت، ج ۲ص ۴۵۹ تا ۴۶۱)

(456)۔حضرت سیّدتُنا خدیجۃُ الکبریٰ

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا خدِیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ولادت واقعہ عام الفِیل سے ۱۵ سال پہلے ہوئی اور وصال اعلانِ نبُوّت کے دسویں سال ۱۰رَمضانُ المبارَک کو ہوا۔ مکّۂ معظّمہ کے مشہور قبرستان جنّتُ المَعلیٰ میں مدفون ہیں۔ خاندانِ قریش کی معزّز، باہمّت، عقل مند، صاحبِ ثروت اور پاکدامن خاتون، عورتوں میں

سب سے پہلے دینِ اسلام قبول کرنے والی، سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے پہلی رفیقۂ حیات ہیں۔(طبقات ابنِ سعد،ج۱،ص۱۰۵،ج۸،ص۱۴،امتاع الاسماع،ج۶،ص۲۷)

(457)۔حضرت سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ بنتِ حضرت سیّدُنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہما کی ولادت مکّہ شریف میں اعلانِ نبُوّت کے چوتھے سال ہوئی اور وصال ۱۷رمضان ۵۷ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار جنّتُ البقیع میں ہے۔ آپ عالمہ، محدّثہ،مفتیہ، اشعارِ عرب و علمِ انساب میں ماہر تھیں۔ صحابہ وتابعین کی جماعتِ کثیرہ نے آپ سے ۲ہزار ۲۱۰احادیث روایت کی ہیں۔

(زرقانی علی المواہب،ج۴،ص۳۹۲،۳۸۱، مدارج النبوۃ،ج۲،ص۴۷۳،۴۶۸)

(458)۔حضرت سیّدُنا ابو سعید رافع بن مُعَلّٰی خَزْرَجِی

بَدرِی صحابی حضرت سیّدُنا ابو سعید رافع بن مُعَلّٰی خَزْرَجِی رضی اللہ عنہ انصاری قبیلے بَنُوزُرَیق کے چشم و چراغ تھے ، غَزوَۂ بدر میں شرکت کی اور اسی غزوہ میں ۱۷ رمضان ۲ھ کو شہید ہوئے۔(الاستیعاب،۲/۶۴)

(459)۔حضرت سیّدُنا ابو عَمرو صفوان بن بَیْضاء قَرشی فِہرِی

صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا ابو عَمرو صفوان بن بَیْضاء قَرشی فِہرِی رضی اللہ عنہ نے مکّہ شریف میں اسلام لاکر اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن میں شامل ہونے کی سعادت پائی، مدینۂ منوّرہ ہجرت فرمائی۔ یہاں ان کی حضرت رافع خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ سے

مُوَاخات کرائی گئی (یعنی بھائی بنایا گیا)۔ سَرِیَہ عبد اللہ بن جحش اور غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ رمضان ۳۸ھ میں وِصال فرمایا۔ بعض کے نزدیک غزوۂ بدر یاطاعونِ عُمَوَاس میں شہید ہوئے۔

(الاستیعاب، ۲/ ۲۷۸، اسد الغابہ، ۳/ ۳۳، تاریخ ابن عساکر، ۲۸/ ۱۷۷تا۱۸۱)

اولیائے کرام

(460)۔حضرت سیدنا ابو الحسن سری سقطی

ولی کامل حضرت سیدنا ابو الحسن سری سقطی سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے شیخ طریقت ہیں، آپ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔ ۱۵۵ھ بغداد (عراق) میں پیدا ہوئے، ۱۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک شونیزیہ (بغداد عراق) میں مرجع خلائق ہے۔

(مرآۃ الاسرار، ص ۳۲۴، تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص ۱۱۸، ۱۲۲)

(461)۔حضرت سیدنا شاہ آلِ محمد مارہروی برکاتی

سرکار کلاں حضرت سیدنا شاہ آلِ محمد مارہروی برکاتی ۱۸ رمضان ۱۱۱۱ھ کو بلگرام (ہردوئی یوپی، ہند) میں پیدا ہوئے، ۱۶ رمضان ۱۱۶۴ھ کو مارہرہ شریف (ضلع ایٹہ یوپی) ہند میں وصال فرمایا، آپ بھی سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے مشائخ میں سے ہیں۔ آپ کی تالیف "بیاض دہلی" خاندانی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

(تاریخ خاندان برکات، ۱۸۴۰)

(462)۔حضرت امام ابو الحسن علی رضا

شمس الشموس حضرت امام ابو الحسن علی رضا ۱۴۸ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت امام موسیٰ کاظم بن حضرت امام جعفر صادق کے لختِ جگر، علم و عمل کے جامع، ہر دلعزیز شخصیت کے مالک اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے

آٹھویں شیخ طریقت ہیں۔ آپ کا وصال ۲۱ رمضان ۲۰۳ھ میں ہوا۔ ایران کے شہر مشہد (خراستان رضوی) میں آپ کا مزار حرم امام رضا" کے نام سے عالمگیر شہرت رکھتا ہے۔(سیر اعلام النبلاء ۸/۲۴۸، ۲۵۱)

(463)۔حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مبارک مَروَزِی

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مبارک مَروَزِی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۱۸ھ کو مَرْو (تُرکمانستان) میں ہوئی اور وِصال ۱۳رمضان ۱۸۱ھ کو فرمایا۔ مزار مبارک ہِیت (صوبہ انبار) مغربی عراق میں ہے، آپ تبع تابعی، شاگردِ امام اعظم، عالمِ کبیر، مُحَدِّثِ جلیل اور اکابر اولیائے کرام سے ہیں۔ "کتابُ الزُّھْدِ وَ الرَّقائِق "آپ کی مشہور تصنیف ہے۔

(طبقاتِ امام شعرانی، جز۱، ص۸۴تا۸۶، محدثینِ عظام وحیات وخدمات، ص۱۴۶تا۱۵۳)

(464)۔حضرت شَرَفُ الدِّین بُو علی

مشہور مجذوب ولی حضرت سیّدنا شَرَفُ الدِّین بُو علی قلندر چشتی قُدِّسَ سِرُّہُ القوی کی ولادت ۶۵۲ھ پانی پت (صوبہ ہریانہ) ہند میں ہوئی اور وصال ۱۳رَمَضان ۷۲۴ھ کو یہیں فرمایا، مزار مبارک مرکزِ روحانیّت اور مرجعِ خَلائِق ہے۔ آپ کا شعری مجموعہ "دیوانِ بو علی قلندر" کے نام سے ہے۔(اخبار الاخیار، ص۱۲۹، شانِ اولیاء، ص۴۲۶، ۴۲۸)

(465)۔حضرت خواجہ سیّد نصیر الدّین محمود چراغِ دہلوی چشتی

قطبِ عَصر حضرت خواجہ سیّد نصیر الدّین محمود چراغِ دہلوی چشتی نِظامی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت فیض آباد (اُودھ ،یوپی)ہند میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین،ولیِ کامل اور خلیفۂ خواجہ نظام الدّین اولیاہیں،وصال ۱۸رَمَضان ۷۵۷ھ کو ہوا،مزار بستی چراغ دہلی (دہلی ہند)میں ہے۔

(خزینۃ الاصفیا،ج۲ص۲۱۹تا۲۲۵،المصطفیٰ والمرتضیٰ،ص۳۵۹،۳۶۸،مرآۃالاسرار،ص۸۵۸،۸۶۶)

(466)۔حضرت سیّدنامیر عبدالواحد بِلگرامی

قطبِ وقت حضرت سیّدنا میر عبدالواحد بِلگرامی چشتی نِظامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ولادتِ باسعادت بلگرام (ضلع ہردوئی،یوپی)ہند میں ہوئی۔ آپ مشہور ولیِ کامل ہیں۔ آپ کی عمدہ تصانیف میں سے ''سبعِ سنابل ''مقبولِ بارگاہِ رسالت ہے۔ وصال ۳رَمَضان ۱۰۱۷ھ کو فرمایا،مزار مقامِ ولادت میں مرجعِ اَنام ہے۔

(مآثرالکرام،ص۳۳،۳۰،تذکرہ علمائے ہند،ص۳۲۹)

(467)۔حضرت سیّدناخواجہ محمد علی مَکھڈوی

استاذ الاصفیاء حضرت سیّدنا خواجہ محمد علی مَکھڈوی چشتی نِظامی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۱۶۴ھ میں بٹالہ (ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب)ہند میں ہوئی۔ آپ جامعِ منقولات و معقولات، صوفیِ کامل اور بانیِ خانقاہ مکھڈ شریف ہیں۔ ۲۹رَمَضان ۱۲۵۳ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مکھڈ شریف (ضلع اٹک) پاکستان میں ہے۔(تذکرہ اولیائے پاکستان،ج۲ص۱۷۴،۱۷۷)

(468)۔ حضرت سیّد محمد بن عبد اللہ نفس الزّکیہ

خاندانِ نبوّت کے چشم و چراغ امام سیّد محمد بن عبد اللہ نفس الزّکیہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریباً ۱۰۰ھ مدینۂ منوّرہ میں ہوئی۔ ان کی شہادت ۱۵ رَمَضانُ المبارک ۱۴۵ھ کو مدینہ شریف کے قریب اَحجارُ الزّیت کے مقام پر ہوئی اور جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ تبعِ تابعی، مجموعۂ علم و عمل، عابدوزاہد، مضبوط ارادے کے مالک، مجاہدِ اسلام اور مقبولِ خواص و عوام تھے۔

(طبقاتِ ابنِ سعد، ج۵، ص۴۳۸، ۴۴۰۔ تہذیب التہذیب، ج۷، ص۲۳۸)

(469)۔ حضرت سیّدُنا ابو علی شقیق بن ابراہیم اَزْدِی بَلخی حنفی

حضرت سیّدُنا ابو علی شقیق بن ابراہیم اَزْدِی بَلخی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بلخ (صوبہ خراسان) ایران میں ہوئی۔ ۹ رمضان ۱۹۴ھ میں جنگِ کُولان (ماوراء النہر) میں شہید ہوئے، آپ کا مزارِ مبارک دَنغَرہ (Danghara) (صوبہ خَتْلان) تاجکستان میں ہے۔ آپ امامِ زاہد، شیخِ خراساں، سلطانُ الاولیاء، شمسِ ملّت و دین اور اکابر اولیا میں سے ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، ج۹، ص۳۱۳، ۳۱۶، وفیات الاخیار، ص۴۷)

(470)۔ حضرت سیّد عبد اللہ بن ابو بکر باعلوی

عید روس الاکبر، امام الاولیاء حضرت سیّد عبد اللہ بن ابو بکر باعلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸۱۱ھ کو تریم (صوبہ حضرموت) یمن میں ہوئی اور وصال ۱۲ رمضان

۸۶۵ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار زبنل قبرستان میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت، صاحبِ کرامت کئی کتب کے مصنّف اور بانیِ سلسلۂ عیدروسیہ ہیں۔

(معجم المؤلفین، ج۲، ص ۲۳۲، العیدروس الاکبر، ص۱۷، ۱۴، ۶۴)

(471)۔حضرت سیّدُنا شاہ محمد غوث شطاری قادری گوالیاری

مشہور ولیِ کامل حضرت سیّدُنا شاہ محمد غوث شطاری قادری گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۰۷ھ گوالیار (مدھیہ پردیش) ہند میں ہوئی۔ ۱۴ رمضان ۹۷۰ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزارِ مبارک گوالیار (مدھیہ پردیش) ہند میں ہے۔ آپ کثیر المُجاہَدہ، عاجزی و انکساری کے پیکر، صاحبِ قلم، مرجعِ عُلَما تھے، آپ کی وظائف و عملیات پر مشتمل کتاب جواہرِ خمسہ عرب و عجم میں مشہور ہوئی۔

(حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری، ص۳۳، ۹۹)

(قطبُ الھند سیدنا عبدالوہاب جیلانی، ص۴۴، خزینۃُ الاصفیاء، ص۳۱۶، ۳۱۸)

(472)۔حضرتِ اخوند پنجو بابا عبدالوہّاب چشتی صابری

دانائے سرحد حضرتِ اخوند پنجو بابا عبدالوہّاب چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۴۳ھ کو علاقہ یوسف زئی (ضلع صوابی خیبر پختونخواہ) پاکستان میں ہوئی اور ۲۷ رَمَضان ۱۰۴۰ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار اکبر پورہ پشاور میں ہے۔ آپ لوگوں کو ارکانِ اسلام (کلمہ، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج) کی تاکید کرتے رہتے تھے اسی لئے پنجو بابا کے نام سے مشہور ہوگئے۔

(تذکرہ اولیائے پاکستان، ج۲، ص۱۲۵، ۱۲۹، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج۲، ص۲۱۰، ۲۱۱)

(473)۔ حضرت سیّدُنا شیخ محمد سلیم چشتی فاروقی

شیخ الہند حضرت سیّدُنا شیخ محمد سلیم چشتی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸۸۴ھ میں سرائے علاءُ الدّین زندہ پیر محل دہلی ہند میں ہوئی۔ آپ نے ۲۹ رمضانُ المبارک ۹۷۹ھ کو وصال فرمایا، آپ کا عالی شان روضہ فتح پور سِیکری (Sikri) (ضلع آگرہ، یوپی) ہند میں ہے۔ آپ اکابر اولیائے ہند سے ہیں۔

(تحفۃ الابرار، ص ۲۵۱، اخبار الاخیار مترجم، ص ۵۶۶، خزینۃ الاصفیاء، ج ۲، ص ۳۶۱، ۳۶۳)

(474)۔ حضرت علّامہ شمس الدّین محمد رشید مصطفیٰ عثمانی جونپوری

تلمیذِ جمال الاولیاء، حضرت علّامہ شمس الدّین محمد رشید مصطفیٰ عثمانی جونپوری حنفی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۰۰۰ھ موضع برونہ ضلع جونپور (یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال ۹ رمضان ۱۰۸۳ھ کو فرمایا، مزارِ مبارک جونپور (یوپی) ہند میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ عالمِ باعمل، استاذُ العُلَماء، شیخِ طریقت، بانیِ سلسلہ رشیدیہ، مصنّفِ کتب، صاحبِ دیوان شاعر اور مؤثّر شخصیت کے مالک تھے۔ مناظرہ رشیدیہ آپ ہی کی تصنیف ہے جو کہ درسِ نظامی کے نصاب میں داخل ہے۔

(تاریخِ مشائخِ قادریہ، ج ۲، ص ۱۰۳، ۱۰۹، ہدیۃ العارفین، ج ۱، ص ۵۶۸)

(475)۔ حضرت شیخ عبد اللہ فائز داغستانی مجدّدی شافعی

سلطانُ الاولیاء، حضرت شیخ عبد اللہ فائز داغستانی مجدّدی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۹۴ھ کو موضع کیکونوا (نزد غیمری) داغستان (زیرِ انتظام روس) میں ہوئی۔

آپ عالمِ جلیل، مجاہدِ اسلام، مرشدِ کبیر اور صاحبِ کرامت تھے۔ ۴رمضان ۱۳۹۳ھ کو وصال فرمایا، جبل قاسِیُون (دمشق، شام) پر اپنی تعمیر کردہ خانقاہ میں تدفین ہوئی۔ (دمشق کے غلایینی علماء، ص ۷۱ وغیرہ)

(476)۔ حضرت خواجہ محمد قمرُ الدّین سیالوی چشتی

شیخُ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمرُ الدّین سیالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۲۴ھ سیال شریف ضلع گلزارِ طیبہ سرگودھا (پنجاب) میں ہوئی، آپ کا وصال ۱۷ رَمَضان ۱۴۰۱ھ کو ہوا، آپ کا مزار سیال شریف ضلع گلزارِ طیبہ سرگودھا (پنجاب) میں ہے۔ آپ خانقاہِ سیال شریف کے چشم وچراغ، جیّد عالمِ دین، مصنّفِ کتب، مجاہدِ تحریکِ پاکستان، مرجعِ عُلَما اور فعّال شخصیت کے مالک تھے۔ (نور نور چہرے، ص ۳۳۳،۳۴۷)

(477)۔ حضرت سیّدہ نفیسہ صُغریٰ

حضرت سیّدہ نفیسہ صُغریٰ رحمۃ اللہ علیہا حضرت سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت حسن انور بن زید اَبْلَج رحمۃ اللہ علیہما کی بیٹی ہیں، آپ کی ولادت مکۃُ المکرّمہ میں ۱۴۵ھ کو ہوئی اور وصال قاہرہ مصر میں رمضان ۲۰۸ھ کو فرمایا، مزار محلہ دَرْبُ السِّباع (قاہرہ قدیم) میں دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ آپ حافظہ، محدثہ، عالمہ، عابدہ، زاہدہ اور ولیہ تھیں، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے علمی استفادہ کیا اور احادیث بھی روایت کیں۔ (اعلام النبلاء، ۸/۴۲۶، نورالابصار، ص ۲۰۷ تا ۲۰۹)

(478)۔حضرت خواجہ نجیبُ الدّین متوکل چشتی

برادرِ بابا فریدِ گنج شکر، حضرت خواجہ نجیبُ الدّین متوکل چشتی رحمۃ اللہ علیہ کھتوال (کوٹھی وال) ملتان میں پیدا ہوئے اور ۷ رمضان ۶۷۱ھ میں دہلی میں وفات پائی، مزار مبارک اچنی (Adchini) نیو دہلی میں مزار والدۂ خواجہ نظام الدین اولیاء کے قریب ایک احاطے میں ہے، آپ حضرت بابا فریدِ گنج شکر کے خلیفہ، بلند پایہ درویش، شریعت وطریقت کے جامع اور اعلیٰ درجے کے توکّل کرنے والے تھے۔

(اخبار الاخیار، ص ۶۱، دلی کے بائیس خواجہ، ص ۹۰ تا ۹۸، خزینۃ الاصفیاء، ۲/ ۱۴۲)

(479)۔حضرتِ خواجہ عبدُالشّہید نقشبندی

نبیرۂ خواجہ احرار حضرتِ خواجہ عبدُالشّہید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸۹۳ھ کے قریب ہوئی اور وِصال ۸ رمضان ۹۸۶ھ کو سمرقند (ازبکستان) میں ہوا اور یہیں دفن کئے گئے۔ آپ عالِمِ دین، شیخِ طریقت، صاحبِ مطالعہ اور کثیرُ الفیض تھے، ہند کا بھی سفر کیا، یہاں پندرہ سال رہے، دس بارہ ہزار لوگ حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے بادشاہِ وقت بھی آپ کا معتقد تھا۔ (خواجہ عبید اللہ احرار، ص ۱۲۵، ۱۲۶)

(480)۔حضرت سیّد محمد سعید ترمذی

قطبِ زمانہ میراں شاہ بھیکھ حضرت سیّد محمد سعید ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۱۰۴۶ھ کو کہرام نزد سرہند (پٹیالہ ہند) میں ہوئی اور وِصال ۵ رمضان ۱۱۳۱ھ کو ہوا، مزار جائے پیدائش میں ہے، آپ سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے عظیم شیخِ طریقت،

صاحبِ مجاہدہ، تین زبانوں (عربی، فارسی، ہندی) کے ماہر، صاحبِ دیوان ہندی، صُوفی شاعر اور کثیرُ الفیض بزرگ ہیں۔(تذکرہ میراں شاہ بھیکھ، ص۲۸،۶، ۳۱، تذکرۃ الانساب، ص۱۶۱)

(481)۔حضرت صاحبزادہ اکبر علی قادری نوشاہی

چنبی والی سرکار حضرت صاحبزادہ اکبر علی قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش رَنُمَل شریف (ضلع منڈی بہاؤالدین ، پنجاب) میں ۱۲۳۵ھ میں ہوئی اور وِصال ۹رمضان ۱۳۰۵ھ سنگھوئی شریف (تحصیل و ضلع جہلم) میں ہوا۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت، صاحبِ کرامات، مستجابُ الدّعوات اور دربارِ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سنگھوئی شریف کے پہلے سجادہ نشین تھے۔(تذکرہ اولیائے جہلم، ص۱۳۲، ۱۳۴، ۱۴۵)

علمائے اسلام

(482)۔ حضرت شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی ازہری، شافعی

عاشق رسول حضرت شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی ازہری، شافعی فقیہ، صوفی، قاضی، شاعر اور کثیر کتب کے مصنف ہیں، سَعَادَۃُ الدّارَیْن، جامع کرامات اولیاء اور شواھد الحق مشہور زمانہ تصانیف ہیں، ۱۲۶۵ھ قصبۂ اِجزِم (نزد حیفا شمالی فلسطین) میں پیدا ہوئے، اوائل رمضان ۱۳۵۰ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک بیروت (لبنان) میں ہے۔ (شواھد الحق، ص ۸۳)

(483)۔ حضرت ابوالفرج عبدالرحمن بن علی جوزی حنبلی

مُحدث شہیر حضرت ابو الفرج عبدالرحمن بن علی جوزی حنبلی، عظیم فقیہ، مستند مورخ اور مشہور واعظ ہیں۔ ۵۱۰ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۳ رمضان المبارک ۵۹۷ھ میں شب جمعہ کو انتقال فرمایا، جامع منصور بغداد میں نماز جنازہ ہوئی۔ آپ نے اڑھائی سو (۲۵۰) سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ (میون (کلیات میں ۴۷)

(484)۔ حضرت علامہ فیض احمد اویسی رضوی

فیض ملت حضرت علامہ فیض احمد اویسی رضوی، مفسر قرآن، مفتی اسلام، شارح کتب احادیث اور کثیر کتب کے مصنف، عظیم مدرس اور مربع خاص و عام تھے، جامعہ اویسیہ رضویہ (بہاولپور، پاکستان اور تقریباً چار ہزار کتب و رسائل آپ کی یاد گار

ہیں۔ ۱۳۵۱ھ حامد آباد (رحیم یار خان) میں پیدا ہوئے، ۱۵ رمضان ۱۴۳۱ھ کو وصال ہوا، مزار پر انوار مذکورہ جامعہ میں ہے۔

(ماہنہ فیض عالم، بہاولپور، اگست ۲۰۱۰، بس پر فیوض الرحمن، ۱۳/۱۲/۱)

(485)۔حضرت قاضی خان حسن بن منصور حنفی

شمس الائمہ قاضی خان حسن بن منصور حنفی اور جندی عظیم حنفی فقیہ ہیں۔ "فتاوی قاضی خان" آپ کے علمی وفنی جواہرات کا شاہکار ہے، ۱۶ رمضان ۵۹۲ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک اور جند (صوبہ فرغانہ، ازبکستان) میں ہے۔

(حدائق الحنفیہ، ص۲۵۸، الفوائد البہیہ، ص۸۴)

(486)۔حضرت ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی

محدث کبیر ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی کی پیدائش ایران کے مشہور شہر قزوین میں ۲۰۹ھ میں ہوئی اور یہیں ۲۲ رمضان ۲۷۳ھ میں وفات پائی۔ آپ مشہور محدث، مفسر اور مورخ تھے، صحاح ستہ میں شامل کتاب "سنن ابن ماجہ" آپ ہی کی تالیف کردہ ہے۔(البدایہ والنہایہ ۷/ ۴۲۹، بستان المحدثین، ص۲۹۸-۳۰۰)

(487)۔حضرت مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی

علیل ملت خلیفہ مفتی اعظم ہند مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی، باب الاسلام سندھ اور بلوچستان کے مفتی اعظم، اُستاذ العلماء، کتب کثیرہ کے مصنف اور بانی دار العلوم احسن البرکات (زم زم نگر حیدرآباد) ہیں، ۲۸ رمضان ۱۴۰۵ھ کو زم زم نگر

حیدرآباد میں وصال فرمایا اور درگاہ حضرت عبد الوہاب شاہ جیلانی میں دفن ہونے کی سعادت پائی۔(مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، ۳۵۵، ۳۵۸/۱)

(488)۔حضرت ابنِ ہُمام کمال الدین

سلطان الفقہاء امام ابنِ ہُمام کمال الدین محمد حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۷۹۰ھ کو اِسکندریہ جنوبی مصر میں ہوئی۔ آپ قرآن و حدیث، تفسیر و فقہ، علمِ کلام وغیرہ کے ماہر اور صوفیِ کامل بھی تھے۔ آپ کا شمار اہلِ ترجیح اور اکابرین علمائے احناف میں ہوتا ہے۔ ہِدایہ شریف کی شرح "فتح القدیر" آپ کی عالمگیر شہرت کا سبب ہے۔ ۷رَمَضان ۸۶۱ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک قَرافہ قاہرہ مصر میں ہے۔

(الاعلام للزرکلی، ج۶ص۲۵۵، الفوائد البہیہ، ص۲۳۵، ۲۳۷، البدر الطالع، ج۱ص۲۰۲، ۲۰۱)

(489)۔حضرت مفتی خیر الدین بن احمد ایوبی رَملی

شیخُ الحَنَفیّہ حضرتِ سیّدنا علامہ مفتی خیر الدین بن احمد ایوبی رَملی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادتِ باسعادت رَمَضان ۹۹۳ھ رملہ فلسطین میں ہوئی۔ آپ فاضلِ جامعۃ الازہر، خاتمۃ الفقہاء اور صاحبِ فتاویٰ خیریہ ہیں۔ ۲۷رَمَضان ۱۰۸۱ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک محلہ باشقردی رملہ فلسطین ہے۔(خلاصۃ الاثر، ج۲ص۱۳۴، ۱۳۹)

(490)۔حضرت مولانا رَحمت اللہ کیرانوی

پایۂ حرمین حضرت مولانا رَحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت جمادی الاولیٰ ۱۲۳۳ھ محلہ دربارِ کلاں کیرانہ (ضلع مظفر نگر، یوپی) ہند میں

ہوئی۔ آپ فخر العلماء، شیخ الاصفیاء، مبلغِ اسلام، بانی مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ اور مصنف اِظہارُ الحق ہیں۔ وصال ۲۲رَمَضان ۱۳۰۸ھ کو فرمایا، جنّت المعلٰی میں تدفین ہوئی۔

(امام احمد رضا محدث بریلوی اور علمائے مکہ مکرمہ، ص ۲۷، تجلیاتِ مہرِ انور، ص ۳۱۹،۳۱۸، مبلغِ اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانوی، ص ۲۰)

(491)۔ حضرت حکیم محمد ظہیر احسن صدیقی

علامۂ زمانہ ظہیرُ الاسلام حضرتِ علّامہ حکیم محمد ظہیر احسن صدیقی نیموی نقشبندی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۲۷۸ھ کو موضع صالح پور (نزد بہار شریف ضلع پٹنہ، صوبہ بہار) ہند میں ہوئی۔ وصال ۱۷رَمَضان ۱۳۲۲ھ کو پٹنہ شہر میں فرمایا اور موضع نیمی (ضلع پٹنہ، صوبہ بہار) میں دفن کئے گئے۔ آپ بہترین شاعر و ادیب، حکیم و طبیب، عالِم کبیر، محدثِ جلیل، ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ اور کئی کتب کے مصنف ہیں، آپ کی حدیث شریف کی کتاب "آثارُ السُّنَن "کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔(آثار السنن، ص ۲۸۱)

(492)۔ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القَوی ۱۳۲۴ھ کو محلہ اوجھیانی بدایوں (اترپردیش ہند) میں پیدا ہوئے۔ وصال ۳رَمَضان ۱۳۹۱ھ کو فرمایا، مزار گجرات (پنجاب، پاکستان) میں ہے۔ آپ مفسر قراٰن، شارحِ مشکوۃ، استاذالعلماء، مصنف کُتُبِ کثیرہ اور اکابرینِ اہلِ سنت سے ہیں۔(تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص ۵۵ تا ۵۸)

(493)۔ حضرت بدر الدین احمد رضوی

خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا بدر الدین احمد رضوی مصباحی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ضلع گورکھ پور (یوپی ہند) میں تقریباً ۱۳۴۸ھ کو ہوئی۔ آپ فاضل الجامعۃ الاشرفیہ، مفتیِ اسلام، استاذ العلماء اور ڈیڑھ درجن کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۷ رَمَضان کو بڑھیا ضلع بستی میں وصال فرمایا۔

(مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ص ۲۳۵ تا ۲۴۰، فیض الادب مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، ص ۳)

(494)۔ حضرت مفتی قاضی عبد الرحیم بَستوی

استاذ الفقہاء حضرت علامہ مفتی قاضی عبد الرحیم بَستوی علیہ رحمۃ اللہ القَوی ۱۳۵۴ھ کو ضلع بستی یوپی (ہند) میں پیدا ہوئے اور وصال ۴ رَمَضان ۱۴۳۱ھ کو بریلی شریف میں ہوا۔ آپ خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، مفتی مرکزی دارالافتا بریلی شریف، استاذ العلماء، اچھے کاتب اور اکابرینِ اہلِ سنت سے تھے، ۵۲ سال فتویٰ نویسی فرمائی، فتاویٰ بریلی شریف میں آپ کے کئی فتاویٰ شائع ہوئے ہیں۔

(ماہنامہ معارفِ رضا کراچی، اکتوبر ۲۰۱۰، ص ۵۱،۶ تا ۵۴)

(495)۔ حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن ذَکوان قَرَشی مدنی

امیرُ المؤمنین فی الحدیث حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن ذَکوان قَرَشی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریباً ولادت ۶۵ ھ کو مدینہ شریف میں ہوئی اور ۱۷ رَمَضان ۱۳۰ھ کو مدینہ شریف میں وصال فرمایا۔ آپ جلیلُ القدر تابعی، محدّث، استاذُ التّابعین، فقیہِ مدینہ، مؤثّر شخصیت کے مالک تھے۔ کچھ عرصہ نگرانِ بیتُ المال کوفہ بھی رہے۔

(المعارف، ص۲۰۴، اعلام للزرکلی، ج۴، ص۸۵،۸۶، تاریخ اسلام للذہبی، ج۳، ص۵۷۵، ۶۷۷)

(496)۔حضرتِ سیّدُنا حافظ ُالدّین محمد بن محمد بَزّاز کَرْدَرِی حنفی

فقیہِ حنفیہ حضرتِ سیّدُنا حافظ ُالدّین محمد بن محمد بَزّاز کَرْدَرِی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کَرْدَر(مضافاتِ خوارزم) ازبکستان میں ہوئی۔رَمَضانُ المبارک ۸۲۷ھ کو مکّہ شریف میں وصال فرمایا۔اصول و فروع میں امام اور علومِ معقول و منقول میں شیخِ کبیر تھے، فتاویٰ بزّازیہ اور مَناقبِ کردری آپ کی اہم تصانیف ہیں۔

(اعلام للزرکلی، ج۷، ص۴۵، فوائد البہیہ ص۲۴۵، حدائق الحنفیہ، ص۳۴۰، معجم المؤلفین، ج۳، ص۶۴۶)

(497)۔حضرت علّامہ شہابُ الدّین احمد بن محمد خَفَاجی مصری حنفی

قاضی علّامہ شہابُ الدّین احمد بن محمد خَفَاجی مصری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۷۷ھ سَرْیَاقَوس(نزد قاہرہ) مصر میں ہوئی۔۱۲رَمَضان المبارک۱۰۶۹ھ کو مصر میں وصال فرمایا۔آپ حنفی عالمِ دین، صاحبِ دیوان شاعر، بہترین ادیب، قاضی القُضاۃ اور درجن سے زائد کتب کے مصنّف ہیں۔آپ کی کتاب نَسیمُ الرّیاض فی شرح الشفاء للقاضی عیاض کو شہرت حاصل ہوئی۔

(خلاصۃ الاثر، ج۱، ص۳۴۳، ۳۳۱، معجم المؤلفین، ج۱، ص۲۸۶، حدائق الحنفیہ، ص۴۳۶، فہرس الفہارس، ج۱، ص۳۷۷)

(498)۔حضرت علّامہ احسان علی رضوی حنفی

شیخ الحدیث علّامہ احسان علی رضوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۱۶ھ موضع فیض آباد ضلع سیتامَڑھی (Sitamarhi)(سابق ضلع مظفرپور، صوبہ بہار)ہند

میں ہوئی۔ رَمَضان ۱۴۰۲ھ کو وصال فرمایا۔ آپ فاضلِ دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، محدّثِ اعظم بہار، خلیفہ حُجّۃُالاسلام اور استاذالعُلَماء ہیں۔
(تذکرہ علمائے اہلِ سنت سیتامڑھی، ص۵۵،۵۰)

(499)۔ حضرت حماد بن زید بصری

تبع تابعی حضرت حماد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۸ھ کو بصرہ (عراق) میں ہوئی اور یہیں ۱۹ رمضان ۱۷۹ھ میں وفات پائی، آپ چار ہزار احادیث کے حافظ، ثِقہ راوی، استاذُالمحدثین، سیّدُالمسلمین اور ذہین ترین انسانوں میں سے تھے۔ آپ نے سیّدُالتّابعین حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیس سال علمِ حدیث حاصل کیا۔(سیر اعلام النبلاء،۷/۳۴۵تا۳۵۱)

(500)۔ حضرت علّامہ حسن بن عمار شَرُنْبُلالی

مفتیِ اسلام حضرت علّامہ حسن بن عمار شَرُنْبُلالی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۹۹۴ھ کو شبر ابلولہ (منوفیہ) مصر میں ہوئی اور قاہرہ میں ۱۱ رمضان 1069ھ کو وفات پائی۔ تربۃ المجاورین میں دفن کئے گئے۔ آپ حافظِ قرآن، فاضل و استاذ جامعۃُ الازہر، فقیہِ حنفیہ، استاذُالعلماء اور کثیر کتب کے مصنف تھے۔ آپ کی کتاب نُورُ الْاِیْضَاح درسِ نظامی (عالم کورس) کے نصاب میں شامل ہے۔(الفوائد البھیۃ مع طرب الاماثل، ص۲۶۸)

(501)۔ حضرت الحاج عمر بن سعید تال فوتی

داعیِ اسلام حضرت الحاج عمر بن سعید تال فوتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۲۳ھ کو موضع حلوار (نزد بودور، فوتا طورد، سینی گال، برِّاعظم افریقہ) میں ہوئی اور ۴ رمضان ۱۲۸۰ھ کو بادیکرا (موبتی، مالی) میں شہید ہوئے، آپ حافظِ قرآن، مالکی عالمِ دین، صُوفی شاعر، مصنفِ کُتب، تجانی شیخِ طریقت، مجاہدِ اسلام، مغربی برِّاعظم افریقہ کی مؤثر شخصیت اور بانیِ مملکت تکرور (دولۃ التجانیین) تھے۔

(تح الملک العلام فی تراجم بعض علماء الطریقۃ التجانیۃ الاعلام، ص ۱۳۷ تا ۱۴۲)

(502)۔ حضرت شیخ محمد زاہد بن عمر مدنی حنفی

حضرت شیخ محمد زاہد بن عمر مدنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۷۵ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور یہیں ۲۷ رمضان ۱۳۴۸ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قرآن، عالمِ دین، زاہد و عابد، مسجدِ نبوی کے امام و خطیب، استاذُ العلماء اور رُکنِ مجلسِ تعزیراتِ شرعیہ تھے۔ آپ نے کئی کُتب پر تعلیقات اور اعلیٰ حضرت کی اہم کتاب اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیّۃ پر تقریظ لکھی۔ (الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ، کلمۃ المحقق، تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص ۱۴۳)

(503)۔ حضرت مولانا غلام قطبُ الدّین اشرفی

مبلغِ اسلام، سہیلِ ہند حضرت مولانا غلام قطبُ الدّین اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سہسوان (نزد بدایوں یوپی ہند) میں ہوئی اور وصال ۱۸ رَمضان ۱۳۵۰ھ میں یہیں ہوا۔ آپ عالمِ دین، مبلغِ اسلام اور اُردو کے ساتھ سَنسکرت میں بھی ماہر تھے۔

آپ کے ہاتھ پر کثیر غیر مسلم مسلمان ہوئے۔ آپ شبیہِ غوث الاعظم حضرت شاہ سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔

(حیات مخدوم الاولیاء، ص۳۳۱، ۳۳۲)

(504)۔حضرت مولانا حبیبُ الرّحمٰن کانپوری قادری

فخرُ الاسلام حضرت مولانا حبیبُ الرّحمٰن کانپوری قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۹۲ھ کو کانپور کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں ۲۰ رمضان ۱۳۶۶ھ کو وصال فرمایا، تدفین علّامہ سلامتُ اللہ کشفی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے متصل ہوئی۔ آپ جید عالمِ دین، مجازِ طریقت اور اخلاقِ حَسَنَہ سے متصف تھے۔

(تذکرہ علمائے اہل سنت، ص۷۹)

(505)۔حضرت علّامہ عبدالمصطفٰے اعظمی نقشبندی

خلیفۂ حجۃُ الاسلام، شیخ الحدیث حضرت علّامہ عبدالمصطفٰے اعظمی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ 1333ھ میں ہند کے قصبہ گھوسی ضلع مؤ میں پیدا ہوئے اور وِصال ۵ رمضان ۱۴۰۶ھ کو فرمایا۔ آپ تلمیذِ صدرُ الشریعہ و محدثِ اعظم پاکستان، عالمِ باعمل، بہترین واعظ و مدرس، استاذالعلماء، مجازِ طریقت اور کثیر کُتب کے مصنف ہیں۔ سیرتِ مصطفٰے اور عجائبُ القرآن آپ کی مشہور کُتب ہیں۔

(جنتی زیور، ص۲۸، ۳۰، سیرتِ صدرُ الشریعہ، ص۲۳۵، ۲۳۳)

(506)۔حضرت علامہ ابن الفرضی ابوولید عبداللہ بن محمد قرطبی

علامہ ابن الفرضی ابوولید عبداللہ بن محمد قرطبی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۳۵۱ھ کو ہوئی اور ٦شوال ۴۰۳ھ کو شہید ہوئے۔ آپ جلیلُ القدر عالمِ دین، حافظُ الحدیث، ثقہ راوی، فقیہ مالکی، قاضیِ بلنسیہ، عربی شاعر، مؤرخ اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔ تاریخ علماء الاندلس آپ کی یادگار تصنیف ہے۔

(سیر اعلام النبلاء، ۱۳/۱۰٦، معجم المؤلفین، ۲/۲۹۵)

(507)۔حضرت مولانا غلام محی الدّین بگوی

عالمِ باعمل حضرت مولانا غلام محی الدّین بگوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت بگہ (تحصیل پنڈ داد نخان) ضلع جہلم کے ایک علمی گھرانے میں ۱۲۱۰ھ کو ہوئی اور یہیں ۳۰ شوال ۱۲۷۳ھ کو وصال فرمایا، آپ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے شاگرد، حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی کے مرید و خلیفہ، مفتیِ پنجاب، استاذُ العلماء، عرصۂ دراز تک بگہ پھر لاہور میں تشنگانِ علم کی پیاس بجھاتے رہے۔

(تذکرہ علماء اہلسنت وجماعت لاہور، ص۱۴۵)

(508)۔حضرت علامہ شیخ محمود بن رشید عطار دمشقی

حضرت علامہ شیخ محمود بن رشید عطار دمشقی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۱۲۸۴ھ دمشق میں ہوئی اور یہیں ۲۰ شوال ۱۳٦۲ھ کو وصال فرمایا، بابُ الصّغیر قبرستان دمشق میں دفن کئے گئے۔ آپ حافظِ قرآن، جیّد عالمِ دین، تلمیذِ امام بدرُ الدین حسنی، مفتیِ حنفیہ قضاءُ الطفیلہ (اردن) اور استاذُ العلماء تھے۔ آپ دمشق، اردن، جدّہ اور بمبئی کے

مدارس میں مُدرّس رہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی عالمی شہرت یافتہ کتاب "الدّولۃُ المَکّیہ "پر تقریظ بھی لکھی۔ استحباب القیام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلاۃ والسلام آپ کی یادگار تصنیف ہے۔(الدولۃ المکیۃ، ص ۴۱۱، تاریخ الدولۃ المکیہ، ص ۱۳۷)

(509)۔حضرت علامہ قاضی محمد عبد السبحان ہزاروی

استاذُ العلماء حضرت علامہ قاضی محمد عبد السبحان ہزاروی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۱۳۱۵ھ کو کھلابٹ (ہری پور ہزارہ) KPK کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں ۱۲ شوال ۱۳۷۷ھ کو وصال فرمایا۔ آپ بہت بڑے عالمِ دین، بہترین مناظر، کئی کتب کے مصنف و محشی، فعّال عالمِ دین، استاذُ العلماء، سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے۔ آپ کی کتاب مواہب الرحمٰن مطبوع ہے۔ استاذُ العلماء علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی آپ کے لائق فرزند ہیں۔(تذکرۂ اکابر اہل سنت، ص ۲۲۷)

خاندان اعلیٰ حضرت

(510)۔ حضرت مولانا حسن رضا خان

صاحب ذوق نعت استاذ زمن مولانا حسن رضا خان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے بھائی، قادر الکلام شاعر، کئی کتب کے مصنف اور دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف کے مہتمم اول ہیں، ۱۲۷۶ھ کو محلہ سوداگران بریلی میں پیدا ہوئے، ۲۲ رمضان ۱۳۲۶ھ کو وہیں وصال فرمایا، مزار مبارک قبرستان بہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف (یوپی، ہند) میں ہے۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت، ص ۷۸-۷۹)

(511)۔ حضرت مولانا محمد ریحان رضا خان

ریحان ملت مولانا محمد ریحان رضا خان، عالم با عمل، مبلغ اسلام، بانئ رضوی برقی پریس، دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف کے شیخ الحدیث اور مہتمم تھے۔ ۱۸ ذو الحجہ ۱۳۲۵ھ بریلی میں نبیرہ اعلیٰ حضرت، مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خان کے ہاں پیدا ہوئے اور ۱۸ رمضان ۱۴۰۵ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کی تدفین مرقد اعلیٰ حضرت سے سے متصل جانب جنوب ہوئی۔ (مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، ۱/۳۶۲-۳۷۱)

خلفائے اعلیٰ حضرت

(512)۔حضرت مفتی محمد شفیع احمد بیسل پوری

امین الفتویٰ مفتی محمد شفیع احمد بیسل پوری، عالم دین، مدرس، واعظ، مفتی اسلام اور خلیفہ اعلیٰ حضرت ہیں، شعبان ۱۳۰۱ھ بیل پور (پیلی بھیت، یوپی) ہند میں پیدا ہوئے، عین عالم جوانی میں محض ۳۷ سال کی مختصر عمر میں ۲۴ رمضان جمعہ الوداع ۱۳۳۸ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک میل پور میں ہے۔

(مجالس علماء ص ۷۵۔ تذکرہ محدث سورتی، ص ۲۸۸)

(513)۔حضرت مولانا سید محمد ہدایت رسول لکھنوی

سلطان الواعظین مولانا سید محمد ہدایت رسول لکھنوی، عالم، واعظ، شیخ طریقت، شاعر، مصنف اور تلمیذ و خلفیہ اعلیٰ حضرت تھے، تصانیف میں "فیوض ہدایت" مطبوعہ ہے، غالباً ۱۲۷۶ھ مصطفیٰ آباد (رام پور یوپی، ہند) میں پیدا ہوئے، ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ کو یہیں وصال فرمایا۔ (تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۳۵۳، ۳۶۳)

(514)۔حضرت مولانا سید ایوب علی رضوی

صاحب باغ فردوس حضرت مولانا سید ایوب علی رضوی فارسی و ریاضی میں ماہر، مدرس، شاعر، مصنف، بانی رضوی کتب خانہ اور اعلیٰ حضرت کے پیش کار (منیجر)

تھے۔ ۱۲۹۵ھ بریلی شریف (یوپی ، ہند) میں پیدا ہوئے ، جمعۃ الوداع ۲۶ رمضان ۱۳۹۰ھ کو وصال فرمایا، مزارمبارک میانی قبرستان مرکزالاولیاءلاہور میں ہے۔

(ماہنامہ معارف رضا،نومبر ۲۰۰۱ء،ص۱۹،۲۱)

(10) شوال المکرم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللَّطِيْفِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الشَّفِيْق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ الله

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ ہے: بے شک دعا زمین و آسمان کے درمِیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبِیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۸، حدیث: ۴۸۶)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

"شوّال" کہنے کی وجہ

اسلامی سال کے دسویں مہینے کا نام شوّال ہے۔ اس کا تلفظ یہ ہے (شَ۔ وْ۔ وَ۔ ا۔ لْ)۔ اس کا چاند دیکھنا واجبِ کفایہ ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا اس مہینے کا نام شوال رکھنے کی وجہ یوں ذکر فرماتے ہیں: اِنَّمَا سُمِّیَ شَوَّالًا لِاَنَّہٗ یَشُوْلُ

الذُّنُوبَ كَمَا تَشُوْلُ النَّاقَةُ ذَنَبَهَا یعنی اس مہینے کو شوال اس لئے کہاجاتا ہے کہ یہ گناہوں کو ایسے اٹھا دیتاہے جیسے اونٹنی اپنی دُم اُٹھاتی ہے۔

(درمنثور، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۸۵، ۱/۴۴۴)

یہ مہینا کئی طرح سے محترم و معظّم ہے اس لئے اس کے نام کے ساتھ مکرم کا اضافہ کرکے اسے "شَوَّالُ الْمُکَرَّم" بھی کہا جاتا ہے۔

شوّالُ المکرم کی تین خصوصیات

(۱)۔۔۔اس کا شمار ان مہینوں میں ہوتا ہے جن کا چاند دیکھنا واجبِ کفایہ ہے۔

(۲)۔۔۔اس کو "شہرُ الفطر" بھی کہتے ہیں کہ اس کی پہلی تاریخ کو مسلمانوں کی عید (عیدُ الفطر) ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(۳)۔۔۔ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کا شمار حج کے مہینوں میں ہوتا ہے۔

نوٹ: اَشْہُرِ حَجّ (حج کے مہینے) یہ ہیں: شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن۔ (بخاری، کتاب الحج، باب قول اللہ تعالی: (الحج أشھر معلومات۔۔۔ الخ)، ۱/۵۲۵، تحت الباب)

چاندرات کی اہمیت اور فضیلت

ماہِ شوال کی ابتدا ایک بابرکت رات سے ہوتی ہے جسے "لَیۡلَۃُ الۡجَائِزَۃ" یعنی اِنعام کی رات قرار دیا گیاہے۔ یہ رات نیک لوگوں کو اِنعام مِلنے کی رات ہے۔ اِس مُبارَک رات میں عبادت کرنے والوں کو دو خصوصی اعزازات سے نوازا جائے گا۔

(۱)دل زندہ رہے گا

نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے عِیْدَین کی رات (یعنی شبِ عیدُ الفطر اور شبِ عیدُ الاَضحیٰ) ثواب کے لئے قیام کیا، اُس کا دِل اُس دن نہیں مَرے گا ، جس دن (لوگوں کے) دِل مَر جائیں گے۔

(ابنِ ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قام فی لیلتی العیدین، ۲/ ۳۶۵، حدیث: ۱۷۸۲)

(۲)جنّت واجب ہو جاتی ہے

نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اُس کے لئے جَنَّت واجِب ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک عِیدُ الفِطر (یکم شوّال) کی رات بھی ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العیدین، الترغیب فی احیاء لیلتی۔۔۔ الخ، ۲/ ۹۲، حدیث: ۲)

دُعا رَد نہیں کی جاتی

اس کی پہلی شب جو دعا کی جائے وہ رَدْ نہیں کی جاتی ہے کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پانچ ایسی راتیں ذکر فرمائیں جن میں دُعا رَدْ نہیں کی جاتی، ان میں سے ایک عید الفطر (یکم شوّال) کی رات ہے۔ (تاریخ ابن عساکر، ۱۰/ ۴۰۸)

عید کے دن کی فضیلت

احادیثِ مبارکہ میں جس طرح چاند رات میں عبادت کی اہمیت و فضیلت بیان کی گئی ہے اسی طرح اس عیدِ سَعید کے دن کے بھی فضائل بیان کیے گئے ہیں، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے: جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ پاک اپنے معصوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، چنانچہ وہ فرشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں اور راہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح ندا دیتے ہیں: اے اُمتِ محمد! اس ربِّ کریم کی طرف چلو! جو بہت زیادہ عطا کرنے والا، بڑے سے بڑا گناہ معاف فرمانے والا ہے، پھر اللہ پاک اپنے بندوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے: اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عزت و جلال کی قسم! آج کے روز اس (نمازِ عید کے) اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سوال کرو گے وہ پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (یعنی اس معاملے میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بہتری ہو) میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا لحاظ کرو گے میں بھی تمہاری خطاؤں کی پردہ پوشی فرماتا رہوں گا، میری عزت و جلال کی قسم! میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی مجرموں) کے ساتھ رُسوا نہیں کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہو گیا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان۔۔۔ الخ، ۲/ ۲۰، حدیث: ۲۳ ملتقطاً)

بعد رمضان عید ہوتی ہے
رب کی رحمت مزید ہوتی ہے

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھنے کی فضیلت

منقول ہے کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" پڑھے اور فَوت شدہ مسلمانوں کی اَرْواح کو اِس کا ایصالِ ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مَرے گا، اللہ پاک اُس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا(یہ وِرْد دونوں عِیدوں میں کیا جاسکتا ہے)۔(مکاشفۃ القلوب، الباب الرابع بعد المائۃ فی فضل العید، ص۳۰۸)

شَوَّالُ الْمُکَرَّم کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے بعض خاص مہینوں میں مختلف نفلی عبادات منقول ہیں جن پر عمل کی بے شمار برکتیں اوراجر و ثواب کی بشارتیں ہیں، یہاں بزرگانِ دین سے منقول عبادات اوراوراد و وظائف بیان کیے گئے ہیں جن پر عمل کرکے ڈھیروں نیکیاں کمائی جاسکتی ہیں۔

شَوَّالُ الْمُکرم کے نوافل

(۱)۔۔۔جو شخص شوالُ المکرم کی پہلی رات یا دن میں آٹھ رکعت اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستّر بار کلمۂ تمجید (تیسرا کلمہ) اور استغفار پڑھے تو اس کی تمام حاجات پوری ہوں گی۔(جواہر خمسہ، ص۲۸)

(۲)۔۔۔جو شخص شوال کی پہلی رات یا دن میں نمازِ عید کے بعد چار رکعت اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُل ہُوَاللّٰہُ اَحَد) اکیس مرتبہ پڑھے تو اللہ کریم اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے گا اور اس کے لئے جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیے جائیں اور اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک جنت میں اپنا مکان نہ دیکھ لے۔(رکن دین، ص ۱۷۴)

(۳)۔۔۔جو شخص ماہِ شوال میں آٹھ رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُل ہُوَاللّٰہُ اَحَد) پچیس مرتبہ پڑھے پھر سلام پھیر کر ستّر دفعہ تیسرا کلمہ (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) اور ستّر دفعہ درود شریف پڑھے تو بہت زیادہ ثواب پائے گا اور اگر اس ماہ میں انتقال کر گیا تو اللہ پاک اسے شہید کا درجہ عطا فرمائے گا اور اسے بخش دیا جائے گا۔(لطائف اشرفی، ۲/ ۲۳۶)

شَوَّالُ الْمکرم کے روزے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں فرض روزوں کے علاوہ نَفْل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہیے۔ شَوَّالُ المکرم کے روزوں کے تو کیا کہنے! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رمضان، شوّال، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھنے والے کو جنّت میں داخلے کی بشارت دی ہے۔

(سنن کبری للنسائی، کتاب الصیام، باب صیام یوم الاربعاء، ۲/ ۱۴۷، حدیث: ۲۷۷۸)

حضرت امام شعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رمضان کے فوراً بعد روزہ رکھنا مجھے ہمیشہ روزے رکھنے سے زیادہ پسند ہے۔(لطائف المعارف، وظائف شھر شوال، ص۲۵۱)

شَشْ عید کے روزوں کے دو فضائل

اگر کوئی شخص ماہِ شوال میں چھ روزے رکھ لے تو اس کے لئے احادیثِ مبارکہ میں بے شمار اجر و ثواب کی بشارات ہیں، دو احادیث ملاحظہ فرمایئے:

(۱)۔۔۔جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام رمضان وستۃ ایام۔۔۔الخ، ۳/۴۲۵، حدیث:۵۱۰۲)

(۲)۔۔۔جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر شَوّال کے چھ روزے رکھے تو ایسا ہے جیسے عمر بھر کے روزے رکھے۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستۃ ایام۔۔۔الخ، ص۴۵۶، حدیث:۲۷۵۸)

شش عید کے روزے کب رکھے جائیں؟

صدرُ الشریعہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ یہ روزے متفرق (یعنی ناغہ کر کر کے) رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لئے، تب بھی حرج نہیں۔(بہارِ شریعت، حصہ ۵، ۱/۱۰۱۰)

خلیلِ ملت حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ متفرق (یعنی ناغہ کر کر کے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو روزے اور عید الفطر

کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔(سنی بہشتی زیور، ص۳۴۷)

اَلْغَرَض عید الفطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

شوّالُ المکرم میں رخصتی

علما فرماتے ہیں کہ ماہِ شوال میں نکاح کرنا مستحب ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۳)

اسے شادی بیاہ کے لئے منحوس سمجھنا بالکل غلط اور جاہلیت کے امور میں سے ہے، کیونکہ یہ بدشگونی ہے اور اسلام میں بدشگونی جائز نہیں بلکہ اس ماہ میں شادی یا رخصتی کرنا حدیثِ پاک سے ثابت ہے۔ چنانچہ

اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا فرماتی ہیں: نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا اور میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی۔

راوی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا شوال میں عورتوں کی رخصتی پسند فرماتیں۔

(مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج۔۔۔الخ، ص۵۶۸، حدیث:۳۴۸۳)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام

شوال المکرم اِسلامی سال کا دسواں مہینا ہے۔ اِس میں جن صحابۂ کِرام، اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وصال ہوا، اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکر پیشِ خدمت ہے۔

(515)۔شُہدائے غزوہ اُحُد

۱۵ شوّال ۳ہجری بروز ہفتہ غزوۂ اُحُد ہوا۔ جس میں تقریباً ۷۰ صحابۂ کِرام (۶۴ انصار اور ۶ مہاجرین) دَرَجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ اِن کی تدفین میدانِ اُحُد ہی میں ہوئی۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم ہر سال اِن شُہدا کے مزارات پر تشریف لاتے تھے۔(زرقانی علی المواھب، ج ۲ص ۴۵۸، ۳۸۹۔درّ منثور، ج ۴ص ۶۴۰)

(516)۔حضرتِ سیّدنا ابو یحیٰی صُہَیب بن سِنان رُومی

حضرتِ سیّدنا ابو یحیٰی صُہَیب بن سِنان رُومی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ، صحابی اور مجاہد ہیں، مکّہ مُعَظَّمَہ زادھَا اللہُ شَرفاً وَّتَعْظِیماً میں اِسلام قُبول کیا، کفّار کے سخت تکالیف دینے کی وجہ سے مدینۂ مُنورہ زادھَا اللہُ شَرفاً وَّتَعظِیماً ہجرت فرمائی۔ کئی غزوات میں حصہ لیا، شوّال ۳۸ہجری مدینۂ مُنورہ میں وِصال فرمایا اور جنّتُ البقیع میں تدفین ہوئی۔ فرمانِ مصطفٰے (صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وسلَّم): جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ صُہَیب سے ایسی ہی محبت کرے جیسے ماں اپنے بچے سے کرتی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء، ج ۳ص ۳۶۴، ۳۶۱۔الاستیعاب، ج ۲ص ۲۸۲، ۲۸۴، ۲۸۷۔طبقات ابن سعد، ج ۳ص ۱۷۳، ۱۶۹)

(517)۔ حضرت سیّدنا ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب

سیّد الشہداء **حضرتِ سیّدنا ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب** رضی اللہ تعالٰی عنہما کی ولادت عام الفیل سے دو سال پہلے ہوئی اور ۱۵ شوال ۳ ہجری بروز ہفتہ غزوۂ اُحُد میں دَرَجۂ شہادت پر فائز ہوئے، آپ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُعَزّز چچا، رَضاعی بھائی، مُحِبِّ رسول، دینِ اسلام کے مددگار، بہت بہادر و دلیر تھے۔ اَسَدُاللہِ وَاَسَدُالرَّسُول، فاعلُ الخیرات اور سیّد الشہداء آپ کے القابات ہیں۔ جبلِ احد کے دامن میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

(اسد الغابہ، ج۲، ص۶۶، معرفۃ الصحابہ، ج۲، ص۱۷)

(518)۔ حضرت سودہ بنتِ زمعہ

اُمّ المؤمنین **حضرت سودہ بنتِ زمعہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا قرشیہ، صحابیہ، سلیقہ شِعار، حسنِ ظاہری و باطنی سے مالا مال اور حبشہ و مدینہ دونوں جانب ہجرت کی سعادت پانے والی ہیں، اعلانِ نُبوّت کے دسویں سال حرمِ نبوی میں آئیں اور ایک قول کے مطابق شوال ۵۴ھ میں وصال فرمایا۔ تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی۔

(زرقانی علی المواہب، ج۴، ص۳۷۷، ۳۸۰، فیضانِ اُمہات المؤمنین، ص۴۱ تا ۶۶)

(519)۔ حضرت سیّدنا اَسعَد بن زُرارَہ انصاری خزرجی

نقیبِ بنی نجار حضرت سیّدنا **اَسعَد بن زُرارَہ انصاری** خزرجی رضی اللہ عنہ اہلِ مدینہ میں سب سے پہلے اسلام لائے، ہجرت سے پہلے مدینۂ منوّرہ کے حَرَّہ بنی بَیَاضَہ میں مسلمانوں کو نمازِ جمعہ آپ نے پڑھائی، بیعتِ عُقبہ اُولیٰ، ثانیہ اور ثالثہ میں موجود تھے،

آپ کا وِصال پہلی سنِ ہجری کے ماہِ شوَّالُ المکرَّم میں ہوا، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ اہلِ انصار میں سے سب سے پہلے جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔(الاصابہ، ج۱، ص۲۰۸، معرفۃ الصحابہ، ج۱، ص۲۶۲)

(520)۔حضرت سیّدُنا عَمْرو بن عاص قرشی سہمی

حضرت سیّدُنا عَمْرو بن عاص قرشی سہمی رضی اللہ عنہ مکہ میں پیدا ہوئے گھر میں دولت کی ریل پیل ہونے کی وجہ سے ناز و نِعَم میں پرورش پائی، صفر ۸ھ میں اسلام لائے، آپ بہت بہادر، باصلاحیت، جذبۂ جہاد سے معمور تھے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو عُمّان کا عامل بنایا، آپ بہترین سالار، بہت اچّھے مُنتظِم سلطنت اور اعلیٰ درجے کے سیاسی مُدَبّر تھے۔ آپ فلسطین کے حاکم بھی رہے، مصر کو فتح کرنے کا سہرہ بھی آپ کے سر سجا، عرصہ دراز تک مصر پر حکومت کی، یکم شوَّالُ المکرَّم ۴۳ھ میں یہیں وفات پائی اور قاہرہ میں محلہ مُقَطَّم میں تدفین ہوئی۔(اسد الغابہ، ج۴، ص۲۵۹تا۲۶۱)

(521)۔حضرت ابوعامر عُبید بن سلیم اشعری

حضرت ابوعامر عُبید بن سلیم اشعری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے چچا تھے، قدیمُ الاسلام صحابی ہیں، ابتدا میں نابینا تھے، پھر اللہ پاک نے انہیں آنکھوں کی روشنی عطا فرمادی، پہلے حبشہ اور پھر مدینۂ منوّرہ ہجرت فرمائی، غزوۂ حُنین (۱۰ شوال ۸ھ) میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے لئے لِواء (جھنڈا) باندھا اور دشمنوں کی جانب روانہ فرمایا، آپ نے بہت بہادری و

شجاعت کے ساتھ اس غزوے میں حصہ لیا پھر بالآخر اسی جنگ میں شہادت سے سر فراز ہوئے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِاَبِی عَامِرٍوَ اجْعَلْہُ مِنْ اَعْلٰی اُمَّتِی فِی الْجَنَّۃِ (اے اللہ! ابو عامر کی مغفرت فرما اور انہیں جنّت میں میری اُمّت کے اعلیٰ طبقے میں شامل فرما)۔(طبقاتِ ابنِ سعد، ۲/۱۱۵، اصابہ، ۷/۲۱۰)

(522)۔حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن ابو بکر تیمی قرشی

حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن ابو بکر تیمی قرشی رضی اللہ عنہما کی ولادت مکّہ مکرّمہ میں ہوئی، آپ اور حضرت اسما بنتِ ابو بکر رضی اللہ عنہم ایک ہی والدہ سے تھے، آپ ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے اور ہجرتِ مدینہ کا شرف پایا، آپ غزوۂ طائف میں زخمی ہوکر تندرست ہوگئے تھے مگر پھر اس زخم کے کُھل جانے پر شوّال ۱۱ھ میں شہید ہوگئے۔(اسد الغابہ، ۳/۳۰۵)

(523)۔حضرت ثابت بن وقش اشہلی اوسی انصاری

حضرت ثابت بن وقش اشہلی اوسی انصاری رضی اللہُ عنہ اور ان کے بھائی حضرت رفاعہ بن وقش انصاری رضی اللہُ عنہ بوڑھے تھے مگر جذبۂ شہادت کی وجہ سے غزوۂ اُحد (۱۵ شوال ۳ھ) میں شریک ہوگئے اور شہادت کی سعادت پائی۔ حضرت ثابت رضی اللہُ عنہ کے دو بیٹے بھی غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔(الاستیعاب، ۱/۲۷۹، ۲/۸۱)

(524)۔ حضرت اُصَیْرم عَمْرو بن ثابت انصاری

حضرت اُصَیْرم عَمْرو بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے دن ایمان لائے تھے ابھی کوئی نماز نہیں پڑھی تھی، غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور شہید ہو گئے، جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان کے بارے میں بتایا گیا تو فرمایا: اِنَّهٗ لَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی بے شک وہ اہلِ جنت سے ہے۔(معرفۃ الصحابہ لابی نعیم،۱/۳۱۱،۳/۳۸۱)

اولیائے کرام

(525)۔حضرت علامہ سیّد جمالُ الاولیا کوڑوی قادری

حضرت علامہ سیّد جمالُ الاولیا کوڑوی قادری، عالمِ باعمل، استاذُ العلماء، مدرِّس اور سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ عطّاریہ کے اُنتیسویں (۲۹) شیخِ طریقت ہیں، ۹۷۳ہجری میں پیدا ہوئے اور یکم شوّال ۱۰۴۷ ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک کوڑہ جہان آباد ضلع فتح پور (یوپی) ہند میں ہے۔(تاریخِ مشائخِ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص۲۲۵-۲۲۷)

(526)۔حضرت سیّد عبد الرزاق جیلانی

شہزادۂ غوثِ اعظم، تاج الاصفیاء، مفتیِ عراق حضرت سیّد عبد الرزاق جیلانی، جید عالم، فقہِ حنبلی کے فقیہ، شیخِ طریقت، مصنف اور استاذُ العلماء تھے، **"جِلاءُ الخَاطِر مِنْ کَلَامِ الشَّیخ عبدِ القادِرْ "** آپ کی تالیف ہے۔ آپ ۱۸ ذیقعدہ ۵۲۸ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۶ شوال ۶۰۳ ہجری میں وصال فرمایا۔ مقبرۂ اِمام احمد بن حنبل عراق میں دفن کئے گئے۔(قلائد الجواہر، ص۴۳۔ شریف التواریخ،ج۱ص۷۱۴)

(527)۔حضرت شیخ شرف الدّین احمد یحیٰ منیری سہروردی

مخدومِ بِہار حضرت شیخ شرف الدّین احمد یحیٰ منیری سہروردی، عالمِ دین، شیخِ طریقت اور مشہور وَلیُّ اللہ ہیں۔ ۶۸۵ ہجری میں منیر شریف (ضلع نالندہ، بہار) ہند میں پیدا ہوئے اور یہیں ۶ شوّال ۷۸۲ ہجری میں وِصال فرمایا۔ آپ کے مکتوبات بہت مشہور ہیں۔(مرآۃ الاسرار، ص۹۳۵۔ اخبار الاخیار مترجم، ص۳۰۵)

(528)۔ حضرت سیّد سیف الدّین عبدُالوہاب جیلانی

شہزادۂ غوثِ اعظم، محدّثِ عراق حضرت سیّد سیف الدّین عبدُالوہاب جیلانی، عالمِ باعمل، استاذُ العلماء، آستانۂ غوثیہ کے مفتی و مدرِّس تھے۔ ۵۲۲ ہجری کو بغداد شریف میں پیدا ہوئے اور ۲۵ شوال ۵۹۳ ہجری میں وِصال فرمایا۔ مقبرۂ حلبہ بغداد شریف عراق میں دفن کئے گئے۔

(قلائد الجواہر، ص ۴۲۔ شریف التواریخ، ج ۱ ص ۷۷۱، ۷۵۶)

(529)۔ حضرت سیّد ابو بکر بن عبد اللہ عَیدرُوس باعلوی

امامُ العَدن **سیّد ابو بکر بن عبد اللہ** عَیدرُوس باعلوی کی ولادت ۸۵۱ھ میں تَرِیم (صوبہ حَضَرَ مَوْت) یَمَن میں ہوئی اور وصال ۱۴ شوال ۹۱۴ھ کو فرمایا، مزار شریف جامع مسجد عَیدرُوس (کریتر، یمن) سے متصل شمال میں ہے۔ آپ عالمِ دین، شاعرِ اسلام، شیخِ طریقت اور بانیِ جامع مسجد عَیدرُوس ہیں۔ آپ کا **"دیوان العدنی"** مطبوع ہے۔

(النور السافر عن اخبار قرن العاشر، ص ۱۲۴)

(530)۔ حضرت سیّد شاہ عبد الرّزاق

بانیِ سلسلۂ قادریہ رَزّاقیہ **حضرت سیّد شاہ عبد الرّزاق** قادری بانسوی کی ولادت ۱۰۴۸ھ موضع رسول پور (ضلع بارہ بنکی، یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال ۶ شوال ۱۱۳۶ھ کو فرمایا، مزار بانسہ (ضلع لکھنؤ، یوپی) ہند میں ہے۔ بانیِ درسِ نظامی حضرت علّامہ نظامُ الدّین سہالوی آپ ہی کے مرید تھے۔

(نزہۃ الخواطر، ج ۶، ص ۱۵۴، تاریخ مشائخِ قادریہ، ج ۲، ص ۱۲۹)

(531)۔ حضرت خواجہ حاجی دوست محمد خان قندھاری

مَنْبَعِ فُیوض وبرکات **حضرت خواجہ حاجی دوست محمد خان** قندھاری مُجدّدی کی ولادت ۱۲۱۶ھ میں قندھار افغانستان میں ہوئی اور وصال ۲۲شوال ۱۲۸۴ھ کو ڈیرہ اسماعیل خان (KPK) پاکستان میں فرمایا، آپ عالمِ دین ، شیخِ طریقت اور بانیِ خانقاہِ ثلاثہ (موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان،لوڑگئی شریف اورناوہ ترکیاں قندھار)ہیں۔ (فیوضات سراجیہ، ص۳۳تا۱۹۳)

(532)۔ حضرت مفتی سیّد محمد عمیم الاحسان برکتی:

شاگردِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظم بنگلا دیش، حضرت علّامہ مفتی **سیّد محمد عمیم الاحسان** برکتی نقشبندی کی ولادت ۱۳۲۹ھ مونگیر (صوبہ بہار) ہند میں ہوئی اور وصال ۱۰شوال ۱۳۹۵ھ کو ڈھاکہ بنگلہ دیش میں فرمایا،مزار جامع مسجد مفتیِ اعظم ڈھاکہ کے جنوبی گوشے میں ہے۔ آپ جیّد عالمِ دین، صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ، رئیس الفقہاء والمحدثین اور تقریباً ۵۶ کتب ورسائل کے مصنّف ہیں، مطبوع کتب میں **"فِقْہُ السُّنَنِ وَالْآثَار اَدِلَّۃُ السَّاداتِ الْاَحْنَاف"** بھی ہے۔(ادب المفتی، ص۷تا۹)

(533)۔ حضرت خواجہ سیّد عثمان ہاروَنی چشتی

مرشدِ خواجہ غریب نواز، حضرت خواجہ **سیّد عثمان ہاروَنی چشتی** رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع ہاروَن نزد نیشاپور (خراسانِ رضوی) ایران میں ۵۰۰ھ کو ہوئی۔ ۵شوّالُ المکرَّم ۶۱۷ھ کو وصال فرمایا، تدفین جنّتُ المعلیٰ مکۃُ المکرَّمہ میں ہوئی۔ آپ باعمل عالمِ

دین، شیخِ طریقت اور خاندانِ سادات کے چشم و چراغ تھے۔ انیسُ الارواح آپ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔(انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ج۶، ص۱۶۹)

(534)۔حضرت بابا نورُالدّین رِشی کشمیری

شیخُ العالَم، ولیِ شہیر حضرت **بابا نورُالدّین رِشی کشمیری** رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۷۹ھ میں قایموہ (ضلع کولگام) کشمیر میں ہوئی۔ ۲۶ شوّالُ المکرَّم ۸۴۲ھ میں وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک چرار شریف (سری نگر) کشمیر میں ہے۔ صوفیانہ تعلیمات پر مبنی آپ کا منظوم و نعتیہ کلام اہلِ کشمیر میں معروف ہے۔

(تصوف اور کشمیری صوفیاء، ص۲۶۷)

(535)۔حضرت سیّدُنا شیخ احمد کھتو گنج بخش مغربِی جنیدی

حضرت سیّدُنا **شیخ احمد کھتو گنج بخش** مغربِی جنیدی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۳۸ھ کو دہلی ہند میں ہوئی۔ ۱۴ شوّالُ المکرَّم ۸۴۹ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار قصبہ سرکھچ (متصل احمد آباد، صوبہ گجرات) ہند میں مرجعِ خلائق، قبلۂ حاجات، منبعِ انوار ہے۔ "تحفۃ المجالس" آپ کے احوال واقوال کا مجموعہ ہے۔

(مرآۃ الاسرار، ص۱۱۳۲ تا ۱۱۳۷، اخبار الاخیار، ص۱۵۶)

(536)۔حضرت سیّد شاہ محمد مقیم محکم الدّین گیلانی قادری

تاجدارِ حجرہ شاہ مقیم، نبیرۂ میراں لعلِ پاک بہاول شیر قلندر، حضرت سیّد شاہ **محمد مقیم محکم الدّین گیلانی قادری** رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۰۰۸ھ کو حجرہ شاہ مقیم (ضلع اوکاڑہ) پاکستان میں ہوئی۔ ۹ شوّالُ المکرَّم ۱۰۵۰ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک حجرہ شاہ

مقیم (ضلع اوکاڑہ) پاکستان میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ عالمِ باعمل، ولیِ کامل اور دُرّالعجائب کتاب کے مصنف ہیں۔

(تذکرہ مقیمی، ص۱۰۳، ۱۰۹، خزینۃ الاصفیاء، ج۱، ص۲۴۸، ۲۴۹، درالعجائب، ص۲۴، ۲۰)

(537)۔ حضرت حافظ سیّد محمد عبداللہ شاہ دیوان حضوری قادری

ولیِ کامل حضرت حافظ **سیّد محمد عبداللہ شاہ دیوان** حضوری قادری رحمۃ اللہ علیہ 974ھ اکبر آباد (تخت پڑی، تحصیل و ضلع راولپنڈی، پنجاب) پاکستان میں پیدا ہوئے اور ۲۰ شوّالُ المکرَّم ۱۰۷۲ھ کو وصال فرمایا۔ مزاردیوان حضوری (سابقہ پشندور۔ تحصیل سوہاوہ) ضلع جہلم میں ہے۔ آپ مادر زاد ولی، سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ، بانیِ جامعہ قادریہ اور مبلغِ اسلام تھے۔ (انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ج۱، ص۲۰۵تا۲۱۵)

(538)۔ حضرت سیّد ابوالعباس احمد بن محمد تیجانی

خاتمُ الاولیاء حضرت سیّد **ابوالعباس احمد بن محمد تیجانی** رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱۵۰ھ میں عین ماضی (اغواط) الجزائر میں ہوئی۔ ۱۷ شوّالُ المکرَّم ۱۲۳۰ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار تیجان (صوبہ فاس) مراکش میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ بَرِّاعظم افریقہ کے مشہور ولیِ کامل، عالمِ اجلّ، قطبِ ربانی اور بانیِ سلسلہ تیجانیہ ہیں۔

(معجم اعلام الجزائر، ص۶۲، حلیۃ البشر، ج۱، ص۳۰۱، ۳۰۳)

(539)۔ حضرت خواجہ حافظ احمد یسوی علوی حنفی

پیرِ ترکستان حضرت خواجہ حافظ احمد یسوی علوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پانچویں صدی کے آخر میں سیرام جنوبی قازقستان میں ہوئی۔ ۲۷ شوّال ۵۶۲ھ کو

وصال فرمایا، مزار یسہ (نزد ترکستان) جنوبی قازقستان میں ہے۔ آپ مُرید و خلیفہ خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، صاحبِ دیوان صوفی شاعر، مُبلّغِ اسلام اور سلسلۂ یسویہ کے بانی تھے۔ آپ ترکوں کی مؤثر شخصیت ہیں۔

(اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ۲/ ۱۵۷، ۱۵۸، مرآۃ الاسرار، ص ۵۳۳، وفیات الاخیار، ص ۱۶)

(540)۔ حضرت سیّد ابو نصر محمد جیلانی

شہزادۂ نبیرۂ غوثُ الاعظم حضرت سیّد ابو نصر محمد جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد حضرت سیّد ابو صالح نصر بن سیّد عبدُ الرّزاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہما اور دیگر عُلَمائے کرام سے علم حاصل کیا، آپ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بہت مشابہ، عالمِ دین، مُتّقی اور مدرسہ بابُ الازج کے مُدَرِّس تھے، ۱۲ شوّال ۶۵۶ھ کو فوت ہوئے اور مدرسہ بابُ الازج (بغداد) میں دفن کئے گئے۔ (اتحاف الاکابر، ص ۳۹۶)

(541)۔ حضرت مولانا شیخ عیسیٰ جند اللہ صدیقی قادری

مسیحُ الاولیا حضرت مولانا شیخ عیسیٰ جند اللہ صدیقی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایلچ پور (ضلع امر واتی، مہاراشٹر) ہند میں ۹۶۲ھ کو ہوئی اور ۱۴ شوال ۱۰۳۱ھ کو محلہ سندھی پورہ برہانپور (مدھیہ پردیش) ہند میں وصال ہوا، یہیں مزار مرجع خاص و عام ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، ۱۳ سے زیادہ کُتُب و رَسائل کے مُصَنّف اور سلسلۂ قادریہ شطّاریہ کے شیخِ طریقت تھے۔ (برہان پور کے سندھی اولیا، ص ۸۲ تا ۱۱۵)

(542)۔ حضرت علّامہ پیر سیّد آدم خان بنوری مشوانی

قطبُ الا قطاب حضرت علّامہ پیر سیّد آدم خان بنوری مشوانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت قصبہ ہودہ (نزد سرہند شریف، پٹیالہ) ہند میں ۹۹۷ھ میں ہوئی اور وصال ۱۳ شوّال ۱۰۵۳ھ کو مدینۂ مُنوّرہ میں فرمایا، جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ مادرزاد ولی، علمِ لَدُنّی سے مالامال، نیکی کی دعوت کے جذبے سے سرشار، صاحبِ کرامات، بانیِ خانقاہِ نقشبندیہ بنور (نزد چندی گڑھ ہند) اور حضرت مُجَدّد الف ثانی کے اَجَلّہ خُلَفا میں سے تھے۔ (سوانح حیات سید آدم بنوری، ص ۳۱ تا ۱۰۳)

(543)۔ حضرت سیّد ابوتراب حسینی قادری شطاری

ولیِ شہیر حضرت شاہ گدا سیّد ابوتراب حسینی قادری شطاری کی ولادت شیراز ایران میں ہوئی اور وفات ۱۴ شوال ۱۰۷۱ھ کو لاہور میں ہوئی، آپ کا دربار (ریلوے کالونی، گڑھی شاہو (لاہور میں ہے۔ آپ حضرت علّامہ شاہ وجیہُ الدین گجراتی کے مُرید و خلیفہ، صاحبِ کرامت اور مجذوبانہ و قلندرانہ انداز کے حامل تھے۔

(تذکرہ اولیائے لاہور، ص ۲۳۱ تا ۲۳۴)

(544)۔ حضرت پیر شاہ میاں غلام محمد پشاوری سرہندی

حضرت جی کلاں حضرت پیر شاہ میاں غلام محمد پشاوری سرہندی کی ولادت ۱۱۰۱ھ میں پشاور کے عِلمی و صوفی خاندانِ مجددی میں ہوئی اور یہیں یکم شوال المکرم

۱۱۷۵ھ کو وصال فرمایا، مزار باغ اسدُاللہ خان ریلوے روڈ پشاور میں ہے۔ آپ عالمِ باعمل، جامع شرائط شیخِ طریقت اور خانقاہ مجددیہ پشاور کے سجّادہ نشین تھے۔
(تذکرۂ علماء ومشائخ سرحد، ۱/۱۰۱تا۱۰۳)

(545)۔حضرت ابوالحسن امیر خسرو دہلوی چشتی نظامی

ملکُ الشّعراء، طوطیٔ ہند حضرت ابوالحسن امیر خسرو دہلوی چشتی نظامی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۶۵۳ھ کو دہلی میں ہوئی اور یہیں ۱۸شوال ۷۲۵ھ کو وصال فرمایا، تدفین خانقاہ نظامیہ دہلی میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، ادیب و خطیب، قادرُ العلوم شاعر، محبوبِ مرشد اور مشہور ترین شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ نے پانچ لاکھ اشعار تحریر فرمائے۔(انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/۵۱)

(546)۔حضرت سیّد محمد غوث بالا پیر گیلانی قادری

شیخِ طریقت، سیّد محمد غوث بالا پیر گیلانی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت خاندانِ غوث الاعظم میں ہوئی اور ۵شوال ۹۵۹ھ کو قدیمی تاریخی قصبے ست گھرہ شریف ضلع اوکاڑہ میں وصال فرمایا۔یہیں مزار فیض بار ہے۔ آپ اپنے جدِّ امجد سیّد عبدُ القادر ثانی کے مرید و خلیفہ، علم و فضل اور عبادت و ریاضت میں بے مثال تھے۔ آپ خاندانِ سادات ست گھرہ اور شیخو شریف کے جدِّ امجد ہیں۔(خزینۃ الاصفیاء، ۱/۱۹۸)

(547)۔حضرت مولانا سیّد عبدُ السلام ہسوی مجددی

(۸) شیخِ طریقت مولانا سیّد عبدُ السلام ہسوی مجددی رحمۃُ اللہِ علیہ ۱۲۳۴ھ کو ہسوہ (ضلع فتح پور، یوپی) ہند میں پیدا ہوئے اور یہیں ۸ شوال ۱۲۹۹ھ کو وصال فرمایا، مزار زیارت گاہِ عام ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، تلمیذ علّامہ سیّد احمد دحلان مکی، مرید و خلیفہ شاہ احمد سعید مجددی اور صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ تھے۔

(تذکرۂ علمائے حال، ص ۳۱۸تا ۳۲۵، تذکرہ علماء اہلسنت، ص ۱۲۴)

(548)۔حضرت شیخ سیّد محمد مصطفیٰ ماء العینین قادری

مرجعُ العُلَماء والاولیاء حضرت شیخ سیّد محمد مصطفیٰ ماء العینین قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت حوض (موریطانیہ) میں ۱۲۴۶ھ کو ہوئی اور ۲۷ شوال ۱۳۲۸ھ کو تزنیت مراکش میں وصال فرمایا، یہیں مزار واقع ہے۔ آپ جامع علوم وفنون، قراٰن وحدیث پر گہری نظر رکھنے والے عالمِ دین، علم سر الحروف میں درجۂ امامت پر فائز، شیخِ طریقت، استاذ و مرشد العلماء، باکرامت ولی اللہ، مصنّفِ کُتبِ کثیرہ اور مجاہدِ اسلام تھے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے پہلے سفر حج میں آپ کی زیارت کی، قطبِ مدینہ علامہ ضیاء الدین مدنی بھی آپ کے شاگرد اور خلیفہ ہیں۔ دَلِیْلُ الرِّفَاقِ عَلٰی شَمْسِ الاِتِّفَاقِ آپ کی بہترین تصنیف ہے۔

(دلیل الرفاق، ترجمۃ المؤلف، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۵ ۷)

(549)۔ حضرت پیر سیّد حسین شاہ جماعتی

پیرِ طریقت حضرت پیر سیّد حسین شاہ جماعتی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۱۲۸۵ھ میں کھیوہ شریف ضلع منڈی بہاؤالدین (پنجاب) کے ایک سادات گھرانے میں ہوئی اور یہیں ۱۹ شوال ۱۳۶۳ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حضرت پیر سیّد حیات محمد شاہ سیالکوٹی کے مرید اور امیرِ ملّت سیّد جماعت علی شاہ صاحب کے خلیفہ، شریعت و طریقت کے جامع اور زہد و تقویٰ کے پیکر تھے۔ (خلفائے امیر ملت، ص ۱۲۷)

(550)۔ حضرت پیر محمد معصوم شاہ نوری

عارفِ ربانی حضرت پیر محمد معصوم شاہ نوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۱۳۱۵ھ کو ایک صوفی گھرانے میں ہوئی اور ۲۹ شوال ۱۳۸۸ھ کو وصال فرمایا، مزار خانقاہ قادریہ چک سادہ (ضلع گجرات، پنجاب) میں ہے۔ آپ عالمِ دین، مصنف کتب، شیخِ طریقت، حضرت داتا گنج بخش کے عاشقِ صادق، بانیِ نوری کتب خانہ، مرجعِ علما و مشائخ، نوری مسجد (ریلوے اسٹیشن لاہور) سمیت ۲۰ مساجد کے بانی اور کئی مدارس کے معاون تھے۔ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کی ترغیب پر کئی کُتُب تصنیف فرمائیں۔ (تذکرہ علماء اہلسنت، ص ۲۴۷)

(551)۔ حضرت شیخ مانون شاہ یوسف زئی مجددی

شیخِ طریقت حضرت شیخ مانون شاہ یوسف زئی مجددی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۱۰۰۱ھ کو دہلی میں ہوئی، علمِ دین علمائے اہلِ سنّت سے حاصل کیا، حضرت حاجی بہادر

کوہاٹی سے بیعت و خلافت حاصل ہوئی، مرشد کے حکم پر زندگی بھر افغانستان میں علم و عرفان کو عام کیا، ۱۴شوال ۱۰۹۹ھ کو وصال فرمایا، مزار موضع تہکال ضلع پشاور میں ہے۔(تذکرۂ مشائخ مجددیہ افغانستان، ص ۸۱)

(552)۔حضرت شیخ سیّد محمد مصطفیٰ ماء العینین قادری

مرجعُ العُلَماء والاولیاء حضرت شیخ سیّد محمد مصطفیٰ ماء العینین قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت حوض (موریطانیہ) میں ۱۲۴۶ھ کو ہوئی اور ۲۷ شوال ۱۳۲۸ھ کو تزنیت مراکش میں وصال فرمایا، یہیں مزار واقع ہے۔ آپ جامع علوم و فنون، قرآن و حدیث پر گہری نظر رکھنے والے عالمِ دین، علم سر الحروف میں درجۂ امامت پر فائز، شیخِ طریقت، استاذ و مرشد العلماء، باکرامت ولی اللہ، مصنّفِ کُتبِ کثیرہ اور مجاہدِ اسلام تھے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے پہلے سفرِ حج میں آپ کی زیارت کی، قطبِ مدینہ علامہ ضیاء الدین مدنی بھی آپ کے شاگرد اور خلیفہ ہیں۔ دَلِیْلُ الرِّفَاقِ عَلٰی شَمْسِ الِاتِّفَاقِ آپ کی بہترین تصنیف ہے۔

(دلیل الرفاق، ترجمۃ المؤلف، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۵۔۷)

علمائے اسلام

(553)۔ حضرت شیخ ابو محمد مُصلح الدّین سعدی شیرازی

حضرت شیخ ابو محمد مُصلح الدّین سعدی شیرازی سہروردی، عالمِ دین، مشہور شاعر، خطیب، مصنّف اور صوفی تھے۔ آپ کی کُتُب **گلستانِ سعدی** اور **بوستانِ سعدی** بہت مشہور ہیں۔ ۵۸۹ ہجری میں پیدا ہوئے اور شوال ۶۹۱ ہجری میں وِصال فرمایا، مزار سعدیہ بستی شیراز (صوبہ فارس) ایران میں ہے۔ (گلستانِ سعدی، ص۶،۲)

(554)۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدّثِ دہلوی

سِراجُ الہند حضرت شاہ عبد العزیز محدّثِ دہلوی، علوم و فُنون کے جامع، استاذُ العلماء و المحدثین، مُفَسّرِ قرآن، مصنّف اور مفتیِ اسلام تھے، **تفسیرِ عزیزی**، **بُستانُ المُحدّثین** اور **تحفۂ اِثناعشریہ** آپ کی مشہور کُتُب ہیں۔ ۱۱۵۹ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۷ شوال ۱۲۳۹ ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک درگاہ حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ مہندیاں، میر درد روڈ، نئ دہلی میں ہے۔ (الاعلام للزرکلی، ج۴ص۱۴۔ اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج۱۱ص۶۳۴)

(555)۔ حضرت سیّدنا ابو داوٗد سلیمان بن اَشْعَث سجستانی بصری

حافظ الحدیث حضرت سیّدنا ابو داوٗد سلیمان بن اَشْعَث سجستانی بصری، محدّث، متقی، زاہد اور استاذُ المحدّثین تھے۔ ۲۰۲ ہجری کو سجستان (صوبہ سیستان) ایران میں پیدا ہوئے اور ۱۶ شوال ۲۷۵ ہجری کو بصرہ (عراق) میں وِصال فرمایا، آپ کو امیرُ المؤمنین

فی الحدیث حضرتِ سیّدنا سفیان ثَوری رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ صِحاح ستّہ میں شامل **سُنَنِ ابی داوٗد** آپ کی عالمگیر شہرت کا سبب ہے۔

(سیر اعلام النبلاء، ج۱۰ص۵۶۸-۵۷۹)

(556)۔حضرتِ سیّدُنا محمد بن سیرین بصری

امام الْمُعَبِّرین حضرتِ **سیّدُنا محمد بن سیرین** بصری کی ولادت ۳۳ھ میں ہوئی اور وصال ۱۰ شوال ۱۱۰ھ میں بصرہ میں ہوا۔ آپ تابعی، ثقہ راویِ حدیث، عظیم فقیہ، امام العلماء، تقویٰ وورع کے پیکر اور تعبیر الرویاء(خوابوں کی تعبیر) کے ماہر تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، ج۷، ص۱۴۳تا۱۵۴، تاریخ بغداد، ج۲، ص۴۱۵، ۴۲۲)

(557)۔حضرتِ سیّدنا محمد بن اسماعیل

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرتِ **سیّدنا محمد بن اسماعیل** بخاری علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۹۴ھ کو بخارا میں ہوئی اور وصال یکم شوال ۲۵۶ھ میں فرمایا، مزار خرتنگ (نزد سمرقند) ازبکستان میں ہے۔ آپ امام المحدثین والمسلمین، زہد و تقویٰ کے جامع اور قراٰنِ کریم کے بعد صحیح ترین کتاب **"بخاری شریف"** کے مؤلف ہیں۔

(المنتظم، ج۱۲، ص۱۳۳، سیر اعلام النبلاء، ج۱۰، ص۲۷۷، ۳۱۹)

(558)۔حضرت ابو جعفر محمد بن جریر طبری

امامُ المفسّرین حضرت **امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری** کی ولادت ۲۲۵ھ کو آمُل (صوبہ مازندران، قدیمی نام طبرستان)ایران میں ہوئی اور ۲۷ شوال ۳۱۰ھ کو وصال فرمایا، مزار حدیقۃ الرجعی (شارع عشرین، الاعظمیہ) بغداد عراق میں واقع

ہے۔ آپ امامِ اَجل، ماہرِ فن، جلیلُ القدر محدّث، عظیم مفسّر، مشہور فقیہ اور باعمل صوفی تھے۔ آپ کی درجن سے زیادہ کُتب میں تفسیرِ طبری اور تاریخِ طبری شہرت تامّہ رکھتی ہیں۔(تاریخِ طبری،ج۱،ص۲۳،۲۷،سیر اعلام النبلاء،ج۱۱،ص۲۹۱،۳۰۱)

(559)۔حضرت سیّدنا ابو عمرو عثمان دانی مغربی مالکی

امامُ القراء **حضرتِ سیّدنا ابو عمرو عثمان دانی** مغربی مالکی کی ولادت قرطبہ اندلس (موجودہ اسپین) میں ۳۷۱ھ میں ہوئی۔ آپ قراٰنِ کریم کی روایات، تفسیر، معانی، طُرُق، علمِ اعراب اورضبط کے امام،بارہ سے زائد کُتُب کے مصنّف اور مستجابُ الدّعوات تھے۔ پاک وہند اور ترکی میں رائج مُصْحَف شریف (قراٰنِ مجید) کا رسمِ عثمانی آپ کے منہج کے مطابق ہے۔ ۱۵ شوال المکرم ۴۴۴ھ میں وصال فرمایا، دانیہ اندُلس کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔(سیر اعلام النبلاء،ج۱۳،ص۴۸۱،۴۸۵)

(560)۔حضرت امام فخر الدّین محمد بن عمر رازی

مفسرِ قراٰن، **امام فخر الدّین محمد بن عمر رازی** شافعی کی ولادت ۵۴۳ھ کو رَے (نزد تہران) ایران میں ہوئی اور یکم شوال ۶۰۶ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار کوہِ مزدا خان ہرات مغربی افغانستان میں ہے۔ آپ علّامۃ الوری، شیخ الاسلام والمسلمین، امام المتکلمین اور صوفیِ باصفا تھے۔ تقریباً ۸۰ سے زائد کُتُب میں سے **"تفسیرِ کبیر"** مشہور ہے۔(فضلِ قدیر ترجمہ تفسیرِ کبیر،ج۱،ص۴۳،وفیات الاعیان،ج۲،ص۳۴۹،۳۵۱)

(561)۔ حضرتِ سیّدنا موفّق الدین عبداللہ ابنِ قُدامہ

تلمیذِ غوثِ اعظم (شاگردِ غوثِ اعظم)، حضرتِ سیّدنا موفّق الدین **عبداللہ ابنِ قُدامہ** مَقْدِسی حنبلی کی ولادت ۵۴۱ھ جماعیل (نزد نابُلس، بیتُ المقدس) فلسطین میں ہوئی اور وصال یکم شوال ۶۲۰ھ کو فرمایا، مزار جبلِ قاسِیُون دمشق شام میں حضرتِ سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قُرب میں ہے۔ آپ شیخ الاسلام، امام الائمہ، مفتی الامّہ، فقیہِ حنابلہ اور ۲۵ سے زائد کُتُب کے مصنّف ہیں، آپ کی کتاب **اَلْمُغْنی** کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔

(طبقات الحنابلہ، ج۴، ص۱۰۵، ۱۱۲، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج۱، ص۶۴۱)

(562)۔ حضرت سیّدنا علّامہ مفتی محمد علاؤالدین حصکفی

صاحبِ درِمختار، عمدۃ المتاخرین حضرتِ سیّدنا علّامہ مفتی **محمد علاؤالدین حصکفی** دمشقی حنفی کی ولادت ۱۰۲۵ھ دمشق شام میں ہوئی اور وصال ۱۰ شوال ۱۰۸۸ھ کو فرمایا، مزار بابِ الصغیر (دمشق) شام میں ہے۔ آپ جامعِ معقولات و منقولات اور عظیم فقیہ تھے۔ اپنی کتاب "**درمختار شرح تنویر الابصار**" کی وجہ سے مشہور ہیں۔

(جد الممتار، ج۱، ص۲۴۵، ۲۴۲، ۷۹)

(563)۔ حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی

عالمِ باعمل حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **عنایت احمد کاکوروی** کی ولادت ۱۲۲۸ھ دیوہ (ضلع بارہ بنکی یوپی) ہند میں ہوئی، ۱۷ شوال ۱۲۷۹ھ کو آپ کی وفات سمندر میں کشتی کے ڈوبنے سے ہوئی اور وفات کی یہ صورت بھی شہادت کے زمرے میں آتی ہے۔

آپ استاذ العلماء، مجاہدِ اسلام، مصنّفِ کُتُب (مثلاً علم الصیغہ و تواریخ حبیبِ الٰہ) اور اکابر عُلمائے اہلِ سنّت سے ہیں۔(فقہائے ہند، ج۳، ص۴۰۵، ظفر المحصلین، ص۳۱۲)

(564)۔حضرت مَجْدُ الدّین محمد بن یعقوب فیروز آبادی شافعی

شیخُ الاسلام، **مَجْدُ الدّین محمد بن یعقوب فیروز** آبادی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۲۹ھ کازروں (نزد نیشاپور) ایران میں ہوئی۔ ۲۰ شوّالُ المکرَّم ۸۱۷ھ کو وصال فرمایا، تدفین زبید (دراحاطہ مزارِ شیخ اسماعیل الجبرتی) یمن میں ہوئی۔ آپ امامِ لغت، مفسرِ قرآن، فقیہ شافعی، فارسی، عربی اور دیگر کئی زبانوں پر عبور رکھنے والے محقق عالِم تھے۔ مشہور لغت ”القاموس المحیط “(چار جلدیں) آپ کی تقریباً پچاس کتب میں سے ایک ہے۔(الشقائق النعمانیہ، ص۲۱، بغیۃ الوعاہ، ج۱، ص۲۷۳، طبقات المفسرین، ج۲، ص۲۷۵تا۲۸۰)

(565)۔حضرت شیخ محمد بن طاہر صدیقی پٹنی قادری

مِلکُ المحدثین حضرت **شیخ محمد بن طاہر صدیقی** پٹنی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۱۳ھ کو پٹن (صوبہ گجرات) ہند میں ہوئی۔ ۶ شوّالُ المکرَّم ۹۸۶ھ میں دورانِ سفر اُجین (مدھیہ پردیش) کے مقام پر ظلماً شہید کئے گئے، مزار مبارک پٹن (صوبہ گجرات) ہند میں ہے۔ آپ صاحبِ کنزُ العُمَّال کے شاگرد و مرید، جیّد عالمِ دین، با عمل مبلغ، شیخِ طریقت اور اکابر محدثینِ ہند سے تھے۔ تصانیف میں ”مجمع بحار الانوار “یادگار ہے۔(حدائق الحنفیہ، ص۴۰۸، شذرات الذھب، ص۴۷۹، ۴۸۰)

(566)۔ حضرت علّامہ علی بن سلطان محمد قاری ہروی حنفی مہاجر مکی

مجدد ِ وقت، علّامۃُ الدہر، حضرت **علّامہ علی بن سلطان محمد قاری** ہروی حنفی مہاجر مکی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دسویں صدی ہجری میں ہرات افغانستان میں ہوئی۔ شوّالُ المکرَّم ۱۰۱۴ھ مکۂ مکرمہ میں وصال فرمایا اور جنّتُ المعلیٰ میں تدفین کی گئی۔ آپ عالمِ باعمل، صوفیِ باصفا، فقیہ حنفی، شارحِ حدیث، بہترین کاتب اور تقریباً ۱۵۲ کتب کے مصنف ہیں۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور منح الروض الازہر آپ کی ہی تصانیف ہیں۔

(فیض المعین، ص ۵ تا ۷، حدائق الحنفیہ، ص ۴۲۲،۴۲۱، منح الروض الازہر فی شرح الفقہ الاکبر، ص ۱۵ تا ۱۹)

(567)۔ حضرت سیّدُنا شیخ ابو الاسرار حسن بن علی عُجَیمی حنفی مکی

عالمِ کبیر، مسند حجاز حضرت سیّدُنا **شیخ ابو الاسرار حسن بن علی عُجَیمی** حنفی مکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۰۴۹ھ مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔ ۳ شوّالُ المکرَّم ۱۱۱۳ھ کو وصال فرمایا، تدفین طائف (عرب شریف) میں احاطۂ مزار حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میں ہوئی۔ آپ محدثِ شہیر، فقیہ حنفی، صوفیِ کامل اور کئی کتب کے مصنف تھے۔

(مکہ مکرمہ کے عجیمی علماء، ص ۵۴،۶)

(568)۔ حضرت مولانا محمد عبد الحق صدیقی محدثِ الٰہ آبادی

شیخ الدلائل حضرت مولانا **محمد عبد الحق صدیقی محدثِ الٰہ آبادی، نقشبندی** حنفی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۵۲ھ ضلع نیوان الٰہ آباد (یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال ۱۶ شوّالُ المکرَّم ۱۳۳۳ھ مکّۃ المکرمہ میں ہوا۔ آپ استاذُ العلماء، مفسرِ قراٰن،

صوفیِ باصفا، قطبِ مکۂ مکرمہ، جامع علم و عمل، مقرّظِ حسامُ الحرمین اور اکابر علمائے اہلِ سنّت سے ہیں۔ متعدد تصانیف میں الاکلیل علیٰ مدارک التنزیل مطبوع ہے۔

(الاعلام للزرکلی، ج۲، ص۱۸۶، انوارِ قطبِ مدینہ، ص۷۳، ۱۹۱، ۱۸۹)

(569)۔ حضرت علّامہ شیخ ابو حامد احمد اِسفَرایِینی شافعی

شیخُ الاسلام حضرت علّامہ شیخ ابو حامد احمد اِسفَرایِینی شافعی کی ولادت اِسفرایین (نزد نیشاپور، خراسان) ایران میں ۳۴۴ھ میں ہوئی جبکہ وفات ۱۹شوال ۴۰۶ھ کو بغداد میں ہوئی، مزار بابِ حرب میں ہے۔ آپ فقہِ شافعی کے عظیمُ المرتبت مفتی، عالم، مُناظر، کئی کُتُب کے مُصَنّف، حدیثِ پاک کے ثقہ راوی، استاذُ العُلَماء، مُتّقی و زاہد اور چوتھی صدی ہجری کے مُجدّدِ اسلام تھے۔ (وفیات الاعیان، ۱/۹۴)

(570)۔ حضرت مولانا مفتی شاہ محمد رُکنُ الدّین اَلوَرِی

حضرت مولانا مفتی شاہ محمد رُکنُ الدّین اَلوَرِی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع کھیڑلہ (ضلع گڑگانوہ نزد دہلی ہند) میں ہوئی اور انتقال ۲۱شوال ۱۳۵۵ھ کو اَلور (راجستھان ہند) میں ہوا، مزارِ مبارک یہیں ہے۔ آپ ایک فقیہ، عالم، سلسلۂ نقشبندیہ کے شیخِ طریقت، صاحبِ تصنیف بُزُرگ ہیں، "رکن دین" آپ کی ہی تصنیف ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک سوال کرکے استفادہ کیا۔ (جہان امام احمد رضا، ۵/۳۸۶تا۳۹۰)

(571)۔حضرت مولانا فرید الدّین ہاشمی

تلمیذِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، استاذُ العُلَماء حضرت مولانا فرید الدّین ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۲۴ھ میں بھوئی گاڑ (تحصیل حسن ابدال، ضلع اٹک، پنجاب) کے ایک عِلمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں ۲ شوال ۱۳۹۲ھ کو وصال ہوا، آپ تلمیذِ مولانا مشتاق احمد کانپوری رحمۃ اللہ علیہ، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی کے ہم درجہ (Class Fellow)، جیّد عالمِ دین اور ماہر مُدرّس تھے۔

(علامہ قاضی عبد الحق ہاشمی اور تاریخ علمائے بھوئی گاڑ، ص ۱۳۱)

(572)۔حضرت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی چشتی قادری

غزالیِ زماں، رازیٔ دوراں علامہ سیّد احمد سعید کاظمی چشتی قادری کی ولادت ۱۳۳۱ھ محلہ کٹوتی امروہہ (ضلع مراد آباد یوپی) ہند میں ہوئی، آپ شیخُ الحدیث، استاذُ العُلَما، بانیِ جامعہ اسلامیہ عربیہ انوارُ العُلوم، بہترین خطیب، مُصنّفِ کُتُب، دینی، قومی اور مِلّی رہنما، شیخِ طریقت اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ وصال ۲۶ رمضان ۱۴۰۶ھ کو ہوا، سالانہ عرس چار، پانچ شوال کو ہوتا ہے۔ مزار عید گاہ مدینۃُ الاولیاء ملتان میں ہے۔

(فیضانِ علامہ کاظمی، ص ۳ تا ۶۰)

(573)۔حضرت مولانا حافظ فضلُ الرّحمٰن قادری مَدَنی

صاحبزادۂ قطبِ مدینہ، حضرت مولانا حافظ فضلُ الرّحمٰن قادری مَدَنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۴۴ھ کو محلہ بابُ السّلام زقاق الزرندی مدینۂ مُنوّرہ میں ہوئی اور ۲۷ شوال ۱۴۲۳ھ کو وصال فرمایا۔ تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، بہترین

قاری اور شیخِ طریقت تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کو آپ سے سلاسلِ کثیرہ کی خلافت حاصل ہے۔

(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۲/۴۰۶ تا ۴۱۷، انوارِ قطبِ مدینہ، ص ۵۷۶، تعارف امیر اہل سنّت، ص ۷۳)

(574)۔ حضرت علامہ ابن الفرضی ابو ولید عبداللہ بن محمد قرطبی

علامہ ابن الفرضی ابو ولید عبد اللہ بن محمد قرطبی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۳۵۱ھ کو ہوئی اور ۶ شوال ۴۰۳ھ کو شہید ہوئے۔ آپ جلیلُ القدر عالمِ دین، حافظُ الحدیث، ثقہ راوی، فقیہ مالکی، قاضیِ بلنسیہ، عربی شاعر، مؤرخ اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔ تاریخ علماء الاندلس آپ کی یادگار تصنیف ہے۔

(سیر اعلام النبلاء، ۱۳/۱۰۶، معجم المؤلفین، ۲/۲۹۵)

(575)۔ حضرت مولانا غلام محی الدّین بگوی

عالمِ باعمل حضرت مولانا غلام محی الدّین بگوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت بگہ (تحصیل پنڈ داد نخان) ضلع جہلم کے ایک علمی گھرانے میں ۱۲۱۰ھ کو ہوئی اور یہیں ۳۰ شوال ۱۲۷۳ھ کو وصال فرمایا، آپ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے شاگرد، حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی کے مرید و خلیفہ، مفتیِ پنجاب، استاذُ العلماء، عرصۂ دراز تک بگہ پھر لاہور میں تشنگانِ علم کی پیاس بجھاتے رہے۔

(تذکرہ علماء اہلسنت وجماعت لاہور، ص ۱۴۵)

(576)۔حضرت علامہ شیخ محمود بن رشید عطار دمشقی

حضرت علامہ شیخ محمود بن رشید عطار دمشقی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۱۲۸۴ھ دمشق میں ہوئی اور یہیں ۲۰ شوال ۱۳۶۲ھ کو وصال فرمایا، بابُ الصّغیر قبرستان دمشق میں دفن کئے گئے۔ آپ حافظِ قراٰن، جیّد عالمِ دین، تلمیذِ امام بدرُ الدین حسنی، مفتیِ حنفیہ قضاءُالطفیلہ (اردن) اور استاذُ العلماء تھے۔ آپ دمشق، اردن، جدّہ اور بمبئی کے مدارس میں مُدرّس رہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی عالمی شہرت یافتہ کتاب "الدّولۃُ المَکّیہ" پر تقریظ بھی لکھی۔ استحباب القیام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلاۃ والسلام آپ کی یادگار تصنیف ہے۔(الدولۃ المکیۃ، ص۴۱۱، تاریخ الدولۃ المکیہ، ص۱۳۷)

(577)۔حضرت علامہ قاضی محمد عبد السبحان ہزاروی

استاذُالعلماء حضرت علامہ قاضی محمد عبد السبحان ہزاروی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ۱۳۱۵ھ کو کھلابٹ (ہری پور ہزارہ) KPK کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں ۱۲ شوال ۱۳۷۷ھ کو وصال فرمایا۔ آپ بہت بڑے عالمِ دین، بہترین مناظر، کئی کتب کے مصنف و محشی، فعّال عالمِ دین، استاذُالعلماء، سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے۔ آپ کی کتاب مواہب الرحمٰن مطبوع ہے۔ استاذُالعلماء علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی آپ کے لائق فرزند ہیں۔(تذکرۂ اکابر اہل سنت، ص۲۲۷)

تلامذہ وخلفائے اعلیٰ حضرت

(578)۔حضرت مولانا حافظ مشتاق اَحمد صِدّیقی کانپوری

جامع علوم و فُنون حضرت مولانا حافظ مشتاق اَحمد صِدّیقی کانپوری، استاذُ العلماء، مدرِّس، واعِظ، شیخ الحدیث والتفسیر اور جیّد عالم تھے۔ ۱۲۹۵ہجری میں سہارن پور (یوپی) ہند میں پیدا ہوئے اور کانپور ہند میں یکم شوال ۱۳٦۰ہجری کو وِصال فرمایا۔ آپ کو بساطیوں والے قبرستان پنجابی محلہ کانپور (یوپی) ہند میں والدِ گرامی علامہ احمد حسن کانپوری کے مزار سے متصل دفن کیا گیا۔ (تذکرہ محدثِ سورتی، ص۲۸۹-۲۹۰)

(579)۔حضرت مولانا حافظ قاری محمد بشیر الدّین قادری نقشبندی

زینتُ القُرّاء حضرت مولانا حافظ قاری محمد بشیر الدّین قادری نقشبندی جبل پوری، عالمِ دین، مدرّس، شیخِ طریقت اور اچھے قاری تھے، ۱۲۸۵ہجری میں پیدا ہوئے اور ۲ شوال ۱۳۲٦ہجری میں وِصال فرمایا۔ مزار مبارک عید گاہ کلاں جبل پور (مدھیہ پردیش) ہند میں ہے۔ (تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص۴۳۴-۴۳۱)

(580)۔حضرت مولانا سیّد محمد عبد السَّلام باندوی قادری

ناصِرُ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد عبد السَّلام باندوی قادری، عالمِ دین، قومی راہنما، خطیب، مصنّف، شاعر، پیرِ طریقت اور بانیِ انجمنِ امانت الاسلام تھے،

۱۳۲۳ ہجری کو باندہ (یوپی) ہند میں پیدا ہوئے اور ۶ شوال ۱۳۸۷ ہجری میں وِصال فرمایا۔ مزار مبارک پاپوش قبرستان ناظم آباد باب المدینہ کراچی میں ہے۔

(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۳۱۵۔ انوارِ علمائے اہلِ سنت سندھ، ص ۴۷۹-۴۸۳)

(581)۔ حضرت شیخ عمر بن حَمدان مَحْرَسی مالکی

محدِّثُ الحرمین حضرت شیخ عمر بن حَمدان مَحْرَسی مالکی، ۱۲۹۱ ہجری میں مَحْرَس (وِلایت صَفَاقُس) تیونس میں پیدا ہوئے اور ۹ شوال ۱۳۶۸ ہجری کو مدینۂ منورہ میں وِصال فرمایا۔ محدّثِ کبیر، تقریباً ۱۳۵ اکابرین سے سندِ حدیث لینے والے، حرم شریف اور مسجدِ نبوی کے مدرّس اور متعدد اکابرینِ اَہلِ سنت کے اُستاذ ہیں۔ آپ نے کم و بیش ۴۴ سال حرمین شریفین میں درسِ حدیث دینے کی سعادت پائی۔

(الدلیل المشیر ص ۳۱۸۔ امام احمد رضا محدثِ بریلوی اور علماء مکہ مکرمہ، ص ۱۶۱۔ دمشق کے غلایینی علما، ص ۲۶)

(582)۔ حضرت مولانا سیّد محمد آصف علی کانپوری

عاشقِ اعلیٰ حضرت مولانا سیّد محمد آصف علی کانپوری، عالمِ باعمل اور مجازِ طریقت تھے، کانپور محلہ فیل خانہ قدیم میں ۱۲۹۵ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۴ شوال ۱۳۶۰ ہجری میں کانپور (یوپی) ہند میں ہی وِصال فرمایا۔

(تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۲۸۸-۲۸۳)

(583)۔ حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری رَضَوی

مفتیِ اعظم پاکستان، سیّدُ المحدّثین حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری رَضَوی اشرفی، استاذُ العلماء، شیخ الحدیث، مناظرِ اسلام، بانی و امیر مرکزی دارُ العُلوم

حِزبُ الاحناف اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ ۱۳۱۹ ہجری کو محلہ نواب پور اَلْوَر (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور مرکز الاولیالاہور میں ۲۰ شوّال ۱۳۹۸ ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک دارُ العلوم حِزبِ الاحناف داتا دربار مارکیٹ مرکز الاولیالاہور میں ہے۔(تاریخِ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص۳۱۸-۳۱۴)

(584)۔حضرت سیّدنا شیخ عابد بن حسین مالکی قادری

مفتیِ مالکیہ حضرت سیّدنا شیخ عابد بن حسین مالکی قادری، عالمِ باعمل، مدرّسِ حرم، استاذُ العلماء اور کئی کُتُب کے مصنّف ہیں۔ ۱۲۷۵ ہجری میں مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیمًا کے ایک علمی خاندان میں پیدا ہوئے اور ۲۲ شوال ۱۳۴۱ ہجری میں یہیں وِصال فرمایا۔(مختصر نشر النور والزھر، ص۱۸۱۔امام احمد رضا محدثِ بریلوی اور علماءِ مکہ مکرمہ، ص۱۲۹-۱۳۶)

(585)۔حضرت علامہ مفتی حافظ سیّد عبد الرّشید عظیم آبادی

حضرت علامہ مفتی حافظ سیّد عبد الرّشید عظیم آبادی، مدرسہ منظرِ اسلام بریلی شریف کے اوّلین طالبِ علم، مَلِکُ العلماء علامہ سیّد ظفر الدّین بِہاری کے زندگی بھر کے رفیق، جیّد عالِم، مُناظرِ اسلام اور کئی مدارِس خُصوصاً جامعہ اسلامیہ شمسُ الھدیٰ پٹنہ کے مدرِّس تھے۔ ۱۲۹۰ ہجری میں موضع موہلی (پٹنہ) میں پیدا ہوئے اور ۲۴ شوال ۱۳۵۷ ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک موضع کوپا عظیم آباد پٹنہ (یوپی) ہند میں ہے۔(جہانِ ملک العلماء، ص۸۶۳-۹۶۵-۹۵۹)

(586)۔ حضرت مولانا حافظ شاہ محمد حبیب اللہ قادری میرٹھی

ہمدردِ ملّت حضرت مولانا حافظ شاہ محمد حبیب اللہ قادری میرٹھی، عالمِ باعمل، واعظِ خوش بیان، عربی و فارسی کے مدرِّس اور بانیِ مسلم دَارُ الیَتَامٰی وَالمَسَاکِیْن میرٹھ ہیں۔ ۱۳۰۴ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۲۶ شوال ۱۳۶۷ ہجری میں وِصال فرمایا۔ مزار مبارک قبرستان شاہ ولایت محلہ خیر نگر میرٹھ (یوپی) ہند میں ہے۔

(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۲۲۷-۲۳۳)

(11)ذی القعدۃ الحرام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الشَّفِیْق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔

(معجم کبیر،۱۸/ ۳۶۲،حدیث:۹۲۸)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سَرْوَرا تم پہ کروروں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

"ذوالقعدہ" کہنے کی وجہ:

اسلامی سال کا گیارھواں مہینا ذو القعدہ ہے۔ اس کا شمار حرمت والے مہینوں میں ہوتا ہے اس لیے اس کے نام کے ساتھ "الحرام" کا اضافہ کرکے اسے "ذوالقعدۃُ

الحرام ‘‘کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے: حرمت والا ذوالقعدہ۔ اسے ذی قعد بھی کہا جاتا ہے۔

ذوالقعدہ دو لفظوں سے مل کر بنا ہے، ایک ’’ذُو‘‘ اور دوسرا ’’القعدۃ‘‘۔ اس کا درست تلفظ یہ ہے: (ذُ۔ لْ۔ قَ۔ عْ۔ دَ۔ ہْ)۔ ذوالقعدہ کی حرمت کی وجہ سے اہلِ عرب اس مہینے میں جنگ اور سفر کے لیے نہیں نکلتے تھے بلکہ اپنے گھروں میں ہی بیٹھے رہتے تھے اسی وجہ سے اس مہینے کو ذوالقعدہ (بیٹھنے والا مہینا) کہا جاتا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ:۳۶، ۴/۱۲۹۔ غیاث اللغات، باب الذال، ص۲۹۲)

ماہِ ذوالقعدہ کے کیا کہنے

ماہِ ذو القعدۃُالحرام کو کئی تاریخی نسبتیں حاصل ہیں، یہ مبارک مہینا اپنی برکتوں، رحمتوں اور عظمتوں کے سبب زمانۂ جاہلیت اور اسلام کے بعد بھی ہر زمانے میں مقبول رہا ہے آیئے! اس مہینے کی چند خصوصیات ملاحظہ کیجئے:

(۱)۔۔۔یہ مہینا حرمت والے مہینوں میں پہلا مہینا ہے، اس بارے میں منقول ہے کہ بلا اختلاف حرمت والے پے درپے آنے والے مہینوں میں ذوالقعدہ پہلا مہینا ہے۔ (لطائف المعارف، وظیفہ شہر ذی القعدہ، ص۲۹۷)

(۲)۔۔۔قرآنِ پاک میں حج کے مہینوں کا ذکر ہے ارشاد ہوتا ہے: اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ۔ ترجمۂ کنزالایمان: حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۷) حج کے تین مہینے ہیں ماہِ ذوالقعدۃُالحرام اُن میں سے ایک ہے جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

حج کے مہینوں سے مراد شوالُ المکرم، ذوالقعدۃ الحرام اور ذوالحجۃُ الحرام (کے دس دن) ہیں۔(سنن کبری للبیہقی، کتاب الحج، باب کراھیۃ من کرہ القرآن والتمتع، ۵/ ۲۹، حدیث:۸۸۷۴)

(۳)۔۔۔یہی وہ مہینا ہے کہ جب حضرت سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں تورات شریف کی خواہش کا اظہار کیا تو اللہ پاک نے انہیں ۳۰روزے رکھنے کا حکم دیا اور حضرت سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسی ذوالقعدہ کے روزے رکھے۔

(تفسیر مدارک، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۴۲، ص۳۸۴۔ تفسیر کبیر، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۴۲، ۵/ ۳۵۱، ۳۵۲)

(۴)۔۔۔اسی مقدّس مہینے میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے تمام عمرے ادا فرمائے، حضرت سیّدَتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے تمام عمرے ذوالقعدہ کے مہینے میں ادا فرمائے ہیں۔

(ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب العمرہ فی ذی القعدہ، ۳/ ۴۵۸، حدیث:۲۹۹۷)

امام نووی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (وفات: ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں: علمائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے تمام عمرے ذوالقعدۃُ الحرام میں اس لئے ادا فرمائے تاکہ اس مہینے کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اہلِ جاہلیت کی مخالفت بھی ہو جائے کیونکہ وہ لوگ اس مہینے میں عمرہ کرنے کو بہت بڑا گناہ جانتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے اس مہینے میں کئی مرتبہ اس لئے عمرے ادا فرمائے تاکہ اس ماہ میں عمرہ کرنے کا جواز ہو جائے اور عہدِ جاہلیت کے عمل کا اِبطال خوب واضح ہو سکے۔

(شرح مسلم للنووی، کتاب الحج، باب بیان عدد عمر النبی وزمانہن، جزء:۲، ۴/ ۲۳۵)

(٦)۔۔۔ذو القعدہ بھی ان پانچ مہینوں میں سے ایک ہے جن کا چاند دیکھنا واجبِ کفایہ ہے، وہ پانچ مہینے یہ ہیں: (١) شعبان (٢) رمضانُ المبارک (٣) شوال (٤) ذوالقعدہ (٥) ذوالحجہ۔ (بہار شریعت، ١/ ٩٧٤، حصہ ٥)

ذوالقعدۃُ الحرام کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شریعتِ مطہرہ نے فرض وواجب کی ادائیگی کے لیے بے حد تاکید کی ہے اور نفلی عبادات کی خوب ترغیب دلائی ہے لہٰذا ہمیں عبادت و تلاوت اور ذکر و درود کی کثرت کرنی چاہیے۔ سال میں بعض بابرکت ایام ایسے بھی ہیں جن میں ذِکْرُ اللہ کی کثرت، راتوں کو شب بیداری اور رضائے الٰہی کے لیے دن میں روزہ رکھنے کے بڑے فضائل ہیں۔ ماہِ ذوالقعدۃُ الحرام بھی ان میں سے ایک ہے۔ اس مہینے کو بھی فضول اور گناہ والے کاموں میں گزارنے سے پرہیز کیجئے اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی کوشش کیجئے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم نے اس مہینے کی مبارک راتوں میں اجر و ثواب کمانے اور اپنی آخرت کو بہتر بنانے کے لیے کچھ اَورادو وَظائف بیان فرمائے ہیں جن پر عمل کر کے ہم اپنے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کرسکتے ہیں۔ آیئے ! عمل کا جذبہ بڑھانے کے لیے کچھ نوافل اور وظائف ملاحظہ کیجئے:

(۱)سرخ یاقوت کے مکانات

جو کوئی ذوالقعدہ کی پہلی رات میں چار رکعت نفل پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں اَلحمدُ شریف کے بعد ۲۳ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کے لیے اللہ پاک جنت میں چار ہزار مکان سرخ یاقوت کے بنائے گا اور ہر مکان میں جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت پر ایک حور بیٹھی ہو گی جس کی پیشانی سورج سے زیادہ روشن ہو گی۔

(رکن دین، ص۷۵ ملخصًا)

(۲)درجات کی ترقی

اس مہینے کی ۹ تاریخ کو درجات میں ترقی کے لیے دو رکعت نفل اس طرح پڑھئے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ مزمل کی تلاوت کیجئے۔ سلام کے بعد تین بار سورۂ یٰسین کی تلاوت کیجئے۔(مرقع کلیمی، ص۲۰۸)

(۳)قبولیتِ دعا کا وظیفہ

جو کوئی اس مہینے کے آخر میں چاشت کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین بار پڑھے اور سلام کے بعد گیارہ (۱۱) بار دُرود شریف اور گیارہ (۱۱) بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر سجدہ کرے اور بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگے تو منہ مانگی مراد پائے گا۔(مرقع کلیمی، ص۲۰۸)

(۴)حج اور شہادت کا ثواب

جو شخص ماہِ ذوالقعدہ کی ہر رات میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد) تین بار پڑھے تو اس کو ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔(رکن دین، ص۷۵ ملخصًا)

(۵)حج اور عمرے کا ثواب

جو کوئی اس مہینے میں ہر جمعہ کے دن چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد اکیس (۲۱) بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد) پڑھے تو اللہ پاک اس کے واسطے حج اور عمرے کا ثواب لکھتا ہے۔(رکن دین، ص۷۵ ملخصًا)

یاخدا ایسے اسباب پاؤں
کاش مکے مدینے میں جاؤں
مجھ کو ارمان حج کا بڑا ہے
یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ اس ماہِ محترم میں جب موقع ملے اس طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے نوافل کا اہتمام کریں اور ممکن ہو تو دن میں روزہ بھی رکھیں، ذوالقعدۃُ الحرام کا شمار چونکہ حرمت والے مہینوں میں ہوتا ہے اور احادیث مبارکہ میں ان میں روزوں کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم

کے معمولات میں ان مہینوں کے روزے رکھنا شامل تھا جیسا کہ صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵ پر بزرگوں کے واقعات موجود ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کِرام

ذی القعدۃ الحرام اِسلامی سال کا گیارہواں مہینا ہے۔ اِس میں جن صحابۂ کِرام، اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وصال ہوا، اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکْر پیشِ خدمت ہے۔

(587)۔ حضرت سیّدتُنا اُمِّ سلمہ ہند بنتِ ابو اُمیّہ

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا اُمِّ سلمہ ہند بنتِ ابو اُمیّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا عرب کے معزّز قبیلے قریش میں پیدا ہوئیں، آپ فَہم و فراسَت کی مالِک، عبادت گزار اور ماہرِ فقہ تھیں۔ شوّال ۴ ہجری کو نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے نکاح میں آئیں اور وصال ذیقعدہ ۵۹ یا ۶۱ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوا، مزار مُبارک جنّتُ البقیع میں ہے۔

(طبقاتِ ابن سعد، ج۸، ص۶۹)

(588)۔ حضرتِ سیّدُنا سعد بن معاذ

میدانِ بدر میں ابھی جنگ کا بازار گرم نہ ہوا تھا کہ ایک صحابیٔ رسول نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم! کیا ہم آپ کے لئے ایک سائبان نہ بنا دیں جس میں آپ تشریف فرما ہوں اور قریب ہی آپ کی سواری باندھ دی جائے پھر ہم اسلام کے دشمنوں سے ٹکرا جائیں، اگر اللہ نے ہمیں فتح دی تو یہ ہماری خواہش کے مطابق ہوگا اور اگر دشمن ہم پر غالب آگیا تو آپ اپنی سواری پر بیٹھ کر مدینہ طیّبہ تشریف لے جایئے گا، یہ سن کر مدنی سرکار صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے اپنے پیارے صحابی کے لئے تعریفی کلمات ادا کئے اور دُعائے خیر کی۔

(اسد الغابہ، ج۳، ص ۳۲۴)

مُخْلِصانہ مشورہ دینے اور دُعائے نبوی سے حصّہ پانے والے یہ جانثار صحابی قبیلۂ بنو عبد الاَشْہَل کے سردار، سیّد الانصار حضرت سیّدنا سعد بن مُعاذ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ تھے۔

آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ لمبے قد کاٹھ کے مالک تھے سُرخ وسفید چہرے پر بڑی بڑی آنکھوں اور خوبصورت داڑھی نے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے حُسْنُ وجمال کو چار چاند لگادیئے تھے۔ (طبقاتِ ابن سعد، ج۳، ص ۳۳۱)

آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ مُبَلِّغِ اسلام حضرتِ سیّدنا مُصْعَب بن عُمیر رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی نیکی کی دعوت پر کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ پھر خیر خواہی کے جذبے کے تحت اپنی قوم کے پاس گئے اور فرمایا: مجھ پر تمہارے مَردوں اور عورتوں سے اس وقت تک بات کرنا حرام ہے جب تک تم اللہ اوراس کے رسول صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم پر ایمان نہیں لے آتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کی قسم! شام کے سائے ابھی پھیلنے بھی نہ پائے تھے کہ پوراقبیلہ دولتِ اسلام سے مالامال ہو گیا۔

(سیرت ابن ہشام، ص ۱۷۴)

اس طرح آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا مسلمان ہوجانامدینۂ مُنَوَّرہ میں اشاعتِ اسلام کے لئے بہت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ اس کے بعد آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے حضرت اُسَید بن حُضَیر رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے ساتھ مل کر قبیلے کے تمام خودساختہ جھوٹے خداؤں کو نیست ونابود (ختم) کر دیا۔ (طبقات ابن سعد، ج۳، ص ۳۲۱)

ایک مرتبہ عُمرہ ادا کرنے کے لئے مَکّۂ مکرَّمہ تشریف لے گئے اور پُرانے تعلقات کی بناپر اُمیّہ بن خَلَف کے پاس ٹھہرے، جب طواف کرنے کے لئے حرم میں پہنچے تو ابو جہل نے روکنا چاہا مگر آپ نے جرأت اور دلیری کے ساتھ جواب دیا: اگر تم لوگوں نے ہمیں کعبہ کی زیارت سے روکا تو ہم تمہاری شام کی تجارت کا راستہ روک دیں گے۔(بخاری، ج۲، ص۵۰۹، حدیث:۳۶۳۲ ملتقطاً)

غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کے سائبان کا دربان بننے کی سعادت حاصل کی، (طبقات ابن سعد، ج۲ ص۱۱) معرکۂ اُحُد میں مسلمانوں میں افراتفری کے وقت آپ ثابت قدم رہنے والوں میں شامل تھے۔(طبقات ابن سعد، ج۳، ص۳۲۱)

سن پانچ ہجری میں غزوۂ خَنْدَق کے موقع پر آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ چھوٹی سی زِرَہ (لوہے کا جنگی لباس) پہنے نیزہ ہاتھ میں پکڑے دشمن کی طرف بڑھ رہے تھے کہ ابن العَرِقَہ نامی کافر نے نشانہ باندھ کر ایک تیر پھینکا جس سے بازو کی رگ کَٹ گئی اورآپ شدید زخمی ہوگئے۔(سیر اعلام النبلاء، ج۳، ص۱۷۶)

حُضورِ اکرم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے آپ کے علاج معالجہ کے لئے مسجدِ نبوی میں ایک خیمہ نصب کروایا۔(بخاری، ج۳، ص۵۶، حدیث:۴۱۲۲)

آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا زخم دن بدن بھرنے لگا اور طبیعت سنبھلنے لگی اس دوران دل میں ایک جانب شہادت کی تمنّا چٹکیاں لے رہی تھی تو دوسری طرف شوقِ جہاد بلندیوں کو چھو رہا تھا بالآخر لبوں پر یہ دعا مچلنے لگی: یا اللہ ! تو جانتا ہے کہ مجھے کفّارِ قریش سے لڑنے کی جتنی آرزو اور خواہش ہے کسی اور قوم سے نہیں کیونکہ اس بدکردار

قوم نے تیرے رسولِ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کو جُھٹلایا اور انہیں ہجرت پر مجبور کیا تھا۔ لہٰذا اگر کفّارِ قریش سے کوئی جنگ باقی ہے تو مجھے زندہ رکھ تاکہ میں تیری راہ میں ان کافروں سے لڑوں اور اگر ان لوگوں سے کوئی جنگ باقی نہیں ہے تو میرے اس زخم کو پھاڑ دے اور اسی زخم میں شہادت کی موت عطا فرمادے چنانچہ دعا ختم ہوتے ہی اچانک آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا زَخم پھٹا اور خون کے فوّارے اُبلنے لگے۔

(مسلم، ص۷۵۳، حدیث:۴۶۰۰ ملخصًا)

رَحمتِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم خیمے میں تشریف لائے اور آپ کے سر کو اپنی گودِ مُبارک میں رکھا اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھا دیا: ”یا الٰہی! سعد نے تیری راہ میں جہاد کیا اور تیرے نبی کی تصدیق کی ہے لہٰذا تُو سب سے بہتر طریقے سے ان کی روح قبض فرما۔“ یہ مُبارک اور دُعائیہ کلمات جونہی آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی سماعت سے ٹکرائے تو آپ نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نازُک حالت میں بھی عشقِ رسول کا غلبہ رہا، دل مچل گیا فوراً بارگاہِ رسالت میں سلام پیش کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے رسالت کا حق ادا کیا ہے۔ اس کے بعد رَحمتِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم واپس لوٹ آئے۔ چند گھنٹوں بعد آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔ (مغازی للواقدی، ج۲، ص۵۲۵) بعد میں کسی نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم! آپ خیمے میں لمبے لمبے قدم کے ساتھ پھلانگتے ہوئے داخل ہوئے حالانکہ خیمہ میں کوئی شخص بھی موجود نہ تھا، ارشاد

فرمایا: خیمہ فرشتوں سے بھرا ہوا تھا کہ قدم رکھنے کی جگہ نہ تھی ایک فرشتہ نے اپنا پر اٹھایا تو میں وہاں بیٹھ گیا۔(طبقات ابن سعد، ج۳، ص۳۲۷)

رحمتِ عالم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کے نورانی اور مُشکبار فرامین سے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے مقام و مرتبے کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

☆سعد بن مُعَاذ کی موت سے عرشِ الٰہی فَرْحَت و شادمانی سے جھوم اُٹھا ہے۔

(مسلم، ص۱۰۲۸، حدیث:۶۳۴۶)

☆ستّر ہزار (۷۰،۰۰۰) فرشتے ان کے جنازے میں شریک ہوئے ہیں۔

(نسائی، ص۳۴۶، حدیث:۲۰۵۲ ملتقطاً)

☆فرشتے ان کی روح کا قُرب پاکر خوش و خرم ہیں۔(سیرت ابن ہشام، ص۴۰۳)

☆ان کی آمد پر آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

(نسائی، ص۳۴۶، حدیث:۲۰۵۲ ملتقطاً)

جوں جوں آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی قبر مبارک کھودی جارہی تھی اس سے مشک کی خوشبو پھیل کر حاضرین کے مشامِ جاں کو معطّر کررہی تھی۔

(طبقات ابن سعد، ج۳، ص۳۲۹)

ایک روایت کے مطابق کسی نے آپ کی قبر کی مٹی اپنی مٹھی میں دبائی اور اپنے ساتھ لے آیا، بعد میں دیکھا تو وہ مشک تھی جب بارگاہِ رسالت میں اس کا ذکر کیا گیا تو رُخسارِ اَنْوَر پر مَسَرَّت کے آثار نمودار ہوگئے پھر ارشاد فرمایا: سُبْحٰنَ الله! سُبْحٰنَ الله!

(زرقانی علی المواھب، ج۳، ص۹۹)

ایک مرتبہ کسی نے بارگاہِ رسالت میں ایک ریشمی لباس پیش کیا تو لوگ اس کی بناوٹ اور مُلَائِمَت پر حیران ہونے لگے، دوعالَم کے دولہا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس پر تعجب کر رہے ہو، جنّت میں سعد بن مُعاذ کے رومال اس سے بھی عمدہ اور مَلائم ہیں۔(مسلم، ص۱۰۲۸، حدیث:۶۳۴۸)

آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا پنی عمرِ عزیز کی صرف ۳۷بہاریں ہی دیکھ پائے تھے آپ کی قبر مبارک جنّتُ البقیع میں ہے۔(طبقات ابن سعد، ج۳، ص۳۳۱)

(589)۔ شہدائے غزوۂ خندق

یہ غزوہ مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان مدینہ شریف میں (ایک قول کے مطابق) ذوالقعدہ ۵ ہجری کو ہوا۔ اس میں ۷ صحابۂ کرام (حضرت کعب نجاری، حضرت ابوسنان خَزْرَجی، حضرت طفیل خَزْرَجی، حضرت ثعلبہ خَزْرَجی ، حضرت عبدُاللہ اَوْسی، حضرت انس اَوْسی اور سیّدالاَوْس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہم) شہید ہوئے۔(زرقانی علی المواہب، ج۳، ص۶۵)

غزوہ خندق

اسلامی غَزْوات میں غَزْوۂ خَنْدَق کو خصوصی مقام حاصل ہے۔ اس جنگ کو غزوۂ اَحْزاب بھی کہا جاتا ہے۔ غزوۂ خندق کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں نے خَنْدَق کھودی تھی جبکہ اَحْزاب نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ دشمنوں کے کئی حِزب یعنی گروہ مِل کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے۔ یہ غُزوہ ایک قول کے مطابق ۸ ذوالقعدۃ ۵ ہجری کو ہوا۔(شرح الزرقانی علی المواہب، ج۳، ص۶۴، ۱۷)

قبیلہ بنو نضیر کے یہودیوں کو ان کی سازِشوں کی وجہ سے مدینہ سے جلاوطن کیا گیا تو وہ خیبر چلے گئے، اسلام اور رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بُغض و دُشمنی میں دیگر کفّارِ عرب کے ساتھ مل کر مدینۂ منورہ زادہَااللہ شرفاً وَّ تعظیماً پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ اس جنگ میں کفّار کی تعداد دس ہزار (۱۰۰۰۰) تھی جبکہ مسلمان صرف تین ہزار (۳۰۰۰) تھے۔ حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مشورے سے خَنْدَق کھودنے کا فیصلہ ہوا چنانچہ پہاڑی علاقے، تنگ گھاٹیوں اور مکانات والے علاقے کو چھوڑ کر میدانی علاقے کے ساتھ خندق کھودی گئی۔

(ماخوذ اَز مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۶۷-۱۶۸)

اس جنگ میں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان بھوک کی حالت میں خَنْدَق کھودتے تھے۔ خود سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی اپنے شکمِ مبارک پر پتّھر باندھے بنفسِ نفیس صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ شریک تھے۔

(ماخوذ اَز بخاری، ج ۳، ص ۵۲، حدیث: ۴۱۰۴، ۴۱۰۱، ۴۱۰۰)

اس غزوہ میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کئی مُعْجِزات کا ظہور ہوا، تین مُعْجِزات ملاحظہ کیجئے:

(۱) حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور پر بھوک کے آثار دیکھے، میں نے گھر آکر بیوی سے کہا کہ کیا گھر میں کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شدید بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔

اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچّہ تھا۔ میں نے بکری کا بچّہ ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیسے، میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر ہانڈی میں ڈال دیں، پھر میں بارگاہِ رسالت میں جانے لگا تو بیوی نے کہا: دیکھنا رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے صحابہ کے سامنے مجھے شرمسار نہ کردینا۔ میں نے حاضر ہوکر سرگوشی کے انداز میں عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم نے بکری کا ایک بچّہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جَو کا آٹا پیسا ہے، آپ چند حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لائیے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بلند آواز سے فرمایا: اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے کھانے کا انتظام کیا ہے، آؤ چلو! نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ہنڈیا نہ اتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا۔ پھر رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں کے آگے آگے تشریف لے آئے، جب میں گھر کے اندر گیا تو بیوی نے گھبرا کر کہا: آپ نے تو وہی کیا جس کا مجھے خدشہ تھا، تو میں نے وضاحت کی کہ میں نے ویسا ہی کیا تھا جیسا تم نے کہا تھا۔ نبیِّ پاک صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آٹے میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور برکت کی دُعا فرمائی، پھر ہانڈی میں بھی لعاب دہن ڈال کر دُعائے برکت دی، اس کے بعد فرمایا: ایک اور روٹی پکانے والی بلالو تاکہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دیتی جائے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تاکید فرمائی کہ ہانڈی نیچے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سب کھانا کھا کر چلے

گئے اور پیچھے بھی چھوڑ گئے، جبکہ ہماری ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور آٹا بھی اتنا ہی تھا، جتنا پکانے سے پہلے تھا۔

(ماخوذ اَز بخاری، ج۳، ص۵۲، حدیث:۴۱۰۲)

(۲) صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان ہر مُشکِل میں نبیِّ مکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں رُجُوع کرتے تھے۔ خَنْدَق کی کُھدائی کے دوران ایک سخت چٹان صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے کسی طرح ٹوٹ نہ سکی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کُدال لی اور بسم اللہ پڑھ کر تین ضربوں میں ٹُکڑے ٹُکڑے کر دیا، ہر ضَرْب پر نور نکلتا رہا جسے سب لوگوں نے دیکھا نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمایا: پہلی ضرب پر ملکِ شام، دوسری ضَرْب پر فارس (عراق وایران) اور تیسری ضَرْب پر صَنْعَاء (یمن) کے مَحَلَّات مجھ پر ظاہر ہوگئے، حضرت جبریل علیہ السَّلام نے مجھے بتایا ہے کہ میری اُمّت ان تینوں کو فتح کرلے گی۔

(ماخوذ اَز مسند احمد، ج۶، ص۴۴۴، حدیث:۱۸۷۱۶۔ طبقات ابن سعد، ج۴، ص۶۲)

(۳) خَنْدَق کی دیوار سے ٹکرا کر حضرت علی بن حکم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پنڈلی ٹوٹ گئی، لوگ انہیں گھوڑے پر بٹھا کر بارگاہِ رسالت میں لے آئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا دستِ کرم اُن کی پنڈلی پر پھیرا، ابھی وہ گھوڑے سے اترنے بھی نہ پائے تھے کہ ان کی پنڈلی بالکل درست ہوگئی۔ (معرفۃ الصحابہ، ج۳، ص۳۷۹، رقم:۴۹۷۶)

اس غزوہ میں مسلمانوں کی سخت آزمائش ہوئی۔ سخت سردی کا موسم، شہر سے باہر محاصرہ کئے ہوئے دشمن، بے سرو سامانی کی حالت اور پھر منافقین اور بنو قُرَیظہ کی بدعہدی نے ایسے حالات پیدا کر دیئے جسے قراٰنِ پاک میں یوں بیان فرمایا گیا:

زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں اور دل گلوں کے پاس آگئے اور تم اللہ پر طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ (پ۲۱، الاحزاب:۱۰)

اللہ تعالٰی کے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں اپنے مالکِ حقیقی جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ، اِهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ یعنی اے اللہ تعالٰی! اے کتاب کو نازل فرمانے والے! جلد حساب فرمانے والے! ان گروہوں کو شکست دے، اے اللہ! انہیں شکست دے اور ان پر زلزلہ برپا کر دے۔ (بخاری، ج۳، ص۵۵، حدیث:۴۱۱۵)

آخرِ کار (مختلف روایات کے مطابق) ۱۵، ۲۰ یا ۲۴ دن محاصرہ قائم رہنے کے بعد کفّار میں باہم پھوٹ پڑ گئی۔ اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کو یوں سُرخرُو فرمایا کہ ایک رات اتنی زبردست آندھی آئی جس سے کفّار کے خیمے اُکھڑ گئے، ان کی ہانڈیاں اُلٹ گئیں، فرشتوں کی ایک جماعت آئی جس نے خیموں کی طَنابیں کاٹ کر ان میں آگ لگا دی اور کفّار کے دلوں میں رُعب ڈال دیا۔ (ماخوذ از مدارج النبوۃ، ج۲، ص۱۷۳) چنانچہ کفّار کو بھاگنے کے بغیر چارہ نہ رہا۔

اس جنگ کے بعد کفّار پر مسلمانوں کا ایسا رُعب طاری ہوا کہ دوبارہ انہیں مسلمانوں پر حملہ کرنے کی ہمّت نہ ہوئی، یہاں تک کہ مکّہ مکرّمہ فتح ہو گیا۔

(590)۔حضرتِ سیّدُنا سائب بن حارث سَہمی قرشی

حضرتِ سیّدُنا سائب بن حارث سَہمی قرشی رضی اللہ عنہ قدیمُ الاسلام صحابی، ہجرتِ حبشہ ثانیہ اور جنگِ طائف میں شرکت کی، جنگِ فِحل میں ذوالقعدۃ الحرام ۱۳ھ کو سَوَادُ الاُرْدُن (طَبقۃ الفِحل) میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔(طبقاتِ ابنِ سعد، ج۴، ص۱۴۸)

(591)۔حضرت سیّدُنا طفیل بن مالک سلمی انصاری

بدری صحابی حضرت سیّدُنا طفیل بن مالک سلمی انصاری رضی اللہ عنہ کی ولادت مدینہ منوّرہ میں ہوئی۔ آپ عقبہ ثانیہ میں اسلام لائے، غزوۂ بدر، اُحد اور خَنْدق میں شریک ہوئے۔ غزوۂ اُحد میں آپ کو تیرہ (۱۳) زخم لگے اور غزوۂ خَندق ذوالقعدہ ۵ھ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔(الاستیعاب، ۲/۳۱۵)

(592)۔حضرت سیّدُنا مَسْلَمہ بن مُخَلَّد خَزْرَجی انصاری

حضرت سیّدُنا مَسْلَمہ بن مُخَلَّد خَزْرَجی انصاری رضی اللہ عنہ کی ولادت ہجرتِ نبوی سے چار سال پہلے ہوئی اور وِصال ذوالقعدہ یا ذوالحجہ ۶۲ھ کو مصر یا مدینۂ منوّرہ میں ہوا۔ آپ حافظ و قاریِ قراٰن، راویِ حدیث، بارعب مجاہدِ اسلام، مصر و افریقہ کے گورنر، کثرت سے عبادت کرنے والے، صاحبُ الرّائے اور سب سے پہلے مساجد میں مَنارے تعمیر کروانے والے تھے۔(اسد الغابہ، ۵/۱۸۳، تاریخ ابن عساکر، ۵۸/۵۸، ۶۴)

اولیائے کِرام

(593)۔حضرت شیخ سیّد ابوالحسن علی قادری شاذلی

بانیِ سلسلۂ شاذلیّہ، تاجِ ملّت و دین حضرت شیخ سیّد ابوالحسن علی قادری شاذلی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ولیِ کامل، مصنّفِ کُتب اور شیخُ المشائخ ہیں، غُمارہ (شمالی مراکش) میں ۵۹۱ھ میں پیدا ہوئے اور اوائلِ ذیقعدہ ۶۵۶ھ میں سفرِ حج کے دوران وادیِ حمیثرہ (صحرائے عَیذاب) مِصر میں وصال فرمایا، یہاں آپ کا مزار مرجعِ خَلائق ہے۔ آپ کی کتاب ''دُعائے حِزبُ البحر'' مشہور ہے۔

(الاعلام للزرکلی، ج۴، ص۳۰۵۔ الوافی بالوفیات، ج۲۱، ص۱۴۱)

(594)۔حضرتِ علّامہ قاری شاہ محمد نظامُ الدّین بھکاری

مخدومِ ملّت حضرتِ علّامہ قاری شاہ محمد نظامُ الدّین بھکاری علَوی قادری رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ حافظُ القراٰن، ماہرِ ہفت قراءت، جامعِ عُلوم و فُنون، جیّد عالِم اور کئی کتب کے مصنّف ہیں۔ آپ کی ولادت ۸۹۰ھ کاکوری (ضلع لکھنو، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادریہ عطّاریہ کے ستائیسویں شیخِ طریقت ہیں۔ ۸ ذیقعدہ ۹۸۱ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارَک محلّہ جھجھری کاکوری ضلع لکھنو (یوپی) ہند میں ہے۔

(تذکرہ مشاہیر کاکوری، ص۴۴۱تا۴۵۶)

(595)۔ حضرت شیخ خالد کُردی نقشبندی

ذوالجِناحَین، غوثِ وقت حضرت شیخ خالد کُردی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عظیم عالمِ دین، مصنّف وشارحِ کُتب اور شیخُ المشائخ ہیں۔ دہلی (ہند) میں حاضر ہو کر مجدّدِ وقت حضرت مولانا شاہ غلام علی دہلوی مجدّدی سے بیعت و خلافت حاصل کرنے کا شرف پایا۔ عرب دنیا میں سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ کی ترویج میں سرِ فہرست ہیں۔ ۱۱۹۳ھ میں قصبہ قرع داغ (شہرزور، صوبہ سلیمانیہ) شمال مشرقی عراق میں پیدا ہوئے اور ۱۴ ذیقعدہ ۱۲۴۲ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک جبلِ قاسیوّن (دمشق) شام میں مرجعِ خلائق ہے۔ (الشیخ خالد النقشبندی العالم المجدد حیاتہ واھم مؤلفاتہ، ص ۲۰)

(596)۔ حضرت علامہ پیر سیّد فضل اللہ شاہ تِرمذی کالپوی

مرشدِ سلطانُ العاشقین حضرت علامہ پیر سیّد فضل اللہ شاہ تِرمذی کالپوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ولیِ کامل، عالمِ با عمل، درگاہِ محمدیہ کالپی شریف (ضلع جالون، یوپی، ہند) کے سجّادہ نشین اور سلسلۂ عالیہ قادریّہ عطاریّہ کے تیّیسویں شیخِ طریقت ہیں، دسویں ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۴ ذیقعدہ ۱۱۱۱ھ میں وصال فرمایا مزار مُبارک اپنے جدِّ امجد کے مزار سے مغرب کی جانب کالپی شریف (ضلع جالون، یوپی) ہند میں ہے۔

(تاریخ مشائخِ قادریہ، ج ۲، ص ۱۲۴، ۱۲۳)

(597)۔حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سیّد ابوالفتح محمد حسینی چشتی

شہنشاہِ دکّن، سلطانُ القلم حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سیّد ابوالفتح محمد حسینی چشتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۴رجَبُ المرجّب ۷۳۰ھ کو دہلی ہند میں ہوئی۔ ۱۶ذیقعدہ ۸۲۵ھ کو وصال فرمایا، آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، مفسّرِ قراٰن اور سلسلۂ چشتیہ نظامیہ کے عظیم شیخِ طریقت ہیں۔ مزار پُرانوار گلبرگہ شریف (صوبہ کرناٹک) جنوبی ہند میں مرجعِ خلائق ہے۔(تحفۃ الابرار مترجم، ص۱۸۶)

(598)۔حضرت شاہ جلالُ الدّین مُجَرَّد یمنی سہر وردی

تاجدارِ اولیائے بنگلہ دیش حضرت شاہ جلالُ الدّین مُجَرَّد یمنی سہر وردی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی پیدائش ۶۷۰ھ کو قونیہ (ترکی) میں ہوئی، تعلیم وتربیت اوچ شریف (نزد احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور پنجاب) پاکستان میں اور شہادت بنگلہ دیش کے شہر سلہٹ میں ۲۰ذیقعدہ ۷۴۰ھ کو ہوئی۔ مزار شریف درگاہ شاہ جلال الدّین شمالی سلہٹ بنگلہ دیش میں مرجعِ خلائق ہے۔

(اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ج۱، ص۲۳۷۔اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص۳۳۲)

(599)۔حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ نقشبندی محدّثِ علی پوری

امیرِ ملّت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ نقشبندی محدّثِ علی پوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حافظُ القراٰن، عالم باعمل، شیخُ المشائخ، مسلمانانِ برِّ عظیم کے متحرّک راہنما اور مرجعِ خاص وعام تھے۔ ایک زمانہ آپ سے مستفیض ہوا، پیدائش ۱۲۵۷ھ میں ہوئی اور

۲۶ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک علی پور سیّداں (ضلع نارووال، پنجاب) پاکستان میں مرجعِ خَلائق ہے۔(تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص ۱۱۳تا۱۱۷)

(600)۔حضرتِ سیّدُنا حُسین بن منصور حلّاج

ولیِ کامل حضرتِ سیِّدُنا حُسین بن منصور حَلّاج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت قصبہ طورِ بیضاء(صوبہ فارس) ایران میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، صاحبِ دیوان اور اکابرِ اہلِ حال اولیائے کرام سے ہیں۔ ذوالقعدہ ۳۰۹ھ کو بغداد (عراق) میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔(مرآۃ الاسرار، ص ۳۷۷)

(601)۔حضرتِ سیّد صفیُّ الدّین حقّانی

عارفِ ربّانی، حضرت سیّد صفیُّ الدّین حقّانی گازرُونی نقوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت (صوبہ فارس) ایران میں ہوئی اور وصال ۸ ذوالقعدہ ۴۳۶ھ کو فرمایا، مزار اُوچ شریف (تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور جنوبی پنجاب) پاکستان میں ہے۔ آپ ولیِ کامل، مستجابُ الدعوات اور پیرِ حاجت کے عظیم القابات سے مُلقَّب تھے۔ سینکڑوں سالکین نے آپ سے فیض پایا۔(اقوامِ پاکستان، ص ۲۹۰،۲۹۱)

(602)۔حضرتِ نورُ الحق احمد چشتی نظامی

قطبِ عالَم حضرت سیّدنا شیخ نورُ الحق احمد چشتی نظامی پنڈوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت پنڈوہ (ضلع مالدہ مغربی بنگال) ہند میں ہوئی اور وصال ۱۰ ذوالقعدہ ۸۱۸ھ کو فرمایا، مزار

پنڈوہ ہند میں مرجعِ اَنام ہے۔ آپ ولی ابنِ ولی، صاحبِ کرامات اور بنگال کے مشہور اولیا میں سے ہیں۔(تحفۃ الابرار مترجم، ص۲۳۱، مرآۃ الاسرار، ص۱۱۶۷تا۱۱۷۴)

(603)۔حضرت ابوالبرکات حسن بادشاہ پشاوری

حضرت بابا سیّد ابوالبرکات حسن بادشاہ پشاوری قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ٹھٹھہ (باب الاسلام سندھ) پاکستان میں ہوئی۔ آپ جیّد عالمِ دین اور اکابر اولیائے پاکستان سے ہیں، تبلیغِ دین کے لئے کئی شہروں کا سفر کیا، کثیر لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا۔ ۲۱ ذوالقعدہ ۱۱۱۵ھ کو وصال فرمایا، مزارِ پُرانوار یکہ توت پشاور (خیبر پختونخواہ) پاکستان میں ہے۔

(تذکرہ علماء ومشائخ سرحد، ص۴۹تا۶۳، تذکرہ اولیائے پاکستان، ج۲، ص۴۱)

(604)۔حضرت محمد مخلص الرحمٰن جہانگیر شاہ قادری ابوالعلائی

بانیِ سلسلۂ جہانگیریہ، شیخ العارفین علّامہ سیّد محمد مخلص الرحمٰن جہانگیر شاہ قادری ابوالعلائی منعمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۲۲۹ھ میں مرزا کھیل (صوبہ چٹاگانگ) بنگلہ دیش میں ہوئی۔ آپ ولیِ کامل، عالمِ دین، مُصنّفِ کُتب اور مشہور شیخِ طریقت ہیں۔ آپ کا وصال ۱۲ذوالقعدہ ۱۳۰۲ھ میں ہوا، مزار مبارک جائے پیدائش میں مشہور ہے۔(سالنامہ معارفِ رضا۲۰۰۶ء، ص۲۱۳)

(605)۔ حضرت سیّدُنا اَشْعَث بن قیس کِندِی

حضرت سیّدُنا اَشْعَث بن قیس کِندِی رضی اللہ عنہ ۱۰ھ میں اسلام لائے، یمن کے رہائشی، اپنے قبیلے کے معزز فرد، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بہنوئی، کئی جنگوں میں حصّہ لینے والے مجاہد، آذربیجان کے عامل اور کئی احادیث کے راوی ہیں۔ کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس(۴۰) دن بعد (پہلی یا ۲ ذوالقعدۃ الحرام)۴۲ھ کو وِصال فرمایا اور نمازِ جنازہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(اسد الغابۃ، ج۱، ص۱۵۲،۱۵۱)

(606)۔ حضرت امام سجّاد سیّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس

امامِ سجّاد سیّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بنوہاشم کے چشم و چراغ، نہایت حسین و جمیل، بلند قامت، بارُعب، عظیم تابعی، راویِ حدیث اور تاجر ہونے کے باوجود بہت زیادہ عبادت کرنے والے تھے، روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے، آپ کی پیدائش ۱۷ رمضانُ المبارک ۴۰ھ اور وفات ذوالقعدۃ الحرام ۱۱۷ یا ۱۱۸ھ کو ہوئی۔

(وفیات الاعیان، ج۳، ص۲۳۹ تا ۲۴۳)

(607)۔ حضرت خواجہ ابوالفیض ذوالنّون ثَوبان مصری

قطبِ وقت حضرت خواجہ ابوالفیض ذوالنّون ثَوبان مصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اِخْمِیم مصر میں ہوئی۔ ۲ ذوالقعدۃ الحرام ۲۴۵ھ میں تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک قاہرہ سے ۲۰ کلو میٹر جیزہ شہر میں زیارت گاہِ عوام و خواص ہے۔ آپ جیّد عالِم، محدث اور صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ ہیں۔

(شذرات الذھب،ج ۲،ص ۲۴۲، المنتظم،ج ۱۱،ص ۳۴۴،سیر اعلام النبلاء،ج ۱۰،ص ۱۹،۱۷)

(608)۔حضرت میراں شاہ قمیص الاعظم قادری

سلطانُ الاصفیاء حضرت میراں شاہ قمیص الاعظم قادری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ گیلانیہ رزّاقیہ کے چشم وچراغ، ولیِ کامل اور کثیرُ البرکات تھے۔ آپ کی پیدائش ۸۹۷ھ کو بنگال میں ہوئی اور وصال ۳ذوالقعدۃ الحرام ۹۹۲ھ کو فرمایا۔ مزار ساڈھورا خضر آباد (ضلع انبالہ مشرقی پنجاب)ہند میں ہے۔ حضرت قطبِ عالَم پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہی خاندان سے ہیں۔(انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام،ج ۱،ص ۱۲۴)

(609)۔حضرت شاہ عبدالکریم بُلڑی

سلطانُ العارفین حضرت شاہ عبدالکریم بُلڑی وارو رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 944ھ اور وفات ۷ذوالقعدۃ الحرام ۱۰۲۳ھ میں ہوئی، آپ کا تعلق پاکستان کے صوبہ بابُ الاسلام سندھ کے متعلوی سادات گھرانے سے تھا، آپ شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کے جدِّ امجد، معروف صوفی بزرگ اور سندھی زبان کے شاعر تھے۔ مزار موضع سعید پور (تحصیل شاہ عبدالکریم ضلع ٹنڈو محمد خان) بابُ الاسلام سندھ میں واقع ہے۔(تذکرہ اولیائے سندھ،ص ۲۲۹تا۲۳۳)

(610)۔حضرت خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی

باباجی سرکار حضرت خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریباً ۱۲۴۲ھ کو ہوئی اور وصال ۱۳ذوالقعدۃ الحرام ۱۳۶۲ھ کو ہوا۔ آپ کا مزارِ

پُرانوار "موہڑہ شریف" نزد کوہِ مری، ضلع راولپنڈی (پاکستان) میں مَرجِعِ خلائق ہے۔ آپ عالمِ دین، مدرس اور سلسلۂ نقشبندیہ کے عظیم شیخِ طریقت ہیں، آپ کے خُلَفا نے گھمکول شریف، نیریاں شریف، کوٹ گلہ شریف سمیت کئی خانقاہیں قائم فرمائیں۔(تذکرۂ اکابرِ اہلِ سنّت، ص ۵۰۲)

(611)۔حضرت مولانا قاضی خان محمد چشتی

پیرِ طریقت حضرت مولانا قاضی خان محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ موہڑہ امین (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) میں پیدا ہوئے، آپ عالمِ دین، مدرسِ درسِ نظامی اور حضرت پیر سیّد غلام حیدر شاہ جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے، آپ کا وصال ۹ ذوالقعدۃ الحرام ۱۳۵۰ھ کو ہوا، مزار جائے پیدائش میں ہے۔

(معارف رضا، سالنامہ ۲۰۰۷ء، ص ۲۲۰)

(612)۔حضرت مولانا شاہ غلام آسی پیا حسنی جہانگیری

فیضُ العارِفین حضرت مولانا شاہ غلام آسی پیا حسنی جہانگیری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سید پور (ضلع بلیلا یوپی ہند) میں ۱۹۱۷ء کو ہوئی، آپ فاضلِ مَدرسہ مظہرُ العلوم بریلی شریف، شیخ الحدیث و بانیِ مدرسہ شمسُ العلوم تاجپور (ناگپور)، خلیفۂ قطبِ مدینہ و مفتیِ اعظم ہند و خواجہ حسن شاہ جہانگیری اور نعت گو شاعر تھے۔ آپ کا وصال ۹ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۲۴ھ کو ہوا۔ مزار مدھ پور شریف اترالہ (ضلع بلرامپور یوپی) ہند میں ہے۔(معارف رضا، سالنامہ ۲۰۰۶ء، ص ۲۲۱، ۲۲۰)

(613)۔ حضرت سیّد ابراہیم بن عبد اللہ محض حسنی

شہیدِ باخمری حضرت سیّد ابراہیم بن عبد اللہ محض حسنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۷ھ میں ہوئی اور ۲۵ ذوالقعدہ ۱۴۵ھ کو کوفہ اور واسط کے درمیانی علاقے باخمری میں شہید ہوئے ، یہیں مزار پُرانوار ہے۔ آپ عالمِ دین ، راویِ حدیث ، شاعرِ اسلام، عابد وزاہد، شجاع وبہادر اور خاندانِ سادات کے جلیلُ القدر فرزند تھے۔

(الاعلام للزرکلی، ۱/۴۸، البدایۃ والنھایۃ، ۷/۷۲)

(614)۔ حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی

رہنمائے خلق حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ قصبہ نگراؤں (کاکوری ، یوپی) ہند کے رہنے والے تھے ، پیدائش ۱۰۶۰ھ اور وصال ۱۲ ذوالقعدہ ۱۱۴۲ھ کو اورنگ آباد دکن میں ہوا، آپ حضرت شاہ کلیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اعظم، سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے شیخِ طریقت، صاحبِ کرامت وتصنیف اور خلقِ کثیر کے ہادی تھے، نظامُ القلوب آپ کی بہترین تصنیف ہے۔(حیاتِ کلیم، ص۶۴تا۷۵)

(615)۔ حضرت سیّد حسن بن فتح اللہ جیو قادری

شہنشاہِ سورت حضرت سیّد حسن بن فتح اللہ جیو قادری رحمۃ اللہ علیہ سورت کے رہنے والے تھے اور یہیں ۵ ذوالقعدہ ۱۰۶۰ھ کو وصال فرمایا، آپ شمس الشموس حضرت سیّد محمد عیدروس کے خلیفہ، کثیرُ الفیض وکرامت اور صاحبِ تصنیف ہیں۔

(تذکرۃ الانساب، ص۱۶۶)

(616)۔حضرت باباشاہ چراغ سیّد عبد الرزاق گیلانی لاہوری

حضرت باباشاہ چراغ سیّد عبد الرزاق گیلانی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اوچ شریف (ضلع بہاولپور) میں ہوئی اور ۲۲ ذوالقعدہ ۱۰۶۸ھ کو لاہور میں وفات پائی۔ عالیشان مزار (نزد لاہور ہائیکورٹ) دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ آپ خاندانِ غوث الاعظم کے چشم و چراغ، عالم و فاضل، عابد و زاہد، ولیِ کامل، سلسلہ قادریہ کے عظیمُ المرتبت شیخِ طریقت اور مرجعِ خاص و عام تھے، مغل بادشاہ آپ کے عقیدت مند اور خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔(خزینۃ الاصفیاء،۱/۲۵۹)

(617)۔حضرت ابو المفاخر محمد بن عبد الواحد کتانی

شیخِ طریقت حضرت ابو المفاخر محمد بن عبد الواحد کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۳۴ھ میں ہوئی اور وصال ۲۶ ذوالقعدہ ۱۲۸۹ھ کو ہوا، فاس (مراکش) میں مزار معروف ہے۔ آپ عالمِ دین، ولیِ کامل، متعدد سلاسل کے مجاز اور بانی زاویہ کتانیہ کُبریٰ (نزد قطانین، فاس) ہیں۔ تصانیف میں سفر نامہ حج بنام "رِحْلَۃُ الْفَتْحِ الْمُبِیْنِ" یادگار ہے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت علّامہ محمد عبد الحی کتانی محدثِ فاس آپ کے پوتے ہیں۔
(فیض الملک المتعالی،۲/۱۵۷۳،تذکرہ سنوسی مشائخ،ص۵۶)

(618)۔حضرت پیر سیّد سردار علی شاہ بخاری جماعتی

غازیِ کشمیر حضرت پیر سیّد سردار علی شاہ بخاری جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۳۴ھ کو موضع پیر بڑیال (نزد گھڑی شریف) کشمیر میں ہوئی اور وصال

۸ ذوالقعدہ ۱۳۷۷ھ کو دینہ (ضلع جہلم) میں ہوا، مزار بلدیہ روڈ پر ہے، آپ پیر جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اول، صاحبِ کرامت و مجاہدہ، فیاض و مہمان نواز، مجاہدِ اسلام اور قائدانہ صلاحیتوں سے مالامال تھے۔

(تذکرہ اولیائے جہلم، ص۲۸۹ تا ۲۹۷)

علمائے اسلام

(619)۔حضرت مولانا شاہ ملّاجیون احمد صِدّیقی قادری حنفی

استاذُ العلما حضرت مولانا شاہ ملّا جیون احمد صِدّیقی قادری حنفی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ عالمِ باعمل، مفسّرِ قراٰن، مفتیِ اسلام، مصنّف اور دَرسی کُتب کے حافِظ تھے، آپ کی تصنیف اَلتّفسیراتُ الاَحْمَدِیّۃ فِي بَیانِ الآیاتِ الشَّرعِیّۃ کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی، ۱۰۴۷ھ کو امیٹھی(Amethi)یوپی ہند میں پیدا ہوئے اور ۹ ذیقعدہ ۱۱۳۰ھ کو دہلی میں وصال فرمایا، مزار مبارک امیٹھی میں ہے۔ بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر آپ ہی کے شاگرد ہیں۔(تفسیراتِ احمدیہ مترجم، ص۱۳تا۱۸)

(620)۔حضرت ابوالبشر اسماعیل قیقانی بصری

سیّدالمحدِّثین، امامُ العلم حضرت ابوالبشر اسماعیل قیقانی بصری رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ محدِّث، مدرِّس اور عالمِ باعمل تھے، دوسری صدی ہجری میں قیقان (موجودہ نام قلات، بلوچستان، پاکستان) میں پیدا ہوئے، آپ کا وصال ذیقعدہ ۱۹۳ھ کو بصرہ عراق میں ہوا۔(البدایہ والنہایہ، ج۷، ص۲۲۱)

(621)۔حضرت سیّدُنا ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی

حافظُ الحدیث حضرت سیّدُنا ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ محدّث، متّقی، زاہد(تارِکُ الدُّنیا/ دنیا سے کنارہ کش)اور لاکھوں احادیث کے حافِظ

تھے۔ فلسطین کے شہر عکّا(نزد طبریہ)میں ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۸ ذیقعدہ ۳۶۰ھ کو اصفہان ایران میں وصال فرمایا، آپ کو صحابیِ رسول حُمَمَہ بن ابو حُمَمَہ دَوْسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا، معجمِ کبیر، معجمِ اوسط اور معجمِ صغیر آپ کی یادگار کتب ہیں۔(بستان المحدثین، ص ۱۳۹ تا ۱۴۴۔ البدایہ والنہایہ، ج۸، ص ۲۰)

(622)۔حضرت امام حمّاد بن نعمان حنفی

شہزادۂ امامِ اعظم ابو حنیفہ حضرت امام حمّاد بن نعمان حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما فقیہِ زمانہ، مفتیِ اسلام، قاضیِ کوفہ، محدثِ جلیل اور مصنِّف تھے، دوسری صدی ہجری میں پیدا ہوئے اور ذیقعدہ ۱۷۶ھ میں وصال فرمایا، مُسنَدُ الامامِ الاعظم بروایۃِ حمّاد آپ کی تصنیف ہے۔(حدائق الحنفیہ، ص ۱۴۱)

(623)۔حضرت ہلال بن یحییٰ محدّث بصری

تلمیذِ(شاگردِ) امام ابویوسف، امامِ احناف حضرت ہلال بن یحییٰ محدّث بصری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت دوسری صدی ہجری میں بصرہ عراق میں ہوئی اور وصال ذوالقعدہ ۲۴۵ھ میں فرمایا، تدفین بصرہ عراق میں ہوئی۔ آپ صاحبِ اَحکامُ الوقف، بحرِ فقہ، امامِ وقت، قمرُ العلماء ہیں۔ آپ کا شمار محدثینِ احناف اور جلیل القدر فقہاء میں ہوتا ہے۔(تاریخ الاسلام، ج۱۸، ص ۵۲۸، طبقات الحنفیہ، جزء۲، ص ۲۰۷)

(624)۔حضرت محمد بن اسحاق بن خزیمہ

امام الائمہ حضرت امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۲۲۳ھ کو نیشاپور (ضلع خراسان رضوی) ایران میں ہوئی اور وصال ۲ ذوالقعدہ ۳۱۱ھ کو فرمایا، تدفین نیشاپور میں ہی ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، محدّثِ جلیل، فقیہِ شافعی، مجتہد علی الاطلاق اور صاحبِ کرامت بزرگ تھے، "صحیح ابنِ خزیمہ" آپ کا ہی مجموعۂ حدیث ہے۔

(النجوم الزاہرہ فی ملوک مصر والقاہرہ، ج۳، ص۲۰۹، محدثین عظام حیات وخدمات، ص۳۹۱، ۳۹۸)

(625)۔حضرت امام علی بن عمر دارِ

شیخ الاسلام حضرت امام علی بن عمر دارِ قطنی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۳۰۶ھ میں محلہ دارِ قطن بغداد عراق میں ہوئی اور وصال ۸ ذوالقعدہ ۳۸۵ھ میں ہوا اور قبرستانِ حضرت معروف کرخی بغداد میں دفن کئے گئے۔ آپ ماہرِ علمِ حدیث، عللِ حدیث، اسمائے رجالِ حدیث، امامُ المحدثین، عالمِ باعمل اور "سننِ دارِ قطنی "سمیت ۸۰ کُتب کے مصنّف ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ، جُزء۳، ج۲، ص۱۳۴، ۱۳۲، بستان المحدثین، ص۱۱۹)

(626)۔حضرت امام شمسُ الدین محمد بن احمد ذہبی

مؤرّخِ اسلام، حضرت امام شمسُ الدین محمد بن احمد ذہبی دمشقی حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القَوی ۶۷۳ھ دمشق شام میں پیدا ہوئے۔ آپ قراٰنِ کریم کے حافظ، قرأتِ سبع کے قاری، عظیم محدّث، بہترین مؤرّخ، کثیر کُتب کے مصنّف اور استاذُ المحدّثین ہیں۔

مشہور تصانیف میں "تَارِیخُ الْاِسْلَام"، "وَفْیَاتُ الْمَشَاہِیر وَالْاَعْلَام"، "سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاء"، "تَذْکِرَۃُ الْحُفَّاظ"، "مِیزَانُ الْاِعْتِدَال "ہیں۔ ۳ذوالقعدہ ۷۴۸ھ کو آپ نے وصال فرمایا، تدفین بابِ صغیر دمشق شام میں ہوئی۔

(سیر اعلام النبلاء، ج ۱، ص ۱۱، تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۴)

(627)۔ حضرت امام سراجُ الدّین عمر بُلْقِینی

شیخ الاسلام امام سراجُ الدّین عمر بُلْقِینی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت ۷۲۴ھ موضع بُلْقِینہ ضلع محلۃ الکبریٰ (صوبہ الغربیہ) مصر میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، مجتہدِ وقت، فقیہِ زمانہ، محدّثِ کبیر، بانیِ مدرسہ بین السیارج (باب الشعریہ) قاہرہ، کئی کُتب کے مصنّف اور اکابرین علمائے شوافع سے ہیں۔ ۱۰ ذوالقعدہ ۸۰۵ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک قاہرہ (حوش الاشرف) مصر میں ہے۔

(اعلام للزرکلی، ج ۵، ص ۴۶، حسن المحاضرۃ، ج ۱، ص ۲۸۳)

(628)۔ حضرت علّامہ شیخ صفیُّ الدین رَدُولوی

استاذالعلماء حضرت علّامہ شیخ صفیُّ الدین رَدُولوی اشرفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت جونپور (یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ علوم وفنون میں ماہر، زہد و تقویٰ کے پیکر، سلطان التارکین (مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی) کے مرید و خلیفہ اور کئی کُتب کے مصنّف ہیں۔ آپ کی کتب "دستورالمبتدی "اور شرحِ کافیہ "غایۃ التحقیق "عُلَما میں معروف ہیں۔ آپ نے ۱۳ذوالقعدہ ۸۱۹ھ کو وصال فرمایا، تدفین رَدُولی (ضلع فیض آباد، یوپی) ہند میں ہوئی۔ (فقہائے ہند، ج ۲، ص ۳۵۲، ۳۹۰)

(629)۔ حضرت شمسُ الدین ابنِ کمال احمد پاشارومی

شیخ الاسلام، مفتی الثقلین، امام الفروع والاصول، علّامۂ وقت شمسُ الدین ابنِ کمال احمد پاشا رومی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت دارالعلماء طوقات (مضافاتِ سیواس) شمال مشرقی ترکی میں ہوئی اور وصال ۲ ذوالقعدہ ۹۴۰ھ کو فرمایا، تدفین استنبول (قدیم قسطنطنیہ) ترکی میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، عظیمُ المرتبت عالمِ دین، عظیم حنفی فقیہ، مفتی و قاضیِ استنبول اور ۳۰۰ سے زائد کُتب کے مصنّف ہیں۔ "مجموعہ رسائلِ ابنِ کمال پاشا "مطبوع ہے۔

(کواکب السائرہ، ج ۲، ص ۱۰۸، ۱۰۹، شذرات الذہب، ج ۸، ص ۲۵۸، الطبقات السنیہ، ج ۱، ص ۱۰۶)

(630)۔ حضرت علّامہ سراج احمد خانپوری

امامُ المیراث حضرت علّامہ سراج احمد خانپوری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت ۱۳۰۳ھ کو موضع مکھن بیلہ (تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان، جنوبی پنجاب) پاکستان میں ہوئی۔ آپ علّامۃُ الدہر، علوم و فنون بالخصوص علمِ میراث کے ماہر، مفتیِ اسلام، استاذُ العلماء اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے ہیں۔ تصانیف میں کئی کُتب پر حواشی اور "سراجُ الفتاویٰ "شامل ہیں۔ آپ نے ۵ ذوالقعدہ ۱۳۹۲ھ کو وصال فرمایا۔ تدفین مقامِ پیدائش میں ہوئی۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص ۱۴۶)

(631)۔حضرت امام ابو عبد اللہ محمد بن عمر واقدی مدنی

مُؤرّخِ اسلام حضرت امام ابو عبد اللہ محمد بن عمر واقدی مدنی رحمۃ اللہ علیہ تبع تابعی، تلمیذِ حضرت امام مالک، قاضیِ بغداد، استاذِ حضرت بشر حافی اور تاریخ و سیر میں امام و حُجّت ہیں۔ ۱۳۰ھ کو مدینۂ منوّرہ میں پیدا ہوئے اور ۱۱ ذُوالقعدۃُ الحرام ۲۰۷ھ کو بغداد میں وفات پائی۔ خیزران کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ "فتوح الشام" اور "مغازی الواقدی" آپ کی کتب ہیں۔(وفیات الاعیان، ۴/ ۱۵۸، ۱۵۹)

(632)۔حضرت ابوزکریا یحییٰ بن مَعین بغدادی

حافظ الحدیث حضرت ابوزکریا یحییٰ بن مَعین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مشہور امام، عالم، محدِّث اور اپنے ہاتھ سے ٦ ہزار احادیث تحریر کرنے کا اعزاز پانے والے تھے۔ "تاریخِ ابنِ مَعین" آپ کی اہم کتاب ہے۔ ۲۳ ذوالقعدۃ الحرام ۲۳۳ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وفات پائی۔(وفیات الاعیان، ج۵، ص ۱۱۳ تا ۱۱٦)

(633)۔حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی

محدِّثِ حنفیہ حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش طحا(صوبہ المنیا) بالائی مصر میں ۲۳۹ھ کو ہوئی اور وصال پہلی ذوالقعدۃ الحرام ۳۲۱ھ کو ہوا، مزار قرافہ قبرستان قاہرہ مصر میں ہے۔ آپ محدث، فقیہ، علم و تقویٰ کے پیکر، حق گو، مؤثر شخصیت کے مالک، "شرح معانی الآثار" اور "العقیدۃ الطحاویہ" سمیت کثیر کتب کے مصنف ہیں۔(سیر اعلام النبلاء، ج۱۱، ص ۵۰۵، المنتظم، ج۱۳، ص ۳۱۸)

(634)۔ حضرت زینُ الدّین یحییٰ زواوی حنفی

امام النحو حضرت زینُ الدّین یحییٰ زواوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ۵۶۴ھ کو پیدا ہوئے اور آخر ذوالقعدۃ الحرام ۶۲۸ھ کو قاہرہ مصر میں وفات پائی، مزارِ امام شافعی کے قریب شَفِیرُ الخَنْدَق میں دفن کئے گئے۔ آپ نحو و لغت اور ادب میں اپنے زمانے کے امام تھے۔ کافی عرصہ شام میں خدمتِ علم میں عمر گزاری پھر جامِعُ العتیق مصر میں ادب کے استاذ رہے۔ (وفیات الاعیان، ج۵، ص ۱۶۳)

(635)۔ حضرت مولانا قاضی محی الدّین غلام گیلانی شمس آبادی

استاذُ العلماء حضرت مولانا قاضی محی الدّین غلام گیلانی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۸۵ھ میں شمس آباد (تحصیل حضرو ضلع اٹک) پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آپ فاضل مدرسہ عالیہ رامپور، مبلغِ اسلام، مُناظرِ اہلِ سنّت، سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے پیرِ طریقت اور کئی کتب و رسائل کے مصنف تھے۔ اپنے آبائی علاقے کے علاوہ گجرات ہند اور بنگال میں خدمتِ دین کی سعادت پائی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے خاص تعلق تھا، کئی مرتبہ بریلی تشریف لے گئے۔ آپ کا وصال ۲۴ ذوالقعدۃ الحرام ۱۳۴۸ھ کو مقامِ پیدائش میں ہوا، یہاں کے بڑے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ (معارف رضا، شمارہ دہم ۱۹۹۰ء، ص ۱۲۵ تا ۱۳۵)

(636)۔ حضرت مولانا عبد المجید آنولوی قادری

استاذُ العلماء حضرت مولانا عبد المجید آنولوی قادری رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۷۲ء کو قصبہ آنولہ (ضلع بریلی یوپی) ہند میں پیدا ہوئے۔ آپ حافظِ قراٰن، فاضل مدرسہ قادریہ بدایوں، خلیفہ شبیہِ غوثِ اعظم شاہ علی حسین اشرفی رحمۃ اللہ علیہ، بانیِ مدرسہ منظرِ حق ڈنڈا (ضلع فیض آباد یوپی)، حُسنِ ظاہری و باطنی کے جامع اور سینکڑوں عُلَما کے استاذ ہیں، ذوالقعدۃ الحرام ۱۳۶۲ھ میں وصال فرمایا، تدفین درگاہ ابو العلا اکبر آبادی آگرہ (یوپی) ہند میں ہوئی۔ (حیات مخدوم الاولیاء محبوب ربانی، ص ۳۴۲)

(637)۔ حضرت امام ابو قاسم عبد الکریم رافعی قزوینی

شیخُ الاسلام حضرت امام ابو قاسم عبد الکریم رافعی قزوینی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۵۵۵ ھ کو قزوین (اصفہان ، ایران) کے علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں ذوالقعدہ ۶۲۳ھ کو وصال فرمایا۔ آپ محدثِ جلیل، مجتہدِ فقہِ شافعی، امامِ ملت و دین، حجۃُ الاسلام، شیخُ الشّافعیہ، عالم العجم و العرب، مؤرخِ جلیل، شاعرِ اسلام، صاحبِ کرامات اور کئی کُتب کے مصنف تھے۔ فتح العزیز اور المُحَرّر في الفقه آپ کی مشہور کتب ہیں۔ فقہِ شافعی میں امام ابو قاسم رافعی اور امام نووی کو شیخین کہا جاتا ہے۔ (المحرر فی الفقہ، ۴۲ تا ۵۶)

(638)۔ حضرت امام ابنِ ضیاء محمد بن احمد مکی حنفی

شیخُ الاسلام امام ابنِ ضیاء محمد بن احمد مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۸۹ھ کو مکۂ مکرمہ کے علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں ۱۷ ذوالقعدہ ۸۵۴ھ کو وصال فرمایا۔

تدفین جنّتُ المعلیٰ میں ہوئی۔ آپ حافظِ قرآن، علومِ شرعیہ وعقلیہ کے ماہر، مسجدِ حرام اور دیگر مدارس کے مدرس، مرجعِ طلبہ و مدرسین، قاضی و مفتی مکۂ مکرمہ، مصلح و مجدد اور ۹ کُتب کے مصنف ہیں۔ حج کے موضوع پر پانچ جلدوں پر مشتمل کتاب "اَلْبَحْرُ الْعَمِیْقُ "آپ کی بہترین تصنیف ہے۔(البحر العمیق،۱/۲۵تا۳۸)

(639)۔حضرت علّامہ سیّد عبد اللہ بن علوی حداد

شیخُ الاسلام حضرت علّامہ سیّد عبد اللہ بن علوی حداد رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۰۴۴ھ تریم یمن میں ہوئی اور ۷ ذوالقعدہ ۱۱۳۲ھ کو حاوی تریم میں وصال فرمایا، تریم کے مقبرہ زنبل میں دفن کئے گئے۔ آپ حافظُ القران، جید عالمِ دین، فقیہِ شافعی، قطبُ الدعوۃ والارشاد، صاحبِ دیوان عربی شاعر، بارھویں صدی کے مجدد، سلسلہ باعلوی کے شیخ طریقت اور دو درجن کے قریب کُتب کے مصنف ہیں۔ رِسالہ آدابِ سلوکِ مرید یادگار ہیں۔(الامام الحداد، ص۳۹، ۴۰، ۱۶۴، ۱۷۲)

(640)۔حضرت مولانا حکیم غلام محیُ الدّین قریشی دیالوی

ضیائے ملت و دین حضرت مولانا حکیم غلام محیُ الدّین قریشی دیالوی رحمۃ اللہ علیہ 1282ھ کو دیالی (تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم) میں پیدا ہوئے اور ۱۰ ذوالقعدہ ۱۳۶۳ھ کو وصال فرمایا، مزار دیالی کے تالاب کے کنارے ایک چار دیواری میں ہے، آپ علاقے کے معروف عالمِ دین، حاذق حکیم، کتب کے شائق اور وسیع لائبریری کے مالک تھے۔(تاریخ جہلم، ص۳۱۴)

(641)۔حضرت مولانا قاضی قادر بخش بغلانی

حضرت مولانا قاضی قادر بخش بغلانی رحمۃ اللہ علیہ 1286ھ کو بستی بغلانی (نزد تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان) میں پیدا ہوئے اور ۱۴ ذوالقعدہ ۱۳۴۰ھ کو وفات پائی ، مزار مبارک قبرستان چوہڑ کوٹ (بارکھان، ضلع راجن پور جنوبی پنجاب) میں ہے۔ عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے مجازِ طریقت بھی تھے۔ عربی، فارسی اور اُردو پر دسترس حاصل تھی، زندگی بھر دینِ اسلام کی خدمت میں مصروف رہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک سوال کر کے استفادہ کیا۔(جہانِ امام احمد رضا،۵ /۱۲۴تا۱۳۸)

(642)۔سلطان مُحیُّ الدین ابوالمظفر محمد اورنگ زیب عالمگیر

سَرزمینِ ہِند سے بِدعات وخرافات اور دشمنِ اسلام قوتوں کو پسپا کر کے دینِ اسلام کو ترو تازگی دینے والوں میں سلطان مُحیُّ الدین ابوالمظفر محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام بھی نمایاں ہے۔سلطان محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ۱۵ ذوالقعدۃ ۱۰۲۷ہجری مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۶۱۸ء صوبہ گجرات کے شہر **داہود** (Dahod)ہند میں پیدا ہوئے۔(اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ،ج۲۰،ص۶۳) آپ نے حضرت مجدِّد اَلف ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصوم سَرہندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف پایا۔(مجدّدِ دینِ اسلام، نمبر، ص۳۳۵)

آپ عالم وفاضل،عابد وزاہد اور مجدّدِ وقت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہادر، بُردبار اور خوفِ خدا رکھنے والے بادشاہ بھی،ہند، افغانستان اور تبّت پر آپ کی حکومت تھی، پچاس سال ایک ماہ پندرہ دن تک منصبِ اقتدار پر فائز رہنے کے بعد ۸ذوالقعدۃ۱۱۱۸ھ مطابق ۱۱فروری ۱۷۰۷ء میں انتقال فرمایا۔ مزار خُلد آباد(ضلع اورنگ آباد،مہاراشٹر)ہند میں ہے۔(مجدّدینِ اسلام، نمبر ص ۳۴۲)

انقلابی کارنامے

(۱) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب بادشاہت کی مسند پر فائز ہوئے تو ہند میں اخلاقی اور معاشرتی حالت بہت خراب تھی، تَوَہُّم پرستی،اِلحاد(بے دینی)، جوا، ناجائز ٹیکس، بھنگ کی کاشت، شراب نوشی وبدکاری عام تھی۔(مجدّدینِ اسلام نمبر، ص ۳۴۰) آپ نے ان برائیوں کا خاتمہ کیا۔

(۲) گانوں اوربُرائیوں کے پروگرام بند کروائے۔

(۳) مغل دربار میں دھوم دھام سے منائے جانے والے جشنِ نَوروز پر پابندی لگائی۔

(۴) حرام وناجائز کاموں سے روکنے کے لئے باقاعدہ "محتسبِ شَرْعی" کا عُہْدہ قائم کیا جس کے تحت لوگوں کو دین کے فرائض ادا کرنے کی تلقین کی جاتی اور معاشرتی بُرائیوں شراب اور جوئے وغیرہ سے روکا جاتا۔

(۵) بادشاہ جہانگیر کے دورِ حکومت میں اسلام دُشمن لوگوں نے جن مساجد پر قبضہ کرکے گھریا اپنے عبادت خانے بنالئے تھے آپ نے قبضہ چھڑواکر دوبارہ مسجدوں کو آباد کیا۔ (مجدّدِ دینِ اسلام نمبر، ص ۳۴۷)

(۶) اپنے دورِ حکومت میں شمسی کلینڈر (Calendar) کے بجائے قمری کلینڈر یعنی سنِ ہجری کو رواج دیا۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج ۲۰، ص ۸۲)

(۷) علمِ دین کی ترویج و اشاعت میں بھی خوب کردار ادا کیا۔ نسلِ نو (نئی نسل) کو بے راہ روی سے بچانے اور علمِ دین سے آگاہی کے لئے چھوٹے شہروں، قصبوں اور بستیوں میں سرکاری خرچ پر مدارس قائم کئے، ان مدارس کے طلبہ کے لئے وظائف اور اساتذہ کے مشاہرے سرکاری خرچ سے جاری فرمائے نیز دیگر مدارس کے علمائے کرام کے لئے بھی بڑے فنڈ جاری فرمائے۔ (ماخوذ از مجدّدِ دینِ اسلام نمبر، ص ۳۴۱)

(۸) آپ کے عہدِ سلطنت کا سب سے بڑا علمی کارنامہ فقہِ حنفی کے فتاویٰ کا عظیم مجموعہ **"فتاویٰ عالمگیری"** کی تدوین ہے۔ اس کی تدوین کا بنیادی مقصد عالَمِ اسلام میں اسلامی احکامات کی ترویج و اِشاعت تھا۔ اس کام کے لئے آپ نے ہندوستان کے مشہور و معروف بڑے بڑے علماو فقہا کو جمع کیا، ان کے وظیفے مقرر فرمائے اور انہیں یہ ذِمّہ داری سونپی جنھوں نے کم و بیش آٹھ سال کی طویل محنت کے بعد یہ عظیم مجموعہ تیار کیا۔ (ماخوذ از مجدّدِ دینِ اسلام نمبر، ص ۳۴۱)

احباب وخاندانِ اعلیٰ حضرت

(643)۔حضرت مولانا مفتی محمد عمر نعیمی مراد آبادی اَشرفی

تاجُ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عمر نعیمی مراد آبادی اَشرفی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی پیدائش ۱۳۱۱ھ کو مراد آباد (یوپی) ہند میں ہوئی اور ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ ناظم آباد بابُ المدینہ کراچی میں وصال پایا۔ مسجد دارُ الصلوٰۃ ناظم آباد نمبر ۴ کے شَرقی دروازے کے پاس آپ کا مزار ہے۔ آپ مدرّس، مصنّف، مفتی، خطیب، مدیرِ ماہنامہ سواد الاعظم مراد آباد اور بانیِ دارالعلوم مخزنِ عربیّہ بحر العلوم تھے۔

(انوارِ علمائے اہلِ سنّت سندھ، ص۸۴۶تا۸۵۳)

(644)۔حضرت مفتی نقی علی خان قادری

والدِ اعلیٰ حضرت، رئیس المتکلمین مفتی نقی علی خان قادری رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ باعمل عالمِ دین، مفتیِ اسلام، پچیس سے زائد کتب کے مصنّف اور بہترین مدرّس تھے۔ ۱۲۴۶ھ میں بریلی شریف (ہند) میں پیدا ہوئے اور یہیں ۳۰ ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ میں وصال فرمایا، مزارِ مُبارک قبرستان بہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہے۔ (مولانا نقی علی خان حیات اور علمی و ادبی کارنامے، ص۵تا۶)

خلفائے اعلیٰ حضرت

(645)۔حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی

صاحبِ بہارِ شریعت صدرُ الشّریعہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا تذکرہ صفحہ ۳۴پر ملاحظہ فرمایئے۔(۱۷)عالم باعمل حضرت علّامہ محمد عمر بن ابو بکر کھتری رَضَوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۱۲۹۱ھ کو پور بندر (صوبہ گجرات) ہند میں ہوئی اور وصال ۵ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۸۴ھ کو ہوا۔ مزار پور بندر (گجرات)ہند میں ہے۔(تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۵۳۳،۵۳۲)

(646)۔حضرت سیّدنا شیخ عبدُ الرحمن بن احمد دھان مکی حنفی

امامِ تراویح و مدرّسِ مسجدِ حرام حضرت سیّدنا شیخ عبدُ الرحمن بن احمد دھان مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حافظُ القراٰن، عالمِ باعمل، ماہرِ فلکیات، استاذُ العلماء، مقبولِ عوام وخواص اور مقرِّظِ الدّولۃُ المکیۃ وحُسّامُ الحَرَمین ہیں۔ مکّۂ مکرّمہ میں ۱۲۸۳ھ کو پیدا ہوئے اور ۱۲ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۷ھ کو وصال فرمایا، قبرستان المعلیٰ میں دھان خاندان کے احاطے میں دفن کئے گئے۔

(مختصر نشر النور والزھر، ص ۲۴۱۔امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماء مکۂ مکرمہ، ص ۲۰۵ تا ۲۱۱)

(647)۔حضرت امام احمد بن محمد حضراوی مکّی شاذلی قادری

شیخ الاسلام، حضرت امام احمد بن محمد حضراوی مکّی شاذلی قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حافظُ القراٰن، عالمِ باعمل، شاعر ومؤرِّخِ اسلام، فقیہ شافعی، کاتب و مصنّفِ کتب اور

استاذُ العلماء تھے۔ ۱۲۵۲ھ کو مصر کے شہر اِسکَندَریہ میں پیدا ہوئے، حصولِ علم کے بعد زندگی بھر مکّۂ مکرّمہ میں رہے اور یہیں ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ میں وصال فرمایا۔ تصنیف شدہ کتب میں نَفَحَاتُ الرّضی والقُبُول فِي فَضَائل الْمَدِیْنَۃِ وزِیَارَۃِ الرَّسُوْل بھی یادگار ہے۔

(مختصر نشر النور والزھر، ص ۸۴۔ سالنامہ معارف رضا ۱۹۹۹، ص ۲۰۳)

(648)۔حضرت مولانا محمد لعل خان قادری رضوی

ناصرِ ملّت حضرت مولانا محمد لعل خان قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خادمِ سنّت، مصنّفِ کُتب اور عالی ہمّت ہستی کے مالک تھے۔ پیدائش ۱۲۸۳ھ ویلور (مدراس، تامل ناڈو) ہند میں ہوئی۔ ۱۵ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۹ھ وصال فرمایا اور کلکتہ (ہند) میں آسودۂ خاک ہوئے۔

(تذکرہ خلفائے اعلی حضرت، ص ۳۲۱، ۳۱۷۔ تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص ۵۵۴)

(12)ذی الحجۃ الحرام

دُرود شریف کی فضیلت

نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: فرض حج کرو بے شک اس کا اَجر بیس غزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔(مسند الفردوس، باب الحاء، ۲/۱۳۰، حدیث:۲۶۶۲)

بیکار گفتگو سے مری جان چھوٹ جائے
ہر وقت کاش! لب پہ درود و سلام ہو

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی سال کا بارہواں اور آخری مہینا ذُوالۡحِجَّہ ہے۔ ذوالحجہ کا مطلب ہے ”حج کا مہینا “۔(تاج العروس، باب الذال، ۵/۲۶۷) اس کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔

ذوالحجہ نام رکھنے کی وجہ

حضرت علامہ عمر بن احمد آفندی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ (وفات:۱۲۹۹ھ) اس کی وجہ تسمیہ یوں ارشاد فرماتے ہیں: سُمِّیَ ذُوالۡحِجَّۃِ لِاَدَاءِ الۡحَجِّ فِیۡہ یعنی اسے ذوالحجہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں حج ادا کیا جاتا ہے۔(عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ، ص۲۵۹)

مقدس ہیں دیگر مہینے بھی لیکن
نرالی ہیں حج کے مہینے کی باتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَام بہت بابرکت مہینا ہے۔ اس مبارک مہینے کی ابتدائی دس راتوں سے متعلق اللہ کریم قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ الْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَ لَیَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ (پ۳۰، الفجر: ۱، ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ان (دس راتوں کی قسم) سے مراد ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ حج کے اعمال میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اللہ پاک نے ان راتوں کی قسم ارشاد فرما کر یہ ظاہر کر دیا کہ یہ راتیں اللہ پاک کے نزدیک عظمت والی ہیں، ہمیں چاہیے کہ ان راتوں میں خوب خوب عبادت کریں۔ نیکیوں کی حرص پیدا کرنے اور اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھنے کے لئے ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کے ابتدائی ۱۰ دنوں کے فضائل پر مشتمل چھ (۶) روایات ملاحظہ کیجئے:

پہلے عشرے کے فضائل پر چھ روایات

(۱)۔۔۔اللہ کریم کے نزدیک کوئی دن عشرۂ ذوالحجہ کے ایام سے نہ زیادہ عظیم ہے اور نہ ان دنوں سے بڑھ کر کسی دن کا نیک عمل اسے محبوب ہے لہٰذا ان دنوں میں تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ)، تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَر) اور تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) کی کثرت کرو۔

(مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۳۶۵، حدیث: ۵۴۴۷)

(۲)۔۔۔اللہ پاک کے نزدیک ان دس دنوں کے مقابلے میں کسی دن کا عمل زیادہ محبوب نہیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اللہ پاک کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جہاد بھی نہیں،

البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ پاک کی راہ میں نکلا، پھر ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا تو اس کا یہ عمل افضل ہے)۔

(ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، ۲/ ۱۹۱، حدیث: ۷۵۷)

(۳)۔۔۔ اللہ پاک کے نزدیک عشرۂ ذو الحجہ کے دنوں سے افضل کوئی دن نہیں۔ (ابن حبان، کتاب الحج، باب الوقوف بعرفۃ... الخ، ذکر رجاء العتق من النار۔۔۔ الخ، ۶/ ۶۲، حدیث: ۳۸۴۲)

(۴)۔۔۔ جن دنوں میں اللہ پاک کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن ذوالحجہ کے دس دنوں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ان میں سے (ممنوع دنوں کے علاوہ) ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃُ القدر کے قیام کے برابر ہے۔

(ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، ۲/ ۱۹۲، حدیث: ۷۵۸)

(۵)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا کعبُ الاَحبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ کریم نے زمانے کو چنا، پس اُس کے نزدیک سب سے پسندیدہ زمانہ حرمت والے مہینے ہیں اور حرمت والے مہینوں میں اللہ پاک کو سب سے زیادہ محبوب ذوالحجہ ہے جبکہ ذوالحجہ میں سب سے زیادہ محبوب پہلا عشرہ ہے۔ (لطائف المعارف، ص ۳۰۶)

(۶)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے: عشرہ ذوالحجہ میں ایک عمل کا ثواب ۷۰۰ گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، الصوم فی الاشہر الحرم، ۳/ ۳۵۶، حدیث: ۳۷۵۸ ملتقطا)

یومِ عَرَفہ (۹ذوالحجہ) کے فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس مبارک عشرے میں ۹ ذوالحجۃ الحرام بھی بڑی برکت والا دن ہے اسے یومِ عرفہ کہتے ہیں۔ اس دن اللہ پاک اپنے بندوں پر خصوصی رحمت کی بارش فرماتا، گنہگاروں کی مغفرت فرماتا اور بے شمار لوگوں کو جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرماتا ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں اس دن کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے، چار (۴) روایات ملاحظہ کیجیے:

(۱)۔۔۔حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے۔ کسی نے عرض کی: کیا یہ فضیلت خاص لوگوں کے لئے ہے یا عام لوگوں کے لئے؟ فرمایا: تمام لوگوں کے لئے۔

(فضل عشر ذی الحجۃ لابن ابی الدنیا، ص ۴۱، حدیث: ۱۴)

(۲)۔۔۔جو ان پانچ راتوں لیلۃ الفطر، ۱۵ شعبان المعظم آٹھویں، نویں اور دسویں ذوالحجہ میں شب بیداری (عبادت) کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب العیدین والاضحیۃ، الترغیب فی احیاء لیلتی العیدین، ۲/ ۹۲، حدیث: ۱۶۹۲)

(۳)۔۔۔یومِ عرفہ میں شیطان کو بڑے بڑے گنہگاروں کی بخشش دکھائی جاتی ہے جس کی وجہ سے شیطان اپنی نظروں میں ذلیل وخوار ہو جاتا ہے۔

(موطا امام مالک، کتاب الحج، باب جامع الحج، ۱/ ۳۸۶ حدیث: ۹۸۲ ملخصا)

(۴)۔۔۔اللہ کریم عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں فرماتا۔(مسلم،کتاب الحج،باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ،ص۵۴۰،حدیث:۳۲۸۸)

مُفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سال بھر کے تمام دنوں سے زیادہ نویں ذی الحجہ کو گنہگار بخشے جاتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: اس دن اللہ کی رحمت بندوں سے قریب تر ہوتی ہے اور رب تعالیٰ فرشتوں پر حاجیوں کی افضلیت، ان کی شرافت و کرامت ظاہر فرماتا ہے کہ اے فرشتو! تم نے کہا تھا کہ انسان خونریزی و فساد کرے گا تم نے اس پر غور نہ کیا کہ انسان اپنا گھر بار وطن چھوڑ کر پردیسی بن کر، پریشان بال، کفن پہنے لَبَّیْک لَبَّیْک کی صدائیں لگاتا عرفات کے میدان میں بھی آئے گا، بتاؤ! ان حاجیوں نے سوائے میری رضا کے اور کیا چاہا ہے، صرف مجھے راضی کرنے کے لیے یہ لوگ ان میدانوں میں مارے مارے پھر رہے ہیں یہ شَرف نہ ملائکہ کو حاصل ہے نہ جنّات کو صرف ان ہی کا حصہ ہے۔(مرآۃ المناجیح،۴/۱۴۱)

یومِ عرفہ (۹ذوالحجہ) بھی عید ہے

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے ایک یہودی کے سامنے اس آیت مبارکہ: اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ۔ ترجمۂ کنز الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔(پ۶، المائدۃ:۳) کی تلاوت فرمائی تو اس یہودی نے کہا اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں، جمعہ اور عرفہ۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ المائدۃ، ۵/۳۳، حدیث:۳۰۵۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ سے ثابت ہے ورنہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا صاف فرمادیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ عیدِ میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اللہ کریم کی سب سے عظیم نعمت کی یادگار و شکر گزاری ہے۔

آسمان کے دروازے کتنی بار کھولے جاتے ہیں؟

حضرت سیِّدُنا فرقد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے فرمایا: ہر رات آسمان کے دروازے تین مرتبہ کھولے جاتے ہیں اور جمعہ کی رات سات (۷) مرتبہ کھولے جاتے ہیں جبکہ عرفہ کی رات نو (۹) مرتبہ کھولے جاتے ہیں۔ (لطائف المعارف، ص ۴۹۰)

عرفہ کے روزے کی فضیلت

اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا فرماتی ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرفہ کے روزے کو ایک ہزار دن کے برابر شمار کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب صیام یوم عرفۃ، ۳/ ۴۳۶، حدیث: ۵۱۴۳)

عرفہ کی فضیلت پانے کے اسباب

جو عرفہ کے دن ملنے والی جہنم سے آزادی اور گناہوں کی مغفرت پانے کا خواہشمند ہو تو وہ ان اسباب کا خیال رکھے جن کے سبب جہنم سے آزادی اور مغفرت کی امید ہے۔

ایک سبب عرفہ کے دن روزہ رکھنا ہے، حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے کہ حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام۔۔۔ الخ، ص۴۵۴، حدیث:۲۷۴۶)

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عرفے کے دن (یعنی ۹ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے روز حاجی کو) عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ (ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب ذکر خبر مفسر۔۔۔ الخ، ۳/ ۲۹۲، حدیث:۲۱۰۱)

ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذوالحجۃ الحرام بہت ہی بابرکت مہینا ہے، اس مہینے میں عبادت وریاضت کے بہت زیادہ فضائل ہیں، آیئے! بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم سے منقول چند عبادات اور اوراد و وظائف ملاحظہ کرتے ہیں:

بے شمار نمازوں کا ثواب

ذوالحجہ کی پہلی رات عشاء کی نماز کے بعد دو دو کر کے چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پچیس مرتبہ پڑھے۔ اللہ کریم اس نماز پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا (اِنۡ شَآءَ اللّٰه)۔

(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۵)

بے حساب نیکیاں دی جائیں گی

پہلی رات سے دسویں رات تک روزانہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ کوثر (اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ) اور سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھے۔ اِنْ شَآءَاللّٰه اس نماز کی عظمت کے سبب اللہ پاک اسے شمار نیکیاں عطا فرمائے گا اور بے شمار برائیاں مٹا دے گا۔(اسلامی مہینوں کے فضائل ومسائل، ص۱۸۵)

جمعہ کے چھ نوافل کی فضیلت

ذوالحجہ کے جمعہ میں دو دو کرکے چھ رکعت پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) پڑھے، چھٹی رکعت کے سلام کے بعد دس بار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْن۔ ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بادشاہ حق اور ظاہر ہے۔

پڑھے اور دس بار درود شریف پڑھے تو اللہ پاک سب سے پہلے اسے داخلِ جنت فرمائے گا۔(رکن دین، ص۱۷۷)

خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ یہ عمل کرنے والے کے بارے میں فرماتے ہیں: نماز کی قبولیت اور گناہ کی بخشش کے لئے اللہ پاک سے دعا مانگے اِنْ شَآءَاللّٰہ اس نماز پڑھنے والے کے گناہ معاف ہوں گے اور اللہ کریم اس کو داخلِ جنت فرمائے گا۔(اسلامی مہینوں کے فضائل ومسائل، ص۱۸۶)

جواہر خمسہ میں ذوالحجہ کی ہر شبِ جمعہ یہ عمل کرنے والے کے بارے میں فرمایا گیا ہے: اللہ پاک اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔

(جواہر خمسہ، ص۲۸)

آٹھ ذوالحجہ کے نوافل

ذوالحجہ کی آٹھویں رات بعد نماز عشاء دو دو رکعت کر کے سولہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور پندرہ بار سورۂ اخلاص (قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد) پڑھے اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے اور یہ نماز سببِ مغفرت کے لئے بہت افضل ہے۔(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۸)

ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ کو بعد نمازِ ظہر چھ رکعت دو دو کر کے پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ عصر ایک بار دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قریش تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر ایک بار پانچویں اور چھٹی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے اِنْ شَآءَ اللہ اس نماز کے پڑھنے والے کو بے شمار عبادت کا ثواب عطا ہو گا۔

(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۸)

دس ذوالحجہ کی رات کے نوافل

جو کوئی دس ذوالحجہ کی رات بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃُ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص (قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد) پانچ بار پڑھے تو اللہ پاک اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔(جواہر خمسہ، ص۲۹)

بدن کے ہر بال کے بدلے دس نیکیاں

جو کوئی ذوالحجہ کی ہر رات وتر کے بعد دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر (اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْکَوْثَرَ) اور سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد) ایک ایک مرتبہ پڑھے تو اللہ پاک اسے بدن کے ہر بال کے بدلے میں دس نیکیاں عطا فرمائے گا، ایک لاکھ دینار صدقہ کرنے اور سات غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔(جواہر خمسہ، ص۲۸)

پہلے عشرے کے اَورادووظائف

ذوالحجہ کی پہلی اور چھٹی تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات سو مرتبہ پڑھیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، تمام بھلائیاں اسی کے دستِ قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۶)

ذوالحجہ کی دوسری اور ساتویں تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات سو مرتبہ پڑھیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا وَلَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبًا وَلَا وَلَدًا۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں وہ معبود، واحد، یکتا، بے نیاز اور فرد و وتر ہے اور اس نے کسی کو صاحب اور اولاد نہیں بنایا۔
(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۷)

ذوالحجہ کی تیسری اور آٹھویں تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات سو مرتبہ پڑھیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ (اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۷)

ذوالحجہ کی چوتھی اور نویں تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات سو مرتبہ پڑھیں: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔
(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۷)

بے شمار برکات کا حصول

عشرۂ ذو الحجہ میں روزانہ باوضو کسی بھی وقت سورۂ فجر کا پڑھنا افضل ہے اور جو ایسا کرے گا اللہ پاک بروزِ قیامت اس کی بخشش فرمائے گا اور اس کے لیے اس دن کوئی خوف نہ ہو گا۔(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۸)

ذو الحجہ کے دس دن روزانہ سورۂ وَالضُّحٰی بکثرت پڑھنے والے کو اللہ پاک جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائے گا۔(اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص۱۸۸)

اللہ پاک اس مبارک مہینے میں ہمیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی باادب حاضری نصیب فرمائے اور اس ماہِ مبارک میں خوب خوب عبادات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام

ذی الحجۃ الحرام اِسلامی سال کا بارہواں مہینا ہے۔اِس میں جن صحابۂ کِرام،اَولیائے عُظّام اور علمائے اِسلام کا وصال ہوا،اُن میں سے بعض کا مختصر ذِکر پیشِ خدمت ہے۔

(649)۔حضرت سیّدنا عثمان غنی

آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ عامُ الفیل(اَبْرَہہ بادشاہ کے مکّۂ مکرّمہ پر ہاتھیوں کے ساتھ حملے)کے چھ سال بعد مکّۂ مکرّمہ میں پیدا ہوئے۔(الاصابہ،ج۴،ص۳۷۷) آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ اُن خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہوں نے ابتدا ہی میں داعِیِ اسلام صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کی پکار پر لَبَّیک کہا۔(معجم کبیر،ج۱،ص۸۵،حدیث:۱۲۴)

اسلام لانے کے بعد چچا حَکَم بن ابو العاص نے آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ کو رسیوں سے باندھ دیا اور دینِ اسلام چھوڑنے کا کہا تو آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ نے اسے صاف صاف کہہ دیا:میں دینِ اسلام کو کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی کبھی اس سے جدا ہوں گا۔(تاریخ ابن عساکر،۳۹ج،ص۲۶ملخصًا)

آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ کا سینہ چوڑا،قد دَرْمِیانہ کہ زیادہ لمبا نہ زیادہ چھوٹا اور خدوخال حسین تھے جنہیں گندُمی رنگ نے اور پُرکشش(Attractive) بنادیا تھا جبکہ زرد خِضاب میں رنگی ہوئی بڑی داڑھی چہرے پر بہت بھلی معلوم ہوتی تھی۔

(تاریخ ابن عساکر،ج۳۹،ص۱۲)

آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ نے رحمتِ عالَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کی دو شہزادیوں رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہما سے یکے بعد دیگرے نکاح کرکے ذُوالنُّورین (۲ نور والے) کا لقب پایا، حضرت سیّدنا لُوط علیہِ السَّلام کے بعد آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ سب سے پہلی ہستی ہیں جنہوں نے رِضائے الٰہی کی خاطر اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ ہجرت فرمائی۔ (معجم کبیر، ا ج، ص ۹۰، حدیث: ۱۴۳) اور ہجرت بھی ایک نہیں بلکہ دو دفعہ کی، ایک مرتبہ حَبْشَہ کی طرف تو دوسری بار مدینے کی جانب۔ (تاریخ ابن عساکر، ج ۳۹، ص ۸) آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ نے دنیا میں قراٰنِ کریم کی نَشْر و اِشاعت فرما کر اُمّتِ مُسْلِمہ پر احسانِ عظیم کیا اور جامعُ القراٰن ہونے کا اِعزاز پایا۔

آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں بھی نہ کبھی شراب (Wine) پی، نہ بدکاری کے قریب گئے، نہ کبھی چوری کی نہ گانا گایا اور نہ ہی کبھی جھوٹ بولا۔

(الریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۳۳، تاریخ ابن عساکر، ج ۳۹، ص ۲۲۵، ۲۷)

اَدَب، سَخاوت، خیر خواہی، حیا، سادَگی، عاجِزی، رَحْم دلی، دل جوئی، فکرِ آخِرت، اِتِّباعِ سنّت اور خوفِ خدا آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ کی سیرتِ مبارکہ کے روشن پہلو ہیں۔

اَدَبِ رسول: ایسا تھا کہ جس ہاتھ سے رحمتِ عالم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کے دستِ حق پرست پر بَیعت کی اس ہاتھ سے کبھی اپنی شَرْم گاہ کو نہیں چُھوا۔

(معجم کبیر، ج ۱، ص ۸۵، حدیث: ۱۲۴)

ایسی کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کی بے سروسامانی کو دیکھتے ہوئے پہلی دفعہ ایک سو (۱۰۰) اونٹ (Camel)، دوسری مرتبہ دوسو (۲۰۰) اونٹ اور

تیسری بار تین سو (۳۰۰) اونٹ دینے کا وعدہ کیا۔(ترمذی،ج۵،ص۳۹۱، حدیث:۳۷۲۰ ملخصًا)
مگر حاضِر کرنے کے وَقت آپ نے ۹۵۰ اُونٹ، ۵۰ گھوڑے اور ۱۰۰۰ اشرفیاں پیش کیں، پھر بعد میں ۱۰ ہزار اشرَفیاں اور پیش کیں۔(مراٰۃالمناجیح،ج۸،ص۳۹۵)

خیر خواہی ایسی کہ ہر جُمُعہ (Friday) کو غلام آزاد کیا کرتے، اگر کسی جمعہ ناغہ ہو جاتا تو اگلے جمعہ دو غلام آزاد کرتے تھے۔(تاریخ ابن عساکر،ج۳۹،ص۲۸)

باحیا ایسے کہ بند کمرے میں غُسل کرتے ہوئے نہ اپنے کپڑے اتارتے اور نہ اپنی کمر سیدھی کر پاتے۔(حلیۃ الاولیاء،ج۱،ص۹۴)

لباس میں سادَگی ایسی کہ مال و دولت کی فَراوانی کے باوجود جمعہ کے دن مِنبر پر خُطبہ دیتے ہوئے بھی چار (۴) یا پانچ (۵) درہم کا معمولی تہبند جسم کی زِینت ہوتا۔
(معرفۃ الصحابہ،ج۱،ص۷۹)

کھانے میں سادگی: ایسی کہ لوگوں کو امیروں والا کھانا کھلاتے اور خود گھر جا کر سِرکہ اور زیتون (Olive) پر گُزارہ کرتے۔(الزہد لامام احمد،ص۱۵۵،رقم:۶۸۴)

عاجِزی: ایسی کہ خلافت جیسے عظیم منصب پر فائز ہونے کے باوجود خچّر پر سُوار ہوتے تو پیچھے غلام کو بٹھانے میں کوئی عار (شرم) محسوس نہ کرتے۔
(الزہد لامام احمد،۱۵۴،رقم:۶۷۲ ماخوذاً)

رَحم دلی: ایسی کہ خادِم یا غلام کے آرام کا خیال فرماتے اور رات کے وقت کوئی کام پڑتا تو خادموں کو جگانا مناسب خیال نہ کرتے اور اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے تھے۔
(تاریخ ابن عساکر،ج۳۹،ص۲۳۶)

دل جوئی: کی ایسی پیاری عادت کہ ایک مرتبہ حضرت مُغِیرہ بن شُعبہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے غلام کا نکاح ہوا تو اس نے آپ کو شرکت کی دعوت دی۔ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ تشریف لائے اور فرمایا: میں روزے سے ہوں مگر میں نے یہ پسند کیا کہ تمہاری دعوت کو قبول کروں اور تمہارے لئے برکت کی دعا کروں۔

(الزہد لامام احمد، ص۱۵۶، رقم:۶۸۹)

عبادت گزار: ایسے تھے کہ رات کے ابتدائی حصّے میں آرام کرکے رات بھر عبادت کرتے رہتے جبکہ دن نفلی روزے میں گزرتا۔(الزہد لامام احمد، ص۱۵۶، رقم:۶۸۸)

تلاوتِ قراٰن کے عاشق : ایسے کہ ایک رکعت میں ختمِ قراٰن کرلیتے تھے۔(معجم کبیر، ج۱، ص۸۷، حدیث:۱۳۰) خود فرمایا کرتے تھے: اگر تمہارے دل پاک ہوں تو کلامِ الٰہی سے کبھی بھی سیر نہ ہوں۔(الزھد لامام احمد، ص۱۵۴، رقم:۶۸۰)

عَشَرۂ مُبَشَّرہ (دس جنّتی صحابہ) میں شامل ہونے کے باوجود فکرِ آخرت: ایسی کہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اِس قَدَر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی رِیش (یعنی داڑھی) مبارَک تَر ہو جاتی۔(ترمذی، ج۴، ص۱۳۸، حدیث:۲۳۱۵)

اتباعِ سنّت کا جذبہ: ایسا کہ مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دَستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بِغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔

(مُسندِ احمد، ج۱، ص۱۳۷، حدیث:۴۴۱ ملخصًا)

خوفِ خدا: ایسا کہ ایک بار اپنے غلام سے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ تمہارا کان کھینچا تھا، تم مجھ سے اس کا بدلہ لے لو، اس نے کان پکڑا تو فرمایا: زور سے کھینچو، پھر فرمایا: کتنی اچھی بات ہے کہ قِصاص کا مُعاملہ دنیا ہی میں ہے، آخرت میں نہیں۔

(الریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۴۵)

دورِ خلافت: آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ یکُم محرّم الحرام ۲۴ ہجری کو مَسندِ خِلافت پر فائز ہوئے۔ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت میں اَفریقہ، ملکِ روم کا بڑا علاقہ اور کئی بڑے شہر اسلامی سلطنت کا حصہ بنے۔ ۲۶ ہجری میں مسجدِ حرام کی توسیع جبکہ ۲۹ ہجری میں مسجدِ نَبَوی شریف کی توسیع کرتے ہوئے پتھر کے ستون اور ساگوان کی لکڑی کی چھت بنوائی۔ (تاریخ الخلفاء، ۱۲۲ تا ۱۲۴ ملخصاً)

وصال مبارک: آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہنے بارہ سال خلافت پر فائز رہ کر ۱۸ **ذُوالحجۃ الحرام** سن ۳۵ ہجری میں بروزِ جمعہ روزے کی حالت میں تقریباً **۸۲ سال** کی طویل عمر پاکر نہایت مظلومِیّت کے ساتھ جامِ شہادت نَوش فرمایا۔ جنّت کے دولہا: شہادت کے بعد حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضیَ اللہُ تعالٰی عنہما نے رحمتِ عالم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم کو خواب میں فرماتے ہوئے سنا: بیشک! عثمان (رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ) کو جنّت میں عالیشان دولہا بنایا گیا ہے۔ (الریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۶۷)

(650)۔ حضرتِ سیّدنا ابو موسیٰ عبد اللہ بن قَیس اَشْعَری یَمَنی

سیّدُ الفَوارِس حضرتِ سیّدنا ابو موسیٰ عبد اللہ بن قَیس اَشْعَری یَمَنی رضی اللہ تعالٰی عنہ صحابیِ رسول، حافظ و قاریِ قراٰن اور فقیہِ اسلام ہیں۔ یَمَن، عَدن، بَصرہ اور

کُوفہ کے بالترتیب والی بنائے گئے، ولادت زُبَید (صوبہ حدیدہ، یمن) اور وفات ذوالحجہ ۴۴ھ کو کوفہ یا مکّہ میں ہوئی۔ آپ سے ۱۳۵۵ احادیث مَروی ہیں۔

(الاعلام للزرکلی، ۴/۱۱۴-الوافی بالوفیات، ج۱۷، ص ۲۲۰-تذکرۃ الحفاظ، ج۱، ص۲۳)

(651)۔ حضرت اُمِّ رُومان بنتِ عامر

اُمِّ رُومان بنتِ عامر رضی اللہ تعالٰی عنہا، حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجۂ محترمہ، اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی والدہ، قدیمُ الاسلام صحابیہ اور صالحہ و پارسا تھیں، ذوالحجہ ۶ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وصال فرمایا۔

(طبقات ابن سعد، ج۸، ص۲۱۶، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ج۳، ص۲۹۱)

(652)۔ حضرت سیّدنا عامر بن ربیعہ

حضرت سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ، قدیمُ الاسلام، مجاہد، غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں حصّہ لینے والے، حَبَشہ و مدینۂ منوّرہ دونوں جانب ہجرت کرنے کی سعادت پانے والے تھے۔ آپ کا وصال ذوالحجہ ۳۵ھ میں ہوا۔

(طبقاتِ ابنِ سعد، ج۳، ص۲۹۵، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ج۵، ص۴۳)

(653)۔ حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن حنظلہ اَوْسی انصاری

اِبْنُ غَسِیْلُ الْمَلَائِکَہ حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن حنظلہ اَوْسی انصاری رضی اللہ عنہما کی پیدائش ۳ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور یہیں ذوالحجۃ الحرام ۶۳ھ کو شہید کئے گئے۔ آپ صحابیِ رسول، عالی خاندان کے شریفُ النسب فرد، عالِم و فاضل، خوفِ خدا و عشقِ رسول سے معمور، دلیر و نڈر مجاہد اور واقعۂ حَرَّہ میں اہلِ مدینہ کے سردار تھے۔

شہادت کے بعد حضرت عبداللہ بن ابی سفیان نے آپ کو خواب میں جنّت میں دیکھا۔(اسد الغابہ، ج۳، ص۲۲۰)

(654)۔حضرت سیّدُنا ضحاک بن قیس قرشی فہری

حضرت سیّدُنا ضحاک بن قیس قرشی فہری رضی اللہ عنہ مدینۂ منوّرہ میں ۳ھ کو پیدا ہوئے، ذوالحجۃ الحرام ۶۴ھ کو مَرجِ راہِط (نزد دمشق) شام میں شہید ہوئے۔ آپ شجاعت کے پیکر، جذبۂ جہاد سے سَرشار اور کئی جنگوں میں کارہائے نمایاں سَرانجام دینے والے تھے، آپ کو سیاسی اور انتظامی اُمور میں بھی مہارت تھی۔ کوفہ کے گورنر رہے، حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ آپ نے ہی پڑھائی، آپ سے حدیثِ پاک بھی مروی ہے۔ آپ کی بڑی ہمشیرہ حضرت فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا جلیلُ القدر صَحابیہ، عالِمہ و محدِّثہ، نہایت زِیرک، مُعاملہ فہم، جمال و کمال سے مالا مال، صاحبُ الرائے، زوجۂ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور ہجرت کی سعادت پانے والی تھیں۔(اسد الغابہ، ج۳، ص۴۹، الاستیعاب، ج۴، ص۴۵۴)

(655)۔حضرت سیّدُنا ابراہیم بن نعیم عَدَوی قُرَشی

حضرت سیّدُنا ابراہیم بن نعیم عَدَوی قُرَشی رضی اللہ عنہ کی ولادت مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور یہیں واقعۂ حَرّہ ذوالحجہ ۶۳ھ میں شہادت پائی، جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ جلیلُ القدر صحابی حضرت نُعَیم بن عبدُاللہ نَحّام رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے

، حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے داماد ، پاکیزہ و صالح اور راویِ حدیث تھے۔(اسد الغابہ،۱/ ۷۰،طبقات ابن سعد،۵/ ۱۳۰)

(656)۔حضرت سیّدُنا نعمان بن بشیر اَنْصاری خَزْرَجی

حضرت سیّدُنا نعمان بن بشیر اَنْصاری خَزْرَجی رضی اللہ عنہ کی ولادت مدینۂ منوّرہ میں ۲ھ کو اور شہادت ذوالحجہ ۶۴ھ کو حِمْص میں ہوئی، مزار دیر نعمان (نزد حمص) شام میں ہے۔ آپ جلیلُ القدر صحابی، مؤثر شخصیت کے مالک، بہترین خطیب و شاعر، سخی و شجاع، ۱۲۴ احادیث کے راوی تھے اور یکے بعد دیگرے دمشق، یمن، کوفہ اور حِمْص کے گورنر بنائے گئے۔(اسد الغابہ،۵/ ۳۴۱تا۳۴۳،الاعلام للزرکلی،۸/ ۳۶)

اولیائے کرام

(657)۔ حضرتِ سیّدنا امام محمد باقر

استاذُ التابِعین حضرتِ سیّدنا امام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۵۷ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور ۷ ذوالحجہ ۱۱۴ھ کو وِصال فرمایا، تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی، آپ حضرت سیّدنا امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہکے پوتے اور سیّدنا امام زین العابدین کے بیٹے ہیں۔ آپ تابِعی، فقیہ، مُحَدِّث اور سلسلہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے پانچویں (۵) شیخِ طریقت ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی آپ سے اِستِفادہ فرمایا ہے۔

(شذرات الذہب، ج۱، ص۲۶۰-مرآۃ الاسرار، ص۲۰۸-مناقبِ امامِ اعظم ابو حنیفہ للکردری، ص۳۹)

(658)۔ حضرت میاں محمد بخش قادری

رُومیِ کشمیر، صاحبِ سیفُ المُلوک حضرت میاں محمد بخش قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عالمِ دین، مُصنّف، پنجابی شاعر اور ولیِ کامل تھے، آپ ۱۲۴۶ھ کو موضع چک بہرام (ضلع گجرات) پاکستان میں پیدا ہوئے اور ۷ ذوالحجہ ۱۳۲۴ھ کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک کھڑی شریف (ضلع میرپور) کشمیر میں مرجَعِ خاص وعام ہے۔

(انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ج۱، ص۴۵۵تا۴۶۹)

(659)۔ حضرت علامہ بہاؤ الدین بن ابراہیم انصاری قادری شطّاری

امام سلسلۂ قادریہ فی الہند، حضرت علامہ بہاؤ الدین بن ابراہیم انصاری قادری شطّاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وِلادت جِیْنَد (صوبہ ہریانہ) ہند میں ہوئی اور ۱۱

ذوالحجہ ۹۲۱ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار دولت آباد (ضلع اورنگ آباد مہاراشٹر) ہند میں ہے۔ آپ عالمِ دین، مُدَرِّس، مصنف اور سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے پچیسویں (۲۵) شیخِ طریقت ہیں۔ رسالۃٌ (شَطَّارِیَۃٌ) فی الاَذْکار وَالاَشْغَال آپ کی یادگار تصنیف ہے۔(اخبار الاخیار، ص۱۹۸-شرحِ شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص۹۶)

(660)۔حضرت شاہ آلِ رسول مارُہَروی

مُرشِدِ اعلیٰ حضرت، خاتَمُ الاکابِر حضرت شاہ آلِ رسول مارُہَروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عالمِ باعمل، صاحبِ وَرَع و تقوی اور سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے سینتیسویں (۳۷) شیخِ طریقت ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۲۰۹ھ کو خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف (ضلع ایٹہ، یوپی) ہند میں ہوئی اور یہیں ۱۸ ذوالحجہ ۱۲۹۶ھ کو وصال فرمایا۔

(تاریخ خاندان برکات، ص۳۷تا۴۶)

(661)۔حضرت سیّد عبداللہ شاہ غازی اشتر حَسَنی

عظیم صوفی بزرگ حضرت سیّد عبداللہ شاہ غازی اشتر حَسَنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ۹۸ ھ مدینۃُ المُنَوَّرہ میں ہوئی اور وصال ۱۵۱ھ میں ہوا، آپ کا عُرس ۲۰،۲۱،۲۲ ذوالحجہ کو ہوتا ہے۔ مزار مبارک ساحل سمندر پر کلفٹن باب المدینہ کراچی میں ہے۔ جہاں روزانہ کثیر لوگ زیارت کے لئے آتے ہیں۔ آپ عالم، مُحَدِّث، مُجاہد اورولیِ کامل تھے۔ آپ کا شمار تابِعین یاتَبع تابعین میں ہوتا ہے۔

(تحفۃ الزائرین، حصہ دوم، ص۱۲۵تا۱۳۲)

(662)۔ حضرت امام ابو بکر جعفر بن یونس شِبلی

قُطبُ العارِفین حضرت امام ابو بکر جعفر بن یونس شِبلی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مُحَدِّث، عالم، واعِظ، مذہب مالِکیّہ کے فقِیہ، مُوَطّا امام مالک کے حافِظ، مقامِ مَحبُوبیت پر فائز ولیِ کامل اور سلسلہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے بارویں (۱۲) شیخِ طریقت ہیں، ولادت ۲۴۷ھ کو سامرا (صوبہ صلاح الدّین) عراق میں اور وفات ۲۷ ذوالحجہ ۳۳۴ھ کو بغداد شریف میں ہوئی۔ مزار مبارک قبرستان خیزران (محلہ اعظمیہ) بغداد میں ہے۔

(شرحِ شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص۷۶-البدایہ والنہایہ، ج۶، ص۶۱۳، ۶۱۲)

(663)۔ حضرت سیّدنا مسلم بن عقیل

محافظِ اسلام حضرت سیّدنا مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت کوفہ میں ہوئی۔ آپ سیّدُ الشہداء سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے چچازاد بھائی، نائب اور جان نثار اصحاب میں سے ہیں۔ ۹ ذُوالحِجَّۃِ الحرام ۶۰ھ میں جامِ شہادت نوش فرمایا، آپ کا مزارِ مبارک کوفہ میں جامع مسجد انبیاء کے پاس فیوض وبرکات کا مَنبع ہے۔

(البدایہ والنہایہ، ج۵، ص۶۶۴، الکامل فی التاریخ، ج۳، ص۳۹۸، شہادت نواسہ سیّد الابرار، ص۶۱۷)

(664)۔ حضرت ابو الحسن علی بن یوسف

سیّدُ العلماء حضرت شیخ ابو الحسن علی بن یوسف لَخمی شَطنَوفی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت ۶۴۴ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی۔ آپ شیخُ القُرّاء، فقیہِ شوافع، استاذ جامعہ ازہر اور مصنف تھے، دنیا بھر میں اپنی مستند ترین کتاب "بَہجۃُالاَسرَار و مَعدَنُ الاَنوَار"

کی وجہ سے مشہور ہوئے۔ آپ نے ۲۰ ذوالحجہ ۷۱۳ھ کو وصال فرمایا اور قاہرہ مصر میں دفن ہوئے۔

(حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ، ج۱، ص۴۱۷، الاعلام للزرکلی، ج۵، ص۳۴، فتاویٰ رضویہ، ج۲۱، ص۳۸۴، ۳۸۵)

(665)۔ حضرت امام ابو جعفر محمد تقِی

جوّادِ زمانہ حضرت امام ابو جعفر محمد تقِی علیہ رحمۃ اللہ الغنِی کی ولادت ۱۹۵ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی۔ آپ اپنے فضل و کمال، جُود و سخاوت اور تقویٰ و پرہیز گاری میں مشہور تھے۔ ۲۵ سال کی عمر میں ۲۲۰ھ کو درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ مزار مبارک بغداد شریف میں اپنے دادا امام موسیٰ کاظم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم کے قُرب میں ہے۔

(شواہد النبوۃ، ص۲۶۷، تاریخِ بغداد، ج۳، ص۲۶۵ تا ۲۶۷)

(666)۔ حضرت جلال الدین حسین

شیخ المشائخ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گَشت حضرت جلال الدین حسین بخاری سُہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۷۰۶ھ کو اُوچ شریف (ضلع بہاول پور جنوبی پنجاب) میں ہوئی، آپ علومِ اسلامیہ میں ماہر، کثیر مشائخ کے خلیفہ، استاذ العلماء و المشائخ اور مؤثر شخصیت تھے۔ دنیا بھر کے کثیر شہروں کا سفر کرنے میں شہرت پائی۔ آپ نے ۱۰ ذوالحجہ ۷۸۵ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک اُوچ شریف میں معروف ہے۔ (مرآۃ الاسرار، ص۹۷۴)

(667)۔ حضرت کبیر سیّد علی ہمدانی کبراوی

شاہِ ہمدان امیرِ کبیر سیّد علی ہمدانی کبراوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۷۱۳ھ کو آلوند (ہمدان) مغربی ایران میں ہوئی۔ آپ علوم و فنون کے جامع تھے، دنیا بھر کے دس ہزار سے زائد اولیاءُ اللہ کی زیارت کی سعادت پائی، سلسلۂ کبراویہ کو عام کیا، جنت نظیر خطۂ کشمیر میں دینِ اسلام کی شمع روشن کی اور کثیر کتب کو تصنیف فرمایا۔ ذَخِیرۃُ المُلُوک اور اورادِ فتحیہ آپ کی تصانیف ہیں۔ آپ نے ۶ ذوالحجہ ۷۸۶ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک کولاب (صوبہ خَتْلان، تاجکستان) میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

(مرآۃ الاسرار، ص ۱۰۳۰ تا ۱۰۳۴، ماہنامہ ماہِ نور جنوری ۲۰۱۳ء ص ۲۴ تا ۳۱)

(668)۔ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی

غوثِ زماں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۲۶۲ھ کو سبز پور (ہری پور ہزارہ، خیبر پختونخواہ) کے ایک گاؤں چھوہر شریف میں ہوئی اور یہیں یکم ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ میں وصال فرمایا، آپ ولیِ کامل، مصنّفِ کُتُب اور دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ کے بانی ہیں۔ ۱۳۰ اجزاء پر مشتمل کتاب "مجموعہ صَلَوَاتُ الرسول" مطبوع ہے۔ (تذکرہ اکابرِ اہلسنت، ص ۲۱۶)

(669)۔ حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی

تاجُ العارفین، شیخ محمد افضل الہ آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کی ولادت ربیعُ الاول ۱۰۳۸ھ سیّد پور (نزد غازی پور، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ عالمِ باعمل، مصنفِ

کُتُب اور سلسلہ نقشبندیہ ابو العلائیہ کے شیخ طریقت تھے۔ تصانیف میں ”شرح فُصوصُ الحِکَم مُسَمّیٰ بہ شَرْحُ الفُصُوص عَلٰی وَفْقِ النُّصُوص “ بھی ہے۔ آپ کا وصال ۱۸ ذوالحجہ ۱۱۲۴ھ کو ہوا، مزار مبارک دائرہ شاہ اجمل شہر الٰہ آباد (یوپی) ہند میں ہے۔

(تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند، ج ۲، ص ۹۷۴، تذکرہ علمائے ہند، ص ۴۱۷)

(670)۔ حضرت سیّد وارث شاہ بخاری چشتی

مَلِکُ الشُّعراء حضرت سیّد وارث شاہ بخاری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت غالباً ۱۱۲۲ھ میں جنڈیالہ شیر خان تحصیل و ضلع شیخو پورہ (پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور ۹ ذوالحجہ ۱۲۰۶ھ کو وصال فرمایا، مزار جنڈیالہ شیر خان میں ہے۔ آپ حضرت بابا بلّھے شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہم استاذ، عالِمِ باعمل، قادرُ الکلام اور ممتاز صوفی پنجابی شاعر تھے۔

(اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج ۲۲، ص ۵۷۳، ۵۷۵، رسائلِ قصوری، ج ۱، ص ۴۰)

(671)۔ حضرت سیّدُنا امام عبد اللہ محض کامل

شیخُ الطّالبین ثانی حضرت سیّدُنا امام عبداللہ محض کامل رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۰ھ مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور وصال ۱۰ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۵ھ کو ہوا، مزار مبارک شافیہ (صوبہ دیوانیہ) عراق میں ہے۔ آپ امام حسن کے پوتے اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے نواسے تھے یوں آپ حَسَنی حُسَینی سیّدوں کے جدِ امجد ہیں۔ آپ تابعی، عالِمِ باعمل اور حدیث کے ثقہ راوی ہیں۔

(اعلام للزرکلی، ج ۴، ص ۷۸، تاریخِ ابن عساکر، ج ۲۷، ص ۳۶۴، تاریخِ بغداد، ج ۹، ص ۴۳۸)

(672)۔حضرت مخدوم سیّد منہاجُ الدّین راستی حسینی رضوی

حضرت مخدوم سیّد منہاجُ الدّین راستی حسینی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بغداد شریف میں غالباً آٹھویں صدی ہجری کی ابتدا میں ہوئی اور وِصال ۲۹ ذوالحجۃ الحرام ۷۸۶ھ کو پھلواری شریف (ضلع پٹنہ بہار) ہند میں فرمایا، اسی شہر میں ٹم ٹم پڑاوَ نامی علاقے میں آپ کا مزار زیارت گاہِ عام ہے۔ آپ مخدومِ جہاں شیخ شرفُ الدّین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے جلیلُ القدر خلیفہ، ولیِ کامل اور صاحبِ کرامت بزرگ ہیں۔(تذکرۃ الصالحین، ص۸۴،۸۲)

(673)۔حضرت پیر سیّد صادق شاہ حسینی مدنی

شہنشاہِ ناسک، حضرت پیر سیّد صادق شاہ حسینی مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ شریف میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد حضرت سیّد امینُ الدّین شیر محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے علم و عرفان اور سلسلۂ قادریہ کی نعمت پائی۔ ہند میں آکر سلسلۂ چشتیہ اور سلسلۂ شطاریہ کے بزرگوں سے بھی فیض پایا پھر مستقل ناسِک (صوبہ مہاراشٹر) ہند میں قیام فرمایا۔ آپ کی دعوت سے کثیر غیر مسلم مسلمان ہوئے۔ ۱۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۰۴۹ھ کو وصال ہوا۔ مزار ناسک میں مرجعِ خلائق ہے۔

(تذکرۃ الانساب، ص۲۴۰،ماہنامہ اعلیٰ حضرت، جنوری ۲۰۱۰، ص۴۳)

(674)۔ حضرت علّامہ غلام محی الدّین احمد مکھڈی

پیرِ طریقت حضرت علّامہ غلام محی الدّین احمد مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۷۵ھ کو مَکھڈ شریف (تحصیل جنڈ ضلع اٹک، پنجاب) پاکستان میں ایک علمی خانوادے میں ہوئی اور یہیں ۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۳۸ھ کو وصال فرمایا۔ آپ علومِ معقول و فنون اور علمِ حدیث کے مضبوط مُدرِّس، خلیفۂ خواجہ اللہ بخش کریم تونسوی، شیخِ طریقت اور خانقاہِ معلیٰ مولانا محمد علی مکھڈی کے سجادہ نشین تھے۔

(قندیل سلیمان، جولائی تا ستمبر ۲۰۱۷، ص ۵۱ تا ۶۵)

(675)۔ حضرت خواجہ امیر احمد بَسَالُوی

شیخُ المشائخ حضرت خواجہ امیر احمد بَسَالُوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع تھگ سوڑو نزد تونسہ شریف (ضلع ڈیرہ غازی خان، جنوبی پنجاب) پاکستان میں ۱۲۸۱ھ کو ہوئی اور وفات ۲۱ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۵۷ھ بسال شریف (تحصیل جنڈ، ضلع اٹک) میں ہوئی۔ آپ فاضل مدرسہ آستانہ عالیہ تونسہ شریف، جید عالمِ دین، درسِ نظامی کے استاذ، خلیفہ خواجہ اللہ بخش کریم تونسوی اور شیخِ طریقت تھے۔ (تذکرہ علمائے اہلسنت ضلع اٹک، ص ۱۵۴)

(676)۔ حضرت محمد عبدالشکور جہانگیری

تاجُ الاولیاء پیر محمد عبدالشکور جہانگیری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹۴ھ کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے اور ۱۰ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۷۴ھ کو مرکزُ الاولیاء لاہور میں وصال فرمایا۔ یہیں جیون

ہانہ گارڈن ٹاؤن میں اپنی قائم کردہ خانقاہ میں دفن کئے گئے۔ آپ ولیِ کامل اور سلسلہ جہانگیریہ شکوریہ کے بانی تھے۔ (معارف رضا، سالنامہ ۲۰۰۶ء، ص ۲۱۷، ۲۱۶)

(677)۔ حضرت علّامہ مفتی حافظ عزیز احمد قادری بدایونی

قطبِ لاہور، استاذِ حکیمُ الاُمّت، حضرت علّامہ مفتی حافظ عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۱۹ھ کو آنولہ (بانس بریلی، یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال یکم ذوالحجۃ الحرام ۱۴۰۹ھ کو مرکزُالاولیاء لاہور میں فرمایا، مزار قبرستان حضرت جان محمد حضوری (نزد چوک گڑھی شاہو) میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، فاضلِ مدرسہ قادریہ بدایون، ماہرِ علومِ نقلیہ و عقلیہ، استاذُ العلماء، شیخُ الحدیث والتفسیر، مفتیٔ اسلام، زیارتِ اعلیٰ حضرت سے مشرف، عارف باللہ، خلیفۂ قطبِ مدینہ تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری کو تمام سَلاسِل میں اجازت بھی عطا فرمائی۔

(احوال و آثار مفتی عزیز احمد قادری بدایونی، ص ۲۹، ۵۳، ۱۰۸)

(678)۔ حضرت ابو کثیر اَفلَح مدنی

مشہور تابعی حضرت ابو کثیر اَفلَح مدنی رحمۃ اللہ علیہ صحابیِ رسول حضرت ابوایوب خالد انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام، عَینُ التَّمر (عراق) سے تعلق تھا مگر مدینہ شریف میں مقیم ہوگئے تھے، کئی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے احادیث روایت فرمائیں، آپ حضرت امام ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ ہیں۔ واقعۂ حَرّہ ذوالحجہ ۶۳ھ کو مدینہ شریف میں شہید ہوئے۔ (طبقات ابنِ سعد، ۵/ ۶۴)

(679)۔حضرت سیّدُنا حماد بن سلمہ بن دینار بصری نَحوی

ابدالِ زمانہ حضرت سیّدُنا حماد بن سلمہ بن دینار بصری نَحوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت غالباً ۹۱ھ کو ہوئی اور بصرہ میں ۷۶ سال کی عُمر میں ذوالحجہ ۱۶۷ھ کو وِصال فرمایا۔ آپ دس ہزار احادیث و آثار کے ثقہ راوی، شیخ الاسلام، قُدوۃُ العُلَماء، استاذُ المحدثین، مفتیِ بصرہ، صاحبِ تصانیف، امامِ زمانہ اور کثرت سے تلاوتِ قراٰن کرنے والے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، ۷/ ۳۳۶تا۳۴۲)

(680)۔حضرت سیّد محمد بن علی باعَلَوی

فقیہِ مُقدّم حضرت سیّد محمد بن علی باعَلَوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۵۷۴ھ کو تریم یمن میں ہوئی اور یہیں ذوالحجہ ۶۵۳ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک زنبل قبرستان میں ہے۔ آپ جید عالمِ دین، محدثِ وقت، فقیہِ شافعی، استاذُ العلماء، خاندانِ آلِ باعلوی کی مؤثر شخصیت اور سلسلہ باعلویہ کے بانی ہیں۔ (الاستاذالاعظم الفقیہ المقدم، ص۱۳، ۴۴، ۸۹، ۱۱۶)

(681)۔حضرت شیخ ابوالمَحاسِن سیّد محمد بن خلیل قاوُقجی حنفی

بانیِ سلسلہ قاوُقجِیہ شاذلیہ حضرت شیخ ابوالمَحاسِن سیّد محمد بن خلیل قاوُقجی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۲۴ھ کو طرابلس شام میں ہوئی اور ۷ ذوالحجہ ۱۳۰۵ھ کو مکۂ مکرمہ میں وصال فرمایا، تدفین جنّتُ المعلیٰ میں ہوئی۔ آپ عالمِ باعمل، فقیہِ اسلام، شیخُ المشائخ، محدثِ وقت اور سو سے زائد کُتُب کے مصنِّف تھے۔ میلاد نامہ مولود القاوقجی آپ کا ہی تحریر کردہ ہے۔ (فیض الملک، ص۱۴۰۷تا۱۴۱۲، تذکرہ سنوسی مشائخ، ص۵۹)

(682)۔حضرت مولانا شاہ محمد عادل قادری کانپوری

قُدوۃُ العُلَماء حضرت مولانا شاہ محمد عادل قادری کانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۴۱ھ کو نارہ ضلع الٰہ آباد (یوپی) ہند میں ہوئی وصال ۹ یا ۱۱ ذوالحجہ ۱۳۲۵ھ کو کانپور میں فرمایا اور یہیں مزار ہے۔ آپ علّامہ سیّد احمد دَحلَان مکی سے سند یافتہ اور علّامہ سلامتُ اللہ کانپوری رحمۃ اللہ علیہما کے شاگردِ رشید، حافظِ قراٰن، مجاز سلسلہ قادریہ برکاتیہ، ولیِ کامل، کئی کُتب و فتاویٰ کے مصنف، عابد و زاہد اور جامعِ شریعت و طریقت تھے۔(تذکرہ علمائے حال، ص ۲۳۶، تذکرہ علمائے اہلسنت، ص ۱۱۲)

(683)۔حضرت امیر سید داؤد

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **سید جلال قادری اکبر آبادی** رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چھوٹے بیٹے خلیفہ اور سجادہ نشین تھے۔ آپ کو **شیخ افضل محمد انصاری** رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بہت محبت تھی۔ اُن کے انتقال کے بعد آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شیخ سعدی کا ایک شعر اکثر پڑھا کرتے تھے۔

۸ ذی الحجہ ۱۰۰۶ھ کو آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خاکِ آگرہ کے سپرد کئے گئے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے **مزار مبارک** کے بارے میں کچھ پتا نہیں چل سکا۔(بوستانِ اخیار، ص 74.75)

(684)۔حضرت امیر سید جلال متوکل

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **سید صدر الدین حسنی ترمذی متوکل** کے فرزند ہیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خاندان کے بزرگ ہندوستان میں آکر اودھ میں سکونت پذیر ہوئے

تھے۔ وہیں ۸۹۷ھ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پیدا ہوئے۔ سن تمیز پر پہنچ کر خدا شناسی کے سلوک کا شوق پیدا ہوا تو شیخ راجی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مرید ہو گئے لیکن والدِ بزرگوار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حکم سے سپاہیانہ زندگی بسر کرتے رہے۔ پانی پت کی لڑائی میں اپنے باپ کے ساتھ سلطان ابراہیم لودی کے ساتھ تھے۔ اسی لڑائی میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والد تو شہید ہو گئے اور آپ شدید زخمی ہوئے، جو مرہم پٹی سے اچھے ہو گئے۔

اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ قصبہ سرہرپور (جو کہ جونپور کے اطراف میں واقع ہے) میں شیخ الہداد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور احمد شریف جونپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چار برس تک کمالات الٰہی اور معرفت الٰہی کی تحصیل کرتے رہے۔ چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بال بچے آگرہ میں تھے، لہذا شیخ الہداد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ اگرچہ آگرہ کی ولایت سید معین الدین بیانوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے تصرف میں ہے لیکن ہم نے التماس کر کے دسواں حصہ تمہارے نام سے لے لیا ہے۔ بہتر ہے کہ تم اپنے گھر کی طرف چلے جاؤ۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حکم کی تعمیل کی چونکہ برسوں حصول فقر کی مشق سے تہی دستی اور بھوکے رہنے کے عادی اور "اَلْقَنَاعَۃُ اَفْضَلُ الْغِنَا" (ترجمہ قناعت افضل مالداری ہے) سے شکم سیر تھے۔ لہذا باوجود فرماں روائے وقت کی منت و سماجت کے وجہ معاش بطور ملکیت قبول نہیں فرمائی اور زبان خلق سے متوکل کا خطاب پایا۔

منقول ہے کہ ایک روز خانقاہ کے دروازہ پر قلندروں نے آکر دستک دی۔ خادم باہر آیا، قلندروں نے کہا کہ صاحب خانہ سے ہمارا اسلام کہو، نام پوچھا تو جواب دیا کہ

خود جانتے ہیں، خادم نے اندر جا کر یہ حال بیان کیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تھوڑی دیر سر جھکا کر غور و فکر فرمایا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا: جاؤ جمال اور حسین کہہ کر بلالو۔ قلندر اپنا نام سن کر متحیر ہوئے اور حاضر خدمت ہو کر ہاتھ چومے اور بیعت کی خواہش ظاہر کی، آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے التماس قبول کر کے فرمایا: درویشوں کی آزمائش کا کبھی خیال دل میں نہ آنے دینا کیونکہ ہر وقت اور ہر گھنٹہ یکساں حال نہیں ہوتا، لہٰذا اس گروہ کے ساتھ حسن عقیدت کو آزمائش پر منحصر نہیں رکھنا چاہیے۔

دسویں ذی الحجہ ۹۶۹ھ کو عید اضحی کی نماز سے پہلے آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نمازِ عید گاہ کے بجائے وصال کے عید گاہ کو روانہ ہوئے۔

"شیخ جہاں" آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رحلت کی تاریخ ہے یعنی اس کے عدد ۹۶۹ بنتے ہیں اور یہی آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات کا سال ہے۔

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے **مزار مبارک** کا پتہ نہ چل سکا۔(بوستانِ اخیار، ص63.64)

(685)۔حضرت حاجی ابراہیم محدث اکبر آبادی

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مانک پور کے فرزند رشید، **شیخ داؤد** رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیٹے، کنیت ابوالمکارم اور وصالی تخلص تھا۔ زہد و تقویٰ میں بے نظیر شریعت کی زندہ تصویر اور طریقت کے بدرِ منیر تھے۔ علوم نقلی کی تحصیل اپنے وطن میں کر کے سیاحی پر کمر باندھی۔ پہلے بغداد شریف میں ڈھائی برس مقیم رہ کر تفسیر و حدیث کا علم کمال کے درجہ تک پہنچایا۔ پھر وہاں سے خیر البلاد مکہ شریف کی زیارت و طواف کے واسطے روانہ ہوئے۔ حج کی سعادت سے مشرف ہو کر مصر پہنچے۔ یہاں **شیخ شمس الدین علقمی** رَحمَۃُ اللہِ

عَلَیْہ شاگرد بالواسطہ **شیخ جلال الدین سیوطی** رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے حدیث کی تصحیح کی اور شیخ العرفاء، **شیخ محمد بکری شافعی** رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے حدیث کی سند و اجازت لے کر دوبارہ مکۂ معظمہ کی طرف لوٹے۔ یہاں شیخ عبد الرحمن ابن القہد مغربی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ، شیخ مسعود مغربی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اور بدر الاتقیا شیخ علی متقی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں از سر نو کتب احادیث کی تکرار کی اور صحت و شناخت میں عالی مرتبہ حاصل کیا۔

اس کے بعد دوبارہ مصر کا رخ کیا اور وہاں پہنچ کر برابر **۲۴ برس تک** تمام علوم کا درس دیتے رہے۔ اس عرصہ میں ہر سال حج کے واسطے آتے جاتے رہے۔ اس کے بعد ملک شام کی سیاحی فرمائی اور شہری اور صحرائی بزرگوں کی فیض صحبت سے کمالات کا ذخیرہ فراہم کر کے ہندوستان میں واپس آئے۔

جب دارالخلافت آگرہ میں گزر ہوا تو آب و دانہ کی کشش اور ساکنان آگرہ کی خوش قسمتی نے یہاں کے قیام کا خیال آپ کے دل میں پیدا کیا لہذا یہاں سکونت اختیار کر کے تفسیر و حدیث اور فقہ کے درس اور وعظ و نصیحت میں مشغول ہوئے۔ صاحبِ منتخب التواریخ کا بیان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ شب و روز علوم دینی خصوصاً علم حدیث کے پڑھانے میں مصروف رہتے تھے۔ بہت سے اشخاص کو آپ نے فیض و علم کی منزل پر پہنچایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا زہد و تقوی، عوام الناس سے ملاقات کا مانع تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ ہمیشہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرتے تھے۔

اکبر بادشاہ نے آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو عبادت خانہ میں طلب فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ تشریف لائے مگر ادب و آداب کے شاہی طریقے بجانہ لائے اور بادشاہ کو بہت سی

نصیحت و وعظ کر کے رخصت ہوئے۔ خواجہ عبد الصمد شیرازی جو عبادت ظاہری میں مشغول رہا کرتا تھا اس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ خواجہ جب تک خلفائے راشدین کی محبت تمہارے دل میں نہ آئے گی اس نماز روزہ سے کچھ فائدہ نہ ہو گا۔

۱۹، ذی الحجہ، ۱۰۰۱ھ کو ۸۶ برس کی عمر میں وفات پائی۔ وفات سے پہلے سید قاسم بیانوی اپنے شاگرد رشید کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔

افسوس کہ ایسے باکمال بزرگ کے **مزار مبارک** کا پتہ نہ چل سکا۔

(بوستانِ اخیار، ص36.38)

(686)۔ حضرت میر سید احمد

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سید محمد فاضل مظہر الحق صاحب مخبر الواصلین کے والدِ بزرگوار اور شاہجہاں بادشاہ کے زمانہ کے مشائخین نامدار میں سے تھے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **جمعرات کے دن ۲۵ ذوالحجہ ۱۰۶۲ھ** کو دارالفنا سے دار البقا کو کوچ فرمایا۔ اور آگرہ میں مدفون ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے **مزار مبارک** کا پتہ نہیں چل سکا۔ تاریخِ وفات یہ ہے:

سید احمد کہ عمدہ دیں بود
عزت شان و فخر تمکیں بود
شد رقم سالِ نقل آن سید
آب و رونق بخلد از احمد

"**آب و رونق بخلد از احمد**" اس کے عدد ۱۰۶۲ بنتے ہیں اور یہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وفات کا سال ہے۔(بوستانِ اخیار، ص86)

علمائے اسلام

(687)۔حضرت علامہ بدرُالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی

شارحِ بخاری حضرت علامہ بدرُالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حافظُ الحدیث، مُؤرِخِ جلیل، مُصنّفِ کُتُبِ کثیرہ اور استاذُ العلماء ہیں، تقریباً ۴۰ سال تدْرِیس فرمائی، کُتُب میں عُمْدَۃُ القاری شرح صحیحُ البخاری اُمّتِ مُسلمہ کے لیے نایاب تحفہ ہے۔ ولادت ۷۶۲ھ کو عین تاب (صوبہ غازی عین تاب) جنوبی ترکی اور وصال ۴ ذوالحجہ ۸۵۵ھ کو قاہرہ مصر میں ہوا۔ مزار مبارک مدرسۃُ العینی (نزد جامعہ ازہر، قاہرہ) مصر میں ہے۔(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج۱، ص۱۱تا۱۷)

(688)۔حضرت علامہ عبدالعزیز پَرہارْوِی چشتی

ماہرِعُلومِ کثیرہ حضرت علامہ عبدالعزیز پَرہارْوِی چشتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۱۲۰۶ھ میں پَرْہار غربی (مُضافاتِ کوٹ ادّو، ضلع مظفر گڑھ، پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور وِصال اسی مقام پر ۱۲۳۹ھ میں فرمایا، آپ کا عُرس ۸،۹ ذوالحجۃالحرام کو ہوتا ہے۔ آپ ۲۷۰ سے زائدعُلومِ عَقْلِیّہ ونَقْلِیّہ میں ماہر تھے اور تقریباً ۳۳سال کی مختصر عُمُرپانے کے باوجود ۹۰علوم پر مشتمل ۲۰۰ سے زائد کُتُب تَصنِیف فرمائیں، جن میں سے شرح عقائدِ نَسَفِیّہ کی شرح ''اَلنِّبْراس''مشہور ہے۔

(احوال و آثار علامہ عبدالعزیز پرہاروی، ص۲۵تا۱۶۵)

(689)۔حضرت امام ابوالحسن علی مَرغِینَانی

شیخ الاسلام، بُرہانُ الدّین حضرت امام ابو الحسن علی مَرغِینَانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہکی ولادت ۵۱۱ھ مَرغِینان (نزد فرغانہ) ازبکستان میں ہوئی۔ آپ عظیم حَنَفی فقیہ اور صاحبِ تَخْرِیج و تَرْجِیح (مُجْتَہِد مُقَیَّد) ہیں۔فِقہِ حنفی کی بے مثال کتاب ہِدایہ شریف آپ ہی نے تصنیف فرمائی ۔ آپ کا وِصال ۱۵ ذوالحجہ ۵۹۳ھ کو ہوا۔ مزار مبارک قبرستان تشوکاردِیزا سَمرقَند ازبکستان میں ہے۔

(تاریخ اسلام للذہبی، ج ۴۲، ص ۱۳۷-ہدایہ اخرین، ص ۴)

(690)۔حضرت امام حافظ احمد بن علی ابنِ حجر

شیخُ الاسلام، عمدۃُ المحدثین، شہابُ الدّین، حافظ احمد بن علی ابنِ حجر عسقلانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی ولادت ۷۷۳ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں ۲۸ذوالحجہ ۸۵۲ھ کو وصال فرمایا۔ تدفین قَرافہ صُغریٰ میں ہوئی۔ آپ حافظُ القراٰن، محدثِ جلیل، استاذُ المحدثین، شاعرِ عربی اور ۱۵۰ سے زائد کُتُب کے مصنف ہیں۔ آپ کی تصنیف ''فتح الباری شرح صحیح البخاری ''کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔

(بستان المحدثین، ص ۳۰۲،الروایات التفسیریہ فی فتح الباری، ج ۱، ص ۳۹، ۶۵)

(691)۔حضرت ابو بکر احمد بن علی رازی جَصّاص

حجۃُ الاسلام حضرت امام ابو بکر احمد بن علی رازی جَصّاص حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوِی کی ولادت ۳۰۵ھ کو بغداد میں ہوئی اور ۷ ذوالحجہ ۳۷۰ھ کو بغداد عراق میں وصال فرمایا۔ آپ امام وفقیہِ احناف، زہد وورع کے پیکر، حسنِ اخلاق کے جامع اور مفسّرِ

قرآن ہیں۔ آپ کی ۱۲ سے زائد تصانیف میں سے ''احکامُ القرآن ''کو بڑی شہرت حاصل ہوئی۔(حدائق الحنفیہ، ص۲۰۳، الفوائد البہیہ، ص۳۶)

(692)۔حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین

امامِ علم و فن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ۱۳۵۸ھ سنگھیا (تحصیل بائسی، ضلع پورینہ، بہار) ہند میں ہوئی اور ۱۴ ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ کو وصال فرمایا، تدفین سنگھیا ہند میں ہی ہوئی، آپ تلمیذِ ملک العلماء و فقیہِ اعظم ہند، فاضل جامعہ مظہرِ اسلام بریلی شریف، خلیفہ مفتیِ اعظم ہند، استاذُ العلماء، امامُ المنطق والفلسفہ اور ماہرِ معقولات ہیں۔ آپ کے مضامین کا مجموعہ ''تحقیقاتِ امامِ علم و فن ''شائع شدہ ہے۔(تحقیقات امام علم و فن، ص۱۱، ۲۰، ۲۷، مفتی اعظم اور ان کے خلفا، ص۶۱۱)۔

(693)۔حضرت علّامہ ابنِ اَثیر مبارَک بن محمد جَزرِی

حضرت علّامہ ابنِ اَثیر مبارَک بن محمد جَزرِی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۵۴۴ھ جزیرہ ابو عمر (صوبہ شرناق، ترکی) میں ہوئی اور ۲۹ ذوالحجۃ الحرام ۶۰۶ھ کو مُوصَل عراق میں وفات پائی۔ آپ قرآن و حدیث، فقہ اور اصولِ فقہ میں بہت بڑے عالِم تھے، عوام و خواص میں معروف اور مرجع تھے۔ آپ کی ۹ تصانیف میں اَلنِّھَایَۃ فِی غَرِیْبِ الْحَدِیْثِ وَالْاَثَر اور کِتَابُ الشَّافِی شائع شدہ ہیں۔(وفیات الاعیان، ج۴، ص۸، ۷)

(694)۔حضرت امام تاجُ الدّین عبدالوہاب سُبکی شافعی

شیخُ الاسلام امام تاجُ الدّین عبدالوہاب سُبکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۷۲۷ھ میں سُبک (ضلع منوفیہ، صوبہ قاہرہ) مصر میں ہوئی اور ذوالحجۃ الحرام ۷۷۱ھ کو دمشق میں وصال فرمایا، آپ فقیہ شافعی، مؤرخ عربی، قاضیُ القضاۃ دمشق اور بارہ سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ طبقاتِ شافعیہ آپ کی ہی تصنیف ہے۔

(طبقات الشافعیہ، مقدمۃ التحقیق، ج۱، ص۱۵، ۹، شذرات الذھب، ج۶، ص۴۱۹، ۴۲۰)

(695)۔حضرت مولانا حافظ غلام محمد قادری

عالمِ باعمل امام گامُوں حضرت مولانا حافظ غلام محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ ماہرِ علومِ دینیہ، امام وخطیب جامع مسجد وزیر خاں، فارسی زبان کے شاعر، اعلیٰ خوش نویس، قراٰنِ مجید کی اپنے ہاتھ سے کتابت کرنے والے، کئی کتابوں کے مصنف اور پُراَثر واعظ تھے۔ آپ کاوصال ۲۵ذوالحجۃ الحرام ۱۲۴۲ھ کو ہوا، مزار مسجد وزیر خان (اندرونِ دہلی دروازہ، مرکزُ الاولیاء لاہور) کے احاطے کے باہَر جنوب میں ایک بلند گنبد کے سائے میں ہے۔(تذکرہ علماء اہلسنت وجماعت لاہور، ص۱۳۳)

(696)۔حضرت مولانا مفتی غلام سرور لاہوری سہروردی چشتی

صاحبِ حدیقۃُ الاولیاء حضرت مولانا مفتی غلام سرور لاہوری سہروردی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۴۴ھ کو مرکزُ الاولیاء لاہور میں ہوئی اور ۲۴ذوالحجۃ الحرام ۱۳۰۷ھ کو دورانِ سفر مدینہ وصال فرمایا۔ تدفین بیر بالا حسانی نزد بدر کے مقام پر

ہوئی۔ آپ جید عالمِ دین، اُردو، فارسی دونوں زبانوں کے ماہر، شاعرِ اسلام، بہترین ادیب، ماہرِ لغت، جلیلُ القدر تذکرہ نویس اور ۲۰ کتب کے مصنف تھے۔

(تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص۳۱۷، ۳۲۰)

(697)۔حضرت شیخ ابو بکر احمد بن علی صَفدِی شافعی

خطیبِ بغدادی حضرت شیخ ابو بکر احمد بن علی صَفدِی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۳۹۲ھ موضع غزیہ حجاز کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور ۷ ذوالحجہ ۴۶۳ھ کو وصال فرمایا، تدفین بغداد کے قبرستان بابِ حرب میں حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں ہوئی۔ آپ محدثِ وقت، مؤرخِ اسلام، مفتیِ زمانہ، مدرس جامعُ المنصور، اچّھے قاری، فصیح الالفاظ اور ماہرِ ادب تھے، بعض اوقات شعر بھی کہا کرتے تھے۔ آپ کی کثیر تصانیف میں تاریخِ بغداد آپ کی شہرت کا سبب ہے۔(تاریخ بغداد، ۱/۴تا۲۱)

(698)۔حضرت مولانا حکیم سخاوت حسین سہوانی چشتی

استاذُ العلماء مولانا حکیم سخاوت حسین سہوانی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۴۰ھ کو سہسوان (نزد بدایوں یوپی ہند) میں ہوئی اور ۱۹ ذوالحجہ ۱۲۹۹ھ خیر آباد (ضلع ستیاپور یوپی ہند) میں وصال فرمایا، خانقاہِ حافظیہ میں دفن کئے گئے، آپ مستقل مستقیم سنّی عالم، استاذ، حافظِ بخاری اور مدرس مدرسہ مصباحُ التہذیب بریلی شریف تھے، ان کے خاندانِ اعلیٰ حضرت سے خصوصی تعلقات تھے۔(حیات مخدوم الاولیاء، ص۳۳۰، ۳۳۱)

(699)۔حضرت مولانا مفتی محمد لُطفُاللہ علی گڑھی

استاذُ الکل حضرت مولانا مفتی محمد لُطفُاللہ علی گڑھی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پلکھنے (لکھنؤ، یوپی) ہند میں ۱۲۴۴ھ میں ہوئی اور ۹ذوالحجہ ۱۳۳۴ھ کو علی گڑھ میں وصال فرمایا، تدفین مزار حضرت جمالُ العارِفین رحمۃ اللہ علیہ کے قُرب میں ہوئی، آپ جلیلُ القدر عالمِ دین، مؤثر و فعّال شخصیت اور جامعِ علومِ عقلیہ و نقلیہ تھے، محدثِ اعظم ہند، علّامہ سیّد احمد محدثِ کچھوچھوی، علّامہ وصی احمد محدثِ سورتی اور علّامہ احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہم سمیت سینکڑوں علما آپ کے شاگرد ہیں۔

(استاذ العلماء، ص۶، ۳۲، تذکرہ محدث سورتی، ص۴۶تا۵۰)

(700)۔حضرت مولانا غلام یٰسین علوی قادری

قاضیِ اہلِ سنّت، حضرت مولانا غلام یٰسین علوی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۱۲۶۲ھ کو بہادر پورہ قصور کے علمی گھرانے میں ہوئی اور وفات ۴ذوالحجہ ۱۳۴۷ھ کو ڈیرہ غازی خان میں ہوئی، درگاہ حضرت ملّا قائد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے احاطے میں دفن کیا گیا۔ آپ مضبوط عالمِ دین، درسِ نظامی کے مدرس، شہر ڈیرہ غازی خان کے قاضی اور سلسلہ قادریہ کے مجاز تھے۔ آپ نے امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک استفادہ کیا۔

(جہانِ امام احمد رضا، ۵/۱۵۶تا۱۵۹)

(701)۔ حضرت مولانا احمدُ الدّین چشتی نظامی

زینتِ مسندِ تدریس مولانا احمدُ الدّین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع بھوئی گاڑ (تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک) میں ۱۲۷۷ھ کو ہوئی اور ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۴۹ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حضرت پیر مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد، جید عالمِ دین، مدرسِ درسِ نظامی اور استاذُ العلماء ہیں۔(تاریخ علمائے بھوئی گاڑ، ص۱۰۹)

(702)۔ حضرت مولانا مفتی عبد الحفیظ حَقَّانی

شیخُ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبد الحفیظ حَقَّانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۱۸ھ بریلی شریف (یوپی) ہند کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور وصال ۵ ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ کو ملتان میں فرمایا، قبرستان حسن پروانہ میں تدفین ہوئی، آپ جید عالمِ دین، مفتیِ آگرہ، مناظرِ اہلِ سنّت، صاحبِ تصنیف، حُسنِ ظاہری سے متصف، بہترین مدرس اور مُدَلَّل بیان کرنے والے تھے۔ کئی دارُ العلوموں میں مدرس اور شیخُ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔(تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص۲۱۰ تا ۲۱۴)

تلامذہ وخلفائے اعلیٰ حضرت

(703)۔حضرت بابا پیر سیّد عبد الکریم محمد یوسف شاہ تاجی صابری

تلمیذِ اعلیٰ حضرت، حضرت بابا پیر سیّد عبد الکریم محمد یوسف شاہ تاجی صابری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عالمِ دین اور ولیِ کامل تھے۔ ولادت جے پور نزد اجمیر شریف (راجِستھان) ہند میں ہوئی اور وصال یکم ذوالحجۃ الحرام ۱۳٦۷ھ میں باب المدینہ کراچی میں ہوا، مزار مبارک میوہ شاہ قبرستان (نزد جونا دھوبی گھاٹ) باب المدینہ کراچی میں ہے۔(انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ج٦، ص٦۵تا٦۹)

(704)۔حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی

عشقِ رسول رَبّ کریم کی بہت بڑی نعمت اور ایمان کو کامل کرنے کے لئے اولین شرط ہے، جسے یہ نعمت ملی وہ مخلوقِ خدا کا محبوب بن گیا۔اِنہی عاشقانِ رسول میں سے ایک شیخُ العَرب و العَجَم خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا ضیاءُ الدِّین احمد صدیقی قادری مدنی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ذاتِ گرامی بھی ہے۔ علم و فضل کا یہ آفتاب ضیاء کوٹ (سیالکوٹ، پنجاب پاکستان) کے ایک غیر معروف قصبے "کلاس والا" میں ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۸۷۷ء کو طلوع ہوکر "قُطبِ مدینہ" کے منفرد لقب سے مشہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا سلسلۂ نسب امیرُ المُؤمِنِین حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملتاہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے عشقِ رسول کا مختصر تذکرہ ملاحظہ کیجئے۔

شہرِ مصطفٰے سے عشق: سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ۱۳۲۷ھ کو بغدادِ مُعَلّٰی سے مدینۂ منورہ حاضر ہوئے اور تقریباً ۷۵ سال آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو یہاں قِیام کا شرف ملا۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص۲۷۵، انوارِ قطب مدینہ، ص۳۳۷ملخصا) آخری عمر میں نظر کمزور ہوگئی تھی، ڈاکٹرز نے علاج کے لئے جدہ چلنے پر اصرار کیا تو ارشاد فرمایا: فقیر آنکھوں کے لئے مدینہ منورہ نہیں چھوڑتا۔

(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص۵۲۳ مختصراً)

آلِ مصطفٰے سے عشق: آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ساداتِ کرام کو بغیر کسی تَعَارُف کے پہچان لیتے اور بے حد ادب کرتے ہوئے دست بوسی فرماتے۔

(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص۵۳۱ ماخوذا)

نعتِ مصطفٰے سے عشق: قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا محبوب مشغلہ ذکرِ رسول تھا، نعتِ رسول سے آپ کی ہر مجلس مشکبار رہتی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں جب کوئی زائرِ مدینہ حاضر ہوتا تو مہمان نوازی کے بعد فرماتے: "کوئی نعت شریف پڑھنے والا ہے؟ "اور ساتھ ہی صَلَّی اللهُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللهِ وَ سَلَّمَ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبَ اللهِ کی صدا بلند فرمادیتے۔

(انوارِ قطب مدینہ، ص۲۴۳، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص۴۹۰ ملخصًا)

نام مصطفٰے کا ادب: نامِ مصطفٰے کا حد درجہ ادب فرماتے، مصطفٰے نامی آپ کا ایک خادم تھا اُسے بلانے کے لئے "یاسیّدی مصطفٰے "کہہ کر پکارتے۔

(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص۵۳۴ ملخصًا)

درِ مصطفٰے سے عشق: اگر کوئی دولت مند آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو گھر بلاتا تو فرماتے: میں اپنے کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَر پر پڑا ہوں، میرے کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے لئے کافی ہیں۔ بیٹھے بٹھائے ٹکڑا دیتے ہیں، بہت اچھا دیتے ہیں، کھاتا ہوں اور خوب کھاتا ہوں۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص۵۰۵)

ادائے مصطفٰے سے عشق: سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وصال کے آخری اَیّام میں کچھ تناوُل نہ فرماتے مگر جب یہ عرض کیا جاتا کہ "دودھ اور شہد نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بہت پسند تھا۔ "تو فرماتے: اچھا! لاؤ، پھر چند گھونٹ نوش فرمالیتے۔(انوارِ قطبِ مدینہ، ص۲۷۵)

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال بروز جمعۃُ المبارک ۴ذوالحجۃ الحرام مطابق ۲اکتوبر ۱۹۸۱ء کو ہوا اور جنّتُ البقیع میں اَہلِ بیتِ اَطہار کے قُرب میں آپ کی تدفین ہوئی۔(سیّدی قطبِ مدینہ، ص۷ ملخصًا)

حضور سیّدی ضیاءالدین مدنی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی حیات مبارکہ کے بارے میں مزید جاننے کے لئے امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "سیّدی قطبِ مدینہ "پڑھیئے۔

(705)۔حضرت مولانا سیّد عبدُالرحمن رضوی گیاوی بہاری

مَخدومِ مِلّت حضرت مولانا سیّد عبدُالرحمن رضوی گیاوی بہاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہعالمِ دین، فتاویٰ نویس، مُدرس اور شیخِ طریقت تھے ،آپ کی ولادت ۱۲۹۴ھ کو بیتھو شریف(ضلع گیاصوبہ بہار) ہند میں ہوئی، خانقاہ رحمانیہ کیری شریف(ضلع

بانکا، صوبہ بہار) ہند میں ۱۳ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ کووصال فرمایا، مزار مبارک یہیں ہے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ۴۱۸تا۴۲۱)

(706)۔ حضرت علامہ مولانا حافظ نِثار احمد کانپوری رضوی

مُفتیٔ آگرہ حضرت علامہ مولانا حافظ نِثار احمد کانپوری رضوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۱۲۹۷ھ کانپور (یوپی) ہند میں ہوئی۔ غالباً ۱۶ذوالحجہ ۱۳۴۹ھ کو حج سے واپسی پر جَدّہ شریف میں وصال فرمایا اور جنّت البقیع میں دَفن ہوئے۔ خوش اِلحان حافظ و قاری، عالمِ باعمل، سِحرُبَیاں خَطیب، حاضِر دماغ مُناظِر اور قومی رَہنُما تھے۔

(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص۳۴۹- تذکرہ محدثِ سورتی، ص۲۹۲)

(707)۔ حضرت علامہ حافظ سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی

صدرُالاَفاضِل حضرت علامہ حافظ سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۱۳۰۰ھ مُرادآباد (ہند) میں ہوئی اور آپ نے ۱۸ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ کو وفات پائی۔ دینی عُلوم کے ماہِر، شیخُ الحدیث، مُفَسِّرِ قراٰن، مُناظِرِ ذیشان، مُفتیٔ اسلام ،درجن سے زائد کُتُب کے مصنف، قومی رَہنما و قائد، شیخِ طریقت، اسلامی شاعر، بانیِ جامعہ نعیمیہ مُرادآباد، اُستاذُ العُلَما اور اکابرینِ اہلِ سنّت میں سے تھے۔ کُتُب میں تفسیرِ خزائنُ العِرفان مشہور ہے۔ (حیات صدرالافاضل، ص۹تا۱۹)

(708)۔حضرت مولانا سیّد نُورُ الحَسَن نگینوِی نقشبندی قادِری

قُطبِ وقت حضرت مولانا سیّد نُورُ الحَسَن نگینوِی نقشبندی قادِری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہکی ولادت ۱۳۱۵ھ کو محلّہ سادات، نگینہ شریف ضلع بجنور (اُترپردیش) ہند میں ہوئی اور ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ کو وصال فرمایا،مزار مواز والہ (نزد موچھ ضلع میانوالی،پنجاب)پاکستان میں ہے۔آپ عالمِ باعمل، شیخِ طریقت اور ولیِ کامل تھے۔(مقاماتِ نور، ص۲۰۴،۶۲-فیضانِ اعلی حضرت، ص۶۸۰)

(709)۔حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صِدّیقی میرَٹھی

مُبلّغِ اسلام، حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صِدّیقی میرَٹھی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دینی دنیاوی عُلوم کے جامِع، کئی زبانوں کے ماہر، درجن سے زائد کتب کے مصنف، شُعلہ بیان خطیب، مُتعَدّد اداروں کے بانی اور تعلیماتِ اسلام میں گہری نظر رکھنے والے عالمِ دین تھے، انہوں نے دنیا کے کئی مَمالِک کا سفر کیا ،ان کی کوشِشوں سے صاحبِ اِقتدار حضرات سمیت تقریبا پچاس ہزار(۵۰،۰۰۰) غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ۔آپ ۱۳۱۰ھ کو میرٹھ (یو۔پی) ہند میں پیدا ہوئے اور وصال ۲۲ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوا،تَدفین جنت البقیع کی گئی۔

(تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص۲۳۶ تا ۲۴۲)

(710)۔ حضرت مولانا عبد الربی رضوی ہزاروی

تلمیذِ اعلیٰ حضرت، مولانا عبد الربی رضوی ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ۱۳۰۷ھ میں موضع بانڈی میرا (ضلع ایبٹ آباد، صوبہ خیبر پختون خواہ) پاکستان میں ہوئی۔ ۲۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۸۷ھ کو وصال فرمایا، آپ کو مرکزی قبرستان کیہال (ایبٹ آباد سٹی) میں دفن کیا گیا۔(علمائے اہلسنت ایبٹ آباد، ص ۱۶۰ تا ۱۶۱)